ترجمانِ اسلام

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

چیف ایڈیٹر: غلام غوث ہزاروی
مسئول: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
مینیجنگ ایڈیٹر: قاضی خدا بخش

جلد ۱ | ۱۱/۱۵ شوال ۱۳۷۷ھ مطابق یکم و ۵ مئی ۱۹۵۸ء موافق ۱۹/۲۳ بیساکھ ۲۰۱۵ بکرمی | شمارہ ۵۰-۵۱

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مرحوم کی زندہ کرامت

عتیق الرحمٰن سنبھلی

حال ہی میں جماعت اسلامی پاکستان ایک بڑے [illegible] سے دوچار ہوئی ہے۔ اور ــــ جیسا کہ ناظرین سمجھ رہے ہوں گے ــــ وہ ہے جماعت سے بعض اہم اشخاص کی علیحدگی۔ جن میں سے چار تو وہ ہیں جو مختلف اوقات میں جماعت کی امارت کے منصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ اور پانچویں ہیں جناب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب (ایڈیٹر ہفت روزہ المنبر لائلپور) جو جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کے اہم ارکان میں سے تھے۔ اشرف صاحب جماعت اسلامی کے ان سرگرم ارکان میں تھے جنہوں نے جماعت اسلامی کی مخالفت کے دفاع میں نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کام کیا ہے۔ مہینوں المنبر کے صفحات اسی کام کے لئے وقف رہے۔ اور چونکہ ہمیں برابر المنبر کے مطالعہ کا موقع ملتا رہا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت اسلامی پاکستان کے اہل قلم اگرچہ ان سے بہت اچھے اچھے تھے، خود مولانا مودودی ہی موجود تھے۔ مگر اعتدال، ضبط و غیظ، متانت، جذبۂ نصح، درد و سوز اور طنز و تعریض سے احتیاط، یہ ان کی تحریر کے ایسے اوصاف تھے جن کی وجہ سے ان کی مدافعت شاید سب سے زیادہ مؤثر رہی ہو۔ اسی سلسلے میں انہوں نے ایک کتاب مرتب کی تھی۔ جس کا نام تھا "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے؟" اس کا تعلق خاص طور پر حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات سے تھا۔ یہ کتاب ہمارے پاس تبصرہ کے لئے آئی تھی۔ اور چونکہ راقم اور مولانا اشرف صاحب میں غائبانہ طور پر ایک انس سا آپ سے آپ پیدا ہو گیا تھا۔ جس کا اظہار ایک دوسرے پر ہو چکا تھا، غالباً اسی تعلق کی بنا پر اشرف صاحب نے راقم کے نام ایک نجی خط میں اس کتاب پر مفصل تبصرہ کی فرمائش کی تھی۔ مجھے اس فرمائش کا احترام تھا اور جی چاہتا تھا کہ اس کی تعمیل کروں۔ چنانچہ میں نے اسی خیال سے کچھ لکھنا شروع کیا تھا۔ مگر جلد ہی یہ رائے قائم ہو گئی کہ یہ جو کچھ میں لکھنا چاہتا ہوں، وہ تبصرہ میں لکھنے کی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد وجدان پر ہے دلائل پر نہیں۔ چنانچہ اس کو دوسرے وقت [illegible] پر اکتفا کیا ـــــ کیا پتہ تھا کہ اس بات کے کھلے طور پر اظہار کا موقع اتنی جلد آ جائے گا۔ اور اس وجدانی تاثر کے حق میں، جس کے اظہار میں خود اشرف صاحب سے بھی تکلف ہوتا تھا، حقائق کی شہادت اشرف صاحب ہی کے قلم سے فراہم ہو گی۔ آج غالباً ایک سال بھی پورا نہیں ہو پایا ہے۔ کہ وہ سامنے آ کر پکار رہا ہے کہ اب وہ بات کہی جائے۔

اس وقت اشرف صاحب کی کتاب پر میں جو کچھ لکھنا چاہتا تھا وہ یہ تھا کہ جہاں تک حضرت مولانا حسین احمد مدنی (علیہ الرحمۃ) کے اعتراضات اور جماعت اسلامی پر عائد کردہ الزامات کے دلائل کا تعلق ہے۔ ایمانداری کی بات یہ ہے کہ ان کے سامنے اپنی بے بضاعتی کے شعور کے ماتحت، اظہار اختلاف کو تو اگرچہ ہم اپنے حدود سے تجاوز سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے اعتراضات کی صحت اور دلائل کے وزن کو سمجھنے سے، اپنے فہم کی حد تک ہم بھی قاصر ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اپنی جگہ پر بڑا تعجب ہوتا ہے کہ حضرت مدنی جیسے بزرگ اپنے مسلمہ علم و فضل اور فہم و دانش کے باوجود کیسے ان بنیادوں پر اعتراضات کی عمارت اٹھا رہے ہیں۔ اور کیسے ان دلائل کو ان سخت الزامات کا مثبت قرار دے رہے ہیں؟ اور پھر اس تعجب کی حالت میں جب ہم جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کے معاملہ میں ان کی غیر معمولی شدت کو دیکھتے ہیں تو یہ تعجب اور بھی بڑھ جاتا ہے ـــــ مگر یہی تعجب اور یہی الجھن ہماری رہنمائی اس خیال کی طرف کرتی ہے کہ اس شدت کی بنیادیں، ان ظاہری بنیادوں سے الگ کہیں اور تو نہیں ہیں؟ یعنی کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ مولانا مودودی کے قلم کے چھیڑے ہوئے بیج جو آج ہمیں بڑی مدت کے بعد نظر [illegible] ہمیں بالکل نظر آ رہے ہیں، یہ حضرات ان کی [illegible] تک ان سے پیدا ہونے والے [illegible] کو پوری طرح سمجھ رہے ہیں، اور ان کو خوب معلوم ہے [illegible] جماعت اسلامی کے کس نقطہ نظر [illegible] شرعاً جائز نہیں ہیں، اس لئے مستقبل کے خطرات سے اُمت کو بچانے کے لئے یہ حضرات اس کی کوشش کر رہے ہیں کہ شرعاً حجت ہونے والے دلائل بھی فراہم کریں۔ مگر [illegible] ـــــ یا بالفاظ دیگر یوں کہئے کہ یہ اعتراضات اور الزامات جو ان حضرات کی طرف سے عائد کئے جا رہے ہیں۔ ان کا تعلق درحقیقت جماعت اسلامی اور مولانا مودودی کے مستقبل کے موقف سے ہے۔ مگر یہ آئندہ موقف چونکہ ان حضرات پر اس طرح کھلا ہوا ہے، جیسے کوئی سامنے کی چیز۔ اور وہ موجودہ موقف سے مربوط بھی ہے۔ اس لئے یہ حضرات معذور ہیں کہ ان الزامات اور اعتراضات کو موجودہ موقف کی طرف منسوب کریں۔ اگرچہ ہمیں اپنی محدود بصیرت کی بنا پر یہ نسبت صحیح نظر نہ آئے۔ اور ہم اس کو ماننے پر مجبور نہ ہوں۔

یہ تھی وہ بات جو میں اس وقت حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب کی کتاب پر تبصرہ کے سلسلہ میں لکھنا چاہتا تھا اور ان سے عرض کرنا چاہتا تھا۔ کہ وہ بھی اس پہلو پر غور کریں۔ مگر اس وقت اس کے لکھنے میں تکلف ہوا۔ کیونکہ یہ ایک وجدانی بات، اور محض ایک خیال تھا جس کی پشت پر نہ صرف دوسروں کو قائل کرنے والی کوئی دلیل نہیں تھی، بلکہ خود اپنے ذہن کو بالکل مطمئن اور فارغ از بحث کر دینے کی پوری قوت بھی اس میں نہیں تھی۔ لیکن اب خود حکیم عبدالرحیم صاحب ہی کے قلم نے کچھ ایسے حقائق کی نشاندہی کر دی ہے جن پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خیال محض عقیدت کا کرشمہ نہیں بلکہ حقیقت کا پرتو تھا۔ اور اس وقت اگرچہ یہ کہنا مشکل تھا مگر آج تو کہنا پڑتا ہے۔

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

مولانا مدنی علیہ الرحمۃ کے سارے اعتراضات و الزامات کا مرکزی نقطہ اور ان کی شدت کی اصولی بنیاد یہ تھی کہ مودودی صاحب ایک "دین محدث" کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ جہاں تک استدلال کا تعلق تھا، سچی بات یہ ہے

نہیں بھی یہ بات [illegible]

میں مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب کا ایک مضمون ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء کے المنبر سے نقل کیا جا رہا ہے، اُسے پڑھئے تو کہنا پڑتا ہے کہ اگرچہ بات "بے دلیل" رہی ہو مگر تھی حقیقت ـــــ اللہ تعالےٰ اُن لوگوں کو معاف کرے جنھوں نے اس بندے کو اس حقیقت کے "قبل از وقت" اظہار پر، نہ جانے کیا کیا کہا۔

ذیل کے مضمون کے سلسلہ میں دو باتیں پہلے کہدینا ضروری ہیں۔

(۱) اس مضمون میں، جماعت اسلامی یا مولانا مودودی کا نام کہیں نہیں لیا گیا ہے۔ مگر اولاً تو جو لوگ اس مضمون کے پسِ منظر سے واقف ہیں، وہ پہلی ہی نظر میں اس کا روئے سخن متعین کر سکتے ہیں۔ دوسرے، علاوہ اور بہت سے کھلے اشارات کے، جن نظریات پر اس مضمون میں کلام کیا گیا ہے وہ سب لفظ بہ لفظ مولانا مودودی کے ہیں۔ گو مضمون نگار نے حوالہ نہیں دیا ہے۔ مگر جو لوگ مولانا کا اندازِ تحریر پہچانتے ہیں اور "ترجمان القرآن" پڑھتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے حوالہ تلاش کر لینا کچھ دشوار نہیں؛ چنانچہ ہم نے اندازہ سے، گزشتہ سال کے ترجمان کے چند شماروں کی ورق گردانی کی تو مولانا مودودی کے اس مضمون تک بہت آسانی سے رسائی ہوگئی جس کے اقتباسات مندرجہ ذیل مضمون میں، دیئے گئے ہیں۔ اور ہم چونکہ ان اقتباسات کو صراحت کے ساتھ مولانا مودودی کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے مضمون کا حوالہ دے دیا جائے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔ "جماعت اسلامی کے موقف اور طریقِ کار کے متعلق بعض اہم توضیحات" اور ترجمان، کے شمارہ نمبر ۴ جلد نمبر ۴۷ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۷۶ھ میں شائع ہوا ہے۔

(۲) مندرجہ ذیل مضمون میں جماعت اسلامی کا جو موقف، مولانا مودودی کی تصریحات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کی حیثیت اگرچہ ٹھیک "شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا" کی اور ایک ایسے شخص کی شہادت کی ہے جس کے سامنے صرف کاغذی تصریحات نہیں، بلکہ برسہا برس کے مسلسل مشاہدات بھی ہیں۔ اور وہ ان تصریحات کے وقت تک بھی اہلِ خانہ میں سے تھا اور ان فکری رجحانات اور ان کے عملی اظہارات کو براہ راست اور بے پردہ دیکھ رہا تھا۔ جو ہمارے سامنے ان کاغذی نقوش کے واسطے سے آئے ہیں۔ مگر ہمیں چونکہ ان رجحانات کے اتنی جلد بروئے کار آنے کی توقع نہ تھی۔ بلکہ خیال تھا کہ خدانخواستہ اگر ایسی صورتیں پیدا بھی ہوئیں تو ابھی خاصی مدت کے بعد پیدا ہوں گی۔ اس لئے ہم نے شاہد کی قابل اعتماد حیثیت کے باوجود اس کی شہادت پر آنکھیں بند کر کے اطمینان نہیں کیا بلکہ، جیسا کہ ذکر کیا جا چکا، مولانا مودودی کے اس مضمون کو تلاش کیا۔ جس کے اقتباسات حکیم عبدالرحیم

[illegible]

پھر پورے احساس ذمہ داری اور ہر قسم کی بدگمانی سے امکانی حد تک خالی الذہن ہو کر از اول تا آخر پورا مضمون پڑھا تا [illegible] حکیم صاحب کی تردید یا تصدیق کسی پہلو پر [illegible] نہ ہو سکا۔ دوسری بار ان خاص خاص حصوں کو سامنے رکھ کر غور کیا جن پر فیصلہ کا مدار نظر آتا تھا، اس کے نتیجہ میں دل و دماغ حکیم صاحب کی تصدیق کی طرف مائل ہوا۔ مگر پھر خیال آیا کہ اس طرح کہیں سیاق و سباق کا کوئی قابل لحاظ پہلو نظر انداز نہ ہو رہا ہو۔ اس لئے اُن فیصلہ کن مقامات کو ذہن میں رکھ کر ایک بار پھر پورا مضمون اُس کے تمام مالہ، و ما علیہ کے استحضار کے ساتھ پڑھا۔ اور اس طرح اس تیسرے مطالعہ کے بعد، طبیعت اس فیصلہ پر مطمئن ہوئی کہ اشرف صاحب نے اپنے پیش کردہ اقتباسات سے جو نتائج اخذ کئے ہیں وہ اپنی جگہ پر بالکل صحیح اور مبالغہ سے پاک ہیں۔

ہمیں اس فیصلہ میں اتنی دقت کیوں ہوئی۔ اور پھر ہم اس وقت سے کیونکر عہدہ برا ہوئے۔ اس کی تھوڑی سی تفصیل ناظرین کے سامنے بھی ضروری ہے، کیونکہ مولانا مودودی کے زیر بحث مضمون کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ جواب میں آسانی سے مغالطہ دیا جا سکتا ہے۔ اس مضمون کی نوعیت یہ ہے کہ ایک صاحب نے پاکستان کے موجودہ دستور اور انتخابات کی نوعیت (جداگانہ کہ مخلوط؟) کے بارے میں جماعت اسلامی کے موقف پر مزید غور و فکر کی طرف توجہ دلانے کے لئے مولانا مودودی کو ایک خط لکھا تھا، جس کا جواب مولانا مودودی کی طرف سے گیا۔ اس پر انہوں نے دوسرا خط لکھا، جس میں اپنے مدعا کو زیادہ تفصیل سے پیش کیا تھا۔ علیٰ ہذا مولانا مودودی صاحب نے بھی اس کا جواب نہایت تفصیل سے دیا اور یہ جواب گویا ایک مستقل مضمون کی شکل اختیار کر گیا۔ یہ دونوں خطوط اور اُن کے جوابات ہیں جو مذکورۂ بالا عنوان کے تحت ترجمان القرآن میں چھپے ہیں ـــــ پہلے خط کا جواب کچھ زیادہ قابل گرفت نہیں ہے۔ اور اسی لئے اشرف صاحب نے اس پہلے جواب کا صرف ایک اقتباس لیا ہے۔ اور اس کے آخر میں اپنا تاثر یہ لکھا ہے کہ:-

> "بات اگرچہ اصحاب نظر کی تشویش کو
> واقعہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھی لیکن
> مجمل ہونے کے باعث ایسی نہ تھی کہ اُسے
> سب کے لئے خطرے کے الارم کی حیثیت
> دی جا سکے۔"

اصل توجہ طلب دوسرے خط کا جواب ہے۔ اس میں کیا پیچیدگی یا مغالطہ دینے کی کیا گنجائش ہے؟ اور صحیح فیصلہ کیونکر کیا جا سکتا ہے؟ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان امور پر ہم اشرف صاحب کا مضمون نقل کرنے کے بعد روشنی ڈالیں۔ مضمون سامنے آجانے

دین کو تحریک سمجھنے کی ہلاکت [illegible]

(از جناب مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف

اقامت دین کے نام پر لوگوں کو اکٹھا [illegible]

جماعتیں اپنے زیرِ اثر افراد کے ایمان ان [illegible] ان کے خیالات کی امین و محافظ ہوتی ہیں۔ جو [illegible] الی اللہ کی صدائے ایمان سُن کر آتے ہیں اور [illegible] اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کا کلمہ [illegible] قوت سے بنیان مرصوص بنانا ہے یہ لوگ [illegible] سرمایہ اور ملتِ اسلامیہ کے صدف کا گوہر [illegible] کی حفاظت اور انہیں اعتقادی فتنوں سے بچا [illegible] کی جدوجہد کا پہلا کام ہے۔ یہ مخلص لوگ اس [illegible] داعی جماعت کو مقدس بھی سمجھتے ہیں اور ان [illegible] ان کے مومن دل کا گہرا لگاؤ بھی ہوتا ہے۔ یہ [illegible] لگاؤ اس وقت تک اضافۂ ایمان اور استحکام [illegible] ذریعہ بنتا ہے۔ جب تک جماعت صحیح فکر اور [illegible] کی حامل ہو، مگر جماعت کے اصحاب فکر یا جما[illegible] یا وہ لوگ جو جماعت کے مقاصد کی تعمیر کرنے [illegible] فائز ہوں خود غلط ذہن ہو جائیں فکر و نظر کی خرا[illegible] اذہان پر مسلط ہو جائیں اور ان کے اپنے نظریات [illegible] کے اثراتِ بد کو قبول کر لیں تو اس جماعت کے در[illegible] کارکنوں اور مخلص ورکروں کی حالت انتہائی الم انگی[illegible] ہوتی ہے۔ ایسی جماعت کے اصحاب فکر کا علمی [illegible] جن صورتوں میں رونما ہوتا ہے اُن میں رہبانیت [illegible] سیاست اور اسلام کو سیاسی نظام سمجھنے پر ا[illegible] اس سے پہلے کر چکے ہیں۔ آج کی صحبت میں ہم اسلا[illegible] میں غلط نظریات کی اس چوتھی نوع کو زیر بحث لا[illegible] کا عنوان ہے "اسلام ایک تحریک" [illegible]

"اسلام ایک تحریک ہے" یہ جملہ معصو[illegible] اس مفہوم . . . کو سامنے رکھ کر استعمال کیا [illegible] کہ اسلام جامد مذہب نہیں کہ اس میں فکر و تعقل [illegible] پہرے بٹھا دیئے گئے ہوں اور استنباط و اجتہاد [illegible] باقی نہ رکھی گئی ہو یا یہ کہ وہ سائنسی ترقیات کو [illegible] ہونے کی وجہ سے ناقابلِ قبول قرار دیتا ہو۔ اس جملے کے اس مفہوم کے ساتھ ادا کرنے کی معصو[illegible] کے استعمال کی وجہ جواز نہیں بن سکتی اس لئے [illegible] اپنا جو مفہوم رکھتا ہے وہ اسلام میں نہ پایا جا[illegible] نہ اسلام کو دینِ الٰہی قرار دیئے جانے کے بعد اس [illegible] باقی رہتی ہے کہ اسے "تحریک" کہا جائے۔

مگر ہم اس وقت اُس علمی بحث کو چھیڑ[illegible] غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ ہمارا مطلوب اس وقت [illegible] یہ ہے کہ ہم دین کو تحریک قرار دیئے جانے کے [illegible] پر گفتگو کریں۔ جو عقلی اور عملی حیثیت سے آ[illegible] رونما ہوئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

ترجمانِ اسلام

اقتباسات از رپورٹ

مؤرخہ یکم و ۵ مئی ۱۹۵۸ء

سید محمد عبداللہ صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی پرنسپل یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

میری رائے میں یہ مولویت مولویوں نے پیدا نہیں کی، یہ انگریزی تعلیم والوں نے اپنی برتری کے اظہار کے لئے پیدا کی ہے ــــ یا یوں کہیئے کہ خود کو اسلامی علوم سے بے تعلق بنا کر یا بنانے کیلئے خود کو اعلیٰ اور مولوی کو ادنیٰ طبقہ بنا دیا ہے ــــ اسلام میں ہر شخص کو دین کا خادم بننا چاہیئے اور مولویت کے فرائض کا انتظام قومی اور سرکاری پیمانے پر ہونا چاہیئے ــــ میں نے اس خیال کو کبھی خوشدلی سے قبول نہیں کیا کہ علومِ مشرقی کی تحصیل کا سب سے شیریں پھل کسی مسجد کی امامت یا خطابت ہے ــــ میری رائے میں علوم مشرقی کے متعلق اس سے زیادہ تعجب خیز بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ اسکی تحصیل کو غربت اور افلاس کے ساتھ لازمی بنا دیا جائے اور قوم کا خوشحال طبقہ اس کو گری پڑی چیز سمجھ کر خود کو اس سے بری الذمہ سمجھ لے۔ (سید عبداللہ)

جناب صدر! ہمارے کالج کی تعلیمی، ثقافتی اور علمی سرگرمیوں کی روداد کسی بھی دوسرے ادارے کے مقابلے میں میرے لئے باعثِ خجالت نہیں۔ مگر میری سچی رائے پوچھئے تو میرا دل اس پر کچھ مطمئن نہیں کیونکہ ان سب باتوں میں مجھے ان خوابوں کی تعبیر یا ان آرزوؤں کی تصویر نظر نہیں آتی جس کے نقشِ پاکستان کے قومی و تہذیبی تصورات نے دس سال قبل ہمارے تخیل میں ابھارے تھے۔ افسوس ہے کہ کالج کی تنظیم نو کے سوال پر ابھی غور نہیں ہوا۔ نہ اس کی نئی تعمیر کا کوئی خاکہ بنا۔ نہ اس کے پرانے ڈھانچے میں کوئی ترمیم ہوئی۔ نہ عملے میں کوئی مناسب اضافہ ہوا۔ نہ اس کے متعلق کوئی مثبت ہمدردانہ، نظریہ ظہور میں آیا۔ اور کالج اس وقت بعض ایسی بنیادی رعائتوں سے محروم ہے۔ جن کے حاصل ہوئے بغیر کسی ادارے کا نظام خوش اسلوبی سے چل ہی نہیں سکتا (۱) اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے کالج لائبریری کے لئے ایک لاکھ روپے کی اور شعبہ اردو کے لئے بیس ہزار روپے کی جو گرانٹ دی تھی وہ بھی اب تک بلا وجہ بند پڑی ہے۔ میں ان سب چیزوں کی تفصیل پیش کرنے سے قاصر ہوں، منصبی اور آئینی آداب کے لحاظ سے تو کوئی، شے عنانگیر نہیں مگر ناموس حیا ومعتدوا آداب حیات ضرور مانع ہیں۔ یہ ساری باتیں کچھ ایسی ہیں کہ کالج کے لئے بنیادی ہونے کے باوجود خرچ کے لحاظ سے چھوٹی اور معمولی ہیں۔ مگر بچت کے بہانے سے ہمیں ان سے محروم کر دیا گیا ہے۔ (۲) پھر بچت کی یہ مہم اس زمانے میں چل رہی ہے جب مرکزی اور صوبائی، حکومتیں علمی، تعلیمی آسانیوں کی خاطر لاکھوں روپے کی بالائی گرانٹ ہر سال یونیورسٹی کو عطا کر رہی ہیں۔ لہٰذا تخفیف کے لئے کوئی جائز عذر موجود نہیں۔

جناب صدر محترم! میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کے تذکرے سے شرمندہ ہوں۔ اور ایک لحاظ سے شاید بدمزاقی کا مرتکب بھی ہو رہا ہوں۔ مگر کیا کروں مرزا غالب کہہ گئے ہیں

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا

ہر کوئی درماندگی میں نالے سے دوچار ہے

بہرحال میرا مقصد محض اپنی مشکلات کا اظہار ہے کسی کے خلاف احتجاج نہیں۔ میں اپنے اس اظہار خیال کو شدید احتجاج کی شکل اس لئے بھی دینا نہیں چاہتا کہ بقول سعدی ؎

خدا اار بحکمت بہ بندد درے

کشاید بفضل وکرم دیگرے

ہمارے اس معاملہ میں بھی فضل وکرم کردگار نے کچھ ایسا ہی منظر دکھایا ہے۔ یعنی جہاں مذکورہ نوعیت کی پیچ در پیچ مشکلات پریشان کن ثابت ہو رہی ہیں۔ وہاں ہمارے صوبے کی حکومت اور اس کی نظارت تعلیم اس کالج کے ساتھ خصوصاً اور علوم مشرقی کے ساتھ عموماً ہمدردی کا اظہار کر رہی ہے۔ مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم صاحب کا وہ بیان تو آپ کی نظر سے گذرا ہی ہوگا۔ جو انہوں نے صوبائی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور اس کے ضمن میں انہوں نے اورئینٹل کالج کے لئے سرکاری امداد مخصوص کر دینے کا تذکرہ بھی کیا تھا۔ یہ ہمارے لئے یقیناً ایک خوش آئند خبر ہے اور میں اس کے لئے سابق وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید، وزیر تعلیم سردار عبدالحمید خاں دستی اور ان کی وزارت کے مدبر اور روشن ضمیر سکرٹری جناب ایس۔ ایم۔ شریف صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور جہاں تشکر کا یہ ہدیہ ان کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے وہاں کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ کے مصداق ان سے یہ عرض کرنے کی جرأت بھی کرتا ہوں کہ اب جب کہ ان کی ہوش مند حکومت علوم مشرقی کے باب میں اپنے فرض کو پہچان چکی ہے اس کا مزید فرض یہ ہے کہ وہ اس کالج کی مناسب تنظیم و توسیع کے لئے بھی منصوبہ بنائیں۔ جو قومی تعمیر کے منصوبے سے ہم آہنگ ہو کر پاکستان کی ملی زندگی کے لئے مفید ہو، مجھے کامل امید ہے کہ ہماری حکومت ایسا منصوبہ جلد بنائیگی۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ حکومت کے ماہرین تعلیم اس منصوبے کی اساس کیا رکھیں گے۔ مگر میں نے اس مسئلے پر جس انداز سے غور کیا ہے اس کی رو سے چند ضروری عنوانات ایسے ہیں جو میری دانست میں ضرور زیر بحث آنے چاہئیں۔ اس قسم کے عنوانات میں سے ایک بنیادی عنوان ہے عربی زبان و ادب کی ایسی تعلیم جو اسلامی علوم و ادبیات کے اہم ماخذ سے استفادہ کرنے کی پوری قابلیت پیدا کر سکے۔ افسوس ہے کہ اس وقت عربی زبان و ادب کی تعلیم کا کوئی نظام، اس مقصد کو پورا نہیں کرتا ــــ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ علوم قدیمہ کی تعلیم کا کوئی صحیح نظام اس ملک میں اس وقت موجود نہیں اور ظاہر ہے کہ پرانے ادب کی صحیح شناخت کے بغیر کوئی، شخص اسلامی علوم و ادب کے رموز و معارف تک نہیں پہنچ سکتا ــــ اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا واضح تر اور مؤثر انکشاف دسمبر ۱۹۵۷ کے بین الاقوامی اسلامی مؤتمر کی کاروائی سے ہوا جس نے یہ ظاہر کر دیا کہ ہمارے ملک میں عربی زبان و ادب کا مطالعہ اس وقت علی العموم بے اصول چل رہا ہے۔ میری پختہ رائے ہے کہ عربی کے اصولِ تدریس کو بدلنے کی صورت میں حکومت قدیم علوم و آداب کی مؤثر تنظیم کرے گی جو ہماری صحیح علمی و ملی ضرورت کو پورا کر سکے گا۔

مجوزہ قومی منصوبے کا دوسرا عنوان ہوگا "مشرقی علوم کے صحیح مقام کا تعین" ــــ یعنی عام تعلیم میں اس کے کم و کیف کا سوال اور اس عام ڈھانچے میں اسکو جذب کرنے کی بحث! میرا یہ عقیدہ ہے کہ علوم مشرقی اور علوم مغربی کو الگ کیمپوں میں تقسیم کر دینے کی حکمت عملی "آورده غیر" اور ہمارے علمی انحطاط کی ذمہ دار تھی۔ یہ یقیناً اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلام میں پایا ثبت نہ ہونے کے باوجود مسلمانوں میں مولویت ایک فن یا پیشہ یا ایک طبقہ بن گئی ہے ــــ میری رائے میں یہ مولویت مولویوں نے پیدا نہیں کی۔ انگریزی تعلیم والوں نے اپنی برتری کے اظہار کے لئے پیدا کی ہے ــــ یا یوں کہیے کہ خود کو اسلامی علوم سے بے تعلق بنا کر یا بنانے کے لئے خود کو اعلیٰ اور مولوی کو ادنیٰ طبقہ بنا دیا ــــ اسلام میں ہر شخص کو دین کا خادم بننا چاہیے۔ اور مولویت کے فرائض کا انجام قومی اور سرکاری پیمانے پر ہونا چاہیئے۔ میں نے اس خیال کو کبھی خوشدلی سے قبول نہیں کیا کہ علوم مشرقی کی تحصیل کا سب سے شیریں پھل کسی مسجد کی امامت یا خطابت ہے۔ میری رائے میں علوم مشرقی کے متعلق اس سے زیادہ تعجب خیز بات اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ اس کی تحصیل کو غربت اور افلاس کے ساتھ لازمی بنا دیا جائے۔ اور قوم کا خوشحال طبقہ اس کو گری پڑی شے سمجھ کر خود کو اس سے بری الذمہ سمجھ لے۔

ان وجوہ سے میں سوائے درجہ تخصیص کے علوم مشرقی کے الگ کیمپ کا شدید ترین مخالف ہوں۔ علم ایک کلی وحدت ہے۔ ہاں اس کے تنوعات ہو سکتے ہیں۔ جن سے استفادے کی راہیں سب کے لئے کھل سکتی ہیں۔ اس کی مختلف انواع کو قومی ضرورتوں کے تحت اس طرح منظم کر دیا جائے کہ ہر ضروری شے سے ہر شخص کے لئے استفادہ ممکن ہو۔ بنیادی اسلامی معلومات سے اس ملک کا ہر شخص باخبر ہو۔ اور دنیا کے مفید علوم اور اسلامی معلومات میں وہ مغائرت موجود نہ ہو جواب ہے صحیح اسلامی نظریہ تو یہ ہے کہ امامت و خطابت کے فرائض اس ملک کے حاکموں کے سپرد ہونے چاہئیں کیونکہ اگر حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے لئے امامت و خطابت عار نہ تھی تو اس ملک کے گورنروں وزیروں اور عہدیداروں کے لئے یہ کیوں باعث عار ہوگی۔ یہ تو کچھ ٹھیک نہیں لہ ایک

گروہ خود کو خود ہی کسی "ایزد دی حق" کے تحت بنیادی اسلامی خدمت کے ہر فرض سے مستثنیٰ کر لے اور اسلامی خدمت کو چند غریبوں کے سپرد کر دے۔ یہ ذہن اسی مشرقی مغربی طبقہ بندی کا نتیجہ ہے جو اس ملک کے انگریز حاکموں کا عطیہ ہے جس سے اب نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔

مقصودِ گفتگو صرف اسی قدر ہے کہ مشرقی علوم کو مغربی علوم کے ساتھ اس طرح پیوند دیا جائے کہ ان میں مغائرت باقی نہ رہے۔ اس وقت مغربی تعلیم کے کئی شعبے ہمارے نقطہ نظر سے ناقص اور ادھورے ہیں۔ قانون، فلسفہ، معاشیات، تاریخ بلکہ سائنس تک میں نظریاتی لحاظ سے علوم مشرقی سے واقفیت ازبس ضروری ہے ——— مگر اس کو کیا کہیئے کہ لفظ "مشرقی" کی دورِ غلامی کی مناسبات اب بھی اس کے لئے وجہ مصیبت بنی ہوئی ہیں۔

حضرات! مجوزہ منصوبے کا تیسرا عنوان زبان اردو کی موجودہ بے بسی و بے کسی ہے۔ کہنے کو تو اردو قومی زبان ہے مگر اس کی جو حالت ہے اس سے آپ مجھ سے کہیں زیادہ باخبر ہیں۔ اب سب سے بڑی بات جو قوم کو سوچنا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اردو سچ مچ اس ملک کی قومی زبان بنائی جا رہی ہے یا نہیں؟ بظاہر تو اس کے آثار نظر نہیں آتے۔ مگر بدگمانی کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر حکومت نے دفتر کی زبان ابھی تک نہیں بدلی۔ اگر تعلیمی اداروں نے اس کو اونچا درجہ نہیں دیا اور روز بروز اس کی حدیں محدود ہو رہی ہیں تو قصور اس میں حکومت کا نہیں، قوم اور فقط قوم کا ہے۔ جو قومی زبان، قومی زبان کے الفاظ کی گردان تو کرتی رہتی ہے مگر کبھی ٹٹول کر یہ نہیں دیکھ سکی کہ عملی دنیا میں اس کا کچھ معنی بھی ہے یا نہیں۔

جہاں تک میرے اپنے عقیدے کا تعلق ہے میں اس کے لئے قوم ہی کو قصوروار ٹھہراتا ہوں۔ کیونکہ انگریزی کے بے ضرورت تسلط سے نقصان اگر کسی کو ہے تو قوم کو ہے۔ دفتروں میں غلط انگریزی لکھی جا رہی ہے۔ سکولوں میں غلط انگریزی پڑھائی جا رہی ہے۔ مشن اور پبلک سکولوں میں صحیح انگریزی اور غلط مذہب یا غلط انگریزانہ معاشرت بڑھ رہی ہے۔ دیکھتے دیکھتے ملک میں دو الگ الگ اجنبی قومیں ظہور میں آ رہی ہیں ایک مشنری اور دوسری مشینری ——— ! اس طرح یہ خدا یہ ملک ایک اسلامی ملک کی حیثیت سے پروان چڑھ رہا ہے۔ اور قوم کی سادگی ملاحظہ ہو کہ اس PARADOX کو رومانی تحیر کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے اور منفعلانہ ہنسی ہنس کر خاموش ہو جاتی ہے! گویا یہ بھی کوئی ایک بڑا کام ہے !۔

کچھ روز پہلے ایک جوشیلے عزیز نے قدرے گرم ہو کر مجھ سے کہا "اردو کے لئے کچھ کرنا چاہیئے سید صاحب! کم از کم اردو کو داخل دفتر تو کرا دیجئے" ! میں نے کہا عزیزم جب میں اسکو بازار میں جگہ نہ دلا سکا تو تعلیم اور دفتر میں اس کو کون پوچھے گا ——— ! میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ اگر یہ ملک یہ ملک نہ ہوتا اور یہ قوم یہ قوم نہ ہوتی تو میں اس مہم کی ابتداء بازار سے کرتا اور اس کی اولین صورت یہ ہوتی کہ اس ملک کا کوئی اشتہار یا سائن بورڈ انگریزی حروف

میں نظر نہ آتا۔ اور یہی سے حکومت کے لئے اصلاح کی ... ثابت ہوتی۔ مگر یہاں؟ یہاں تو اورینٹل کالج کا طالبعلم بھی اپنے نیم انگریزی دان پرنسپل کے نام اپنی عرضی بھی انگریزی ہی میں لکھتا ہے حالانکہ زبان کے لحاظ سے اس عرضی کی حیثیت فقط واجبی ہی ہوتی ہے۔ اور انشا کا کوئی قابل فخر نمونہ اس کو نہیں سمجھا جاتا۔

صاحبان! یہ چند بنیادی سے عنوان ہیں اگر ہمارے صوبے کی ہوشمند اور مخلص وزارتِ تعلیم، قومی تعلیم خصوصاً مشرقی علوم کے ان سوالات کو قومیت اور اسلامیت کے رنگ میں سوچے گی تو ان کے تدبر سے ہمیں پوری، توقع ہے کہ وہ ملکی تعلیم کو ایک ایسے راستے پر ڈالنے میں کامیاب ہو جائے گی جس کی آخری منزل ہے قومی، سرفرازی اور ملکی سربلندی! ——— اور یہ ایک ایسی منزل ہے جس تک پہنچنا ہمارے لئے ہر لحاظ سے ضروری ہے۔

ختم کرنے سے پہلے ایک مختصر سی فہرست امور اور بھی ہے جو ابھی حکومت کی نگاہ لطف کی منتظر پڑی ہے۔ اس کے عنوان ہیں۔ یونیورسٹی اور ثانوی تعلیمی ایکٹ میں، تہذیبی شق کا شمول۔ عالم فاضل امتحانات کا بدستور سابق یونیورسٹی سے متعلق ہونا۔ اورینٹل کالج کی توسیع کا سوال۔ عالم فاضل امتحانات کی پابندیوں کے لئے کسی معقول اصول کی تلاش، یہ سب سوال ایسے ہیں جن کے متعلق کئی برس سے بحث و تکرار ہو رہی ہے۔ مگر ہماری حکومت اس کے متعلق کوئی قدم اٹھا نہیں سکی۔! ہمیں توقع ہے کہ ان سوالات پر جلد غور ہوگا۔

ہفت روزہ "پاکستانی" لائلپور

راقم الحروف کو بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص "پاکستانی" کی ... سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے "امدادی چندہ" کے نام سے ... روپیہ اکٹھا کر رہا ہے۔ اس کام کے لئے میں نے کوئی آدمی مقرر ... کیا۔ ہمدردان "پاکستانی" خبردار رہیں۔ اور "پاکستانی" کے نام کسی کا چندہ بھی کسی کو نہ دیں۔

حافظ محمد صدیق انور مالک و مدیر ہفت روزہ "پاکستانی" لائلپور

سرکلر نمبر ۱۳

مکرمی حضرت مولانا صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف:۔ امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ... ہوں گے۔ ملکی انتخابات سر پر آ رہے ہیں جمعیۃ نے انتخا... میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ مرکزی اسمبلی اور مغ... پاکستان اسمبلی کے حلقہ جات کا بھی قطعی فیصلہ ہو گیا ... اخبارات میں ان کا اعلان آچکا ہے۔ آپ جلد از جلد اپ... ضلع کے متعلق مرکزی دفتر کو مطلع فرمائیں کہ کتنے حلقو... میں مرکزی اور کتنے حلقوں میں صوبائی اسمبلی کے لئے جم... کی کامیابی کی توقع ہے۔ اور آپ کے خیال میں کون کو... بزرگ ان کے لئے زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ تاکہ اس سلسلے میں مزید کاروائی کی جا سکے۔

نیز! فہرست رائے دہندگان کی تصحیح کے انتظا... ہو رہے ہیں۔ آپ اپنے ضلع کی فہرستوں کی تصحیح ... کوشش سے کرائیں۔ خیال رہے کہ کوئی بالغ رائے د... مرد و زن حق رائے دہی سے محروم نہ ہو جائے۔

نوٹ! عنقریب ایک مرکزی وفد حسب انصلا... دورہ کرنیوالا ہے جسمیں مزید معلومات حاصل کی... آپ ابتدائی معلومات جلد از جلد ہم پہنچائیں۔ اور انتخا... تیاریاں شروع کر دیں۔ والسلام

محمد عبدالقادر قاسمی عفی عنہ! ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلا...

بقیہ چوہدری محمد علی

چوہدری صاحب نے اپنی جماعت کا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں اسلام کا نظام قائم کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے سب سے بنیادی ... سمجھتی ہے کہ عوام کی اخلاقی اقدار متحرک کی جائیں کیونکہ آج ... اقدار کے بغیر اس ملک میں کوئی بھی بہتر نظام قائم نہیں ہو سکتا۔ ... لئے کہ آج پاکستان کی قیادت کی اخلاقی مسخ نہیں ہوئیں بلکہ خ... کی اخلاقی اقدار بھی رو بہ تنزل ہیں۔ اس وقت عوام دیکھ ر... ہیں کہ رشوت، پرمٹ، لائسنس اور دوسری بدعنوانی... کا بازار گرم ہے لیکن اس کے باوجود عوام محاسبہ نہیں کرتے ... خاموشی سے اس صورت حال کو برداشت کر رہے ہیں۔ ... لئے سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کی قوت احتساب کو بیدار کیا جائے کیونکہ اگر ایک دفعہ یہ قو... احتساب بیدار ہو گئی تو پھر مسلم لیگ اور اس قماش کی دو... جماعتوں کو لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ہمت نہیں ہوگی

جمعیتہ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس عمومی کا اجلاس

ضروری اور اہم تجاویز

۱۱ اپریل جمعیتہ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس کا اجلاس زیر صدارت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر علماء اسلام ضلع پشاور مقام ڈگی چارسدہ منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد علاوہ ذیل کے ارکان ضلع نے شرکت کی مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب ۔ مولانا محمد ایوب صاحب بنوری ۔ فضل صمدانی صاحب چارسدہ ۔ مولانا عبدالباری صاحب مولانا محمد حسین صاحب ۔ مولانا عبدالسلام صاحب ۔ مولانا عبیداللہ صاحب ، مولانا عبدالصمد صاحب ۔ قاضی عبدالسلام صاحب مولانا حبیب اللہ صاحب ۔ مولانا فضل حق صاحب مولانا عبدالرشید صاحب ۔ مولانا زکریا صاحب ۔ حکیم جمال الدین صاحب ۔ نورالحمید صاحب ۔ عبدالستار صاحب ۔ قاضی فضل دیان صاحب ۔ مولوی رحمت اللہ صاحب ۔ مولانا عبدالباری صاحب شیرپاد ۔ قاضی سیف الرحمٰن صاحب مولوی معاذالرحمٰن صاحب ۔ ڈاکٹر میاں الطاف گل صاحب مولوی جمال الدین صاحب ۔ مولوی غلام شاہ صاحب ۔ مولوی محمد شریف صاحب ۔ مولوی عبدالاول صاحب ۔ نورالحق صاحب ۔ مولوی عبدالمالک صاحب ۔ سالار گل محمد خاں صاحب مولوی عبدالحلیم صاحب ۔ مولوی نور محمد صاحب ۔ حاجی روضۃ اللہ صاحب ۔ مولوی محمد شفیع صاحب ۔ رحمت الدین صاحب ۔ مولوی امیر محمد صاحب ۔ سید رسول محمد صاحب ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب ۔ مولوی سید عبداللہ صاحب ۔ حمداللہ جان ناظم اعلیٰ ضلع ۔

تلاوت قرآن حکیم کے بعد صدر اجلاس . . . . . نے اجلاس کی غرض و غایت پر تبصرہ فرمایا ۔ اور حاضرین کے خلوص و عزم کا شکریہ ادا کیا ۔ اس کے بعد امیر سرحد نے جمعیۃ ، اہمیت کارکردگی جمعیۃ ، دَورِ جدید کی برق رفتار جدوجہد کا ذکر فرمایا ۔ اور ارکان سے جمعیۃ کے لئے مزید جدوجہد کی اپیل کی ۔

اس کے بعد تمام ضلع میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کو نافذ کرنے کے لئے ایک نگران کمیٹی بنائی گئی ۔ یہ کمیٹی تنظیم و ترتیب اور دوروں کا پروگرام بنائیگی ۔

کمیٹی کے ارکان : امیر ضلع مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب مولانا محمد حسین صاحب ۔ ناظم اعلیٰ ضلع ۔ ڈاکٹر الطاف گل صاحب ۔ مولوی محمد شفیق صاحب ۔ مولانا عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ سرحد ۔ مولوی نورالحق صاحب اور مولانا عبدالسلام صاحب

اس کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں ۔

تجویز ۱ ۔ یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد ۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب ڈگی تحصیل چارسدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے ۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے مرحومین کو جنت الفردوس نصیب کرے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

یہ اجلاس ملک کے اندر غیر اسلامی شیطانی حرکات فحش بے حیائی ۔ شراب خوری ۔ زنا کی روز افزوں ترقی پر اظہار تشویش کرتا ہے ۔ افسوس کہ ارکان حکومت اس گناہ عظیم کی سرپرستی کرتے ہیں اور خود ارکان حکومت ان منکرات کے مرتکب ہیں یہ اجلاس حکومت اور ارباب بست و کشاد سے اپیل کرتا ہے ۔ ان منکرات کا جلد از جلد انسداد کیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے ملک پر عذاب الہیٰ نازل ہو

یہ اجلاس تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک کے اندر علماء اسلام کی رہنمائی قبول کریں ۔ اور علماء کی امداد کریں ۔ کیونکہ علماء دین اسلامی تعلیمات اور اسلامی شعائر کے علمبردار ہیں ۔ اگر علماء مضبوط ہوں تو علماء کا مشن جو اسلامی تعلیمات و احکام و شعائر ہے زندہ ہوگا ۔ اور مسلمان خدا کی رحمت کے مستحق ہونگے ۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان کے اس اقدام کی مذمت کرتا ہے جس کے تحت پرنس علی خاں کو یو ۔ این ۔ او میں مستقل مندوب مقرر کیا ہے ۔ پرنس علی خاں نہ پاکستانی شہری ہے اور نہ اپنی عیاشانہ زندگی کے لحاظ سے اس کا اہل ہے ۔ اس کو اپنے والد آغا خاں نے اپنی جانشینی کے نااہل قرار دیا تھا ۔

یہ اجلاس حکومت کی اس سست رفتار عمل کی مذمت کرتا ہے ۔ جو ملک کے اندر اسلامی آئین کے نفاذ کے سلسلے میں اختیار کر رکھی ہے ۔ قانونی کمیشن میں پرویز جیسے منکرین حدیث کو لینا اس کی شہادت ہے کہ حکومت قطعاً اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے تیار نہیں ۔ مسلمان قطعاً اس وقت تک مطمئن نہیں ہو سکتے جب تک کہ ملک میں مکمل آئین اسلام کا نفاذ نہ ہو ۔

یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے ۔ کہ ملک میں عوام کو مخلوط اور جداگانہ انتخاب کے دھندوں میں ڈال کر پریشانی میں مبتلا کیا جاتا ہے ۔ حالانکہ مخلوط اور جداگانہ دونوں غیر اسلامی ہیں ۔

ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلم قطعاً اسمبلی کا ممبر نہیں بن سکتا ۔ اس لئے مسلمانوں کو جمعیۃ علماء کا نظریہ قبول کرنا چاہیئے ۔ تاکہ انتخابات کا طریق اسلامی ہو غیر مسلم نہ ووٹر ہو سکتا ہے اور نہ ممبر اسمبلی بن سکتا ہے ۔

یہ اجلاس حکومت کے اس رویہ کی مذمت کرتا ہے کہ تقریباً تین سال سے مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب کی تنخواہ خطابت کو روک رکھا ہے ۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کو تنخواہ جلد از جلد ادا کرے ۔ تاکہ ارکان جمعیۃ علماء اور تمام مسلمان مطمئن ہوں ۔

یہ اجلاس مسلمانان الجزائر پر فرانس کے ظلم و تشدد کی مذمت کرتا ہے ۔ فرانس نے ہزارہا مسلمانان الجزائر شہید کئے ظالم فرانس کی پشت پر یورپ کی عیسائی حکومتیں کھڑی ہیں ۔ یہ اجلاس تمام مسلم حکومتوں اور خصوصی طور پر حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ فرانس سے مکمل قطع تعلق کریں ۔ اور الجزائر کے مسلمانوں کی عملی امداد کریں ۔

یہ اجلاس مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پر قاتلانہ حملے کی مذمت کرتا ہے ۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد واقعہ کی صحیح تحقیق کر کے ایسے اقدامات کریں کہ آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا انسداد ہو ۔

یہ اجلاس مرکزی حکومت اور مغربی پاکستان حکومت کے بجٹ کو نظر تحسین سے نہیں دیکھتا کہ جس میں ٹیکسوں کی بھرمار سے عوام کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے اور عوام میں بے چینی پیدا کر دی ہے ۔

یہ جلسہ کشمیر کے مسئلہ پر حکومت ہند کے نامنصفانہ عمل کی مذمت کرتا ہے ۔ اور وزیر اعظم ہند اور وزیر دفاع ہند کے اس اعلان کو امن دشمن قرار دیتا ہے کہ کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے

یہ اجلاس واضح کرنا چاہتا ہے کہ کشمیر کا فیصلہ اہل کشمیر کریں گے ۔ پاکستانی عوام قطعاً اس کو تسلیم نہیں کرتے کہ کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے ۔ یہ اجلاس اس حقیقت کا بھی اظہار کرتا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ ہندوستان کی اس ناانصافی کی پشت پر ہے ۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

حمداللہ جان

جمعیتہ علماء اسلام ضلعی کانفرنس کمیٹی کا اجتماع

جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان کی ضلعی کانفرنس کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع بمقام دفتر جمعیتہ علماء اسلام منعقد ہوا ۔ جس میں مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مولانا عبدالواحد صاحب ۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر صوبہ ۔ جناب مولانا عبدالحنان صاحب ۔ مولانا عبدالقیوم صاحب ۔ مولانا فیض گل صاحب ۔ مولانا عبدالستار صاحب رستم ۔ محمد شیریں صاحب ۔ حکیم نقی الدین صاحب مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع ۔ . . . . مولانا الحاج ملک علی اکبر خاں ۔ مولانا عبدالقدوس صاحب ناظم اعلیٰ ضلع مولانا فخر الدین صاحب ۔ مولانا عبدالہادی صاحب اور حافظ محمد ایوب صاحب نے شرکت کی ۔ حسب ایجنڈا ضلع کانفرنس کے انعقاد کا مسئلہ بعد تلاوت کلام پاک پیش ہوا ۔ مندرجہ ذیل فیصلے باتفاق رائے منظور ہوئے ۔

۱ مجلس استقبالیہ کی تشکیل کی گئی ۔ صدر استقبالیہ الحاج حکیم مولوی محمد نقی الدین صاحب ۔ ناظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد ایوب صاحب ناظم الحاج عبدالغفور خان صاحب جہانگیرہ ۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ۔ مولانا عبدالواحد ۔ مولانا عبدالعزیز صاحب ۔ مولانا عبدالقیوم صاحب ۔ محمد شریف خاں مردانی دیگر جملہ ارکان ضلعی کانفرنس کمیٹی ۔

۲ فیصلہ کیا گیا ۔ کہ تعدادی ۲۵۰۰ رسید است فی رسید ایک روپیہ تبلیغی کانفرنس جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان

کا امدادی چندہ بذریعہ حکیم محمد تقی الدین صاحب صدر استقبالیہ طبع کرایا جائے۔ ۳ـ فیصلہ کیا گیا کہ مجلس استقبالیہ کی طرف سے ایک انتظامیہ سب کمیٹی جس کا نگران اعلےٰ صدر استقبالیہ اور ممبران مولانا لطف الرحمان۔ مولوی عبدالقدوس مولوی پیر مبارک شاہ حافظ محمد ایوب و مولانا عبدالعزیز صاحب۔ فیصلہ کیا گیا کہ مرکز سے تقریباً ۲۰ نفر رضاکاران انصار الاسلام باوردی اجتماع سے دو روز قبل مردان بلایا جائے۔ ۴ـ فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس دو روزہ ہوگی۔ جس میں ایک نشست مشاعرہ کے لئے مخصوص کی گئی۔ جس کی صدارت مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیرہ فرمائیں گے۔ نیز صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری صاحب کو اختیار دیا گیا کہ وہ اس مشاعرہ کے لئے شعراء کرام کے ساتھ رابطہ قائم کریں ۵ـ فیصلہ کیا گیا کہ دفتر استقبالیہ ضلع دفتر میں ہوگا ۶ـ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کانفرنس کی ہر ایک نشست کے لئے علیحدہ صدارت ہو ۷ـ اکابرین مرکزیہ کے لئے امیر صوبہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ اکابرین مرکز کے ساتھ ربط قائم کرے۔ ۸ـ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کو ہدایت کی گئی کہ موصوف پشاور جاکر رسید بک برائے ضلعی تبلیغی کانفرنس طبع کرانے کا انتظام کرے۔

حافظ محمد ایوب جان ناظم دفتر

سندھ بمقام مرحوم حاجی نہال خان باجکانی

حلقہ کندھ کوٹ جمعیۃ علماء اسلام زیر اہتمام میر جمال خاں باجکانی۔ مولانا عمر دین صاحب نائب امیر جیکب آباد کے ارشاد پر ایک شاندار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا صدارت کے فرائض عبدالرحمٰن خاں رئیس اعظم نے سرانجام دیئے۔ مولانا محمد مراد صاحب صدر مدرس مدرسہ ارشاد العلوم قریہ عبدالرحیم خاں ڈو سے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کی تلقین فرمائی۔ جناب مولانا مولوی عمر الدین صاحب نائب امیر ضلع جیکب آباد نے جمعیت کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آگاہ فرمایا جمعیۃ کے قیام کا احساس دلایا۔ حکومت کی بدعنوانیاں بیان کیں۔ اور فرمایا کہ پاکستان سے پہلے انگریزی دور میں اتنی بے دینی اور بے حیائی نہ تھی جتنی آج کل پاکستان میں ہے۔ اس کی ذمہ داری ارباب اقتدار پر عائد ہوتی ہے جس مقصد کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا تھا اس کے خلاف قدم اٹھایا جارہا ہے۔ امریکی گندم، دودھ اور گھی میں عیسائیت کے جراثیم پڑے ہیں مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے ملک و ملت کی حمیت کی خاطر امریکہ کے دست نگر بننے کی پالیسی کو ترک کریں۔ قرآن مجید اور سنت نبوی کو مضبوط پکڑیں اتحاد تنظیم کی بیحد ضرورت ہے۔ سب مسلمان آپس میں مل کر جمعیت علماء اسلام کی تنظیم میں شامل ہو کر اپنے ملک و ملت کے استحکام کے لئے کوشش کریں۔ الیکشن ایک جہاد ہے۔ آئندہ انتخاب میں جمعیۃ علماء اسلام کے امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ مولانا موصوف نے ووٹ کی اہمیت کو خوب بیان فرمایا۔ چنانچہ حاضرین نے خلوص دل سے پختہ وعدہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر عہد کیا کہ آئندہ ہم ... جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں کو ضرور کامیاب بنائیں گے جمعیۃ کے مالی استحکام کے لئے حاضرین سے چندہ کی اپیل کی گئی چنانچہ ایک صد روپیہ چندہ وصول ہوا۔ صدر جلسہ، حاضرین و میر جمال خاں باجکانی کا خصوصی شکریہ ادا کیا گیا۔ کہ موصوف نے ہر لحاظ سے اچھا انتظام فرمایا۔ جناب میر صاحب نے پختہ عہد فرمایا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام کے ہمدرد ہیں ہم الیکشن میں جمعیۃ علماء اسلام کی کامیابی کے لئے خوب جہاد کریں گے۔

مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء منظور ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں جلد از جلد قانون قرآن نافذ کیا جائے۔

(۲) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ غلام احمد پرویز منکر حدیث کو لاء کمیشن سے ہٹا کر اس کی جگہ کسی عالم ربانی کو مقرر کیا جائے۔

(۳) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ علماء ربانی پر سے پابندیاں اٹھائی جائیں۔

(۴) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ نوٹوں پر سے مسٹر محمد علی جناح کی تصویر کو ختم کیا جائے۔ کیونکہ تصویر اسلامی اصول کے خلاف ہے۔

تشکیل ابتدائی جمعیۃ قریہ مرحوم حاجی نہال خاں باجکانی حلقہ کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)

۱۔ امیر نصر اللہ خاں باجکانی

۲۔ نائب امیر و خازن میاں جی احمد دین باجکانی

۳۔ ناظم اعلےٰ و ناظم دفتر مولانا الحاج مولوی نور الدین صاحب مسرور

۴۔ نائب ناظم مولوی محمد حسن صاحب باجکانی

مولوی نور محمد ناظم اعلیٰ ابتدائی جمعیۃ قصبہ حاجی مرید خاں کھوسہ حلقہ کندہ کوٹ

تنظیمی سب کمیٹی تبلیغی کانفرنس جمعیۃ ضلع مردان حلقہ بائزئی مشرقی

کھوئی برمول۔ وفد مشتمل بر مولانا پیر مبارک شاہ صاحب و مولانا عبدالعزیز صاحب و حافظ محمد ایوب صاحب حسب برمول پہنچا۔ اجلاس زیر صدارت مولانا امین گل صاحب امیر حلقہ بائزئی منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالحکیم صاحب مولانا حکیم نور الحق صاحب مولانا فضل غنی صاحب مولانا عبدالوہاب مولانا فضل اللہ صاحب چڑ چوڑ۔ مولانا محمد صاحب۔ حکیم فقیر محمد صاحب، مولوی عبدالسبحان صاحب۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب۔ حاجی عبدالوہاب صاحب، مولانا شیر محمد صاحب و دیگر رفقاء نے شرکت کی۔ مولانا عبدالعزیز صاحب نے مجلس استقبالیہ کے منعقدہ کے اجلاس کی کارروائی سے رفقاء کو روشناس کیا۔ اور حلقہ بائزئی مشرقی پر عائد شدہ امدادی چندہ کے لئے رسیدات امیر حلقہ بائزئی کے حوالے کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا۔ کہ ۲۹ اپریل کو بمقام ... حلقہ بائزئی ... کے جمعیۃ کا اجلاس بلایا جاوے۔ چنانچہ امیر حلقہ بائزئی نے تمام رفقاء کے خلاف اطلاعات روانہ کر دیں۔ اس اجلاس میں تمام رفقاء کو تبلیغی کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کو کامیاب بنانے کے لئے مناسب ہدایات دی جائیں گی۔ (فضل غنی ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بائزئی)

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام پاکستان رانیوالہ ضلع ...

مولانا محمد یوسف صاحب مبلغ جمعیۃ ...

کے مسائل کے بعد آنے والے الیکشن کے متعلق ... کیا اور صحیح نمائندگی کے مفہوم سے روشناس کرایا ... دن صبح مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی ... فرمائی چنانچہ جمعیۃ قائم ہوگئی اور مندرجہ ذیل عہدیدار ... عمل میں آیا۔

امیر:۔ مولانا ولی محمد صاحب فاضل دیوبند ...

نائب امیر:۔ جناب مولانا محمود الحسن صاحب خطیب ...

نائب امیر:۔ الحاج میاں علی محمد کھرل رئیس ...

ناظم اعلیٰ:۔ حکیم صوفی نظام الدین کھرل رانیوالہ

نائب ناظم:۔ میاں محمد سلیمان صاحب ...

ناظم نشر و اشاعت:۔ غلام محمد عرف گوے خاں ...

نائب ناظم نشر و اشاعت:۔ ماسٹر محمد علی صاحب ...

خزانچی:۔ مولوی لال محمد صاحب ارائیں رانیوالہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب ...

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ...

نے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری ... کرتے ہوئے فرمایا کہ شیخ محمد عبداللہ کی دوبارہ ... جمہوریت کی تضحیک اور ہندوستانی کھوکھلا پن ... کی ایک واضح دلیل ہے۔ مولانا نے فرمایا کشمیر ... حق خود ارادیت سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ کشمیر ... کو اپنے حوصلے بلند رکھنے چاہئیں۔ اور یقین ... کہ انجام کار حق کی فتح اور ظلم و تشدد کا خاتمہ ہو ...

دار العلوم اسلامیہ عربیہ ... ٹل ضلع کو ...

کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۵ / ۱۶ مئی ۵۸ء مطابق ... شوال ۱۳۷۷ھ بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہونا قرار پایا ... میں شمولیت کے لئے جید علمائے کرام کی خدمت ... دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔

سانحۂ حسو بلیل اور حکومت کا غلط رویہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی بعد جمعہ کی تقریر

حسو بلیل میں ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو یہ واقع ہوا کہ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضؓ کی شبیہ کا پتلا بنا کر نہایت توہین آمیز طریق سے بازاروں میں پھرایا گیا۔ اور پتلے کو مخدوم نذیر حسین زمیندار رئیس حسو بلیل کے ڈیرے پر آگ سے جلا یا گیا۔ حکومت نے ۱۴ر اکتوبر سے لے کر ۱۲ر فروری تک مقدمہ چلانے کی اجازت ہی نہ دی۔ ملک گیر احتجاج کے بعد چار اشخاص کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دی گئی۔ مگر مسلمہ طور پر جس شخص کے ڈیرہ پر یہ شرارت کی گئی اس کے خلاف عدالتی کارروائی بھی کئے جانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ جملہ کاروائی مخدوم نذیر حسین شاہ کے ایماء اور انگیخت پر کی گئی۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی کی رپورٹ اور استغاثہ متذکرہ منجانب صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس میں مذکور ہے۔ کہ یہ پتلا نذیر حسین شاہ کے ڈیرہ پر جلایا گیا۔ اور وہ خود موجود تھا۔

مجلس تحفظ ناموس صحابہ کرام رضؓ جھنگ مگھیانہ کا ایک وفد ۱۶ر نومبر ۱۹۵۷ء کو ڈی سی اور ایس۔ پی صاحبان ضلع سے ملاقاتی ہوا تھا۔ تو انہوں نے تحقیق کے لئے ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کو حکم دیا۔ چنانچہ واقعہ کے ۲۸ افراد عینی شاہد پیش ہوئے۔ کہ ہم اس بات پر حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مخدوم نذیر حسین کو عدالت میں حاضر کر کے اس کے خلاف مقدمہ [illegible] یا جائے۔

میں حکومت کو کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تمہیں عقل عطا فرمائے۔ ہم تمہیں کوئی غلط قدم اٹھانے کا مشورہ نہیں دیتے۔

میں مولانا غلام مرشد اور مولانا داؤد غزنوی کے بیان کی تائید کرتا ہوں جسمیں انہوں نے فرقہ دارانہ کشیدگی کی ذمہ داری حکومت پر ڈالی ہے۔

دار الاسلام میں مشرک اور کافر بحیثیت ذمی کے چین سے رہ سکتے ہیں۔ ان کو زبردستی اسلام میں لایا نہیں جا سکتا۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی، علاوہ اس کے اسلامی حکومت پر ان کی جان مال عزت کی ذمہ داد ہوتی ہے۔ مثلاً افغانستان میں بڑے بڑے ہندو سیٹھ تجارت کرتے ہیں۔ ان پر کسی قسم کا ظلم و تشدد نہیں کیا جاتا۔ لیکن اگر خدانخواستہ افغانستان پر دشمن حملہ کر دے تو وہاں کی غیر مسلم رعایا ملک کی حفاظت نہیں کرے گی۔ مقابلہ کریں گے تو وہاں کے مسلمان ہی۔

آپ نے اسلام کے نام پر پاکستان بنایا ہے۔ انگریز کے زمانہ میں اتنی شیعہ سنی کشیدگی موجود نہ تھی جتنی اب ہے کیونکہ حکومت چاہتی ہے کہ مذہبی فرقے آپس میں ٹکرا جائیں کیونکہ حکومت کو خدشہ ہے کہ اگر یہ متحد ہو گئے تو پھر ہماری حکومت خطرہ میں پڑ جائیگی۔ مذہبی فرقوں کے اتحاد کی زندہ مثال، تحریک ختم نبوت ہے۔ کہ علماء کرام کے کہنے پر مسلمانوں نے چوک وزیر خاں میں کسطرح چھاتیاں تان کر گولیاں کھائیں۔

انگریز کے وقت میں قانون تھا کہ اگر کوئی شخص کسی مخالف فرقہ کے خلاف اشتعال دلائے یا ان کے بزرگوں کی توہین کرتا تھا تو اس کی فوراً زبان بندی کر دی جاتی تھی۔ پاکستان میں بھی ایسا قانون موجود ہے۔ لیکن اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا جاتا۔

لوگوں کا خیال یہی ہے کہ چونکہ سکندر مرزا گورنر مغربی پاکستان اور وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان، چیف سکرٹری، چیف جسٹس مغربی پاکستان شیعہ ہیں۔ اسی لئے شیعوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔ چونکہ سب شیعہ اکٹھے ہو گئے ہیں اور وہ سنیوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں۔ شیعہ سنی اتحاد کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ وہاں پر ہماری ایک نہیں سنی جاتی تھی۔ اسی بنا پر میں نے اس کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ

۱۔ کسی فرقہ کے بزرگوں کی توہین نہ کیجائے۔

۲۔ شاہراؤں پر تبرا کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

۳۔ لاؤڈ سپیکر کی آواز امام باڑوں سے باہر نہ آنے پائے تاکہ دوسرے فرقہ والے مشتعل نہ ہوں۔

اگر شیعوں کا مذہب گالی دینا ہی ہے۔ تو بڑی خوشی سے اس پر کاربند رہیں۔ لیکن کسی فرقہ کے بزرگوں کی علی الاعلان توہین کر کے ان کی دلآزاری نہ کریں۔

انگریز کی حکومت ختم ہو گئی۔ اس نے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ خود مٹ گیا۔ نہ معلوم تمہاری حکومت کب تک رہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ آج تم حکومت کر رہے ہو۔ کل کو کیا معلوم تمہاری حکومت ہوگی بھی یا نہیں۔ اس لئے قوم کو لڑا کر ملک کا بیڑا غرق کرنے کی کوشش نہ کرو۔ خدا کا شکر کیجئے کہ شیعہ کی فتنہ انگیزی کا ہم بھپتا نہیں۔ نہیں تو قوم کی قوم تباہ ہو جاتی۔

کیا ہمارے مطالبات انصاف پر مبنی نہیں ہیں؟ ہم ملک کو تباہ نہیں کرنا چاہتے۔ تم ملک کی کشتی کو ڈبو رہے ہو۔ ہم تمہارے خلاف ایجی ٹیشن نہیں کریں گے۔ یہ ہماری پالیسی ہے۔ یہ تم پر احسان نہیں پاکستان پر احسان ہے کہ خانہ جنگی سے کہیں ملک تباہ نہ ہو جائے۔ صحیح بات کہتا ہوں غلط کہوں تو تردید کر دیجئے۔ کہ آیا یہ ہمارا مطالبہ انصاف پر مبنی ہے کہ نہیں کہ حکومت کو حسو بلیل کے معاملہ میں انصاف کرنا چاہیئے۔ اور مخدوم نذیر حسین کو عدالت میں پیش کیا جائے۔ (سب نے ہاتھ اٹھائے)

خدا کے لئے ایسی حرکتیں کر کے ملک کو تباہ نہ کرو۔ اور ایسے کام کرو جس سے خدا راضی ہو جائے۔ اگر خدا کو راضی کر لیا تو پھر پاکستان قیامت تک زندہ رہے گا کیونکہ اگر خدا نے حفاظت کا ذمہ لے لیا تو پھر کون اُسے مٹا سکتا ہے۔

ایڈیٹر کی ڈاک

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کو وارننگ

ڈپٹی کمشنر منٹگمری کا تنبیہی نوٹس

منٹگمری عید مبارک کی تقریب سعید پر ڈپٹی کمشنر منٹگمری کی طرف سے فاضل حبیب اللہ رشیدی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری اور رکن عاملہ مرکزیہ جمعیۃ کو تحریری نوٹس کی تعمیل کرائی گئی کہ ۲۸/۲/۵۸ کا خطبہ جمعہ سخت تھا، اشتعال و منافرت انگیز تھا۔ گو زیادہ قابل اعتراض بھی نہ تھا۔ تاہم آپ کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ آپ آئندہ اپنے خطبات و تقاریر میں محتاط رہیں“ وغیرہ وغیرہ۔

(ایسا ہی نوٹس مولانا یار محمد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام چیچہ وطنی کے نام بھی تھا) اور واقعہ یہ ہے کہ جب سے جمعیۃ علماء اسلام نے تعمیری، تنظیمی و اصلاحی نیز انتخابی کام شروع کیا ہے۔ ”ہمارے مہربان لوگ“ گھبرا کر سٹپٹا گئے اور بوکھلا کر رہ گئے حالانکہ جمعیۃ کے پروگرام میں منافرت اور اشتعال انگیزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری رکن مرکزیہ عاملہ ہیں اور خطیب بلدیہ ہیں۔ اور ذمہ دار ہیں۔ اسکے باوجود ”ہمارے مہربان“ برداشت نہیں کرتے۔ حالانکہ منافرت اور اشتعال انگیزی والے لوگ برابر فرقہ دارانہ تقریریں کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ مگر ”ہمارے مہربان“ ان کا کوئی نوٹس نہیں لیتے۔ ایسی مثالیں ضلع منٹگمری میں عارفوالہ اور اوکاڑہ کی پیش کی جاسکتی ہیں ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

؎ رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کر کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

جامعہ عربیہ چنیوٹ کا داخلہ

شائقین علوم دینیہ و علوم حاضرہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جامعہ کا نیا داخلہ شروع ہے۔ جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے تقاضا کو پورا کرتے ہوئے علوم حاضرہ (انگلش) کی تعلیم کا میٹرک تک انتظام کیا گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات علوم شرقیہ مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل دلائے جاتے ہیں۔ خورد و نوش کتب اور رہائش وغیرہ کا انتظام جامعہ کیطرف سے مفت کیا جاتا ہے۔ داخلہ چونکہ محدود ہے۔ لہٰذا جو طلبہ داخل ہونا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں معہ تعلیمی کوائف ناظم جامعہ جلد ارسال کریں۔ داخلہ پچیس ۲۵ شوال تک جاری رہے گا۔

المعلن:۔ ناظم جامعہ عربیہ چنیوٹ

سالانہ سیرۃ النبی کانفرنس سیالکوٹ

دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ کی سالانہ سیرۃ النبی کانفرنس کے لئے مورخہ ۳۰، ۳۱ر مئی و یکم جون ۵۸ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (محمد شریف قاسمی)

متفرق خبریں

کرفیو کی خلاف ورزی کے الزام میں ایکہزار کشمیری گرفتار

سری نگر (کشمیر) کشمیر کے قائد اور ریاست کے معزول شدہ وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ کی آدھی رات کو احتیاطی نظربندی کے قانون کے تحت دوبارہ گرفتار کر لیے گئے۔ اور ایک کار میں بٹھا دیا گیا اور جیل پہنچا دیے گئے۔ جہاں وہ پہلے بھی نظربند رہے ہیں۔ ان کی گرفتاری کے فوراً بعد مقبوضہ کشمیر میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ اور دارالحکومت سری نگر میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ سری نگر کی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ ایک ہزار کشمیری کرفیو کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیے جا چکے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کی حکومت کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے ہندوستان کی حکومت کو ایک فوری پیغام بھیجا ہے جس میں درخواست کی ہے کہ ریاست میں امکانی بغاوت کو کچلنے کے لیے مزید مسلح فوجیں بھیجی جائیں۔ دریں اثنا ہندوستان کی ریزرو پولیس اور نام نہاد امن برگیڈ کو اختیار دیا گیا کہ اگر کوئی شخص مسجد یا سڑک پر دیکھا گیا تو اسے گولی سے اڑا دیا جائے۔

مقبوضہ کشمیر کے مختلف حصوں میں وسیع پیمانے پر اندھا دھند گرفتاریوں کے ساتھ ساتھ ہندوستانی پولیس نے حق خود ارادیت کی حامی جماعتوں کے قائدین اور ان کے دفاتر پر چھاپے مارنے شروع کر دیے ہیں ان دفتروں کا سامان کاغذات اور لٹریچر ضبط کر لیے گئے۔ شیخ محمد عبداللہ کو گرفتار کرنے سے پہلے زبردست فوجی انتظامات کیے گئے تھے۔ اور کڑی فوجی پہرہ بٹھا دیا گیا تھا مگر اس کے باوجود شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری کی اطلاع پاتے ہی محب وطن جماعتوں محاذ رائے شماری۔ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس ڈیموکریٹک یونین اور کسان مزدور کانفرنس کے کارکنوں نے مظاہرے کیے اور شیخ محمد عبداللہ کی گرفتاری کو انسانیت سوز اور غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے فوری کاروائی کا مطالبہ کیا۔

ادھر بخشی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ شیخ محمد عبداللہ کو امن و سلامتی کے خلاف سرگرمیوں کی بنا پر دوبارہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے دعوےٰ کیا کہ وہ آئندہ چند دنوں میں بدامنی پھیلانے کا ایک تخریبی منصوبہ بنا رہے تھے۔ شیخ محمد عبداللہ کو جو اپنے وطن میں شیر کشمیر کہلاتے ہیں۔ ساڑھے چار سال کی طویل نظربندی کے بعد گذشتہ جنوری کو رہا کیا گیا تھا۔ انہیں ریاست کے موجودہ وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے ہندوستان کے اشارے پر ۱۹۵۳ء میں وزارت عظمیٰ سے معزول کر کے گرفتار کیا تھا مگر ان پر کوئی باقاعدہ الزام لگایا گیا تھا اور نہ ہی گرفتاری کے بعد ان پر مقدمہ چلایا گیا پچھلے دنوں رہائی کے فوراً بعد شیخ محمد عبداللہ نے اعلان کیا تھا کہ وہ کشمیر کے آئینی اور جمہوری مستقبل کے بارے میں اپنا موقف تبدیل کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ پورا مسئلہ عوام پر چھوڑ دیا جائے۔ ہندوستان کو امید تھی کہ قید و بند کی صعوبتوں کے بعد شیخ محمد عبداللہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال کر ان کی اطاعت قبول کر لیں گے توقعات پوری نہ ہوئیں۔ ویسے شیخ محمد عبداللہ کی نظربندی کے عرصے میں اس امر کی ہر ممکن کوشش کی گئی کہ کشمیر کی رائے عامہ کو ہندوستان کے حق میں ہموار کیا جائے۔ اور اس مقصد کے لیے تمام حربے استعمال کیے گئے۔ اور کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اور جب شیخ عبداللہ جیل سے باہر آ گئے تو تحریک آزادی میں نئی جان پڑ گئی اور ہندوستانی حکام کے لیے اسے روکنا مشکل ہو گیا۔

لاہور ـــــ مختلف کشمیری جماعتوں نے صوبے کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جلسے اور مظاہرے کر کے یوم احتجاج منائیں۔ لاہور میں ہندوستانی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفاتر کے سامنے بھی مظاہرہ کیا گیا۔

مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ فوراً مداخلت کرے

راولپنڈی:۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو قتل عام سے بچانے کے لیے وہاں فوراً بین الاقوامی فوج بھیجی جائے۔ اس علاقے میں ویسے ہی قتل عام کا خطرہ ہے جیسا کہ ۱۹۴۷ء میں ہوا تھا۔ مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں شیخ عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری کو ہندوستان کی طرف سے اقوام متحدہ کے اقتدار کی شرمناک خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

لاہور میں غنڈہ گردی

سکولوں کالجوں کے آوارہ مزاج طلبا اور سرکاری اہلکار

لاہور:۔ لاہور میں غنڈہ گردی اور خواتین سے چھیڑ چھاڑ کی وارداتوں میں پھر سے اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ پولیس کی کم نفری چھیڑ چھاڑ کے "ماڈرن طریقوں" سے کما حقہٗ آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے وارداتوں کا تدارک کرنے سے قاصر ہے۔ غنڈہ عنصر جن میں سکولوں کالجوں کے آوارہ مزاج طلبا اور بعض سرکاری محکموں کے اہلکار بھی شامل ہیں۔ مختلف طریقوں سے خواتین کو تنگ کرنے میں مصروف ہیں۔ ان طریقوں میں ٹیلیفونوں پر شریف گھرانوں کی خواتین کو تنگ کرنے کی وبا اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ بعض حالتوں میں متعلقہ محکموں کے بعض ملازمین ان شرارتوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ان حالات میں خواتین سخت پریشان ہیں۔

کفرستان میں طوائفوں کا مظاہرہ

نئی دہلی:۔ یہاں ۵۰ سے زیادہ طوائفوں کا ایک گروہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھا ہے۔ یہ طوائفیں، حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کر رہی ہیں جس میں عصمت فروشی پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ بھارتی حکومت کا یہ فیصلہ یکم مئی سے نافذ العمل ہوگا۔ ان طوائفوں نے کہا ہے کہ وہ نئی دہلی کی ایک ہزار عصمت فروش عورتوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ عصمت فروش عورتوں کی ان نمائندہ طوائفوں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ جب تک انہیں ذاتی طور پر وزیر اعظم نہرو یا وزیر داخلہ پنڈت پنت سے اپیل کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی وہ بطور احتجاج پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے بیٹھی رہیں گی۔

سری نگر میں مارشل لاء

سیالکوٹ:۔ مقبوضہ کشمیر سے آمدہ اطلاع کے مطابق شیخ محمد عبداللہ کی دوبارہ گرفتاری کے بعد تمام وادی میں صورت حال انتہائی خراب ہو گئی ہے۔ پوری ریاست میں بدامنی پھیل گئی ہے جگہ جگہ مظاہرے ہو رہے ہیں اور بعض مقامات پر پولیس نے فائرنگ بھی کی ہے جس سے متعدد لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں عام بغاوت جیسے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ صورت حال کو سنبھالنے کے لیے سری نگر میں آج شام سے مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے اور اس وقت سری نگر کا پورا شہر بھارتی فوجوں کی تحویل میں ہے۔ وادی کشمیر میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ بربریت اور ظلم کا دور دورہ ہے اور رائے شماری کے حامی لیڈروں کو چن چن کر گرفتار کیا جا رہا ہے۔

سرکاری ملازمین پر پابندی

لاہور:۔ حکومت مغربی پاکستان نے سرکاری ملازمین کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان نجی فرموں میں اپنے بیٹوں اور دیگر دست نگر افراد کے لیے ملازمتیں حاصل نہ کریں جن سے انہیں سرکاری طور پر کام پڑتا ہے یا جنہیں سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔

چوہدری محمد علی کا نعرہ جہاد اور پالیسی جمعیۃ علماء اسلام کی تائید

لاہور:۔ نئی جماعت نظام اسلام کے کنوینر اور سابق وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے موچی دروازہ کے باہر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے حصول کے لیے بالآخر پاکستان کو اپنی فوجیں کشمیر میں بھیجنی ہی پڑیں گی۔ کیونکہ مجلس اقوام متحدہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

نظام اسلام کی سہ روزہ کنونشن کے اختتام پر ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ اس میں چوہدری محمد علی نے اپنی جماعت کے بنیادی مقاصد بیان کرتے ہوئے مسلم لیگ اور ری پبلکن پارٹی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ بڑے زمینداروں کے دو دھڑے ہیں۔ جو کسی نہ کسی طرح ملک میں اقتدار پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور ان کی آپس میں لڑائی کسی اصول کی لڑائی نہیں بلکہ اقتدار کی لڑائی ہے۔

چوہدری محمد علی نے کشمیر کے مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر گراہم کی موجودہ رپورٹ نے ایک بات بالکل ثابت کر دی ہے کہ مجلس اقوام متحدہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں بالکل ناکام رہی ہے۔ اس لیے جب مجلس اقوام متحدہ کشمیر میں فوجیں نہیں بھیج سکتی تو پاکستان کو بالآخر کشمیر میں فوجیں بھیج دینی چاہئیں۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ میرے اس خیال کی صاحب اقتدار طبقے نے مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ تو ہندوستان سے جنگ کا موجب ہوگا۔ لیکن یہ لوگ اتنی سی بات نہیں سمجھتے کہ ہم ہندوستان پر چڑھائی نہیں کر رہے بلکہ ہم کشمیر پر چڑھائی کر رہے ہیں اور کشمیر کو ہم نے کبھی بھی ہندوستان کا حصہ تسلیم نہیں کیا اور تو اور خود مجلس اقوام متحدہ بھی کشمیر کو ہندوستان کا حصہ تسلیم نہیں کرتی۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ پاکستان کو ایک نہ ایک دن ہندوستان سے متصادم ہونا پڑیگا۔ اس لیے کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم آج یہ قدم اٹھائیں کیونکہ کل جب وہ نہری پانی بند کر دیگا اور لاہور کو کربلا میں تبدیل کر دیا جائیگا تو اس وقت لڑنا بہتر ہوگا۔ اب جبکہ ہمارے پاس سہولتیں ہیں اور جب نہری پانی بند ہو گیا تو ہم خسارے میں ہوں گے۔

باقی صفحہ ۴۲ پر

سہ روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۲

چیف ایڈیٹر۔ غلام غوث ہزاروی

مسئول: عبدالواحد

معاون: عبدالقادر قاسمی

مینجنگ ایڈیٹر غازی خدا بخش

ٹیلیفون نمبر

بدلِ اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی ۳/۸ روپے

قیمت

فی پرچہ دو آنے

جلد ۱ | ۱۰/۱۴ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۲/۶ جنوری ۱۹۵۸ء موافق ۱۹/۲۳ پوہ ۲۰۱۴ سمہ بکرمی | شمارہ ۵۲/۵۵

مجلس مذاکرہ میں عدم شرکت کا فیصلہ

از حضرت مولانا احمد علی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

علماء دین کی ذمہ داریاں بہت ہیں وہ اگر ایسے مجالس میں شریک ہوں جہاں جہاں اگر اسلام یا اسلامی تعلیمات کے خلاف مذاکرہ ہو رہا ہے تو یہ حکم خداوندی حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ کے خلاف ہے۔

اگر شامل ہو کر کسی غلط مقالے کے خلاف صدائے حق بلند کریں تو مجلس مجلس مناظرہ بن جائے جسے شاید ہمارے نازک مزاج ارباب اقتدار پسند نہ کریں اسی بنا پر جب علماء دین کو معلوم ہوا کہ لاہور میں لاکھوں روپیوں کے خرچ سے ایک ایسا بین الاقوامی مذاکرہ کیا جا رہا ہے جس میں عیسائی یہودی ملحد اور مرزائی بھی شریک ہو کر اسلام پر اظہار آراء کریں گے جن کی خلافِ اسلام تقریریں عوام کے سامنے آ چکی ہیں تو انہوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔

اب ارباب انتظام نے مجھے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی دعوت دی ہے جو ۲۵ دسمبر کو پہنچی ہے اور جس میں لکھا ہے کہ ۲۷ دسمبر تک تمہارا مقالہ ہمارے پاس پہنچ جانا چاہیئے۔ غالباً ایسے دعوت نامے اوروں کے پاس گئے ہوں گے میں نہ اس مذاکرہ میں جانا پسند کرتا ہوں نہ ان کے رویہ کو صحیح سمجھتا ہوں

I اسلئے کہ ڈاکٹروں لیڈروں اور دوسرے لوگوں کو عرصہ پہلے مقالات کی اطلاع دی گئی ہے اور علماء کو جنکو پہلے ہی سے اپنے دینی مشاغل سے فرصت نہیں ہے عین موقعہ پر نہایت تنگ وقت میں دعوت دی گئی جو مذاق سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

II اور اسلئے بھی کہ اس مجلس میں خطرہ بلکہ غالب گمان ہے۔ کہ اسلام کے پاکیزہ اور روشن اصول و تعلیمات پر چھینٹیں ڈالنے کی کوشش ہوگی۔ جس پر خاموشی گناہ ہے چنانچہ صدر جمہوریہ پاکستان کے افتتاح ہی ایسے دل آزار کلمات سے فرمایا جو چودہ سو سال کے منقول دین اور علماء دین کو چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں علماء پر کھلم کھلا کیچڑ اچھال کر پاکستان کی دینی ساکھ کو نقصان پہنچایا گیا

III اور اس لئے کہ اس مجلس میں مرزائیوں کو شریک نہ کرنے کا کوئی اعلان وائس چانسلر صاحب نے نہیں کیا ۔۔۔

شیعہ سنّی اتحاد کیلئے جھوٹی کوشش

شیخوپورہ کی مثال

شیعہ سنی فسادات کا جتنا رونا رویا جائے کم ہے شیعوں کو ماتم کی عادت ہی ہے سنیوں کو پاکستانی مفادات کی تباہی اور اسلام کی توہین پر آنسو بہانے ہیں حکومت اتحاد کی کوشش کرتی ہے مجلس اتحاد اسلامی بنا رکھی ہے۔ اور ساتھ ہی سرکاری یا نیم سرکاری یا پھر چالاک شیعوں نے ملک میں شیعہ سنی اتحاد کانفرنسیں کرنی شروع کر دیں۔ لیکن کیا جب تک اصل بیماری کا علاج نہ کیا جائے۔ اتحاد میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک فسادات کے وجوہ و اسباب کو رد کئے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ شیخوپورہ میں پچھلے دنوں شیعہ سنی اتحاد کیلئے کانفرنس کا اعلان ہوا۔ اشتہارات شائع کئے گئے۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ کے فیصلہ کے مطابق سنیوں نے شرکت نہ کی اور نہ ہی حضرت مولانا سید محمد ... الحق صاحب امیر ضلع اور حضرت قاری محمد امین صاحب خطیب عید گاہ نے شرکت کی۔ حتیٰ کہ جمعیۃ کے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے جناب ملک ... صاحب سابق مشیر اعلیٰ پنجاب اور ... عبداللطیف صاحب ایم۔ ایل۔ اے شیخوپورہ نے بھی صدارت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حکومت اور شیعوں کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کر کے سنیوں کی دل شکنی کا ازالہ کرنا چاہیئے تھا گھوڑوں کے جلوسوں۔ صحابہ کی توہین۔ اور حضرت عمرؓ کے پتلے بنانے کی شیطانی حرکات کو قانوناً روک دیا جاتا تاکہ آئندہ فسادات کا انسداد ہو کر ملک خانہ جنگی کی لعنت سے محفوظ ہو جاتا لیکن بجائے اس کے بے ایمانی کا ... لیا گیا غلط پروپیگنڈے ہوئے۔ حتیٰ کہ اخبار کوہستان نے دل کھول کر جھوٹ بلکہ مہا جھوٹ شائع کیا کہ سنی علماء نے تقریریں کیں۔ کہاں کے نام بھی شائع کر دئے گیا اس طرح کے جھوٹے پروپیگنڈے اور اخبار کوہستان کی حمایت و امداد سے سنی مسلمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین پر ... ہو جائیں گے اور کیا فسادات کا یہ حقیقی علاج کہلایا جا سکتا ہے۔

مدرسہ حنفیہ جہلم کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا آٹھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء کو انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہو رہا ہے جس میں استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا العلامہ شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف قلات ڈویژن۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (امیر جمعیۃ علماء اسلام (سرحد) امیر البیان حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان جناب علامہ خالد محمود صاحب ایم۔ اے پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ ان حضرات کے علاوہ دیگر ممتاز علماء کرام و شعرائے اسلام بھی شرکت فرمائیں گے۔

ایسے حضرات کا ورود مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے مژدہ جانفزا ہے

بقیہ خطبۂ صدارت

از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کلاچوی رکن مجلس منتظمہ مرکزیہ

تیسرا دور

اسلامیہ جمہوریہ بن جانے کے بعد باشندگان ملک کا اہم فریضہ یہی ہے کہ اب اس ملک میں جلد از جلد آئین اسلامی کا نفاذ کرایا جائے۔ اور منظور شدہ دستور میں جتنی دفعات اسلام کے خلاف ہیں۔ انہیں آئینی جد و جہد کر کے حذف کر دیا جائے

مثلاً ۱۔ وزارت عظمیٰ تک کے عہدوں کا دروازہ غیر مسلموں کیلئے کھلا چھوڑنا۔ جس پر ہندو سکھ عیسائی اور مرزائی تک متمکن ہو سکتے ہوں۔ ایسی دفعہ ہے کہ اسلام کے ہر طرح منافی ہے۔ اور ببانگ دھل اسلامیہ جمہوریہ کے نام کو چڑا رہی ہے

۲۔ کسی مسلمان کے ارتداد یا کفر کی تبلیغ پر کوئی پابندی نہ ہونا ایسی آزادی ہے جس سے اسلامیہ جمہوریہ کی بیخ کنی کے عمل مترادف کہا جا سکتا ہے۔

۳۔ اسلامیہ جمہوریہ کی با اختیار اسمبلی میں جسکا کام تبویب احکام یا تنفیذ و اجرا قانون خداوندی ہی ہو سکتا ہے۔ مخلوط و جداگانہ طریقہ سے غیر مسلموں کو شریک کرنا یا انکو کلیدی اسامی پر فائز کرنے کے معنی یہی ہو سکتے ہیں کہ قانون خداوندی کے اجراء کا دعویٰ ایک ایسا خواب بن جائے۔ جسکی کبھی بھی تعبیر نہ ہو سکے

۴۔ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ اس قسم کے سنہرے الفاظ کا دستور میں ہونا مندرجہ بالا غلط کے ہوتے ہوئے مضحکہ خیز ہونے کے علاوہ اس لئے بھی بے معنی ہے کہ ان غلط دفعات کے ہوتے ہوئے کسی حرام کاری اور نافرمانی کے خلاف کوئی قانونی چیلنج نہیں ہو سکتا اور اسی طرح کی دوسری کمزوریاں اور خامیاں جو منظور شدہ دفعات دستور میں رہ گئی ہیں ان سب کو آئینی جد و جہد سے دور کرنا اور اسلام کو صحیح اور اصلی خد و خال کے ساتھ ملک میں رائج کرنیکی کوشش کرنا ہی وقت کا سب سے بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے

جمعیۃ علماء اسلام کا دور جدید

اکتوبر ۵۶ء میں ایک ہنگامی اجتماع علماء کا ملتان میں ہوا اجتماع میں یہی طے کیا گیا تھا۔ کہ ملک و ملت کے اس اہم فریضہ کی طرف اجتماعی طور پر متوجہ ہونا ملت کا ایک فرض ہے خاصکر علماء دین کا کہ وہ اس سخت ترین مرحلہ میں بھی حسب سابق امت پاکستانیہ کی صحیح رہنمائی کریں چنانچہ اسی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تشکیل کی گئی اور حق تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی قیادت ایسے ہاتھوں میں دی گئی ہے جنکی دیانت تقوی تبحر علمی اور مجاہدانہ خدمات پر ہر طرح سے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ رئیس المفسرین جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا

جو ہندوستان بھر کے قافلہ حریت کے اولین مجاہدین میں سے ایک ہیں آپکی قیادت و رہنمائی میں اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی مدبرانہ مساعی و دیگر تجربہ کار کارکنان جمعیۃ علماء کی ان تھک کوششوں سے علاقہائے سابق سندھ۔ بلوچستان اور پنجاب کے سینکڑوں علماء دین اور زعماء ملت نے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم و احیاء دین اور نظام شریعت کیلئے اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ جسکی وجہ سے سارے مغربی پاکستان میں جمعیۃ کی تنظیم اور اہل اسلام میں دینی بیداری کا جذبہ روز بروز ترقی کر رہا ہے ان حضرات علماء میں وہ علماء بھی شریک ہیں۔ جنکے تبحر علمی دیانت و تقوی اور اصابت رائے پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے اور ایسے علماء کرام اور بزرگان قوم بھی ہیں جنکی عمریں جیلوں میں اور اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوئے اور ان کی استقامت میں اب تک کوئی فرق نہیں آیا والحمدللہ۔

حکمرانی کا اسلامی اصول

۲۴ر دسمبر ۵۷ء کو مجلس عاملہ نے جداگانہ اور مخلوط انتخاب کے ملک گیر جھگڑے کے متعلق قوم کی صحیح رہنمائی کرتے ہوئے یہ فیصلہ صادر کیا کہ پاکستان کی با اختیار اسمبلی میں جسے نفاذ قانون خداوندی ہی کا حق ہے۔ صرف وہی آدمی بھیجے جائیں جو قانون خداوندی پر ایمان بھی رکھتے ہوں۔ ہندو سکھ۔ مرزائی عیسائی وغیرہ کو نہ مخلوط انتخاب کے ذریعہ سے اسلامی حکومت کی با اختیار اسمبلی میں بھیجا جا سکتا ہے اور نہ جداگانہ طریقہ سے۔ چونکہ مدت سے ہماری ذہنی پرورش غیر اسلامی طریقہ سے ہو رہی ہے اسلئے جمعیۃ کے اس فیصلہ کو جو مد حقیقت جمعیۃ اور تمام دوسری پارٹیوں کے درمیان بالکل ایک امتیازی خط کھینچ دیتا ہے۔ بہت سے نوجوان تعجب سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہو گی کہ جمہوریت کے اس دور میں اقلیت کو بالکل کرسی نہ دی جائے۔ ان دوستوں سے صرف ایک سوال ہے کہ آپکی یہ حکومت: کسی قوم کی حکومت ہے یا کوئی اصولی حکومت ہے۔ جسکا دار و مدار ایک خاص نظریہ اور اصول پر ہے۔ ظاہر ہے کہ آپنے دوسری ہی شق کا اعلان کیا ہے۔ کہ یہاں حاکمیت اللہ کی ہے۔ قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ اور اسی اصولی حکومت کا آپ ۱۹۴۷ء سے برابر ہر جگہ اعلان کرتے رہے ہیں۔ اور جب اصولی حکومت ہے۔ تو جن اصولوں پر آپنے اپنی حکومت کی بنیاد رکھی ہے۔ ان اصولوں کے منکرین کو آپ کس طرح وہ اصولی حکومت سونپ سکتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ چونکہ ہماری حکومت کیمونیزم کے اصول پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے کیمونیزم کے نظریہ پر ایمان نہ رکھنے والا کوئی شخص یہاں نہ ووٹ دے سکتا ہے نہ رکن بن سکتا ہے۔

یہی حال امریکہ کا ہے۔ کہ امریکی نظام جمہوریت پر ایمان نہ رکھنیوالا کوئی کیمونسٹ وہاں نہ ووٹ دے سکتا ہے نہ رکن بن سکتا ہے۔ کیا صدیق رضؓ اور عمر رضؓ کے انتخاب میں کسی غیر مسلم کی رائے لی گئی تھی۔ عقلی اور نقلی دلائل کا یہی تقاضا ہے کہ جن اصولوں پر آپ حکومت کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ان کے منکرین کو قطعاً ان قوانین کے نفاذ کیلئے منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس کے علاوہ آپ تو تجربہ بھی کر چکے ہیں۔ خدا کو حاضر ناظر کر کے جماعتی تعصب سے بالاتر ہو کر کچھ تو سوچیئے۔

۱۔ منڈل کو آپ نے اسمبلی میں جگہ دی وزیر قانون بنایا پھر یاد رہے کہ اس نے ملک و ملت کے ناک کو کہاں سے کاٹا۔

۲۔ مرزائی ظفر اللہ کو وزارت خارجہ پر براجمان کیا اسکے ہاتھوں جو کچھ انجام ہوا تباہی کی وہ داستان گورداسپور کے معمہ میں پڑھیئے۔ یا پھر کشمیر کا سارا قضیہ دھرا لیجئے۔ اور یہاں لاہور کے ہزاروں شہداء سے اس کی کرمفرمائیوں کا حال پوچھئے۔

۳۔ غالباً آپکو اس بہت بڑے افسر کا نام کرسی یاد ہو گا جسے رموز مملکت کے خفیہ طور پر حاصل کرنے کے الزام میں دھر لیا گیا اور یہ اعزاز تمام اپنے وطن پہنچا دیا گیا قرآن مجید کا حکیمانہ اصول روز اول سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالا

ایک مغالطہ

اس مرحلہ پر ایک مغالطہ دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں فیصلہ تو اکثریت پر ہی ہو گا۔ اور جب اسمبلی میں غالب ترین اکثریت مسلمانوں کی ہو گی تو چند ایک غیر مسلموں کے وجود سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ مسلمان تو اسلامی قانون کا ہی فیصلہ دینگے۔ اور اکثریت کی رائے اقلیت کو ماننی ہی پڑے گی۔ قطع نظر اس کے کہ اصولی طور پر غیر مسلموں کا اس عہدہ پر شرعاً فائز ہونا ناجائز ہے۔ حالات بھی پکار پکار کر یہ بتا رہے ہیں۔ کہ یہ صرف ایک فریب ہی ہے۔ یہ کل کی بات کیا آپ بھول گئے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں۔ اور پھر اسکے صدقہ میں مغربی پاکستان میں بھی مخلوط انتخاب کا بل کیا صرف چند ہندوؤں کی خوشامد میں منظور نہیں کیا گیا۔ اور پھر آج ہی کی بات تو ہے کہ ون یونٹ جسے کتنے شوق و محبت اور پیار سے کروڑوں کا خرچ کر کے بنایا گیا تھا۔ کیا نیشنل کے صرف دس ممبروں کی خاطر تین سو ممبر اپنی رائے نہیں قربان کر بیٹھے۔ تو پھر یہ مغالطہ کیوں دیا جا رہا ہے۔ کہ اقلیت کا کیا اعتبار ہے۔ قانون تو اکثریت کی رائے سے بنے گا۔

انتخابات اور جمعیۃ علماء اسلام

مجلس عاملہ کے دوسرے اجلاس منعقدہ ملتان کے فیصلوں میں ایک اہم فیصلہ انتخابات میں براہ راست

اداریہ

ترجمان اسلام

مدیر اعلیٰ
غلام غوث ہزاروی

مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۸ء

مجلس مذاکرہ
گذشتہ سے پیوستہ

علماء دین کی فتح اور کفر کی پہلی شکست

پاکستان کی دس سالہ زندگی پر سرسری نگاہ ڈالنے سے
نفس اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ارباب اقتدار نے اسلامی
دار سے سوتیلی ماں کا سا سلوک روا رکھا ہے۔ اب تک عربی
تنزل اور انگریزی کی ترقی کی طرف قدم بڑھا ہے۔ اردو کو
کاری زبان قرار دیکر بھی عدالتوں اور کالجوں میں اسکو رائج نہیں
گیا۔ انگریزی وضع قطع کو پاکستانی اور سادہ اسلامی وضع
قطع کے مقابلہ میں عروج حاصل ہوا۔ شراب و رباب کی
رستی ہوئی۔ رقص و سرود کو اونچے طبقہ نے ایسا اپنایا
ہے کہ یہ سرکاری ڈیوٹی کا جزو لاینفک ہو۔ اسلامی پردہ
کے خلاف ایسی جہاد جاری ہے۔ نوابوں وزیروں اور سیاسی
لیڈروں کی عقلوں پر پردے پڑ چکے ہیں۔ انکو مغربی ممالک
کی بے راہ روی اور نسب و شرف کی تباہی سے عبرت حاصل
کرنیکی جگہ انکی نقالی ہی میں مزہ آ رہا ہے۔ قانون اسلامی کے نفاذ
کو دس سال سے الفاظ و مواعید کے چکر میں ڈال رکھا ہے۔ ملک
کی رائے عامہ کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔ کفر و اسلام کی
تمیز اٹھ رہی ہے۔ خدائی حدود کو توڑا جا رہا ہے۔ اسلامی تبلیغ
کی راہ میں طرح طرح سے رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ بے حیائی
بے پردگی اور رقص و سرود کو عام کرنے کیلئے باری باری سے بیرونی
ممالک کے گانے اور ناچنے والوں کو ثقافتی وفود کے نام سے بلایا
جاکر ملک بھر میں ان کے دورے کرائے جاتے ہیں۔ باہر کی
رقاصاؤں کے ساتھ پاکستان کی بیٹیاں بھی اسٹیج کی پریاں اور
تتلیاں بنتی ہیں۔ اونچے سے اونچے آدمی بھی اپنی بیوی کو
نچوانے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ اللہ تبارک کا ہزار ہزار
شکر ہے۔ کہ شیطان کے اس لاؤ لشکر کے مقابلہ میں علماء دین
کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ لاکھوں روپوں کی بربادی
اور اپنی بہو بیٹیوں کو بے پردہ نچا نچا کر بھی بڑے سے لوگ عام
مسلمانوں کو اس بے دینی اور دیوثی پر مائل نہیں کر سکے۔

ملک کے گوشہ گوشہ میں ان شیطانی طوفانوں کے مقابلہ میں
علماء دین عموماً اور جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے کارکن
خصوصاً سد سکندری بن کر کھڑے ہیں۔

اس مشکل کو محسوس کرکے اونچے طبقہ نے عرصہ سے اسلام
ہی کے نام سے اسلامی اصول کی مخالفت کا پروپیگنڈہ شروع
کر رکھا ہے۔ مثلاً یہ کہ اسلام عورتوں کو آزادی دیتا ہے۔
اسلام میں لچک موجود ہے اس کے مسائل زمانہ کے ساتھ
ساتھ بدل سکتے ہیں۔ اسلام تنگ نظری نہیں سکھاتا۔
اسلام شخصی آزادی کا حامی ہے (یعنی جو چاہو کھاؤ پیو اور کرو)
اسلام ایک انفرادی چیز ہے ملکی اجتماعی قانون اسمیں مداخلت
نہیں کرتا۔ اسلام میں علماء کا وجود ہی نہیں ہے۔ اس طرح
کے بیسیوں غلط اور دجالانہ پروپیگنڈے ملک میں کئے
جا رہے ہیں۔ مگر یہ ہتھیار بھی علماء ربانیین کے مقابلہ میں
اب تک کامیاب نہیں ہو سکا۔

اب ایک اور قدم اٹھایا گیا ہے۔ اسلامی مجلس مذاکرہ
کے نام سے اسلامی مسائل پر مقالے سنانے کیلئے دنیا
بھر سے اپنی ہی ہمنوا بدید کے مطابق ایک معجون مرکب قسم
کا اجتماع بلایا گیا ہے۔ ان کے مقالے شائع کر کے دنیا
بھر کو بتایا جائیگا کہ یہ ہے اسلام کا مفہوم۔ اہل اسلام اور
خاص کر علماء دین پر اسکا کوئی اثر اور رعب نہیں ہے۔
علماء حق نے ہر زمانہ میں ایسے عقل کے پتلوں کا دندان شکن
جواب دیکر اسلام کی حفاظت کی ہے۔ افسوس صرف ارباب
اقتدار و اختیار پر ہے کہ اسلامی مسائل پر مقالے سنانے
کیلئے انہوں نے ایسے افراد کو دعوت دی ہے جنکے اسلام
پر اہل اسلام کو کوئی اعتماد نہیں ہے۔ ان کو بلانا دراصل
دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یہ باور کرانا ہے کہ یہ
لوگ اسلام کے صحیح نمائندے اور اصلی ترجمان ہیں۔

بنا بریں علماء دین کو حق تھا بلکہ ان پر فرض تھا کہ وہ
عوام کو اس دام تزویر سے بچانے کیلئے اعلان کر دیں
کہ یہ لوگ اسلام کے نمائندے نہیں ہیں۔ چنانچہ علماء دین کو
اس محاذ پر بھی فتح ہوئی۔

اس لئے کہ (۱) ظفر اللہ خان کو اس میں آنیکی یا
اس کو لانے کی جرأت نہ ہو سکی۔

(۲) اور اس لئے بھی کہ اہل مقالات اب پھونک پھونک
کر قدم رکھینگے وہ جانتے ہیں کہ ان کے ایک ایک لفظ پر
علماء پاکستان تنقیدی نگاہ ڈالیں گے

(۳) اور اسلئے بھی کہ علماء کے خدشات صحیح ثابت
ہو گئے

ہمارے صدر جمہوریہ مرزا سکندر صاحب نے
اپنے افتتاحی خطبہ ہی میں علماء دین کے خلاف ملائیت کے
نام سے اپنے غصہ کا اظہار فرما کر ہمارے خدشات کی تصدیق
فرمادی ہے۔ لیکن اگر صدر جمہوریہ کی مراد ان ملاؤں کو ذلیل کرنا ہو
جو اپنی مساجد کے اندر دوسرے فرقہ کے بزرگوں کو گالیاں دینا ثواب
سمجھتے اور اپنی انتہائی تنگ نظری اور خبث باطن کا ثبوت دیتے ہیں
اور مساجد سے باہر گھوڑوں کے جلوس نکالکر ان کو چومتے چاٹتے
اور تاریک زمانے کی یاد تازہ کرتے ہوئے انسانیت کو ذلیل
کرتے ہیں۔ تو اس میں ہم بھی اپنے صدر محترم کے ساتھ شریک ہیں
اور اگر یہ مراد نہیں بلکہ وہ عام علماء دین کو ملائیت کے الفاظ سے
کوستے ہیں۔ تو دنیا کا کوئی عقلمند ان کا ساتھ نہیں دے سکتا
اسلئے کہ انگریزی اقتدار سے پہلے پہل گیارہ سو سال تک اطراف
عالم میں اسلامی عظمت و سطوت کا ڈنکا بجانے والے نہ ناچنے
والے لیڈر نہ ناچنے والی لیڈرانیاں تھیں اور نہ ہی کوئی گریجویٹ
افسر۔ بلکہ وہی قاضی وہی مفتی وہی افسر وہی حاکم اور وہی امراء
عساکر تھے۔ جو یا خود ملا تھے یا جنہوں نے ملا کی شاگردی میں قال
اللہ و قال الرسول سے دلوں کے چراغوں کو روشن کیا ہوا تھا۔
اور سچ پوچھو تو ملائیت کی بارہ سو سال کی ساری کمائی بنگال کے جعفر
دکن کے صادق اور بعد کے گریجویٹ ہڑپ کر گئے۔ ملائیت
کے اس زمانے کے فتح کئے ہوئے ممالک گریجویٹ غلاموں نے
انگریزوں کے قدموں میں ڈال دئے۔

منشی مودودی صاحب کی منطق

جب ایک وفد مسلمانوں کا مودودی صاحب سے ملا کہ آپ مجلس
مذاکرہ میں شریک نہ ہوں تو آپ نے عجیب و غریب منطقی جواب دیا کہ
ظفر اللہ خاں آئے تو میں شریک نہ ہونگا۔ کوئی غیر معروف مرزائی شریک
ہو تو کوئی ہرج نہیں ہے۔ یہ ہے مودودی اجتہاد۔ بھلا اللہ تعالیٰ
کے ہاں بھی مشہور اور غیر مشہور مرزائی میں کوئی فرق ہے۔ ہمارے خیال
میں مودودی صاحب سے یہ کہنا ہی غلط تھا کہ آپ شریک نہ ہوں
کیونکہ خود منشی مودودی بھی تو ان مندوبین میں سے ہیں جنکی تحقیقات
پر علماء کے کسی طبقہ کو اعتماد نہیں۔ یہ حضرت بھی تو بجود دعوی مسلکی میں
عجیب و غریب اجتہاد کی اجازت دیتے ہیں۔ جسکی روشنی میں یہ نص قرآن
کے خلاف دو بہن دو بہنوں کو ایک آدمی کے عقد میں دینا جائز سمجھتے
ہیں۔ یہی منشی مودودی صاحب تو ہیں جنہوں نے اپنی کتاب حقوق
زوجین۔ میں خلع کی بحث میں خلع کو طلاق کے بالمقابل عورت کا حق قرار
دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اگر عورت دعویٰ کرے کہ مجھے
اپنا خاوند پسند نہیں ہے تو قاضی کو یہ تنقیح کرنے کی ضرورت ہی نہیں کہ
عورت جائز ضرورت کی وجہ سے علیحدگی چاہتی ہے یا صرف نفسانی خواہش
کی بنا پر۔ اگر وہ خاوند کو ناپسند کرتی ہے تو عدالت کو ڈگری دیدینی چاہیئے
منشی مودودی صاحب نے اور بیسیوں مسائل ایسے لکھے ہیں جنکے مجموعہ کو
ہم ماڈرن اسلام کہہ سکتے ہیں۔ پرویز نے حدیث کا سرے سے انکار کر دیا ہے۔ اور
مودودی صاحب نے حدیث کے بارہ میں ائمہ محدثین کے فیصلے کو مجروح کر کے محدثین
کے اعتماد پر ضرب کاری لگائی ہے۔ قرآن پاک کی آیتوں کی تفسیر سلف صالحین
سے علیحدہ ہو کر کرتے ہوئے الحاد کا دروازہ کھول دیا ہے۔ امریکہ پرست یا مغرب
زدہ طبقہ یہی تو چاہتا ہے کہ اسلام کی اسطرح اصلاح (حجامت) ہو جائے
جسکو نیا زمانہ قبول کر سکے۔ بہرحال مرزائیوں منکرین حدیث۔ ملحدوں
اور مودودیوں کی تحقیقات اسلامی پر اعتماد نہیں نہ انکو اسلام و اہل اسلام کا
نمائندہ تصور کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ کوئی بھی غلط بات کہیں گے ہم اسکا دندان شکن
جواب دیں گے

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

سندھ

مودودی کی جماعت اسلامی سے بیزاری کا اعلان

ہم دستخط کنندگان ذیل اعلان کرتے ہیں کہ ہم مودودی کی جماعت اسلامی سے مودودی کے عقائد اور اسکی مخصوص اسلامیت سے (جسکو کہ وہ اپنی سمجھ کے مطابق پیش کرتا رہتا ہے) بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے مودودی اور اسکے ہی حضوریوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ ہم سے ووٹ۔ نوٹ وغیرہ الغرض کسی کام کی امید نہ کریں۔

(۱) حکیم غلام مرتضے ملازم ساکن گوٹھ حاجی سائیں ڈنہ کھوڑہ

(۲) الٰہی بخش لنڈ ساکن دریاسہ

(۳) خطائی محمد صالح گوپانگ

(۴) امام بخش داریاسہ (۵) نیک محمد داریاسہ

(۶) عبد الہادی تحصیل گڑھی یاسین ضلع سکھر

جمعیۃ علماء اسلام کا اہم اجتماع

چھ مسلمان مودودیت سے تائب ہو گئے

گوٹھ داریاسہ تحصیل گڑھی یاسین ضلع سکھر میں زبردست اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ لعروث شریف (۲) حضرت مولانا خلیفہ عبد العزیز بھانبھوی (۳) حضرت مولانا الحاج مولوی میر محمد صاحب مراد پوری (۴) مولانا منظور احمد صاحب شکار پوری (۵) مولانا قاری محمد عیسٰی صاحب (۶) مولانا نیک محمد صاحب (۷) مولانا محمد یوسف صاحب (۸) مولانا فقیر محمد صاحب و مولانا علی احمد صاحب وغیرہم نے شرکت فرمائی۔ جلسہ کا انتظام مولانا حاجی میر محمد صاحب سکھرانی اور اہل داریاسہ کی طرف سے کیا گیا تھا۔ طعام قیام کا باقاعدہ بندوبست تھا۔ اجتماع کی صدارت الحاج سید ابو المنیر محمد شاہ لعروثی سجادہ نشین درگاہ عالیہ لعروث شریف نے فرمائی۔ حضرت مولانا مناظر اسلام منظور احمد صاحب شکار پوری نے زبردست تقریر کی اور مودودی جماعت کی اسلامیت پر بصیرت افروز تنقید کی۔ صاحب صدر نے حضرات علماء کرام کے مجاہدانہ کارناموں کا ذکر کیا۔ مولانا حاجی میر صاحب مراد پوری نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی جس کی بنا پر چھ افراد جو مودودی جماعت سے تعلق رکھتے تھے مودودیت سے تائب ہوئے۔ اور آخر میں حضرت مولانا قاری محمد عیسٰی صاحب نے قرآن کی اہمیت اور توحید کے موضوع پر پُر زور خطاب فرمایا۔ مندرجہ قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) حکومت پاکستان سے قانون قرآنی کے سلسلہ میں مطالبہ کیا گیا کہ قرآن و حدیث پر مبنی قانون قرآنی نافذ کیا جائے

(۲) منکرین قرآن و منکرین حدیث کی لاکمیشن سے برطرفی کا مطالبہ کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے سفارش کی گئی کہ ان کی جگہ امیر اعلیٰ حضرت مولانا الحاج مولوی احمد علی صاحب صدر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب سابق وزیر معارف (ریاست قلات) بلوچستان کو لیا جائے۔

(۳) مستونگ مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ سراوان کی باعزت فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور گوٹھ داریاسہ میں مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل جمعیۃ کی ابتدائی برانچ قائم کی گئی۔

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام داریاسہ تحصیل گڑھی شاہو ضلع سکھر

صدر:۔ حضرت مولانا میر محمد صاحب سکھرانی

نائب صدر:۔ حضرت مولانا نیک محمد صاحب

ناظم اعلیٰ:۔ وڈیرہ نور محمد خاں صاحب

خزانچی:۔ محمد عثمان صاحب

نیز کام کی آسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے گرد و نواح کیلئے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب و حضرت مولانا علی احمد صاحب صدر منتخب کئے گئے۔ (نامہ نگار)

خانپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

خانپور ریاست بہاولپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان پبلک جلسہ بمقام عیدگاہ منعقد ہوا۔ بستی مومن کے انصار الاسلام رضاکار باوردی شریک اجلاس ہوئے اجلاس دن اور رات کو ہوتا رہا۔ عوام نے جمعیۃ علماء اسلام سے انتخابات میں ہر طرح تعاون کا وعدہ کیا۔ مقامی جمعیۃ نے مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کو مبلغ یکصد روپیہ بطور امداد دیا۔

مولانا عبد الحی صاحب کا کامیاب دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کے مبلغ مولانا عبد الحی صاحب نے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ فرما کر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی تشریح کی اور تعاون کیلئے بھی اپیل کی۔ اور مختلف مقامات میں جمعیۃ کی مزید شاخیں قائم کی گئیں۔

چک ۵۲ M - دنیاپور - لودھراں - کہروڑپکا - ملہ حلیم - گڑی خورد - گگھڑی کلاں - محبت پور - میلسی - جہانپور - نور شاہ - محمد شاہ - قادرپوراں - کبیروالا - خانیوال -

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام کہروڑپکا تحصیل لودھراں ضلع ملتان

امیر:۔ مولانا محمد سعید صاحب خطیب، شاہی جامع مسجد

نائب امیر:۔ قاری محمد اسمٰعیل صاحب

ناظم اعلیٰ:۔ حکیم حافظ عبد الصمد صاحب

نائب ناظم:۔ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب

خزانچی:۔ حکیم حبیب احمد صاحب

سرپرست:۔ مفتی مولانا عبد الرحمٰن صاحب

ناظم نشر و اشاعت: حافظ صالح محمد خورشید صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام حلہ جم تحصیل میلسی ضلع ملتان

امیر:۔ حافظ غلام احمد صاحب سرپرست مدرسہ خدام القرآن

نائب امیر:۔ مولانا مولوی کلیم اللہ صاحب

ناظم اعلیٰ:۔ حافظ غلام رسول صاحب

نائب ناظم:۔ میر عبد اللطیف صاحب

خزانچی:۔ حکیم در محمد صاحب

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام قادرپوراں تحصیل کبیروالا ضلع

امیر:۔ مولانا حافظ قادر بخش صاحب خطیب جامع مسجد

نائب امیر ۱:۔ حضرت قاضی عطا محمد صاحب خطیب مسجد جامع

" " ۲:۔ حاجی امیر صاحب آئمیر

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا منظور احمد صاحب کریانہ

نائب ناظم:۔ مولانا حافظ محمد صدیق صاحب خطیب جامع

سیکرٹری:۔ حکیم حبیب اللہ صاحب

خزانچی:۔ صوفی محمد رمضان صاحب مہاجر

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا اجتماع

(۱) ہفتہ وار اجتماع جمعیۃ علماء اسلام ملتان شہر میں ... پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم جمعیۃ ملتان نے مرزائیوں پرویزیوں اور بے دینوں غیر مسلموں کی مجلس مذاکرہ میں شرکت پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت ... ناک بات ہے کہ خالص اسلامی مسائل پر دوسرے مذاہب کے ... و تبصرہ کریں۔

ملک فیروز خاں نون وزیر اعظم پاکستان کے آٹھ نکات پر اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ صاحب نے فرمایا کہ پاکستان ... پر نیا وزیر اعظم عوامی مسائل کو حل کرنے کے دعوے کرتا ... مگر مسائل کچھ بگڑتے ہی جا رہے ہیں۔ کیونکہ سیاسی لیڈر ... سازشوں اور جنگ اقتدار میں مصروف ہیں۔ اور اس ... ہی نہیں ہوتے اس لئے عوام کو وعدوں پر ہی جینا ... حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب ناظم اعلیٰ نے درس ... ارشاد فرمایا

(۳) مجلس شوریٰ کے ایک اہم اجلاس میں قرار پایا کہ ... کیلئے سہ روزہ دورہ کیا جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام ملتان ... ناظم اعلیٰ اور نائب امیر زیر قیادت دو وفد تحصیل صدر ... کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔ ضلع ملتان کے مبلغ مولانا ... صاحب پہلے ہی سے دورہ فرما رہے ہیں اور جماعتوں ... رہے ہیں

وفد کی آمد

کبیروالا ضلع ملتان ... جمعیۃ علماء اسلام کا وفد پہنچا۔ جمعیۃ ...

جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور اسلامی سیاست پر روشنی ڈالی [عو]ام نے پورے تعاون کا یقین دلایا

غلام یٰسین خادم جمعیۃ علماء اسلام و مدرسہ عربیہ سراج العلوم کبیروالا ضلع ملتان

سلانوالی میں جمعیۃ کا اجلاس

مدنی جامع مسجد سلانوالی والی ضلع سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اجلاس منعقد ہوا مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں

(۱) لاہور میں ہونیوالی مجلس مذاکرہ میں ظفر اللہ قادیانی کو شامل نہ کیا جائے۔

(۲) موضع حسو بلیل ضلع جھنگ میں عون بو باطن لوگوں نے سیدنا حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی ہے انہیں عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔

(۳) محمد پورہ دیوان تحصیل جہان پور میں شیعہ مقرر محمد اسمٰعیل نے جس دریدہ دہنی کے ساتھ سنیوں کے خلاف تقریر کی ہے اور جن ناپاک اور کمینہ حملوں سے سنی مسلمانوں کے قلوب مجروح ہوئے ہیں حکام کو چاہیے کہ وہ اسکا نوٹس لے اور مذکورہ مقرر شیعہ کے خلاف باضابطہ کارروائی کریں۔

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کیلئے ذیل حضرات منتخب کرلئے

حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق استاذ دارالعلوم دیوبند و وزیر معارف ریاست ہائے متحدہ بلوچستان قلات۔ حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب مہتمم معراج العلوم بنوں۔ حضرت العلامہ مولانا غلام غوث صاحب بفہ ہزارہ۔ حضرت العلامہ مولانا محمد حلیم صاحب صدر المدرسین معراج العلوم بنوں۔ مفتی سرحد حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی۔ حضرت مولانا عمر بیزار حمن صاحب۔ حضرت مولانا محمد حسین صاحب فاضل دیوبند پشاور۔ حضرت مولانا عبید انور صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ تنگی۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ حضرت مولانا احمد حسین صاحب دارالعلوم مل ضلع کوہاٹ۔ حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان۔ حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب شنکیاری ہزارہ۔ حضرت مولانا عبدالسلام صاحب بلوسئی۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مردان۔ حضرت مولانا پیر مبارک شاہ صاحب مردان۔ حضرت مولانا فضل غنی صاحب بنوں۔ حضرت مولانا حمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ ضلع پشاور اور محترم جناب میاں جعد بار خان صاحب وکیل پشاور۔ حضرت مولانا قاضی محمد نواز صاحب کاگوں ہزارہ۔ حضرت مولانا سعید الدین صاحب پشاور۔ حضرت مولانا محمد ایوب صاحب بنوری سابق وزیر کشمیر مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور۔ حضرت مولانا محمد امین گل صاحب مردان۔ حضرت مولانا میاں سرت شاہ صاحب کاکا خیل نوشہرہ۔ حضرت مولانا فضل مولا صاحب چارسدہ۔ حضرت مولانا عبدالصمد صاحب جیینہ۔ حضرت صاحبزادہ محمد [illegible]

صاحب مردان۔ حضرت مولانا محمد امین گل صاحب حضرت مولانا فضل منان صاحب۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب کھٹی نصرتی۔ حضرت مولانا محمد نواز صاحب بنوں۔ حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب صوابی۔ حضرت مولانا حافظ عبدالرشید صاحب

احقر عبدالباری ناظم اعلیٰ

از حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (سرحد)

عہدیداران جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا کامیاب دورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کے وفد نے زیر قیادت حضرت مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا پھلروان، میانی بھیرہ۔ چک رامداس۔ اور جاوا کا کامیاب دورہ کیا۔ پھلروان میں مولانا فضل الٰہی صاحب خطیب جامع کی صدارت میں اور چک رامداس میں خود جمعیۃ کے امیر ضلع سرگودھا کی صدارت میں جلسے ہوئے

اس دورہ میں حضرت مولانا قاری عبدالسمیع صاحب ناظم جامع عربیہ سراج العلوم سرگودھا۔ حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب مبلغ جامعہ حضرت مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اور محترم المقام امیر ضلع حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے تقریریں فرمائیں۔ جن میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ عوام نے ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا۔ بعض جگہوں میں ممبر سازی شروع ہو گئی۔

خوشاب میں دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکا۔ جس پر عوام نے سخت احتجاج کیا۔ دوسرا پروگرام اسی بعد کا قائد آباد تحصیل وغیرہ مقامات کیلئے تجویز ہوا۔ ہر ہر جگہ جگہ کے علماء دین اور دیندار مسلمان دھڑا دھڑ جمعیۃ علماء اسلام قائم کرتے اور اس میں بھرتی ہو رہے ہیں۔ فقط

خواجہ محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اجلاس

راولپنڈی اتوار کی رات بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کے زیر اہتمام جامع مسجد چوہنا بازار میں زیر صدارت چوہدری کرم الٰہی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب (جوہر) مبلغ تحفظ ختم نبوت اور مولانا عبدالستار صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی نے اسلامی دستور کی ضرورت اور جمہوریت کے تقاضوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان فرمایا۔

مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

قرارداد ۱: مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع بین الاقوامی مجلس مذاکرہ کے نام پر پنجاب یونیورسٹی میں ہونے والی بحث کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس سے دین اسلام کے ساتھ مذاق کے مترادف سمجھتا ہے۔ کیونکہ موضوع بحث کے لحاظ سے پاکستان کے فقیہوں اور خطیبوں اور سندیافتہ علماء کو دعوت دینی ضروری تھی اس کے برخلاف اکثر بے عمل [illegible]

جیسے بدعقیدہ آدمیوں کو دعوت دینا اسلام کے ساتھ کھلی مذاق کے مترادف ہے۔

قرارداد ۲: کہ عوام کا یہ اجتماع سو سو روپیہ کے نوٹوں پر مسٹر محمد علی جناح کی تصویر کو قرآن و سنت کے سخت خلاف سمجھتا ہے۔ پاکستان کے جمہوریہ اسلامیہ ہونے کے اعلان کے بعد حکومت کو چاہیے کہ وہ ان نوٹوں کے اخراجات کو برداشت کرتے ہوئے تصویریں چھاپنے کے متعلق اپنے فیصلے کو واپس لیکر عامۃ المسلمین کو شکریہ کا موقعہ دے۔

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

(۱) مولانا عبدالمنان صاحب صدر
(۲) احقر عبدالستار ناظم اعلیٰ
(۳) مولانا قاری محمد امین صاحب نائب صدر
(۴) مولانا اسمٰعیل صاحب ذبیح نائب صدر
(۵) مولانا صوفی محمد دین صاحب خزانچی
(۶) صوفی فضل کریم صاحب رحمانیہ دواخانہ نائب ناظم
(۷) مولانا غلام اللہ خان صاحب تعلیم القرآن
(۸) مولانا عبدالحکیم صاحب
(۹) مولانا شیخ الحدیث صاحب تعلیم القرآن
(۱۰) مولانا محمد یوسف صاحب محلہ نیری پورہ
(۱۱) مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب اہل حدیث
(۱۲) حکیم عبدالغنی صاحب قومی کتب خانہ
(۱۳) مولانا ولی اللہ صاحب
(۱۴) منشی غلام صادق صاحب میونسپل کمشنر
(۱۵) شیخ محمد رفیق صاحب راجہ بازار
(۱۶) مولانا لطف الرحمٰن صاحب غالمجاہی
(۱۷) شیخ عبدالحق صاحب جالندھری
(۱۸) صوفی غلام نقشبند صاحب عیدگاہ

تشکیل جمعیۃ

جمعیۃ علماء اسلام قریہ حاجی بابو خان کھوسہ کی تشکیل قائم ہوئی مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے

(۱) امیر: جناب حضرت مولانا المولوی محمد قاسم صاحب
(۲) ناظم جمعیۃ و ناظم دفتر: آخوند عبدالکریم صاحب
(۳) خازن: ثناء اللہ صاحب

مجلس مذاکرہ کے خلاف احتجاجی جلسہ

موگہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ [illegible] کو جامع مسجد موگہ میں ایک عظیم الشان اسلامی پبلک جلسہ زیر صدارت مولانا سید سلیمان صاحب خطیب جامع مسجد (امیر جمعیۃ علماء اسلام کنہار یالیں) منعقد ہوا۔ جس میں گردونواح کے تمام لوگوں نے شرکت کی جلسہ ٹھیک بارہ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مولوی نصیر الدین صاحب نے کی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے خطبہ مسنونہ کے بعد اسلامی مذاکرہ (کالوکیم) کے بارے پر [illegible]

ت کو متنبہ کیا کہ ایسی مجالس کا انعقاد جس میں مرزائیوں منکرین
ث اور مودودیوں کو اسلام کا نمائندہ ظاہر کیا جائے اور غیر مسئول
ام پر تنقید کا موقع دیا جائے اس اسلامی مملک میں اسلام کی سرا
دہیں ہے - آخر میں مندرجہ ذیل ریزولیشن باتفاق آراء پاس

ر یہ عظیم الشان پبلک جلسہ گورنمنٹ پاکستان سے پرزور
بہ کرتا ہے - کہ اسلامی کالوکیم میں نہ بے دینوں کو اسلام کی نمائندگی
ں جائے اور نہ اسلام کے خلاف کوئی تنقید ہو

منچن آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کی جدید تشکیل

مسلم لیگ کا صدر جمعیۃ میں

مورخہ ۱۲ ر دسمبر ۱۹۵۷ء بعد نماز مغرب مولانا محمد شریف صاحب
بر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی تحریک پر جمعیۃ علماء اسلام
جلاس مدرسہ عربیہ صادقیہ میں زیر صدارت جناب الحاج شیخ
رالدین ابن الحاج شیخ بہادر الدین صاحب منعقد ہوا جس
شہر و علاقہ کے علماء و معززین نے شمولیت فرمائی اور جناب
یر ضلع بہاولنگر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے
ئے فرمایا کہ گو منچن آباد شہری جمعیۃ کا قیام نائب امیر
رکزی حضرت مولانا محمد امیر صاحب مرحوم و مغفور کے زمانہ
یات میں ہی وجود میں آچکا تھا - مگر اب چند در چند وجوہ کی
نا پر جدید تشکیل ہونی چاہیئے -
تمام حاضرین جلسہ نے متفقہ طور پر تائید فرماتے ہوئے
یخ عبد الحمید صاحب جو کہ مسلم لیگ سٹی کے صدر تھے - انکو
معیۃ میں شامل ہونے کی دعوت پیش کی - شیخ صاحب موصوف
نے بخوشی دعوت قبول فرماتے ہوئے مسلم لیگ کی صدارت
سے مستعفی ہو کر جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے پیش نظر جمعیۃ
رکنیت کو منظور فرمایا - اور باتفاق آراء سابقہ تشکیل میں
ترمیم و تعمیم کیجا کر مندرجہ ذیل عہدہ داران و مجلس عاملہ کے
مبران کا انتخاب عمل میں لایا گیا جسکی تائید مورخہ ۲۷ ر دسمبر ۱۹۵۷ء
بروز جمعہ جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ عوام و خواص نے
پر زور الفاظ میں کی -

(۱) جناب شیخ عبد الحمید صاحب سابق صدر مسلم لیگ سٹی امیر جمعیۃ
(۲) جناب شیخ حاجی محمد دین صاحب خلف حاجی بہادر الدین صاحب نائب امیر
(۳) قاری رفیق احمد صاحب منتظم مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن ناظم اعلیٰ
(۴) مولوی عبد المجید صاحب خلف مولوی نور احمد صاحب امام مسجد قصابان ناظم
(۵) حاجی شاہ دین محمد صاحب زرگر .... خزانچی
(۶) جناب حضرت مولانا محمد رمضان صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ صادقیہ
(۷) ” ” مولانا شیر محمد صاحب ترجمان مسجد شیخاں
(۸) ” ” حافظ محمد امین صاحب خطیب مسجد منصفی
(۹) ” ” مولوی جان محمد صاحب مبلغ مدرسہ صادقیہ
(۱۰) ” ” استاذ الحفاظ الحاج قاری ابو الحسن صاحب مہتمم مدرسہ سعیدیہ
(۱۱) صوفی ولی محمد صاحب دوکاندار
(۱۲) جناب عبد الکریم صاحب پنساری
(۱۳) چوہدری نور الٰہی صاحب آڑھتی
(۱۴) چوہدری خوشی محمد صاحب سوداگر چرم
(۱۵) میاں نظام الدین دوکاندار (غاشکی)
(۱۷) جناب شیخ عاشق محمد صاحب مالک کارخانہ پریس
(۱۸) جناب حاجی محمد علی صاحب زرگر
(۱۹) ” حاجی غلام محمد صاحب حلوائی
(۲۰) ” میاں محمد شریف صاحب سکھیرہ
(۲۱) ” چوہدری فتح محمد صاحب کلاتوری
(۲۲) ” مجاہد اعظم حافظ غلام نبی صاحب کلاتھ مرچنٹ
(۲۳) ” میاں شیر محمد صاحب تیلی
(۲۴) ” میاں نظام الدین صاحب تیلی
(۲۵) ” حضرت مولانا مولوی محمد انور صاحب امام مسجد بیکانیری گیٹ

از قاری رفیق احمد صاحب ناظم

امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور کی احتجاجی تقریر

پشاور - ۲۷ ر دسمبر آج قبل از نماز جمعۃ المبارک مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند آف ڈگی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے اسلامی مذاکرہ (کالوکیم) میں سر ظفر اللہ مرزائی کی شرکت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستانی لیڈر اقتدار حاصل کرنے کیلئے جو جو عیاریاں اور اقتدار حاصل کرنے کے بعد اسلام اور جمہوریت کی جو تذلیل کرتے ہیں شائد ہی کسی دوسرے ملک میں ایسا ہوا ہو پاکستان میں پورے دس سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود کوئی مضبوط مستحکم نمائندہ حکومت نہ بن سکی - جمہور کے مسلسل و پیہم مطالبوں کے باوجود عام انتخابات تاحال مشکوک ہیں - عام رویہ سے ڈکٹیٹر شپ کی بو آرہی ہے - دستور کے مسئلہ میں جمہور غیر مطمئن ہیں - بلکہ صراحۃ غیر اسلامی دفعات شامل ہیں - مرزائیوں کے سلسلہ میں اسلامی مطالبات کو ٹھکراتے ہوئے تاحال مرزائیت نوازی کا ثبوت دیا جارہا ہے - تاجدار مدینہ کی احادیث کے انکاری غلام احمد پرویز کو لاکمیشن سے خارج کر دینے کی بجائے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھکرا کر اس کو قائم رکھنے کا اعلان کر دیا گیا - اس پر مزید یہ کہ امریکہ کے دئے ہوئے سرمایہ سے مرکزی حکومت پاکستان نے سات لاکھ روپیہ مجلس مذاکرہ کیلئے منظور کر کے - اسلامی مجلس مذاکرہ - جس میں عیسائی - یہودی یادریوں کے علاوہ مسلم ممالک کے مغربیت زدہ مفکر اور پاکستان کے سر ظفر اللہ مرزائی - غلام احمد پرویز جیسے اسلام دشمن عناصر اور ہندو دری جیسے شخص جو کہ مسلمانوں کے مسلمات کو متزلزل کرنے کے مساعی ہیں - شامل ہونگے - یہ امر ملک و ملت کے مجروح قلوب پر نمک پاشی کے مترادف ہے -

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کو متوجہ کیا گیا کہ مجلس مذاکرہ میں اگر اسلامی تعلیمات کے خلاف لب کشائی کی گئی تو اس کے نتائج خطرناک ہونگے -

ناظم ضلع دفتر جمعیۃ علماء اسلام شہر پشاور

دعائے صحت

کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی جمعیۃ کے سرگرم کارکن مولانا محمد قاسم صاحب کے والد بزرگوار خلیفہ خادم حسین صاحب بیمار ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ شافی حقیقی انہیں کلی صحت عطا فرمائے -

مراسلات

مولوی عبد المعبود مظفر آباد کا غصہ

مظفر آباد آزاد کشمیر سے مولوی عبد المعبود صاحب
منیجر خارشی مینوفیکچرنگ کمپنی کو اس بات پر غصہ
کہ گجرات کی حسینہ بی بی مظفر آباد کی رحیماں بی بی - ایبٹ آباد
کی ستائیس سالہ خاتون کے لاہوری غنڈوں کا عصمت دری
کرنا - منٹگمری میں ولی محمد کی دختر پر مجرمانہ دست اندازی
پیر نور خاں صاحب فتح جنگی کے مرید عبد الغفور کا میمونہ بیگم
اغوا کرنا - لاہور میں دن دہاڑے نوجوان لڑکی کی عصمت دری
کے بعد اسے مدہوش کر کے سیتلا مندر کے سامنے مجروح
مجرموں کا مفرور ہو جانا - اس جمہوریہ اسلامیہ کے باشندوں
کی شرافت و صداقت اور اسلامی معاشرت پر کیسا بدنما داغ
ہے - وہ حکام و عہدہ داروں کو کوستے ہیں - اور فرماتے
ہیں کہ جو لوگ خود رقص و سرود کو اپنے لئے اور اپنی بیگمات
کیلئے پسند فرماتے ہیں - وہ کس طرح اسکو روک سکتے
ہیں - آخر میں آپ قوم کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ خواتین
کو پردے کا پابند بنائیں تاکہ ع نہ بانس رہے نہ بانسری
بجے -

مولوی صاحب کا جذبہ تو صحیح ہے - لیکن خواتین کو
پابند کون کرے - ریڈیو کا پروگرام - کلب - سینما - اور
ثقافتی مشقیں جاری ہوں تو نقار خانے میں طوطی کی
کون سنے گا - ہم ان تمام برائیوں کا ایک ہی علاج جانتے
ہیں - کہ جمعیۃ علماء اسلام کا نظام مضبوط کیا جائے -
ع سو سنار کی ایک لوہار کی - یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃ

شاہی واہ (سندھ) کے ایس - ڈی - او

شاہی واہ کے ظفر الدین صاحب بروہی اپنے کو
مظلوم ظاہر کرتے ہوئے مقامی حکام کے مظالم اور
رشوت ستانی کا ماتم کرتے ہیں - مناسب ہے کہ ایس
ڈی - او صاحب داروغہ صاحب اور دوسرے آفیسر
اس طرف توجہ فرمائیں تاکہ مخلوق خدا تنگ آمد بجنگ آمد
پر عمل کرنے نہ لگ جائے -

سالانہ جلسہ مدرسہ عربیہ دینی درسگاہ خان گڑھ

خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ کا چھٹا سالانہ جلسہ
بتاریخ ۲۸ فروری یکم، دو مارچ ۱۹۵۸ء کو منعقد
ہونا قرار پایا ہے - جس میں پاکستان کے بلند
پایہ علماء دین شرکت فرما کر اپنے مواعظ حسنہ
سے عوام کو مستفیض فرمائیں گے
لہٰذا مسلمانان علاقہ کو خوشخبری دیجاتی ہے
کہ وہ جلسہ میں شرکت فرما کر علماء کرام کے مواعظ
حسنہ سے بہرہ ور ہوں
باہتمام صدر مدرس حضرت مولانا سید عبد الدین شاہ صاحب

صفحہ ۲ سے آگے

بیٹے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے نزدیک کرسی برائے کرسی
حاصل کرنا عظیم ترین گناہ ہے۔ علماء کی تاریخ شاہد ہے
انہوں نے حکومت برائے حکومت کا نظریہ کسی وقت
قبول نہیں کیا۔ سیدنا امام ابو حنیفہؒ کو جیل خانہ کی شہادت
کی پاداش میں ملی کہ آپ نے کرسی لینا منظور نہیں کیا۔ سفیان
ثوریؒ نے پروانہ کرسی کو دریا برد کر دیا اور خود مدت العمر
روپوش رہے کہ کہیں کرسی کا دھندا گلے نہ پڑ جائے۔
کرسی کی مصیبت علماء صرف ایک ہی صورت میں قبول کر سکتے
ہیں۔ اور وہ یہ کہ جب دین کی حفاظت کیلئے اسکا قبول
کرنا ضروری ہو جائے آج بھی اسی مجبوری سے انتخابات
میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دس سال کا تجربہ
ہو چکا ہے کہ بدقسمتی سے ہمارے کرسی نشین نہ صرف
یہ کہ دین کے کاموں میں غفلت برت رہے ہیں بلکہ
بعض حضرات تو ہر مرحلہ پر دین دشمنی کا ثبوت بھی بہم پہنچا
رہے ہیں۔ انکار حدیث کا فتنہ انہیں کی سرپرستی میں برگ
وبار لا رہا ہے۔ اسلامی قانون بنانے والے کمیشن میں پرویز
کا نام کیا اسلام کے ساتھ ایک تمسخر نہیں ہے۔ مرزائیت کے
فتنہ کو کو جتنی ہوا دی گئی ہے۔ وہ ہر پاکستانی پر ظاہر ہے
بھری اسمبلی میں خلافت راشدہ کے طے شدہ مسئلہ
پر غیر مستحق کے اشتعال انگیز الفاظ میں ریمارک کیا جانے
لگا۔ شراب خانوں زنا خانوں اور بے حیائی کے پراڈے
کی سرپرستی کی جا رہی ہے۔ بے دینی کے خلاف کسی
احتجاج کو درخور اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔ اب ان حالات میں
بمجبوری تمام انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ نہ کیا جاتا تو آخر
کونسا قدم اٹھایا جاتا۔ اب اس کے سوا چارہ کار ہی نہیں
کہ حکومت بدلنے اور مردوں کی جگہ صحیح افراد کو آگے لانے کی
کوشش کی جائے۔ قوم کا فرض ہے کہ وہ آئندہ انتخابات
میں ایسے لوگوں کو منتخب کریں اور انکے انتخاب میں خود
براہ راست حصہ لیں۔ جنکی سابقہ زندگی شہادت دے
رہی ہو کہ وہ اسمبلی میں پہنچ کر سب سے اول آپ کے دین
اسلام اور شریعت مطہرہ کا خیال رکھیں گے۔ یہ ایک فیصلہ
کن انتخاب ہے۔ اگر آپ نے دنیاوی عارضی فائدوں
کو مد نظر رکھ کر ناجائز طریقہ سے اپنے ووٹ کا استعمال
کیا تو جب تک بھی الحاد و دہریت اور فسق و فجور کی سرپرستی
کی جاتی رہے گی۔ آپ بھی عند اللہ و عند الناس اسکے پورے
ذمہ دار ہونگے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قوم میں وہ جرأت اور
بیداری پیدا کرے کہ وہ تمام نتائج سے مستغنی ہو کر صرف
رضاء مولا کو پیش نظر رکھ سکیں ملک میں پھیلی ہوئی پریشانی
طبقاتی کشمکش فاقہ مستی اور دشمنوں کی ترچھی آنکھ سے
دیکھنے کا واحد علاج ہمارے پاس اسلام کے عادلانہ نظام
حیات اور جرأت مندانہ اسلامی سیاست کے سوا کچھ نہیں
کاش مسلمان اسکو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

دعا ہے کہ یا اللہ

مو بمو عقدۂ دشوار ہیں آسان کر دے
سر بسر درد کی تصویر ہیں درماں کر دے

اس وقت جمعیۃ علماءِ اسلام کی ضرورت تھی

نوجوانوں سے خطاب !!!

از قلم نظام الدین کھوسو۔ او نہر واہ ضلع میانوالی

ذہنی غلامی نے ہمیں اس قابل نہیں رکھا کہ ہمت و شجاعت
اور شریفانہ جذبات سے کام لیکر ہم یورپ کی اندھی تقلید کا
جوا اتار پھینکیں۔ اس کے بالعکس یورپ کی اندھی تقلید کا نام
ہم نے عقلمندی رکھ دیا ہے۔ شکل و صورت نقل و حرکت
کھیل کود اور فسق و فجور کی نقالی کو ہم نے حریت و آزادی
سمجھا ہے۔ اپنے مذہب اپنی معاشرت اپنی تہذیب کی مخالفت
کرتے ہوئے عفت و عصمت حیا و ادب اور اخلاق و مروت
سے دست برداری کا نام روشن خیالی رکھ چھوڑا ہے
اس کی دلیل ہمارے پاس صرف یہ ہے کہ یورپ میں یہ
ہے اور یہ ہو رہا ہے ہم اپنے اعمال کی صحت کیلئے یورپ
کو دلیل میں پیش کرتے ہیں۔ اگر یہی لیل و نہار رہے تو نہ ہم
اپنے مذہب سے واقف ہونگے نہ اپنی تاریخ سے۔
اس ذہنی غلامی کی اصلی وجہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو
یورپ کی ایجادات و ترقیات نے مرعوب کر رکھا ہے حالانکہ
تاریخ اندلس سے نمایاں ہے کہ علوم و ایجادات کی دنیا میں
جب عربوں کا آفتاب نصف النہار پر تھا اس وقت عیسائی
ممالک کسی شمار میں بھی نہ تھے تمام مغربی ممالک کے لوگ قرطبہ
و غرناطہ کی اسلامی یونیورسٹیوں میں آکر علوم سے سیراب ہوتے
تھے۔ جب اندلسی مسلمانوں میں پھوٹ پڑی تو آٹھ سو سالہ
حکومت کو چھوڑ کر نکل گئے۔ عیسائیت غالب ہوئی۔ جب عرب
اندلس سے نکل گئے تو خدا کی رحمت بھی پھر گئی۔ وہی اندلس
جو ایک وقت میں باغ و بہار تھا مسلمانوں کے بعد بیس برس
کے اندر اندر اجڑ کر ویران و خزاں ہو گیا اس وقت کوئی مسلمان
کلمہ گو اندلس کا (جسکو اب سپین کہا جاتا ہے) باشندہ نہیں
آخر کار مسلمانوں کو اتنی ہیبت و شوکت کے ساتھ حکومت
کرتے ہوئے اندلس سے کیوں نکلنا پڑا۔ اس کے اسباب
تاریخ اندلس پڑھنے سے بخوبی معلوم کئے جا سکتے ہیں
جو صاحب بصیرت کیلئے عبرت آموز ہیں۔ پہلے مسلمانوں
کے پاس کونسی ایٹمی طاقت تھی کونسے راکٹ تھے
جس کے ذریعہ وہ ہر جگہ اسلام کا نام لے کر گئے اور فتح
مند ہوئے؟ نہ ان کے پاس کوئی ایٹم تھا نہ کوئی جیٹ طیارے
تھے! مگر ان کے دلوں میں توحید الٰہی کی نورانی بجلی کی طاقت
جس کے ذریعہ ایک مسلمان ایک ہزار افراد کفار پر بھاری ہوتا
تھا

مگر اب کیا ہو گیا ہے؟

باوجود افراط زر۔ سفری سہولت۔ نشری آلات اور تبلیغی
آسانیوں کے ہم اپنے ملک اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں قانون
رائج نہیں کرا سکتے۔ اس لئے کہ ہمارے دل و دماغ بد قسمتی سے
کی غلامی کے جراثیم نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ڈھکیا رہے اپنے

ہے اور عوام حق و صداقت کے متلاشی ہیں گو انکی
اس نازک مرحلہ میں اسلام کے نام سے کتنی جماعتیں موجود
آگئی ہوں لیکن حق کے نام سے اور جماعتوں کی حیثیت
بہرحال جو ان سے اصلاح اخلاق و دینی ترقی کیا امید ہو
سکتی ہے۔ انکی حیثیت سراب سے زیادہ نہیں ہے۔ ایسے
بدا عمالوں سے ہم کو احتراز کرنا چاہئے۔ اس وقت صحیح
سنت اور اسکی پیروی جمعیۃ علماء اسلام کے معزز اکابرین
میں ہے۔ ایسی جماعت میں شامل ہونے سے کوئی بھی
گمراہ نہیں ہو سکیگا اسلئے جمعیۃ علماء اسلام کی ہر ممکن
مدد کرنی تمام مسلمانوں پر فرض ہے تاکہ یہ جمعیۃ پوری طاقت
سے اسلامی نظام برپا کرنے کی کوشش کر سکے اس وقت
جمعیۃ نے انتخابات میں بھی حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے
جس کے بغیر حکومت کی اصلاح ناممکن ہے۔ اور اس کے
سوا بھی خلق خدا کی خدمت احیاء دین کی کوشش اس
کے مقاصد میں داخل ہے وقت کی سب خرابیوں فحاشی بد
امنی رشوت ستانی چور بازاری بھوک قحط اور بے روزگاری
کا واحد علاج یہ ہے کہ ملک میں دستور اسلامی نافذ
کیا جائے۔ جس سے یہ سب خرابیاں خود بخود ختم ہو
جائینگی ضرورت ہے کہ آپ اور ہم سب ملکر جمعیۃ علماء اسلام
میں قربانی (مالی و جانی) دیں تاکہ ہر جگہ ہر قصبہ ہر گاؤں
کے باشندوں کے کان میں جمعیۃ علماء اسلام کی آواز پہنچ
سکے۔ اگر ہم سب جمعیۃ علماء اسلام کا ہاتھ بٹائیں تو انشاء
اللہ وہ دن آجائیگا کہ پاکستان میں صحیح اسلامی حکومت
قائم ہو جائے اور تمام پاکستانی اطمینان و آرام کی زندگی
بسر کر سکیں۔ (آمین)

جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد

احتجاج

جامع مسجد الشرطین اور رحمانیہ عبدالکریم روڈ قلعہ گوجر سنگھ
لاہور میں علیحدہ علیحدہ اجلاس منعقد ہوئے اور منظور ہوا کہ یہ
اجتماع پاکستان کے ارباب حل و عقد پر واضح کرتا ہے کہ جو
مذاکرہ اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقد کیا
جا رہا ہے۔ جس میں اسلام کی مقدس تعلیمات پر نکتہ چینی
بحث تمحیص تنقید و تبصرہ کرنے کے لئے مختلف ممالک
سے مفکرین آئے ہیں۔ جن میں اکثریت سے غیر مسلم بھی ہیں
بالخصوص مرزائیوں کو دعوت شمولیت اور مقالہ خوانی کی اجازت
کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جنکا ارتداد اور دائرہ
اسلام سے خروج اظہر من الشمس ہے۔

مولانا (احقر سید عبدالفتاح عفی عنہ) خطیب جامع الشرطین

متفرق خبریں

مصر کے ناصر کے دم خم

قاہرہ مصر کے صدر جمال ناصر نے ایک انٹرویو میں
[کہا] ہے کہ اگر مغربی طاقتیں معاہدہ بغداد۔ صدر آئزن ہاور کے منصوبے اور مصر کی پالیسی میں مداخلت سے قطع تعلق [کر] لیں تو مصر ان سے دوبارہ تعلقات قائم کرنے پر رضامند ہو جائے گا۔ دیکھا آپ کے مردی و نامردی قدمے فاصلہ [...] ارد۔ مصر و شام کی تھوڑی سی استقامت نے حالات کا رخ کدھر سے کدھر موڑ دیا۔ ناصر نے یہ بات یونہی نہیں کہی۔ شام و مصر نے خارجی سیاست کی آزادی مغربی اقوام سے منوالی ہے۔ اب مغربی اقوام ان سے یہ امید نہیں رکھتے کہ وہ انکی دوستی میں دوسرے کی دوستی سے دست بردار ہونے کی شرط مان سکیگا
بلکہ مصر ان سے یہ توقع رکھنے لگا ہے کہ ہم اپنی تمام سیاست میں آزاد رہ کر تم سے ہر طرح کا دوستانہ معاملہ [کر] سکتے ہیں۔

اندازہ لگائیے

ڈھاکہ کی خبر ہے کہ مشرقی بنگال میں ایک دن ساٹھ ہزار کی مالیت کی اشیاء برآمد کی گئی ہیں۔ جنکو سمگلر چھپائے ہوئے تھے ذرا اندازہ لگائیے ۶۰ ہزار روزانہ کے حساب سے سال بھر میں کتنا مال پاکستان سے ہندوستان کو جا رہا ہے ساٹھ ہزار کو تین سو ساٹھ سے ضرب دیں تو دو کروڑ ۱۹ لاکھ ہو جاتا ہے اب ذرا دس سال کے اعداد و شمار بتا یئے گویا اب تک تقریباً ۲۲ کروڑ روپے کا سامان چوری سے ہندوستان کو برآمد ہو گیا۔
وہ مال اس کے سوا ہے جو پکڑا نہیں گیا اور جسکا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا لاکھوں من گیہوں بھی اس کے علاوہ ہے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ہماری حکومت ان دس سالوں میں کیا کرتی رہی۔ اور کیا ہمارے ہاں گرانی کی ذمہ داری ارباب حکومت پر عائد نہیں ہوتی۔

قانون سازی میں گنجائش

مجلس مذاکرہ اسلامی میں شرکاء اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں۔ مودودی صاحب نے بھی اپنا راستہ ہموار کر لیا ہے۔ آپ نے کہا جہاں شریعت خاموش ہے۔ وہاں انسان کو قانون سازی اور اجتہاد کی گنجائش ہے۔ آپ نے اجتہاد کے لئے کچھ شرائط بھی بتائے ہیں۔ لیکن آپ تو بغیر تکمیل شرائط ہی اجتہاد کرنے بیٹھ گئے تھے اور شریعت کی خاموشی کی ضرورت بھی نہیں سمجھی تھی۔ قرآن پاک کا صاف اعلان ہے وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ (کہ تم کو دو بہنوں کو اکٹھا نکاح [...]

آپ اس کے جواب میں ایک لمبی بیان دینگے لیکن وہ بہر حال آپ کا اجتہاد ہوگا اور ہوگا بھی قرآن پاک کی تصریح کے خلاف۔ پھر آپ حقوق الزوجین ص۲۲ ایڈیشن دوم مسئلہ ایلاء کی بحث میں جصاص حنفی کے حوالا سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات کی طرف ایک جھوٹا مسئلہ منسوب کیا۔ جو عرصہ دراز تک اس میں چھپتا رہا اگر علماء دین آپ کو نہ ٹوکتے تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک پر آپ نے جھوٹ بول دیا تھا۔ جواب تک لوگوں کو گمراہ کرتا رہا۔ کیا آپ کو بھی اور آپ جیسے بزرگوں کو بھی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح اجتہاد کا یا چاروں اماموں کے متفقہ مسائل کے خلاف اجتہادی شوق کو تسکین دینے کا حق ہے۔

کلو کیم کے سیاسی راز

اخبار آزاد مورخہ ۴ جنوری میں ناپاک چھینٹوں کے عنوان سے ایک قیمتی مضمون حمزہ ابو بکر کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ جسے ہر مسلمان کو دیکھنا چاہیئے۔ اس میں لکھا ہے کہ عراق کے نمائندے نے یہ بیان فرمایا "کہ ہم سب یہاں اشتراکیت کے فتنے کا سد باب کرنے آئے ہیں۔ اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب عالم اسلام اشتراکیوں کے خلاف آرا ہونے کو ہے"
ہمیں عراقی نمائندے کا مشکور ہونا چاہیئے کہ اس نے مجلس مذاکرہ کا پول کھول دیا اگر اہل ملک اب بھی علماء دین کی ایمانی فراست کی داد نہ دیں تو افسوس ہوگا
کس طرح علماء کے خلاف زہر اگلنے سے افتتاح کیا گیا۔ اور کس طرح سنگ بنیاد (یونیورسٹی) رکھنے کے وقت فضل حسین آنجہانی کے بھائی افضل حسین نے پادری ایم آرایونگ سے دعا کرائی اور پھر مذاکرہ میں کس کس طرح اسلامی تصورات پر کیچڑ اچھالا گیا۔ اگر یہ مجلس مذاکرہ امریکہ کے حق میں اشتراکیت کے خلاف منعقد ہو رہی ہے تو پھر ہمیں ظفراللہ خان پرویز اور مودودی جیسے لوگوں کو دعوت دینے کی وجہ بھی سمجھ میں آجاتی ہے۔

ترجمۂ قرآن پڑھنے والوں کو خوشخبری

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب پروفیسر دینیات گورنمنٹ ایبٹ آباد ہزارہ کے تبحر علمی کا نتیجہ ہے کہ آپکی متعدد تصانیف سے اہل ملک مستفید ہو رہے ہیں۔ قرآن پاک کے نکات و معارف [...]

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں اور جلسے

ضلع جہلم

ڈومیلی میں جمعیۃ علماءِ اسلام کا جلسہ

بمقام ڈومیلی ضلع جہلم حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے اگرچہ حاضرین جلسہ کی تعداد کم تھی۔ مگر پھر بھی حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم پروانۂ شمع ختم نبوت جناب حافظ سید رضا صاحب گجراتی۔ نے تقریریں کیں۔ برادران اسلام کو جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم اور اسکے اسلامی اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا گیا۔ مقررین نے قوم کے سامنے ان دینی و ملکی و بنیادی مقاصد کی وضاحت کی جنکی بنا پر جمعیۃ علماء اسلام آئندہ الیکشن میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہے۔ علماء کرام نے اس امر پر بھی زور دیا کہ دین محمدی کی اشاعت و حفاظت کیلئے مالی و جانی ایثار و قربانی کی اشد ضرورت ہے۔ گورہ اتم سنگھ اور اڈرانہ کے جلسے بارش کی وجہ سے ملتوی کردئے گئے۔ علاوہ ازیں ڈومیلی میں جمعیۃ علماء اسلام کے عہدیداروں کا حسب ذیل انتخاب ہوا

امیر:۔ حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب۔

ناظم اعلیٰ:۔ جناب عابد شاہ صاحب گیلانی۔

خازن:۔ جناب شیخ عبدالرزاق صاحب۔

(از شیخ عبدالرشید ناظم شہر جہلم)

کاروائی ہفت روزہ جمعیۃ علماء اسلام شہر ضلع جہلم

جمعیۃ علماء اسلام شہر ضلع جہلم کی ہفتہ واری میٹنگ ہوئی۔ پہلے جناب مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ نے سورۃ نساء کے ایک رکوع کا درس دیا ازاں بعد ترجمان اسلام کے تازہ شمارہ میں "مجلس مذاکرہ" کا تذکرہ پڑھا اور اس کے نشیب و فراز سے آگاہ کیا۔ آخر میں درج ذیل ریزولیشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

جمعیۃ کا یہ اجتماع حکومت پاکستان کی اس پالیسی پر شدید احتجاج کرتا ہے کہ عیسائیوں قادیانیوں پرویزیوں اور مودودیوں کو خواہ مخواہ اسلام کا ترجمان بنایا جاتا اور ان کو اسلام پر تنقید کا حق دیا جاتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ کسی جمہوری ملک میں جمہور کے جذبات کو مجروح کرنا اچھے نتائج پیدا نہیں کرسکتا۔

چکوال ضلع جہلم میں جمعیۃ علماءِ اسلام کا تبلیغی دورہ

مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم مولانا نذیر اللہ خان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع گجرات

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم اور مولانا لعل حسین صاحب صدر المبلغین تحفظ ختم نبوت نے حسب ذیل مقامات میں اہل اسلام کو خطاب فرمایا اور جہلم میں مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام نے بھی تقریر فرمائی۔

(۱) مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ۱۱ جنوری بعد از نماز عشاء

(۲) سانگ کلاں ۱۲ " " صبح دس بجے سے نماز ظہر تک

(۳) موہڑہ ملیاراں ۱۳ " "

(۴) کھوتھیاں (دسگل آباد) ۱۴ " "

(۵) جہلم ۱۴ " " بعد از نماز عشاء

حاجی احمد حسین ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (چکوال)

بستی عثمان والی میں جمعیۃ کا قیام

ضلع بہاولنگر کی بستی عثمان والی میں جمعیۃ علماء اسلام کی عارضی تشکیل عمل میں لائی گئی فارم رکنیت کافی پر ہو رہے ہیں۔ تقریباً ستر سے زیادہ فارم پر ہو چکے ہیں عہدیداروں کے اسماء حسب ذیل ہیں جو کہ برائے اشاعت تحریر خدمت ہیں۔ بستی عثمان والی اور اکرم والی دو بستیوں کو ملا کر ایک جمعیۃ بنائی گئی۔

امیر:۔ حاجی محمد رمضان صاحب زمیندار بستی عثمان والی

نائب امیر:۔ منشی احمد علی صاحب بستی اکرم والی

ناظم اعلیٰ:۔ مولانا محمد قاسم علی صاحب بستی عثمان والی فارغ التحصیل خیر المدارس ملتان

نائب ناظم محمد یوسف صاحب

خازن:۔ جناب چوہدری نذیر احمد صاحب زمیندار

(احقر العباد محمد یوسف نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام بستی عثمان والی)

ضلع ملتان میں مزید جمعیتیں

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام چک سہواں ۱۵۵/۹-R تحصیل خانیوال ضلع ملتان

امیر:۔ مولانا محمد رشید احمد صاحب۔ نائب امیر:۔ مولانا نور الدین صاحب

نائب امیر:۔ میاں محمد صاحب زمیندار چک ۱۵

ناظم اعلیٰ:۔ میاں کرم خان صاحب نمبردار

نائب ناظم:۔ سید مہتاب علی شاہ صاحب

سیکریٹری:۔ حلوائی نور محمد صاحب زرگر

خازن:۔ [illegible]

تشکیل جمعیۃ مخدوم پور تحصیل کبیر والا ضلع ملتان

امیر:۔ مولانا محمد امین شاہ صاحب۔ نائب امیر:۔ محمد یار خان صاحب ولد سہوان

ناظم اعلیٰ:۔ صوفی محمد رمضان صاحب۔ نائب ناظم:۔ منشی غلام قادر صاحب

خازن:۔ حافظ محمد بخش صاحب۔ سالار:۔ عاشق محمد خان صاحب

(مولانا) عبدالحی (صاحب) مبلغ جمعیۃ علماء اسلام (ضلع ملتان)

جناب ناظم اعلیٰ جمعیۃ کا پروگرام

۱۴ جنوری لاہور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام۔ کراچی۔ سندھ اور بہاولپور کے دورہ کے بعد بیس دن دفتر میں مقیم رہ کر آج سندھ کے دورہ کیلئے تشریف لے گئے۔

تاریخ	مقام	تاریخ	مقام
۱۴ جنوری	[illegible]	۲۰ تا ۲۸ جنوری	تبلیغی دورہ [illegible]
۱۵ " "	سفر	۲۹ جنوری	واپسی لاہور
۱۶ " "	لائلپور	۳۰ " "	سفر
۱۷ " "	[illegible] اجتماع	۳۱ " "	بستی جلسہ [illegible]
۱۸ " "	پشاور عیادت مفتی صاحب		مفتاح العلوم
۱۹ " "	" "	یکم فروری تا ۱۵ فروری	[illegible]

ناظم مرکزیہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کی معیت میں اضلاع سکھر۔ خیرپور میرس۔ نواب شاہ۔ سانگھڑ۔ میرپور خاص۔ حیدرآباد اور ٹھٹھہ کا دورہ فرمائینگے احباب مطلع رہیں ——— ناظم دفتر غازی [illegible]

جلسہ جمعیۃ طلبہ اسلام میانوالی

مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی کے طلبہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں تمام ممبران مدرسہ اور دیگر حضرات نے شرکت کی مولوی فتح خاں صاحب مولوی رضا محمد صاحب اور دیگر مقررین نے احوال آخرۃ۔ شوق علم دین وغیرہ پر تقریریں کیں اور جمعیۃ طلبہ اسلام کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر:۔ مولوی فتح محمد خاں صاحب۔ پہٹہ وٹہ

نائب صدر:۔ مولوی محمد زمان صاحب۔ چکڑالہ

ناظم اعلیٰ:۔ مولوی رضا محمد صاحب نسیم۔ ترگ

نائب ناظم:۔ مولوی محمد اقبال صاحب۔ میانوالی

خزانچی:۔ مولوی احمد گل صاحب۔ کمر مشانی

محاسب:۔ مولوی محمد نواز خاں صاحب۔ غنڈی

آخر میں قرار پایا کہ پندرہ دن کے بعد پھر جلسہ ہو جس میں ملکی حالات پر تقریریں ہوں۔

دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی کی امداد کیطرف توجہ فرمائیں

اب چونکہ ماہ رجب آنیوالا ہے۔ زکوٰۃ دینیوالے حضرات عام طور پر اسی مہینے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ دار العلوم عمرزئی طالب علموں کی دینی، اخلاقی، علمی، اور معاشرتی ضروریات کا تکفل حتی المقدور کر رہا ہے جسکی بنا پر بوجہ احسن مصرف زکوٰۃ ہے۔ لہٰذا اہل خیر حضرات سے عرض ہے وہ اس ضرورت دینی اور فرض منصبی کو محسوس کرتے دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی (ضلع پشاور) کی امداد کی طرف توجہ فرمائیں اور اپنے لئے زاد آخرت کا بہترین سامان مہیا کریں۔ والسلام

منجانب مہتمم مجلس شوریٰ دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

اپیل

جامع شریعت و طریقت مفسّرِ قرآن امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کا ارشاد

جمعیۃ علماء اسلام کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کر کے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کریں

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ علماء حق نے تھوڑے عرصہ میں مخلصانہ جدوجہد سے ثابت کر دیا ہے کہ اس زمانہ میں بھی علماء دین ہی مُلک وملّت کی خدمت کرنے کی اعلیٰ صلاحیت رکھتے ہیں۔ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان۔ شمالی اور جنوبی پنجاب میں جمعیۃ علماء اسلام کی سینکڑوں شاخیں [illegible]

احساس کریں میں تمام درددل رکھنے والے مسلمانوں سے اور خاص کر ان حضرات سے جو ہمارے اکابر سے وابستہ ہیں پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ وقت کے تقاضوں کو سمجھیں اور اپنے اموال کو اور خاصکر زکوٰۃ وصدقات کی بھاری رقوم کو انفرادی افادات پر خرچ کرنے کی بجائے جمعیۃ علماء اسلام کو عنایت فرمائیں۔ تاکہ وہ ان کو صحیح مصارف پر اس طرح خرچ کرے جس سے قوم کی بگڑی بننے کی امید ہو اور کارکنانِ جمعیۃ مالی پریشانیوں سے فارغ رہ کر دین کی خدمت اور مخالفین کا دفاع کر سکیں + ماشاء اللہ سرحد میں مولانا گل بادشاہ امیر جمعیۃ، استاذ العلماء حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی، شمالی پنجاب میں عمدۃ الاصفیاء حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی، مجاہد ملّت سید مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ ضلع جہلم، جنوبی پنجاب میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ اور مفکر جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ، سندھ میں رئیس الاتقیاء حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف اور مولانا محمد شاہ امروٹی و حاجی میر محمد صاحب پھوڑ بلوچستان میں حضرت مولانا عرض محمد صاحب۔ مولٰنا عبد الشکور صاحب کوئٹہ اور مولانا محمد صدیق صاحب مستونگ۔ اور کراچی میں مولانا حافظ فضل احمد امیر جمعیۃ، مولٰنا محمد عثمان صاحب بلوچ نائب امیر کی پُرخلوص مساعی جمیلہ اور توجہ کامل سے جمعیۃ ترقی کے منازل طے کر رہی ہے میں تمام پاکستانی مسلمانوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ان اکابر ملت سے ہر طرح کا تعاون کر کے اسلام کا بول بالا کریں۔ باطل اپنی پوری طاقت سے اسلام پر حملہ آور ہے۔ آپ لوگ علماء اسلام کو مالی پریشانیوں سے نجات دے کر اہل باطل کا ہر مورچہ پر مقابلہ کرنے میں تعاون کریں۔ ان تنصروا اللّٰہ ینصرکم الآیۃ اگر تم اللہ کے (دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمھاری مدد کریگا۔

نوٹ۔ اپنی تمام رقوم غازی خدا بخش صاحب ناظم دفتر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

الداعی الی الخیر احمد علی صدر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں

سرحد

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے دفتر میں آمدہ اطلاعات کے تحت تمام سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں زور و شور سے جاری ہیں۔ ارکان جمعیۃ خلوص و محبت سے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور، نصب العین کو مسلمانوں تک پہنچا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اللہ کی بندگی۔ اطاعت رسول صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم و سلف صالحین کے اتباع کی دعوت دیتے ہیں۔

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے بمعیت مولانا حمد اللہ جان صاحب ناظم ضلع پشاور مولانا سید امام شاہ صاحب۔ مولانا گل امیر صاحب۔ مولانا محمد شریف صاحب۔ مولانا محمد شعیب صاحب۔ فخر نوجوانان اسلام افضل خان صاحب ناظم انصار اللہ نے علاقہ مہمند کا دورہ کیا۔ جگہ جگہ مسلمانوں نے حضرت امیر کا خیر مقدم کیا۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی دعوت پر لبیک کہا۔

مولانا فضل مولیٰ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شبقدر چارسدہ نے علاقہ دوآبہ شبقدر چارسدہ میں بمعیت مولانا عبد الصمد صاحب فاضل دیوبند۔ مولانا معاذ الرحمن صاحب فاضل دیوبند۔ مولانا سید حسن شاہ صاحب فاضل دیوبند۔ مولانا ضیاء الانوار صاحب دیوبند۔ مولانا محمد زکریا فاضل دیوبند۔ دورہ کیا اور گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام پہنچایا۔

بنوں۔ لکی مروت میں مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لکی مروت و سالار انصار اللہ غلام نبی صاحب [illegible] خیل ایک ہفتہ سے جمعیۃ کے پروگرام اور انصار اللہ کی تنظیم کے سلسلے میں دورہ کر رہے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ جمعیۃ علماء اسلام کلاچی تحصیل کلاچی میں مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ ضلع کی صدارت میں جمعیۃ تبلیغی دورہ کر رہی ہے۔ مولانا عبد الحق صاحب [illegible] ضلع۔ ڈیرہ ٹانک میں دورہ کر رہے ہیں۔

مردان۔ تحصیل صوابی میں جہانگیرہ۔ تورڈھیر۔ لاہور۔ شاہ منصور۔ زیدہ۔ ہنڈ۔ مرغز۔ پنج پیر۔ صوابی۔ مانیری۔ ٹوپی [illegible] دیہات کا مولانا لطف الرحمن امیر ضلع کی قیادت میں جمعیۃ علماء اسلام کے وفد نے دورہ کیا —— ناظم دفتر

ناظم اعلیٰ ضلع پشاور کا طوفانی دورہ

مجاہد اسلام حضرت مولانا مولوی حمد اللہ جان صاحب ناظم [illegible] جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے عظیم الشان تنظیمی دورہ فرمایا [illegible] نے مورخہ ۵ جنوری ۵۸ء کو حلقہ دوآبہ کا دورہ تنظیمی شروع [illegible] کنڈو زائی۔ شبقدر۔ شبقدر فورٹ۔ مٹہ مغل خیل۔ میرزو حسن [illegible]۔ کوٹگ۔ ترناب۔ مردانہ۔ اسلام آباد۔ ملا خیل۔ ہاجی [illegible]۔ رشکئی۔ مجنئی۔ فاجر ٹھکری۔ بجرعہ۔ تنرالانڈی۔ بہار [illegible] خزکم مینھئی۔ کانگڑہ۔ بنگرام۔ سوکڑ۔ انبار ڈھیر۔

[illegible] الٹ پورہ۔ یاجی بند۔ کنڑ۔ میر وزائی۔ عمر او غیرہ کے عظیم الشان جلسوں میں عام مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد، منشور، پروگرام اور حقیقی نصب العین سے روشناس کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط اور منظم بنانا وقت کا اہم تقاضا قرار دیا اور تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے انصار اللہ میں جوق در جوق شامل ہو جائیں۔ فقط

ازطرف (مولوی) محمد عثمان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ دوآبہ

گڑھی خیر اجمالی ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا تبلیغی جلسہ

شہر گڑھی خیر اجمالی میں بروز جمعہ گذشتہ در مسجد جامع شریف بزیر صدارت مولانا الحاج المولوی دھنی بخش صاحب ضلعی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جیکب آباد ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جناب صدر صاحب بعد خطبہ صدارت ایک مختصر اور جامع تقریر دربارہ فضائل اور خصائل اسلام ارشاد فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد مختصر طور پر بیان فرما کر آخر میں مسلمانوں کو صحیح اسلامی قانون کے مطابق زندگی بسر کرنیکی تلقین فرمائی۔

جناب مولانا موصوف کے بعد جناب حافظ مولانا محمد زکریا صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ٹھل نے مدلل تقریر بیان فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد سے اچھی طرح لوگوں کو واقف کرایا۔ نیز جمعیۃ کے قیام کی ضرورت کو محسوس کرایا۔

دوران تقریر میں فرمایا کہ مسلمانوں نے جب سے قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ سے جتنی دوری اختیار کی اتنا ہی انکو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ غور سے دیکھیں کہ مٹھی بھر مسلمانوں نے قیصر و کسریٰ کے ایوان میں زلزلہ ڈال دیا

اب بھی وہی اسلام ہے اور وہی قرآن مجید ہے اور وہی سنت نبوی ﷺ موجود ہے مگر صداقت اور اتحاد و تنظیم کی بے حد ضرورت ہے۔ انشاء اللہ اگر قرآن مجید اور سنت نبوی ﷺ کو پختگی سے مضبوط پکڑینگے تو کامیابی ہمارے پیر چومے گی۔ لہٰذا مسلمانان پاکستان اتحاد اور تنظیم قائم کریں۔ اور جمعیۃ علماء میں کثرت سے شامل ہو کر اپنی تنظیم اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیں۔ اور آئندہ کیلئے عہد باندھ لیں کہ دستور اسلامی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرینگے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے ہر ایک امر پر پابند رہیں گے۔ آخر میں دعا پر تقریر ختم ہوئی سامعین نے مولانا کی تقریر کی بہت تحسین کی۔ تقریباً دو اڑھائی ہزار آدمی تھے۔

بندہ محمد یوسف کھوسہ عفی عنہ ناظم ابتدائی جمعیۃ گوٹھ دلیلپور پوسٹ ناہڑواہ تحصیل ٹھل ضلع جیکب آباد سندھ

مزید جمعیتوں کا قیام

تشکیل جمعیۃ محمد حسین سبایہ ضلع جیکب آباد

امیر:۔ مولوی حسین بخش صاحب۔ ناظم میاں جی جیرہ۔ خازن پانہو سبایہ

سالار رضاکاران بچار سبایہ

تشکیل قریہ شفیع محمد خان بنگلاں [illegible]

امیر:۔ ہیبت خان بنگلاں۔ ناظم علی مراد خان بلوچ

سالار:۔ عبد الرحمن کھوسہ۔ خازن:۔ عبد اللہ خان

تشکیل جمعیۃ سریاب (کوئٹہ)

صدر:۔ قبلہ مولانا حاجی میر محمد صاحب

نائب صدر:۔ مولانا اللہ بخش صاحب

ناظم اعلیٰ و سالار:۔ مولانا عبد الوہاب صاحب

نائب ناظم:۔ مولانا حاجی عبد القیوم صاحب

جمعیۃ علماء اسلام جہلم کے جلسہ کی قرارداد مذمت

مسلمانان شہر جہلم کا یہ اجتماع مفتی سرحد حضرت عبد القیوم صاحب پوپلزئی پر قاتلانہ حملہ کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سازش کا جلد سراغ لگا کر مجرمین کو سخت سزائیں دی جائیں۔ مولانا پر حملہ یہ دراصل مداخلت فی الدین ہے۔ اور ایک عالم دین کی بے حرمتی کر کے اسلام وقار کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اس سے تمام مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے ہیں۔ اور انکے مذہبی جذبات کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ پشاور اور دوسرے مقامات پر علماء دین پر پے در پے قاتلانہ حملے کسی سوچی سمجھی اور منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اور اگر اس کا بروقت سد باب نہ کیا گیا تو امت مسلمہ کے اندر بہت بڑے انتشار کا اندیشہ ہے۔

(مولوی) عبد اللطیف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم

ضلع ملتان کی تمام شاخوں کے نام ضروری ہدایات

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی تمام شاخوں کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے جماعتی نظم و نسق کو جلد مضبوط بنا کر دفتر ضلع کو مطلع کریں۔

(۲) دفتر قائم کر کے ناظم کے ذریعہ سے دفتر ضلعی جمعیۃ سے رابطہ قائم کیا جائے

(۳) مبلغ ضلع کے دورہ کے موقع پر اسکا تعاون کیا جائے اور تمام حلقہ ہائے انتخاب کے موقع پر حد بندی کی حدود سے ضلعی مبلغ کو آگاہ کیا جائے۔ تاکہ دفتر ضلع میں حد بندی کا ریکارڈ بن سکے۔ دیہاتوں اور ذیلوں کی حدود واضح طور پر معلوم کی جائیں۔

(۴) ضلعی اجلاس کے فیصلہ کی روشنی میں دفتر ضلع کی مقرر رقم جلد دفتر ضلع ملتان ارسال کی جائے انگریزی مہینہ کی آخری تاریخ تک یہ رقم باقاعدگی سے دفتر ضلع کو پہنچ جانی چاہیئے۔

یہ مقررہ رقم ہر قصبہ کی جماعت پانچ روپے ماہوار اور دیہات کی جماعت پر ایک روپیہ ماہوار منظور شدہ ہے۔

المعلن

حکیم عزیز اللہ خان

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان

جلد ۱ | ۱۶/۲۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۷۷ھ مطابق ۶/۱۰ فروری سنہ ۱۹۵۸ء موافق ۲۵/۲۹ ماگھ سنہ ۲۰۱ بکرمی | شمارہ ۶۶/۶۷

لمعات

(از ابو الوقت ناسوتی)

علماء کی اہانت کے وجوہ

ایک ہفت روزہ معاصر اس عنوان کے ماتحت رقمطراز ہے:

حقیقی حفاظت علماء کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ اپنی اہانت کا تدارک آپ کریں تو دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی شخص ان کی اہانت کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ یہ دین کی بدقسمتی ہے کہ علماء نے مختلف سیاستدانوں اور حکمرانوں کا آلہ کار بن کر اپنی عزت خود گھٹائی ہے۔ حضرات علماء اپنی عزت آپ کرنا سیکھ جائیں، اور دنیوی خداؤں کے لئے فتوےٰ فروشی سے کام نہ لیں تو ان کی عزت پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ جب دینی نمائندے سیاستدانوں کی چوکھٹوں پر سلام کے لئے جائیں گے، جمعرات کی روٹیاں توڑینگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

علماء سے بات شروع ہوئی اور آپ نے دیکھا، ختم کہاں جا کر ہوئی؟ جمعرات کی روٹیوں پر جا کر ختم ہوئی۔ جو لوگ جمعرات کی روٹیاں توڑتے ہیں کیا وہ بھی عالمِ دین ہیں؟ اگر اپلوں کی راکھ پڑیوں میں باندھ اور بازار میں مجمع لگا کر بیچنے والے کو ڈاکٹر تسلیم کیا جاتا ہے تو یقیناً یہ لوگ بھی عالمِ دین کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔ اگر سمگلر کو تاجر محب وطن اور وطن کی دولت میں اضافہ کرنے والا کہا جا سکتا ہے تو یہ لوگ بھی دین کے پشتی بان کہلائے جا سکتے ہیں۔ اگر بازار میں بیٹھنے والے جوتشی کو ہیئت دان اور سائنسدان کہا جا سکتا ہے۔ تو ان لوگوں کو بھی علماء دین کے زمرہ میں شمار کر لیجئے۔ سب سے بڑی بات جس کی وجہ سے علماء دین کی اہانت ہو رہی ہے وہ جمعرات کی روٹیاں اور فتوےٰ فروشی نہیں بلکہ ہمارے اہلِ نظر و اہلِ قلم کی یہ بے تمیزی ہے کہ وہ ان جمعراتی اور شبراتی قسم کے لوگوں کو بھی علماء دین سمجھتے ہیں۔ اور جب تک فکر و نظر کی یہ بے تمیزی جاری رہے گی اس وقت تک ان کی فتوےٰ فروشی اور آستان بوسی میں بھی فرق نہیں آئیگا۔

جدید اسلام

مولانا محمد الرحمٰن ایم پی اے مشرقی پاکستان کے بیان میں سے:

ان سیاسی بزرگوں سے میرا کہنا یہ ہے کہ اگر آپ کو ملّاؤں کا اسلام پسند نہیں تو آپ حضرات اپنے انتخاب کردہ اسلام کے اصولوں کو براہِ کرم بیان فرمائیں تاکہ ہمیشہ کے لئے ساری الجھنیں دور ہو جائیں۔

مولانا محمد الرحمٰن صاحب بھی کوئی بھولے بادشاہ قسم کے لوگوں میں سے معلوم ہوتے ہیں۔ عملی طور پر تو یہ لوگ اپنے اسلام اور ثقافت کو پاکستان بننے کے روزِ اوّل ہی سے پیش کرتے چلے آرہے ہیں۔ آخر یہ آپا اپوا کی کارروائیاں اور ثقافتی میلے اور الحمرا کی بت نمائیاں یہی ان لوگوں کا جدید اسلام ہی تو ہے۔ جس میں اباحیت کے لئے ہر قسم کی چھٹی موجود ہے۔ اور فکری و نظری طور پر ان کی نمائندگی آپا اپوا کے بھائی جان جناب پرویز اور ہمچو قسم کے مفکرین کر رہے ہیں۔ اگر جدید اسلام کو مولانا محمد الرحمٰن سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ ثقافتی میلوں اور صنعتی نمائشوں میں شرکت کرنا شروع کر دیں یا پھر "طلوعِ اسلام" کی پرانی فائلیں منگا لیں اور گھر بیٹھے اسلام کی کایا کلپ کا نقشہ سمجھ لیں۔ اور ان سیاسی دھندا کرنے والوں کے پاس اتنا وقت کہاں کہ وہ پرمولوی کے ساتھ مغز ماری کرتے پھریں۔

ظلّی وزیرِ اعظم

یادش بخیر، مرزا غلام احمد آنجہانی سلطان القلم قادیانی نے اپنی نبوتِ کاذبہ کے لئے بہت سی اصطلاحات کا جال بچھایا تھا اور اب تو اسے مرزا محمود ایں جہانی کی اصطلاح میں "جہاجال" کہنے کو جی چاہتا ہے۔ اس جہاجال کی ایک کڑی "ظلّی نبوت" تھی۔ اب اخباروں میں نمکدانِ ظرافت والوں نے ہمارے نون صاحب وزیرِ اعظم کو بھی "ظلّی وزیرِ اعظم" کہنا شروع کر دیا ہے۔ اور اگر نون یونہی گھلتا رہا تو خطرہ ہے۔ اصل کے ساتھ کہیں ظل بھی غائب نہ ہو جائے۔ سہروردی فقراء کو الٹا لٹک کر درختوں سے جھولا جھولتے تو ہم نے بسا اوقات دیکھا تھا اور اسے وہ "حال" سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر یہ حال عجب ہے کہ سیاست کے سہروردی امیر بھی اب الٹی چالیں چلنے لگ گئے۔ اگر سیاست میں بھی یہ ظل و بروز کا سلسلہ چل نکلا تو مرزائیت کا جہاجال پاکستان پر چھایا ہی سمجھو۔ اگر ہمارے نون صاحب سہروردی کا ظل و بروز ہو سکتے ہیں تو ظفر اللہ یا مرزا محمود کے ظل و بروز کیوں نہیں ہو سکتے؟ اور جب اس پیرِ نابالغ نے معمول بننا شروع کر دیا ہے تو عامل کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں ایک سہروردی کی قید کیوں؟ بچے جمہورے کے لئے تو صرف مداری کی ہدایات کی ضرورت ہے۔ اُسے کیا غرض کہ مداری کی ذات کیا ہے اور اس کا نام کیا ہے۔

پردہ اُٹھنے کے بعد کا ایک سین

حکیم الامت علّامہ اقبالؔ نے لڑکیوں کی انگریزی تعلیم کے متعلق فرمایا تھا:

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
دیکھ لی قوم نے فلاح کی راہ
یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین
پردہ اُٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

پردہ اُٹھنے کے بعد جو کچھ ہو رہا ہے وہ ثقافتی میلوں اور صنعتی نمائشوں کے ہجوم میں جا کر دیکھا جا سکتا ہے۔ البتہ اس کا ایک سین اخبارات کے صفحات پر بھی آگیا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ فرمایا جائے:

ڈسٹرکٹ بورڈ ملتان میں جلال پور پیروالہ زنانہ سکول کی ایک اُستانی کو غنڈہ ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ اُس کا نام صغیر سلطانہ ہے۔ (تسنیم ۲۳- جنوری سنہ ۱۹۵۸ء)

افسوس کہ یہ سین ادھورا ہی دکھایا گیا۔ اور یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اس غنڈی نے کونسا غنڈہ پن کیا ہے جس کے ماتحت یہ گرفتاری عمل میں آئی۔ مگر اس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ تعلیم نے عورتوں کو کس طرح مردوں کے دوش بدوش کھڑا کر دیا ہے۔ کہ اب وہ غنڈہ پن میں بھی ان کا مقابلہ کرنے لگ گئی ہیں۔ اور اگر یہی لیل و نہار رہے تو دیکھنا یہ تعلیم یافتہ غنڈیاں کیا کیا کچھ نہیں کر گزریں گی؟ پردہ تو اُٹھ گیا ہے اب ذرا یہ "حبسِ بیجا" بھی ختم ہو لے تو مزا آئے۔

پردہ اُٹھ جانے کا نتیجہ

مزاح و تفنن کے کالم میں آج نمک ذرا زیادہ ہو گیا

حکمِ زکوٰۃ اور اسلام کا نظامِ اجتماعی

(از جناب پیر مبارک شاہ فاضلِ دیوبند صدر جمعیۃ علماء اسلام ہوتی مردان)

دُنیا میں کوئی دین نہیں۔ جس نے محتاجوں کی اعانت اور ابناء جنس کی خدمت کی تلقین نہ کی ہو۔ اور اسے عبادت یا عبادت کا لازمی جزو نہ قرار دیا ہو۔ لیکن یہ خصوصیت صرف اسلام کی ہے کہ وہ صرف اتنے ہی پر قانع نہ ہُوا بلکہ ہر مستطیع مسلمان پر ایک خاص ٹیکس مقرر کر دیا۔ جو اسے اپنی تمام آمدنی کا حساب کر کے سال بہ سال ادا کرنا چاہیئے۔ اور پھر اسے اتنی اہمیّت دی کہ اعمال میں نماز کے بعد اس کا درجہ ہوا۔ اور قرآن نے ہر جگہ دونوں عملوں کا ایک ساتھ ذکر کر کے یہ بات واضح کر دی۔ کہ کسی جماعت کی اسلامی زندگی کی سب سے پہلی شناخت یہی دو عمل ہیں۔ نماز اور زکوٰۃ اگر کوئی جماعت بہ حیثیت جماعت کے انہیں یک قلم ترک کر دے گی۔ تو اس کا شمار مسلمانوں میں نہ ہو گا۔ اور یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کا فیصلہ کیا۔ زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ دولت سب میں پھیلے۔ سب میں بٹے۔ کسی ایک گروہ کی ٹھیکہ داری نہ ہو جائے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ جو لوگ سونا چاندی خزانہ بنا کر رکھتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ان کے لئے اگر کوئی بشارت ہے۔ تو یہی کہ عذابِ دردناک کی بشارت دیدو۔ (قرآن) اس تصریح سے معلوم ہُوا کہ قرآن کی رُوح دولت کے احتکار و اختصاص کے خلاف ہے۔ یعنی وہ نہیں چاہتا۔ کہ دولت کسی ایک گروہ کی ٹھیکہ داری میں آجائے یا سوسائٹی میں کوئی ایسا طبقہ پیدا ہو جائے جو دولت کو خزانہ بنا بنا کر جمع کرے۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ دولت ہمیشہ گردش میں رہے۔ اور زیادہ سے زیادہ تمام افراد قوم میں پھیلے۔ اور منقسم ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے ورثہ کے لئے تقسیم کا قانون نافذ کر دیا۔ اور قوانینِ عالم کے عام قوانین کی طرح یہ نہیں کیا کہ خاندان کے ایک ہی فرد کے قبضہ میں رہے۔ اور پھر یہی وجہ ہے کہ اس نے سود کا لین دین حرام کر دیا۔ اور قاعدہ یہ ٹھہرایا کہ اللہ سود کا جذبہ گھٹانا چاہتا ہے۔ خیرات کا جذبہ بڑھانا چاہتا ہے۔ (قرآن) یعنی یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ جس قوم میں سود کا جذبہ اُبھریگا۔ اس کے غالب افراد شقاوت و محرومی میں مبتلا رہینگے۔ جس قوم میں خیرات کا جذبہ ابھرے گا اس کا کوئی فرد محتاج و مفلس نہ رہے گا۔ قرآن و سُنّت کی تعلیمات اور صحابہ کرام کی عملی زندگی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام کے بنائے ہوئے اجتماعی نقشہ میں دولت اور وسائل دولت کے احتکار و اکتناز کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ احتکار یہ کہ دولت، کا کسی ایک طبقہ ہی میں رہنا۔ اکتناز یہ کہ دولت کے بڑے بڑے خزانوں کا افراد کے پاس جمع ہو جانا۔ اس نے سوسائٹی کا جو نقشہ بنایا ہے۔ اگر ٹھیک ٹھیک قائم ہو جائے۔ اور صرف چند خانے ہی نہیں۔ بلکہ تمام خانے اپنی اپنی جگہ بن جائیں تو ایک ایسا اجتماعی نظام پیدا ہو جائے گا جس میں نہ تو بڑے بڑے کروڑپتی ہونگے نہ مفلس و محتاج طبقہ۔ ایک طرح کی درمیانی حالت غالب افراد پر طاری ہو جائے گی۔ بلاشبہ زیادہ سے زیادہ افراد کمانے کے لئے موجود ہونگے۔ کیونکہ سعی و کسب کے لئے کوئی مومن زندہ ہی نہیں رہ سکتا۔ لیکن جو فرد زیادہ کمائیگا اتنا ہی زیادہ انفاق پر مجبور ہو گا۔ اور اس لئے افراد کی کمائی جتنی بڑھتی جائے گی اتنی ہی زیادہ جماعت بحیثیت جماعت کے خوشحال ہوتی جائے گی۔ قابل اور مستعد افراد زیادہ سے زیادہ کمائیں گے لیکن صرف اپنے ہی لئے نہیں کمائینگے تمام افراد قوم کے لئے کمائیں گے۔ یہ صورت پیدا نہ ہوسکیگی کہ ایک طبقہ کی کمائی دوسرے طبقہ کے لئے محتاجی و مفلسی کا پیام ہو جائے۔ اگر مسلمان آج اور کچھ نہ کریں صرف زکوٰۃ کا معاملہ ہی احکامِ قرآنی کے مطابق درست کریں تو بغیر کسی تامل کے دعوےٰ کیا جاسکتا ہے کہ ان کی تمام اجتماعی مشکلات و مصائب کا حل خود بخود پیدا ہو جائے گا۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ مسلمانوں نے یا تو احکامِ قرآنی کی تعمیل یک قلم ترک کر دی ہے۔ یا پھر عمل بھی کر رہے ہیں تو اس طرح کہ فی الحقیقت عمل نہیں کر رہے

زکوٰۃ کا نظامِ شرعی: قرآن نے زکوٰۃ کا معاملہ ایک خاص نظام سے وابستہ کر دیا ہے اور اسی نظام کے قیام پر تمام مقاصد و مصالح کا حصول موقوف ہے۔ زکوٰۃ ایک ٹیکس ہے۔ بالکل اسی طرح ٹیکس جس طرح آج کل انکم ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ پس اس کی ادائیگی کا طریقہ یہ نہ تھا۔ کہ ہر شخص خود ہی اپنا ٹیکس نکالے اور خود ہی خرچ کر ڈالے۔ بلکہ یہ تھا کہ حکومت اپنے کلکٹروں کے ذریعے ہر شخص سے وصول کر کے بیت المال میں جمع کرے۔ اور پھر ضروریات وقت کے مطابق جس مصرف کو مقدم دیکھے اس میں خرچ کرے۔ جب ایک شخص نے حکومت کے مقرر کردہ عامل کو اپنی زکوٰۃ دیدی تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ صدر اول سے لے کر آخر عہد عباسیہ تک یہ نظام بلا استثناء قائم رہا۔ لیکن ساتویں صدی ہجری میں جب تاتاریوں کا سیلاب تمام اسلامی ممالک میں اُمنڈ آیا۔ اور نظامِ خلافت معدوم ہُوا تو اسی وقت پہلے پہل اس بات کی تخم ریزی ہوئی کہ زکوٰۃ کی رقم بطور خود خرچ کر ڈالی جائے۔ کیونکہ غیر مسلم حاکموں کو نہیں دی جاسکتی۔ مگر ساتھ فقہا نے اس پر زور دیا۔ کہ جن ملکوں میں اسلامی حکومت قائم نہ ہو۔ وہاں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ کسی اہل مسلمان کو اپنا امیر مقرر کر لیں۔ تاکہ اسلامی زندگی کا نظام قائم ... لیکن افسوس ہے کہ بتدریج اس نظام سے مسلمان ... ہوتے گئے۔ اور رفتہ رفتہ یہ حالت ہو گئی کہ لوگوں ... کہ زکوٰۃ نکالنے کا معاملہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ خود ... کر کے ایک رقم نکال لیں اور پھر جس طرح چاہیں ... خرچ کر ڈالیں۔ اسلام نے اجتماعی زندگی کا ایک ... نقشہ بنایا تھا۔ جہاں اس کے چند خانے بگڑ گئے ... پُورا نقشہ بگڑ گیا۔ چنانچہ اس ایک نظام کے فقدان ... مسلمانوں کی پوری اجتماعی زندگی مختل ہو گئی۔ آج ... مشکلوں اور مصیبتوں کا علاج صرف وہی ہے۔ جو ... نے تیرہ سو سال پہلے تجویز کیا تھا۔ یعنی قانون ... ذریعے قوم کی پوری کمائی کا ایک خاص حصہ کم ... خبر گیری کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ زکوٰۃ کی ... عام خیرات کی سی نہیں۔ بلکہ یہ اپنے پورے معنوں ... ایک انکم ٹیکس ہے۔ جو اسلامی حکومت نے ہر کمانے والے فرد پر لگایا تھا۔ بشرطیکہ اس کی کمائی اس کی ... ضروریات زندگی سے زیادہ ہو۔ موجودہ زمانے کے ... اور زکوٰۃ میں فرق یہ ہے۔ کہ اپنی نوعیت میں ز... زیادہ وسیع ہے۔ یعنی صرف کاروبار کی گھٹتی بڑھتی ... پر ہی عائد نہیں ہوتا۔ بلکہ اندوختہ پر بھی واجب ہو... زکوٰۃ اس لئے واجب نہیں کی گئی ہے کہ لوگ دیگر ... سے ہاتھ روک لیں۔ زکوٰۃ وہی شخص دے گا۔ جو ... استطاعت ہو۔ اگر ایک شخص خوشحال ہے۔ اور اس ... رشتہ دار تنگی و محتاجی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ تو بہ حیثیت ... مسلمان ہونے کے اس کا فرض ہے کہ ان کی خبر گیری ک... اگر نہیں کریگا تو یقیناً عند اللہ جوابدہ ہو گا۔ مسلمانوں ... ایک عام اور مہلک غلط فہمی یہ بھی پھیل گئی ہے کہ ز... دینے کے بعد انفاق و خیرات کے اور تمام اسلامی فرائض ... ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ایسا سمجھنا یک قلم اسلام کو ... دینا ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو جس طرح کی زندگی بسر ... کی تلقین کی ہے۔ وہ محض اپنی اور اپنے بیوی بچوں ک... کی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ منزلی خاندانی۔ معاشرتی۔ جما... انسانی فرائض کی ایک پوری آزمائش ہے۔ اور جب تک ... انسان اس آزمائش میں پُورا نہیں اترتا۔ اسلامی زندگی ... لذت اس پر حرام ہے۔ اس پر اس کے نفس کا حق ... والدین کا حق ہے رشتہ داروں کا حق ہے۔ بیوی بچوں کا حق ... ہمسایہ کا حق ہے اور پھر تمام نوعِ انسانی کا حق ہے ... فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت اور مقدور کے مطابق ... تمام فرائض ادا کریں۔ یہ تمام فرائض ادا نہیں ہو سکتے ... کہ انفاق و خیرات کے لئے انسان کا ہاتھ کشادہ نہ ہو ... ہماری زندگی کے ہر چوبیس گھنٹے ہم سے انفاق کا مط... کرتے ہیں۔ اگر ہم اسلامی زندگی کا توشہ لے کر دنیا سے ... چاہتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ حسب استطاعت ا... تمام مطالبات پُورا کریں۔ اسلام دُنیا کو سوشلزم اور ک... سے بچنے کے لئے یہی اصول دیتا ہے کہ دولت اور ... دولت کا احتکار روک دیا جائے۔ اور ہر کمانے والے ... کو قانون سازی کے ذریعے مجبور کیا جائے کہ اپنی آ...

باقی بر صفحہ

۱۰ فروری ۱۹۵۸ء

ترجمانِ اسلام

مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی

علماء اور سیاست

وہ مذہب مکمل نہیں ہے جس میں سیاست نہ ہو۔ اور سیاست کامیاب نہیں جس کی پشت پر طاقت نہ ہو۔ اسلام ...ع و دائمی دین ہے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ انسانی ...ی کے سب سے اہم پہلو (سیاست) کو نظر انداز کرنے ... نظام ملکی کا نام سیاست ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے سیاسی ...ات کی رہنمائی کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ حدیث پاک میں ہے۔ ...انت بَنُوْا اِسْرَائِیلَ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ الخ ...بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء علیہم السلام چلاتے رہے۔ ...ساس یَسُوْسُ عام محاورہ ہے۔ ایک شاعر نے کہا ...ن مَا سَاسَہٗ فِی الْفُرْسِ سَاسَانٗ۔

جوں جوں دنیا کامل ہوتی اور انسانیت ترقی کرتی ...ئی۔ قانونِ الٰہی میں تفاصیل بڑھتی گئیں۔ یہاں تک کہ وہ وقت آپہنچا جب کہ رسل و رسائل کے ذرائع اور مواصلات کا سلسلہ از شرق تا غرب جڑنے لگا۔ اب آخری شکل میں مکمل قانون اور اس کے لانے اور تشریح کرنے کے لئے سب انسانوں سے بڑھ کر انسان تمام بندوں سے بڑھ کر بندے اور سب عقلاء سے بڑھ کر عاقل کی ضرورت تھی۔ چنانچہ فخرِ اولادِ آدم۔ سید البشر افضل الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی تشریف آوری سے دنیا کو آخری اور پیارے انقلاب کی خوشخبری سنائی۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے تمدن۔ تہذیب۔ معاشرت و معاملات و اخلاقیات و سیاسیات میں عظیم انقلاب برپا فرما دیا۔ اور اپنی جامعیت کی وجہ سے اسلام ہر ہر خطۂ زمین پر مقبول ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ایک صدی کے اندر اندر وہ ربع مسکوں کی اکثریت کا حکمران ہو گیا۔ اسلام نے جسمانی روحانی اور اخلاقی تعلیمات کے علاوہ جہانبانی اور حکمرانی کے وہ اصول دنیا کے سامنے رکھے جن کی نظیر ماضی میں نہیں تھی۔ اور مستقبل بھی اس کے مقابلہ سے عاجز آگیا۔ حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے اہل عالم کو سیاست سکھائی۔ جہانگیری کے اسباب بتائے۔ حکمرانی کے طریقے پڑھائے۔ اور عادلانہ نظام حکومت کا وہ نمونہ پیش کیا جس کی نظیر ناممکن ہے اور بڑے سے بڑا دشمن اسلام بھی اس کے حسن و خوبی اور قابلِ تقلید ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔ اسی آسمانی قانون کے ماننے اور جاننے والوں نے دیوانی۔ فوجداری۔ مال اور شہادت کی اعلےٰ عدالتوں کا ریکارڈ قائم کیا۔

اور انہی ماہرین آئین کتاب و سنت نے فاتحین عالم کا ریکارڈ مات کر دیا۔ اور فاتح و مفتوح کے درمیان ایسا مضبوط رشتہ قائم کیا جس کو ایک ہزار سال کا زمانہ بھی نہ توڑ سکا۔ ظاہر ہے کہ حضرت محمد بن قاسم رح سلطان محمود غزنوی اور سلطان محمد غوری نہ بی۔ اے تھے، نہ ایل ایل بی۔ سلطان صلاح الدین ایوبی اور حضرتِ طارق نہ لنڈن کے سند یافتہ تھے نہ پیرس کے۔ یہ سب خمخانۂ یثرب کے سرشار اور علوم اسلامیہ کے علمبردار تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب سے قیادت ان عاشقانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ماہرینِ علوم دین کے ہاتھ سے نکل کر خوشہ چینانِ اغیار و دلدادگانِ مغرب کے قبضہ میں گئی ہے۔ اسلامی ممالک ایک ایک کر کے نکلتے گئے۔ آپس کا اختلاف بڑھتا گیا۔ بالآخر مسلمان قوم کا شیرازہ پارہ پارہ ہو کر وہ پھر دوزخ کے کنارے آکھڑی ہوئی۔ جہاں اسلام سے پہلے تھی۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا الخ

آیئے آپ کو اپنے گھر کی بات بتائیں۔ ہمارے حکمران طبقہ نے جب سے علماء دین سے بیزاری کا اعلان اور دین سے بے پروائی کا اظہار کیا ہے۔ ملک کی سیاست دن بدن تباہ ہو رہی ہے۔ ایک پاک اجتماعی مقصد کی جگہ ہزاروں ذاتی اور انفرادی مقاصد نے لے لی ہے۔ ہمارے سر پھٹول اور ننگے ناچ پر دنیا ہنس رہی ہے۔

علماء دین نے عین ضرورت کے وقت کروٹ لی ہے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جرأت مندانہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ ملک کو ایسے نااہل افراد کے ہاتھ میں چھوڑ دینا، خودکشی اور اسلام دشمنی کے مترادف ہے۔ علماء دین نے اعلان کر دیا کہ اگر ملک کو اسلام دشمن عناصر اور خود غرض افراد کی تباہ کاریوں سے بچانا اور پاکستان کو آزاد ممالک کی صف میں دیکھنا اور اس کو اس کے شایانِ شان مضبوط و مستحکم کرنا ہے۔ تو بغیر اس کے کوئی چارہ نہیں ہے کہ علماء دین ملک کی قیادت کو شتر بے مہار کی طرح نہ چھوڑیں۔ علماء اسلام اور دیندار مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور عوام کو بیدار کر کے آئندہ ان کی نمائندگی کی باگ ڈور دیندار اور قابل ترین افراد کے ہاتھ میں دینے کی کوشش کریں جس کے لئے آئندہ انتخابات میں حصہ لینا ضروری ہے۔ تعجب ہے کہ قرآنِ پاک اور حدیث رسول پر کھلم کھلا حملے ہو رہے ہیں۔ ملک کی مذہبی اور سیاسی حالت تباہ ہو رہی ہے مگر سیاسی پارٹیوں اور ان کے نمائندہ ممبرانِ اسمبلی کے منہ میں گھنگنیاں ہیں۔ ایک آدمی بھی سچی بات کہنے کی جرأت نہیں کرتا۔ ختم نبوت کے مسئلہ پر ہزاروں مسلمان قتل ہو جاتے ہیں مگر ایک آواز کسی ممبر کی طرف سے نہیں اٹھتی۔ کروڑوں مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود منکرینِ حدیث کی عزت افزائی ہو رہی ہے۔ مگر کسی ممبر کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ باہر کے جلسے جلوس مطالبات اور احتجاج سب بیکار ہو کر رہ گئے۔ اب بغیر اس کے چارہ نہیں ہے کہ علماء کرام اسمبلی کے اندر چند بہتر آدمی پہنچانے کی کوشش کریں تاکہ بدکاروں کے منہ میں لگام ڈالی جا سکے۔ اور آئندہ کوئی آدمی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا پتلا بنا کر اشتعال انگیزی کا سامان پیدا کرنے کی ناپاک کوشش نہ کر سکے۔

اعتراضات

جب سے علماء دین نے یہ اعلان کیا ہے۔ بہت سے شرابیوں کو پسّو پڑ گئے ہیں اور بہت سے ناچنے والے پریشانی میں بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔

کوئی کہتے ہیں کہ کیا مولوی اندر جا کر نماز پڑھائینگے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہاں اندر بھی نماز کی ضرورت ہے تاکہ مستقل بد دین نماز کے خلاف بکواس نہ کر سکیں۔ اور ہم بھی پوچھ سکتے ہیں کہ تم لوگوں کو اندر بھیج کر کیا اندر شراب خانے بنوانے ہیں۔ یا اسمبلی میں ننگا ناچ کرنا کرانا ہے۔ اگر ایک کام مسٹر کے لئے حلال ہے یا ایک شرابی۔ رقاص و رقاصہ کے لئے جائز ہے تو وہ کام مولوی کے لئے کیوں حرام ہے۔ کیا قوم کی باگ ڈور ہم بے غیرت بے حیا قوم فروش اور دین فروش افراد کے ہاتھوں میں دیدیں۔

بعض کہتے ہیں کہ مذہب کو سیاست سے کیا سروکار ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ صحیح سیاست تو مذہب نے سکھائی ہے۔ خلافت راشدہ نے صحیح عادلانہ نظام کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اگر روس و امریکہ کے نقش قدم پر ملک کو چلانے کی کوشش جائز ہے تو خیر القرون کے آثار پر چلنے چلانے کی سعی کیوں ناجائز ہے۔ اگر سیاست شجرہ ممنوعہ ہے تو پھر سورہ توبہ اور سورہ انفال کو قرآن سے باہر نکال دینا ہوگا۔

سلف کی مثال

کیا حضرت امام احمد رح نے بادشاہِ وقت کے غلط نظریات کے خلاف اعلانِ حق کر کے کوڑوں کی سزا کو ترجیح نہیں دی۔ کیا حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رح کو نکتہ چینی سے روکنے اور منہ بند کرنے کے لئے جب قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا تو انہوں نے دین پر دنیوی عز و جاہ کو قربان کر کے جیل کی سزا کو ترجیح نہیں دی۔ کیا حضرتِ امام ربّانی مجدد الف ثانی رح نے جہانگیر بادشاہ کے زمانہ میں حکومت کی اصلاح کا بیڑہ اٹھا کر تین سال گوالیار جیل میں رہنا پسند نہیں کیا۔ کیا حضرتِ امام حسین رض نے یزیدی حکومت سے ٹکر نہیں لی۔ اور کیا ان کی نیت سوائے اصلاح کے اور کچھ ہو سکتی ہے۔

پھر کیا علماء کا فرض نہیں کہ وہ اس آڑے وقت

گمشدہ پیر شصت سالہ کی تلاش

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کو لاہور، دفتر مرکزیہ میں بذریعہ تیز گام بتاریخ ۳۰۔ جنوری ۵۸ء پہنچنا تھا۔ لیکن وہ نہ پہنچ سکے۔

مولانا عبدالواحد صاحب ناظم مرکزیہ بھی ان کے متلاشی تھے ان کا بیان ہے کہ میں مذکورہ بالا تیز گام میں مذکورہ تاریخ کو لاہور پہنچا۔ میں نے مولانا کو اس گاڑی میں نہ پایا۔

مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلےٰ مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لاتے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ مولانا غلام غوث صاحب راولپنڈی سے تو سوار ہو گئے تھے ان دو معتبر شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ راولپنڈی اور گوجرانوالہ کے درمیان کہیں گم ہوتے ہیں۔ یا ...... گئے ہیں۔ درمیان میں دو ضلعی سٹیشن ہیں ایک جہلم اور دوسرا گجرات۔ اس لئے مولانا عبداللطیف صاحب یا سیّد عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری پر شک ہو سکتا ہے۔

حضرت مولانا کا حلیہ اور اتا پتا :-

نورانی گورا چٹا گلابی چہرہ، سفید چمکتی داڑھی، سر پر دو طرہ دار سفید دستار، ایک طرہ چھوٹا دوسرا ان کے علم کے مطابق طویل۔ ان کی چال ایسی کہ ان کے ساتھ چلنے والا جلد ہانپنا شروع کر دیتا ہے۔ جلوت میں بیٹھے ہنستے ہیں اور ہنسلتے ہیں۔ خلوت میں خوف الٰہی سے روتے ہیں۔

جلسے میں حقائق پر مبنی مدلل تقریر کرتے ہیں۔ اس لئے گمراہ کن تحریک میں شامل ہونے والے اپنی حالت پر سوچنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہر گمراہ تحریک کے مقابلے میں مجسم دلیل قاطع اور برہان ساطع۔ ہر فن مولا ہیں، ان کے اداریہ پر کئی ایک نے استعفیٰ دیدیا کئی ایک لکھ رہے ہیں۔ اگر ان کی سرگرمیوں کا یہی عالم رہا تو منکرین حدیث، حدیث کے قائل ہو جائیں گے۔ اور صحابہ کرام و اولیائے عظام پر وار کرنے والے تائب ہو جائیں گے۔

کرسیوں والے ان سے لرزہ بر اندام ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اگر اس مُلّا نے ووٹ کی قیمت سمجھا دی تو ہماری کرسی چھن جائے گی۔ ہماری رشوت بند ہو جائے گی۔ دین کا چرچا ہوگا، قرآن کا قانون ہوگا۔ اس لئے وہ انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے داخلے پر پابندی عائد کرائی جائے۔ انہیں تڑپنے اور پھڑکنے کی بھی اجازت نہ ہو۔ بلکہ ضلع ہزارہ ہی میں دم گھٹ کر مر جائیں لیکن جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے۔

ان کی تقریر سے عوام ووٹ کی قیمت سمجھ رہے ہیں۔ اور خاص ووٹ کی قیمت سمجھانے پر اُتر آئے ہیں۔ ان کی تقریر سننے والا دوبارہ ....

ان کی تقریر سُننے کا متمنی ہوتا ہے۔ اس لئے سارے مغربی پاکستان میں ان کی مانگ بڑھ رہی ہے۔

لاہور، دفتر مرکزیہ میں ان کی ڈاک کا فائل پُر ہو چکا ہے مولانا عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ کا بھی خط آچکا ہے۔

انہیں بھی ان کی اشد ضرورت ہے۔ فاضل رشیدیہ جالندھری، ناظم اعلےٰ منٹگمری اور کئی دوسرے حضرات ان کے لئے لاہور کا چکّر کئی بار کاٹ چکے ہیں۔ مرکزی دفتری نظام بھی ان کی آمد کا متمنی ہے لہٰذا جو صاحب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا سُراغ لگا کر ان کا پتہ بتائیں اصلی سلاجیت کا تحفہ پیش کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی صاحب انہیں لاہور دفتر مرکزیہ میں لے آئیں تو جب تک لانے والے صاحب لاہور میں قیام پذیر ہونگے ناظم دفتر ان کا حق مہمانی ادا کریں گے

المعلن (غازی) خدا بخش مینجنگ ایڈیٹر
ترجمان اسلام لاہور

تلاشِ گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی عبدالخالق ولد مولانا محمد سعید صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مظفر گڑھ شہر۔ رنگ گندمی خاکی جیکٹ خاکی شلوار، گلابی پاپلین کی قمیص، سرخ اور سفید رنگ کا سویٹر پہنے، نیلا اور سفید گلوبند اوڑھے پاؤں میں براؤن چپلی، بعمر گیارہ سال مورخہ ۲۰ $\frac{1}{58}$ سے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو حسب ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ علاوہ کرایہ آمد و رفت دس روپے انعام دیا جائے گا۔ اور اللہ تبارک و تعالےٰ اس کا اجر دے گا۔

عبدالقادر آزاد ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت
مظفر گڑھ شہر

بقیہ اداریہ صفحہ ۳ سے آگے

میں اسلام سے وفاداری کا حق ادا کریں۔ اور میدان میں نکل کر ان لوگوں کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں جو دین اور علماء دین کو مٹانے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں

یہ ایک آئینی اور قانونی مقابلہ ہے۔ جہاں تمام پارٹیاں اپنے ذاتی مفاد کے لئے کوشش کر رہی ہیں وہاں علماء اسلام دینی وقار کے لئے کیوں اپنی مساعی وقف نہ کریں۔

وما علینا الا البلاغ

بقیہ لمعات : صفحہ ۱ سے آگے

ہے اور اس کی وجہ ہمارے وزیر اعظم جناب "نون" کا تذکرہ ہے۔ پردہ اُٹھ جانے سے ہمارے نزدیک تو وقارِ نساء پر بہت بڑی زد پڑتی ہے۔ مگر دیکھئے اسکے م

بقیہ حکم زکوٰۃ

ایک حصّہ کمزور افراد کے لئے نکالے۔ نیز ریاست اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے کہ کوئی فرد ضروریات سے محروم نہ رہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ اصل بھی تسلیم کہ معیشت کے لحاظ سے تمام افراد و طبقات کی حالت یکساں نہیں ہو سکتی۔ اور یہ عدم یکسانیت اکثر حالتوں میں قدرتی ہے۔ کیونکہ سب کی جسمانی و دماغی استعداد یکساں نہیں۔ اور جب استعداد یکساں نہیں تو ناگزیر ہے جد و جہد معیشت کے ثمرات بھی یکساں نہ ہوں۔ انفرادی ملکیت کا حق تسلیم کر لیا جائے۔ اور جو جس قدر حاصل کر سکتا ہے وہ اس کا ہے۔ بہرحال قرآن نے مسئلہ کا جو حل تجویز کیا ہے وہ یہ ہے کہ مدارج معیشت کی مساوات قائم نہ ہو۔ لیکن حق معیشت کی مساوات ضرور قائم ہو۔ یعنی وہ کہتا ہے کہ یہ بات ضروری نہیں کہ سب کو ایک ہی طرح سامان معیشت ملے۔ لیکن ضروری ہے کہ ملے سب کو۔ اور سعی و ترقی کی راہ پر یکساں طور سے کھل جائے۔ اس نے ہر طرح نسلی، خاندانی، جغرافیائی اور طبقاتی امتیاز مٹا دیئے۔ اس نے وہ تمام رکاوٹیں دور کر دیں۔ جو سوسائٹی کے اونچے طبقوں نے کمزور افراد کی خوشحالی و ترقی کی راہ میں پیدا کر دی تھیں۔ اس نے قانون سازی کے ذریعہ دولت کا احتکار و اختصاص روک دیا۔ اس نے سوسائٹی کے ہر گوشہ میں دولت کے اکتناز کی جگہ دولت کی تقسیم پر زور دیا۔ اس نے اس بات سے قطعاً انکار کیا کہ دولت مندی بجائے خود ایک حق ہے۔ اس نے بے اعتدالانہ سرمایہ داری کی تمام راہیں روک دیں اس نے سود کی ہر شکل حرام کر دی۔ اس نے جوئے کو کسی حال میں جائز نہ رکھا۔ پھر ان تمام باتوں سے بڑھ کر یہ کہ انسانی زندگی کے اعمال کے حق میں انفاق فی سبیل اللہ کو نمایاں جگہ دی۔ اور ہر کمانے والے کو سالانہ ٹیکس کے ذریعہ مجبور کر دیا۔ کہ وہ اپنی آمدنی کا ایک حصّہ دوسروں کے لئے بھی نکالے۔ بس یہ ہے۔ جو اسلام نے اجتماعی نظام کا بنایا ہے

لسان العصر کیا فرماتے ہیں :

پردہ اُٹھ جانے کا آخر یہ نتیجہ نکلا
جس کو بیٹا وہ سمجھتے تھے وہ بھتیجا نکلا

ایک دوسری جگہ ان کا ارشاد یوں ہے

یہ پردہ در کو سوتے قوم کس نے بھیجا ہے
کہ جس کی بحث سے مجروح ہر کلیجا
یہی ہے عقدہ کشائی قوم تو اِک دن
ازار بند کو کہہ دیں گے جنس بے جا

علامہ اقبال نے اکبری رنگ کو خوب نبھا

ان کا ارشاد ہے :

شیخ صاحب بھی کوئی پردے کے اب حامی نہیں
مفت میں کالج کے لڑکے ان سے بدظن
وعظ میں کل آپ نے فرما دیا ہے صاف صاف
پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی و تبلیغی سرگرمیاں

...ابی حلقہ کنڈہ کوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ)

...ل قریہ صادق آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عظیم الشان ...س زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمد عمر الدین صاحب ...امیر ضلع جیکب آباد منعقد ہوا۔ ابتدا میں مولانا ...الحمید صاحب امیر جمعیۃ قریہ صادق آباد نے ایک ...مختصر تقریر بیان فرمائی۔ جس میں حکومت کی بدعنوانیوں ...کا ذکر تھا۔ مولانا موصوف نے فرمایا ملک و ملت کی ...حالت روز بروز پست ہو رہی ہے۔ یقیناً پہلے یہ ...حالت نہ تھی۔ اس کی ذمہ داری ارباب اقتدار پر ...عائد ہوتی ہے۔ چونکہ جس مقصد کے لئے پاکستان ...حاصل کیا گیا تھا۔ آج اس کے خلاف قدم اٹھا رہے ...ہیں۔ کتنا عرصہ گزر چکا ہے کہ اب تک ملک میں قوانینِ اسلامی کا نفاذ نہیں۔ فقط ٹال مٹول کر رہے ہیں حتی ارباب اقتدار کو چاہیئے کہ ملک پاکستان میں قوانینِ اسلامی جلد نافذ کریں۔ تاکہ یہ بیحیائی۔ رشوت خوری۔ بیروزگاری اور یہ فتنہ و فسادات ختم ہو جائیں۔ آخر میں حاضرینِ مجلس سے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کے لئے پُرزور الفاظ میں اپیل کی اور شیخ المشائخ حضرت مولانا مولوی حماد اللہ صاحب ہالیجوی کا جمعیۃ میں شامل ہونے کا اعلان اخبار ترجمان اسلام سے پڑھ کر سنایا۔

بعد میں صدر صاحب نے ایک نہایت لبسیط و مدلل تقریر فرمائی۔ جس میں سیرتِ نبویؐ و مدح صحابہؓ پر روشنی ڈالنے کے بعد عوام الناس سے خطاب فرمایا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرامؓ نے اسلام اور دین متین کی بلندی کے لئے کس قدر قربانیاں کیں کہ وطن۔ مال۔ اولاد اور بیوی تک چھوڑنا پڑا۔ لیکن اسلام کا دامن نہ چھوڑا۔ افسوس آج اس اسلامی ملک میں کھلم کھلا یہ کہا جا رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کی کوئی ضرورت نہیں۔ خلفاء راشدین اور صحابہؓ کے فیصلوں کی کوئی اہمیت نہیں۔ اور یہ بھی علی الاعلان کہا جا رہا ہے کہ قرآن مجید قانون کی کتاب نہیں۔ احادیث کا انکار کیا جا رہا ہے۔ مسٹر مودودی صاحب نئے مجتہد بن کر عالم اسلام میں بگاڑ شروع کر رہے ہیں۔ غرض قرآن مجید اور اسلام کو بازیچۂ اطفال بنا رہے ہیں۔ آہ آج یہ اسلام کی آواز کون سنے۔ عوام الناس اپنی کاشتکاری، زمینداری، دکانداری، ملازمت وغیرہ میں مشغول ہیں۔ اور ہر ایک زبانِ حال سے یہ کہہ رہا ہے اسلام سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ (الّا ماشاء اللہ) باقی بیچارے وزراء وزارتوں۔ عہدوں اور کرسیوں کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اسلام اور اسلامی احکام سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ اس لئے اے عامۃ المسلمین جاگو ہوشیار ہو جاؤ۔ غفلت کی نیند نہ سو جاؤ۔ آؤ اب بھی (وہی) اسلام وہی قرآن مجید اور سنّتِ نبویہؐ موجود ہیں۔ مگر صداقت اتحاد و تنظیم کی ضرورت ہے۔ الحمد للہ آج جمعیۃ کی تنظیم اتحاد جاری ہے۔ جس میں شامل ہو جاؤ تاکہ اسلام کا بول بالا ہو۔

سامعین نے مولانا کی تقریر کی بہت تعریف کی۔ اور سب نے ہاتھ اٹھا کر وعدہ کیا ہم سب جمعیۃ کے اغراض سے متفق ہیں اور کافی تعداد میں رکن بن گئے۔ آخر میں ووٹ کی اہمیت بیان کی گئی۔ تین قرار دادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں قانونِ اسلامی جلد نافذ کریں۔

(۲) یہ اجلاس صدر مملکت مرزا سکندر صاحب نے کلوکیم لاہور میں جو دنیا کے مندوبین کے سامنے علماء اسلام کی توہین کی ہے اس پر اظہار رنج و الم کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس حکام متعلقہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی پشاور پر اچانک حملہ کرنے والے کو عبرتناک سزا دے۔

یار محمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام قریہ صادق آباد سندھ

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ سراوان ریاست قلات

دس ہزار روپے کی ضمانت پر رہا تو کر دیئے گئے لیکن ڈویژن کے عوام کو افسران بری طرح ہراساں کر رہے ہیں۔ کیا پاکستان میں اسلام کو فروغ دینا جرم قرار دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو پھر یہ خوف و ہراس پیدا کرنے کی پالیسی قطعاً ناجائز ہے۔ ڈی سی صاحب توجہ فرمائیں، جو افسر بھی ناجائز دباؤ ڈالے اس سے باقاعدہ بازپرس کی جائے۔ افسران قوم کے خادم ہیں ان میں خدمت کا جذبہ پیدا ہو تاکہ عوام ان کے جائز احکام کی مخالفت نہ کریں۔

راعی اور رعایا کے تعلقات کی درستی میں پاکستان کا استحکام ہے۔ اگر رعایا روٹھی رہی تو وہ پاکستان کی ترقی میں کیسے کوشاں ہوگی۔ حکام کو سختی کی پالیسی ترک کر دینی چاہیئے۔ عوام کو بھیڑ بکری نہ سمجھا جائے۔ پاکستان اب آزاد ملک ہے۔ اس کے باشندے آخر انسان ہیں۔ ہماری جمہوریہ، جمہوریہ اسلامی ہے اسلام سلامتی چاہتا ہے۔ یہاں امن کا دور دورہ ہو۔ عادلانہ نظام ہو۔ پاکستان کا ہر باشندہ مسلم ہو یا غیر مسلم کوئی بھی مظلوم نہ ہو۔

حق کی آواز کی تائید کی جائے۔ اسے دبایا نہ جائے یہاں جو بھی خدا کا کلمہ بلند نہیں ہونے دیتا وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ پاکستان سے دشمنی کرنے والے اس حقیقت پر غور کریں۔ اور ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ پاکستان میں انتشار پیدا کر کے وہ اسے مضبوط بنا رہے ہیں یا کمزور کر رہے ہیں۔

عبد الوہاب۔ سریاب کوئٹہ (بلوچستان)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس عمومی کا اجلاس

دو نشستوں میں ہوا۔ حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی رکن مجلس عاملہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان مولانا صاحبزادہ عبد الباری صاحب ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ اسلام ضلع پشاور خصوصی دعوت پر شریک ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب نے کی۔ اور دوسرے اجلاس کی صدارت امیر ضلع حضرت لطف الرحمٰن صاحب نے کی۔ مندرجہ ذیل حضرات نے بھی شرکت کی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد۔ مولانا عبد الحنان صاحب جہانگیر۔ مولانا عبد الواحد صاحب ڈاگئی۔ مولانا اسلام الدین صاحب توروڈھیری۔ ڈاکٹر صاحب شاہ صاحب توروڈھیری۔ مولانا اشرف الدین صاحب۔ مولانا عبد الحق صاحب۔ حاجی عبد الغفار صاحب مردان۔ قاضی فضل البیان صاحب۔ مولانا محمد اکبر صاحب صوابی۔ حکیم سید علی شاہ صاحب جہانگیرہ۔ مولانا عبد القیوم صاحب۔ مولانا عمر حیات صاحب حکیم جمال الدین صاحب۔ حافظ محمد یوسف صاحب۔ مولوی فیض محمد گل صاحب مولوی شمس الہدیٰ صاحب۔ مولوی امین الحق صاحب توروڈھیری۔ مولوی حکیم ضیاء الاسلام صاحب ہوتی۔ ملک علی اکبر خاں صاحب۔ مولوی پیر مبارک شاہ صاحب مولوی حافظ محمد ایوب صاحب۔ مولوی تحسین اللہ صاحب مولوی عبد العزیز صاحب۔ مولوی کمور شاہ صاحب۔ مولوی عبد القدوس صاحب ناظم اعلےٰ۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل سب کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ امیر ضلع۔ ناظم اعلےٰ۔ مولانا عبد الحنان صاحب۔ مولانا عبد الواحد صاحب۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا عبد العزیز صاحب۔ مولانا فیض محمد صاحب مولانا سیف الرحمٰن صاحب۔ یہ کمیٹی تمام ضلع میں جلسوں اور توسیعی پروگرام جمعیۃ بنائے گی۔ اجلاس میں ذیل کی تجاویز پاس ہوئیں۔

قرارداد نمبر۱ تعزیتی قرارداد :- یہ اجلاس

شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی۔
۲۔ اسلامی کالوکیم میں مصری مندوب ڈاکٹر دراز
۳۔ مولانا شوکت احمد صاحب ممبر مجلس عاملہ ستی جمعیۃ
۴۔ اہلیہ محترمہ الحاج علی اکبر صاحب ممبر مجلس عاملہ ضلعی جمعیۃ، کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم و حزن کرتا ہے۔ اور ان کے لپسماندگان سے ہمدردی و تعزیت کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے کہ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے لپسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

قرارداد نمبر۲ یہ اجلاس مفتی سرحد مولانا عبد القیوم

صاحب پولیٹکل رکن جمعیۃ علماء اسلام سرحد پر جمعیۃ ... کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس پُراسرار سازش کا کھوج لگاکر متعلقین کو قرار واقعی سزا دے۔

قرارداد نمبر ۳ یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب مردان کی توجہ ان کے اس وعدہ کی طرف مبذول کراتا ہے جو انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام بتائید عامۃ المسلمین کے متفقہ مطالبہ کے جواب میں کیا تھا۔ کہ صاحب موصوف ضلع میں دارالنسوان کے قیام سے پار ہوتی سے طوائفوں کا اڈہ ختم کریگا۔ نیز مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ضلع بھر میں ناچ وگانے پر پابندی میں مزید توسیع کرے۔

قرارداد نمبر ۴ یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ ضلع بھر کے کنوینرز اور اراکین جمعیۃ (الف) اپنے متعلقہ با اثر لوگوں سے مل کر ان کے سامنے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد اور ان کی اہمیت اور وقت کا تقاضا پیش کریں۔ نیز حفاظتِ اسلام کے لئے علماء اور دیندار مسلمانوں کو انکی ذمہ داری یاد دلائی جائے۔ اور متفقہ طور پر تمام مسلمانوں کو اسلام کی طرف بلایا جائے۔ (ب) سب ابتدائی ممبران کو باہمی طور پر مربوط رکھنے کے لئے ہفتہ وار اجتماع ایک مرکزی مقام پر رکھا جائے جس میں ہفتہ بھر کے ملکی اور ملی حالات پر روشنی ڈالی جائے۔ آئندہ کے لئے عملی پروگرام بنایا جائے۔ عامۃ المسلمین کو دینی کتب ورسائل کے مطالعے کا شوق دلایا جائے۔ احکام شریعت پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی جائے۔ صفائی معاملات کی طرف خصوصی توجہ ہو۔ (ج) نفاذ قانونِ اسلامی کے لئے مجاہدانہ جذبہ پیدا کیا جائے۔ (د) غرباء کے مختلف طبقوں کی تنظیم اور ان کے معاشی مصائب میں مدد کی جائے۔ (ذ) رضاکاروں کی بھرتی اور ان کی تربیت کے لئے دینی اور فوجی تربیت کا انتظام کیا جائے۔ (س) تعلیم بالغاں کا مساجد میں انتظام کیا جائے خصوصاً ابتدائی جمعیتوں میں دینی تعلیم کا اہتمام کیا جائے (ز) ضلعی دفتر سے رابطہ تحریر مضبوط کیا جائے۔

قرارداد نمبر ۵ : یہ اجلاس میاں افضل حسین صدر کالوکیم کمیٹی کے غلط انتخاب۔ مرزائیت نوازی اور غلط عقیدت نوازی پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ کہ انہوں نے اسلامی کالوکیم میں اکثر ان ڈاکٹروں۔ پروفیسروں، اور نام نہاد روشن خیال مفکروں کو دعوت دے کر پاکستان کو دعوت دے کر پاکستان کو دُنیا اور خصوصاً عالم اسلام میں ذلیل کر دیا۔ جنہوں نے گمراہ کن اور غیر اسلامی مقالات کالوکیم میں پڑھ کر سُنائے۔ نیز یہ اجلاس عرب ممالک کے غیور نمائندگان کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ جنہوں نے کالوکیم میں قرآن وسنت کی مدافعت میں خدمات انجام دیں اور پاکستانی نمائندوں کے غیر اسلامی خیالات سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ خیالات چند حکام، درباری علماء یا فرنگ زدہ روشن خیالوں تک محدود ہے۔

قرارداد نمبر ۶ : یہ اجتماع صدر مملکت کے ان غیر محتاط خیالات کے متعلق جو انہوں نے اسلامی کالوکیم کے افتتاح کے موقع پر اسلام میں مُلّائیت کے موضوع پر ظاہر کئے تھے ... کی شکایت کا اظہار کرتا ہے۔ یہی خادمانِ دین انگریزی سامراج کے دور وجبروت میں مسجد اور دین کی خدمات میں ہزار مشکلات کے باوجود منہمک رہے۔ اور اسلام اور مسلمانوں کے وجود کو برقرار رکھا۔ جن کی بدولت آج وہ مسندِ صدارت پر متمکن ہیں۔ ہم صدر مملکت کو اسلامی تاریخ کے مطالعے کی اپیل کرتے ہیں۔ تاکہ وہ علماء کی صحیح تاریخ سے باخبر ہوکر آئندہ کے لئے ان کے اقوال صحیح علمی بصیرت سے مزین وآراستہ ہوں۔

قرارداد نمبر ۷ : یہ اجتماع آرٹ کونسل اور کلچر کے نام سے عریانی اور فحاشی کی تبلیغ واشاعت کو انتہائی نظرِ حقارت سے دیکھتا ہے اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں اس وبائے عام کو روکنے کی مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور آرٹ کونسل کو رقص وسرود کی محفلوں کی ہرگز ہرگز حوصلہ افزائی نہ کیجائے بیرون واندرونِ ملک میں حکومت کی سرپرستی میں کلچر کے نام پر رقص وسرود کی محفلوں کا انعقاد کلیۃً روک دیا جائے۔

قرارداد نمبر ۸ : یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ کہ منکرینِ قرآن وسُنّت کے دماغوں سے نکلا ہُوا قانون مسلمانوں کو ہرگز ہرگز منظور نہ ہوگا۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ لاکمیشن سے اولین فرصت میں منکرینِ قرآن وسنّت بالخصوص مسٹر پرویز کو نکال کر مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اضطراب کو دُور کیا جائے۔ نیز موجودہ لاکمیشن میں اسلام پرست افراد سے اپیل ہے کہ وہ منکرینِ قرآن وسُنّت افراد کی موجودگی میں لاکمیشن سے بائیکاٹ کریں۔

قرارداد نمبر ۹ : یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ لاکمیشن کا موجودہ صدر مسٹر پرویز کے عقائد کا ترجمان ہے۔ عامۃ المسلمین کو ان سے قرآن وسنّت کی مدافعت کی امید نہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ موجودہ صدر کی جگہ قرآن وسُنّت کا ماہر اور اس کا احترام کرنے والا دوسرا صدر مقرر کرے۔

قرارداد نمبر ۱۰ : یہ اجلاس اس حقیقت کا اظہار کرتا ہے کہ اس خطّہ کی اقتصادی حیثیت زیادہ تر کاشتکار طبقہ پر منحصر ہے۔ جبکہ کاشتکار طبقہ موجودہ گنّے کے نرخ پر مطمئن نہیں ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکام متعلقہ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مفاد کی خاطر گنّے کے نرخ ۲/۴ مقرر کرے۔

قرارداد نمبر ۱۱ : یہ اجلاس اس اخباری خبر پر اظہارِ تشویش کرتا ہے کہ آئندہ قیوم سٹوڈیم پشاور میں ہونے والے مینا بازار میں جُوا بازی کی اجازت دی گئی ہے۔ جُوا بازی اور ہر قسم کے فحاشی ملک کے لئے تباہ کن ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس ڈپٹی کمشنر صاحب پشاور سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آئندہ قیوم سٹوڈیم میں ہونے والے تمام غیر شرعی ازتکاب کی ممانعت کرے۔ اور عامۃ المسلمین کے جذباتِ اسلامی کا احترام برقرار رکھے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے سرپرست اور روح رواں مولانا شمس الحق صاحب افغانی کی تقریر دلپذیر

مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات ضلع مردان کی مجلس عمومی میں شرکت کے لئے مردان پہنچے۔ اراکینِ مجلس استقبالیہ نے معزز مہمان کا استقبال کیا۔ خاکسار منزل کے وسیع ہال میں مجلس کے اراکین، معززینِ شہر اور ممتاز وکلاء حضرات کے علاوہ صداقت کالج واکبر میموریل کالج مردان کے طلباء حضرت علامہ افغانی کے ارشادات گرامی سُننے کے لئے نہایت بیتابی سے منتظر تھے۔ آپ کی صدارت میں یہ اجلاس منعقد ہُوا۔ امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے افتتاحی تقریر میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی طرف سے حضرت موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی آمد پر خوشنودی واطمینان کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حضرت علامہ نے اپنی خصوصی شان میں آیتِ قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے کہا۔ کہ دُنیاوی زندگی میں انسان کے لئے اسلام کے علاوہ دوسرے ضابطہ حیات پر چلنا دُنیا وآخرت میں باعث تباہی وبربادی ہے۔ اسلام مذہب وسیاست کا مجموعہ ہے۔ اگرچہ دشمنانِ اسلام نے اسلام کو دو حصوں میں منقسم کیا۔ ایک مذہب دوسرا سیاست۔ اور کہا کہ اسلام مذہب تک محدود ہے۔ سیاست کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن قرآنی نظریہ اس کے خلاف ہے۔ قرآن نے مذہب وسیاست کا نام اسلام رکھا ہے۔ ہمارا ملک پاکستان، اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا ہے۔ پاکستان کا استحکام اسلام کے استحکام میں مضمر ہے۔ اگر پاکستان کے مسلمان دین وسیاست میں اللہ اور اس کے رسول کی راہ سے ہٹ گئے۔ تو مسلمانانِ پاکستان اگر آسمان تک بھی ترقی کریں تو وہ ترقی نہیں بلکہ ترقی نما تنزّل ہے اس لئے مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے دین وسیاست میں علماء کی تنظیم اور وحدت بشکل جمعیۃ علماء اسلام ضروری ہے پاکستان سے قبل بھی علماء کرام مذہب اسلام کے محافظ رہے اور مسلمانوں کے وجود کو برقرار رکھا۔ اگر علماء غفلت سے کام لیتے تو آج ہندوستان میں ایک کلمہ گو بھی نہ ہوتا۔ اور نہ اسلام کے نام پر ملک حاصل ہوسکتا تھا۔ صحیح فہم وتدبر رکھنے والے یہی نتیجہ نکالیں گے۔ کہ پاکستان کا وجود علماء کرام کی صحیح دینی خدمت کا نتیجہ ہے۔ انگریزی دور جبروت سے قبل مسلمانوں کا ایک خیال اور ایک ہی فکر تھا۔ اللہ اور رسول کے نام پر جو کوئی آواز بلند کرتا تھا تو مسلمانوں کی گردنیں اطاعت کے لئے جھک جاتی تھیں۔ لیکن غلامی کا بُرا ہو کہ انگریز نے اپنے دور اقتدار میں مادی ترقی کو پسِ پشت ڈالتے ہُوئے مذہبی اقتدار کو پست کیا۔ چنانچہ جو کوئی بھی اسلام کا نام لیتا ہے تو مذہبی فرقہ تک محدود کرتے ہوئے مُلّا کی آواز سے پکارتا ہے۔ اسلام کو دو حصوں میں منقسم کرکے مذہب کو مُلّا تک محدود کیا اور سیاست کو

باقی بر صفحہ ۸ کالم ۳

جداگانہ انتخاب کا مسئلہ اسلامی ہے؟

(از جناب (قاری) عبد الغفار صاحب اکوڑہ خٹک)

ی کو یہ معلوم نہیں کہ جداگانہ یا مخلوط انتخاب
سلامی ہے یا غیر اسلامی ہے - تو قصور کس
ہے

بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ ست

م ناظرین کرام پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں - کہ
نتخاب کا مسئلہ بھی غیر اسلامی ہے - اور اسلام
ق نہیں ہے - وجہ ظاہر ہے - اس لئے کہ ہماری
مسلمان ہونے کی ہے - اور ہم کو اس مسئلہ پر
رنا بھی اسی حیثیت سے چاہیئے - تاکہ اصل حقیقت
یت مسلم نمایاں ہو جاتے - کیونکہ مسلم اپنی زندگی
شعبہ اور حیات کے پرسکون اور زندگانی کی ہر
کو قانونِ اسلام کے تحت ہونا جزو زندگی سمجھتا
وہ ہمہ تن میثاق خداوندی کے سامنے جھکا رہتا
اور اسی میثاقِ خداوندی کی موجودگی میں کسی مسلم
ق حاصل نہیں ہو سکتا ہے - کہ وہ اپنی طرف
ی چیز پر قیود لگا کر مذہب میں داخل کرے -
ا چیز کے متعلق چاہے - اسے ناجائز قرار دے -
سلم ہر چھوٹے اور بڑے معاملہ میں شریعت اور
شریعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت کو
ری اور لازم قرار دیتا ہے - ورنہ بحالتِ دیگر گویا
پنے لئے منصبِ تشریع تجویز کرتا ہوگا - جیسا کہ
حضرات دورِ حاضرہ میں اپنے لئے یہ منصب
کرتے ہیں - بس جو شخص اس مقصد صحیح کو صحیح طور
رلے گا - اور اسی انتخابی مسئلے کو سامنے رکھے گا -
ان کے نزدیک یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو
ئے گی - کہ یہ مسئلہ غیر اسلامی ہے - کیونکہ اس
ے متعلق ہم کو شریعت یا ہادی شریعت صلی اللہ
یہ وآلہ وسلم کی طرف سے کوئی اجازت نہیں ملی
ے - اور جن لوگوں کے نزدیک یہ مسئلہ جزو ایمان
ر مسلمانوں کا عقیدہ اور نظریہ اسلامی ہے
ان کو چاہیئے کہ اس کے اسلامی ہونے کے
ئے شریعت یا ہادی شریعت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی اجازت کی نشاندہی فرمائیں تاکہ
شور و غوغا ختم ہو جاتے - ورنہ مسلم کو اس بات
ر اطمینان نہیں کہ اس کے اسلامی ہونے کے لئے
ہ دلیل پیش کی جاتے - کہ چونکہ مسلم قومیت جداگانہ
ہے - اس لئے ان کی سالمیت جداگانہ انتخاب
ہی میں ہے - بلکہ ایک حقیقی ٹھوس مؤثر دلیل کی
ضرورت ہے - جو نص کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہما
اور اجماع امت میں سے کہیں موجود ہو - صرف
اس غوغائی شکل سے اس مسئلے کا اسلامی ہونا ثابت
نہیں ہو سکتا -

جمہوریہ مفتاح العلوم سبی کا سالانہ
عظیم الشان جلسہ

۱۲ - ۱۳ - ۱۴ فروری ۱۹۵۸ء کو مدرسہ کے وسیع
احاطہ میں منعقد ہوگا - جس میں حضرت مولانا عبد اللہ صاحب
درخواستی، مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ
علماء اسلام مرکزیہ، مولانا محمد علی صاحب ناظم اعلیٰ
تحفظ ختمِ نبوت، مولانا قاضی احسان احمد صاحب
شجاع آبادی تشریف لائیں گے -

خیر اندیش حاجی نور احمد خادم مدرسہ مفتاح العلوم
نزد مارکیٹ سبی

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کی تمام شاخوں اور
کارکنان و ہمدردان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ چندہ
دیتے وقت سفیر سے سند ملاحظہ فرما لیا کریں - بغیر سند
دفتر، کوئی صاحب بھی چندہ جمع کرنے کا مجاز نہیں
ہے - اور بغیر مصدقہ رسید کے کسی کو چندہ نہ دیا جائے -
اس وقت حضرت مولانا عبد الحی صاحب مبلغ ضلع
اور مولوی دوست محمد صاحب ضلع و شہر میں فراہمی چندہ
کے لئے مقرر ہیں -

احباب ان سے تعاون فرمائیں اور اسی طرح ضلعی
جمعیت کے نظام کو مضبوط بنانے کے لئے ہماری مدد
فرمائیں - عبد المجید ناظمِ دفتر

پروگرام کی تبدیلی

منٹگمری میں اکابرِ جمعیۃ علماء اسلام کا وفد ۱۶ مارچ
۱۹۵۸ء کو پہنچے گا - اور رات کو جمعیۃ علماء اسلام کا
اجلاس ہوگا -

۱۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو اوکاڑہ میں یک روزہ کانفرنس
کی تجویز ہے - حضرات ناظمین مرکزیہ اس پروگرام کی منظوری
سے مطلع فرمائیں -

گویا ضلع منٹگمری کے لئے ۱۶/۱۷ کی تاریخوں پر غور فرمایا جائے -

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مظفر گڑھ

کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کے لئے
مولانا محمد اشرف صاحب کو مبلغ مقرر کیا گیا ہے - سابقہ
مبلغ علیحدہ ہو گئے - بحیثیت مبلغ ان کا جمعیت سے کوئی
تعلق نہیں رہا - موجودہ مبلغ کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں
اور ان کی تاریخ پروگرام دیگر معلومات ضلعی دفتر وقت
سے معلوم کریں -

جمعیۃ الطلبہ دار العلوم حقانیہ کا سالانہ جلسہ

زیرِ صدارت حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث و مہتمم تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے -
مقررین حضرات: - حضرت العلامہ شمس الحق افغانی
رکن مرکزی مجلس عاملہ، حضرت علامہ مولانا خالد محمود صاحب
ایم اے، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ
سرحد - حضرت مولانا عبد الحنان صاحب ہزاروی ممبر
مرکزی مجلس عاملہ، مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی

ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلبہ دار العلوم حقانیہ

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کی آٹھویں سالانہ
کانفرنس منٹگمری

بتاریخ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء - جمعہ - ہفتہ - اتوار
مقام منٹگمری -

بسرپرستی حضرات اکابر جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ و
مجلس ختم نبوت، و تنظیم اہل سنت، و تبلیغی جماعت منعقد
ہو رہی ہے - جس میں پاکستان اور ہندوستان کے علماء کرام
کو دعوت دی گئی ہے -

فاضل رشیدیہ جالندھری ناظم

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں:

ایجنٹ حضرات کی خدمت میں تاکیداً عرض کیا جاتا
ہے کہ آپ صاحبان کی طرف کافی بل جمع ہو گئے ہیں - آپ
لوگ اپنے بلوں کی ادائیگی مع بل جنوری جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر
روانہ کر کے ممنون فرمائیں -

"مینجنگ ایڈیٹر"

مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کا آٹھواں سالانہ عظیم الشان
جلسہ

بتاریخ ۲۷ - ۲۸ رجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۷ - ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء
بروز پیر و منگل منعقد ہو رہا ہے - مقررین حضرات: -

۱ - امیر العلماء اعلیٰحضرت مولانا شمس الحق صاحب دامت برکاتہم
سابق استاد دار العلوم دیوبند وزیر تعلیم ریاستہائے متحدہ قلات -
۲ - وقار العلماء حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان - ۳ - فخر العلماء حضرت مولانا
سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام علاقہ سرحد
۴ - مجاہد ملت حضرت مولانا مفتی محمد رحیم صاحب ...

باقی پر صفحہ ۸

متفرق خبریں

راولپنڈی سے خبر آئی ہے کہ محاذ رائے شماری کے دو جلا وطن رہنماؤں میر عبدالاحد اور مسٹر غلام محی الدین کے خلاف ہندوستانی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کی مہم کی سخت مذمت کی ہے۔ کشمیر پولیٹیکل کانفرنس کے جلا وطن لیڈر خواجہ غلام رسول وانی نے بھی مسٹر مینن کے اس بیان پر شدید اعتراض کیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری کے متعلق شیخ عبداللہ کا مطالبہ غداری ہے۔ محاذ رائے شماری کے لیڈروں نے بیان میں کہا ہے کہ شیخ عبداللہ کا مطالبہ ۴۰ لاکھ کشمیریوں کی آواز ہے۔ ہندوستانی حکمرانوں کو جلد یا بدیر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ مسٹر وانی نے کہا کہ ہندوستان کے یہی حکمران جو آج شیخ عبداللہ کو غدار کہہ رہے ہیں ۱۹۵۳ء سے پہلے انہیں کشمیر کا نمائندہ بنا کر پیش کرتے تھے۔

سیالکوٹ سے خبر آئی ہے کہ کشمیر بزم ادب نے ڈاکٹر فرینک گراہم سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کا بھی دورہ کریں۔

شاہ سعود نے مذہبی رہنماؤں اور فنی ماہرین پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا ہے جو خانہ کعبہ کی مرمت کا کام تیزی سے سرانجام دے گا۔ کیونکہ اس مقدس عمارت کے منہدم ہونے کا خطرہ ہے۔ خانہ کعبہ کے انہدام کا خطرہ اس وقت ہوگیا تھا جب شہتیروں کے کرم خوردہ ہونے کے باعث چھت میں دو میٹر لمبے شگاف پڑ گئے تھے۔ اسی خطرناک قسم کے شگاف خانہ کعبہ کی دیواروں میں پائے گئے۔ شاہ سعود مرمت کے کام کا جائزہ لینے کے لئے جمعرات کو مکہ معظمہ جا رہے ہیں۔

سوویت یونین پارلیمانی وفد کے قائد مسٹر بینیڈکٹوف نے کہا کہ سوویت یونین پاکستان کو اقتصادی اور فنی امداد دینے کو تیار ہے۔ اور اس کے بدلے کسی قسم کا سیاسی تعاون نہیں چاہتا۔

ظاہر شاہ فرمانروائے افغانستان نے کراچی یونیورسٹی کی ڈاکٹر آف لاء کی ڈگری قبول کرتے ہوئے افغان قوم کی جانب سے مشرقی اقوام اور مسلم ممالک کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ یہ اعزازی ڈگری چاندی کی صندوقچی میں رکھ کر پیش کی گئی۔ شاہ افغانستان نے سبز مخمل کا گاؤن پہنتے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ پاکستان کی نئی نسل سائنس کی تعلیم حاصل کرے۔ اور وہی مفاد حاصل کرے۔ جو سائنس میں ترقی پانے والے دوسرے ممالک حاصل کر رہے ہیں۔ (ترجمان اسلام۔ اور اچھے اخلاق کا حامل بنائے) شاہ کا طیارہ کراچی سے راولپنڈی روانہ ہوگیا۔ وہاں کم از کم دو لاکھ افراد نے شاہ افغانستان کے اعزاز میں ہونے والی فوجی پریڈ دیکھی۔ پاکستانی تاریخ میں کبھی اتنی توپیں اور اسلحہ کی پریڈ میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ پریڈ کے بعد شاہ راولپنڈی سے کابل روانہ ہو گیا۔

دوسرا مصنوعی سیارہ چھوڑنے کے لئے امریکہ کی کوشش ناکام ہوگئی۔ آج پانچ پونڈ کا سیارہ خلا میں لے جانے والا راکٹ

دین کارڈ چھوڑا گیا تو چند سیکنڈ تک وہ سیدھا پرواز کرتا رہا۔ لیکن کئی ہزار فٹ کی بلندی پر جا کر اس کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ اور دو سیکنڈ کے اندر وہ پھرکی کی طرح گھومتے ہوئے زمین پر آ رہے جب وہ زمین کے نزدیک آئے تو ان کے اندر بھڑکتے ہوئے شعلوں میں آس پاس کا سارا علاقہ روشن ہوگیا۔ اس کے فوراً بعد دوربانی میں دو دھماکے سنائی دیئے۔

اکابر جمعیۃ علماء اسلام سرحد جنوبی اضلاع سرحد کے دورہ پر

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے زعماء و اکابر حضرت العلامہ مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام سرحد۔ مولانا صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد جنوبی اضلاع سرحد کے دورہ پر ۱۳ فروری کو روانہ ہونگے۔ ۱۴-۱۵ فروری ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں: ۱۶-۱۷ فروری کلاچی میں: ۱۹-۲۰ فروری ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام کی تبلیغی کانفرنس ہے۔

کلاچی میں نجم المدارس کے اجتماع اور ڈیرہ میں دارالعلوم نعمانیہ کے اجتماعات میں بھی شرکت فرمائیں گے۔

ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سرحد

بقیہ جلسہ صفحہ ۷ سے آگے

خطیب جامع مسجد منڈی بہاؤالدین۔ ۵۔ جامع الحسنات حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب جامع مسجد صدر بازار راولپنڈی۔ ۶۔ استاد العلماء حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب خطیب جامع مسجد خوشاب (رجاءً) ۷۔ بلبل پاکستان حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب خطیب جامع وچھہ سرگودھا ۸۔ عمدۃ العلماء مولانا قاری حبیب اللہ صاحب ناظم دارالعلوم لکی مروت (پشتو تقریر) ۹۔ عمدۃ المبلغین جناب مولانا عبدالعزیز صاحب عزیز آباد میانوالی۔ ضلع بھکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام کی خدمت میں بھی دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں۔ قوی توقع ہے کہ یہ سب حضرت نجم المدارس کی سرپرستی فرماتے ہوئے حسب سابق پُرخلوص اور مشفقانہ شرکت سے دریغ نہیں فرمائیں گے۔

خیر اندیش: ناکارہ عبدالکریم غفرلہ مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں مغربی پاکستان۔

ترجمان اسلام کے جن حضرات نے شروع میں مبلغ پانچ روپے چندہ برائے ششماہی بھیجا تھا۔ وہ حضرات ایک روپیہ مزید ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کی میعاد ایک سال کر دی جائے گی۔

مینجنگ ایڈیٹر

اسلام سے خارج کیا۔ حالانکہ اسلام لانے کے بعد
اور غیر مذہبی آدمی کی تفریق اسلام کی عالمگیر طاقت
کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمانوں کے سلاطین
تک اسلام کے شیدائی تھے تو وہ فاتح اور طاق
لیکن جب ان میں عیاشی اور فحاشی سرایت کر
سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ چنانچہ آج ہمیں
ملک کو مضبوط کرانا ہے۔ ہمارے ملک کو اندرو
مشکل مسائل حل کرنے ہیں۔ یہ جب ہوگا کہ ہم پ
مسلمانوں کی طرح قوت ایمانی موجود ہو۔ ایمانی قو
کو اپنانے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ ضرورت ہے ک
کے صحیح پیشواؤں اور علمبرداروں کی رہنمائی میں ا
خدمت کر کے ملک کے ہر مشکل مسئلہ پر قابو پالیں
علماء اسلام مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی رہنمائی ک
ہے۔ علماء اسلام کی منظم قوت اور قرآن و سنت
میں نظام حیات کے تمام شعبوں میں مسلمانوں کی
کرتی ہے۔ پاکستان میں عادلانہ نظام پیدا کرنے
مسلمانوں کو دعوت دیتی ہے۔ ان ہی زرّیں اصو
عمل پیرا ہونے سے اسلام مضبوط ہوتا ہے۔ ا
کی مضبوطی سے ہمارا ملک مضبوط ہوگا۔ اس
تمام دین پرست افراد کو جمعیت کی طرف دعوت
عبدالقدوس ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع

امیر ضلع جمعیۃ مولانا عبدالحق صاحب فاضل د

نے تمام تحصیل ٹانک کا دورہ کیا۔ جگہ جگہ جمعیۃ ع
کے عمومی۔ خصوصی اجتماعات ہوئے۔ مسلمانوں نے
سے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ دلچسپی کا اظہار کیا۔
فروری ۱۹۵۸ء کو ٹانک میں جمعیۃ علماء اسلام کی ت
کانفرنس کے لئے تیاری شروع ہے۔ ذیل کے
میں جمعیۃ علماء اسلام کی جدید تشکیلات ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام میانخانی تحصیل ٹ

امیر۔ مولانا معراج الدین صاحب۔
ناظم اعلیٰ۔ مولانا فضل الدین صاحب

جمعیۃ علماء اسلام شیر علی تحصیل ٹان

امیر مولانا عبدالرحیم صاحب
نائب امیر ملک محمود صاحب
ناظم اعلیٰ مولانا محمد لیٰسین صاحب

جمعیۃ علماء اسلام ابزری تحصیل ٹانک

امیر مولانا غلام محمد صاحب۔ نائب امیر مولانا عبدالل
ناظم اعلےٰ مولانا عبدالمالک صاحب۔ نائب ناظم
عبدالرزاق صاحب۔ خازن قلندر خاں صاحب

جمعیۃ علماء اسلام نند ور تحصیل ٹانک

امیر مولانا فضل احمد صاحب
نائب امیر ملک محمد یار خاں صاحب۔
ناظم اعلیٰ ملک سید خاں صاحب
ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام سرح
جہانگیر پورہ پشاور

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ترجمان اسلام لاہور
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن
زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
قیمت فی پرچہ دو آنے
جلد ۱ | ۱۴، ۱۸ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ مطابق ۶، ۱۰ مارچ ۱۹۵۸ء موافق ۲۳، ۲۷ پھاگن ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۴۴، ۴۵

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

محبت نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے!

کافی دنوں سے بوٹا سنگھ کی خودکشی کا پاکستان میں چرچا ہے۔ اور لاہور کے در و دیوار سے تو یہ گونج نکلتی ہوئی معلوم ہی نہیں ہوتی، روز کوئی نہ کوئی نیا شوشہ کھڑا ہو جاتا ہے اور ہر چڑھتا ہوا سورج ایک نئی بات کی خبر لاتا ہے۔ نئی تہذیب نے جو انڈے بچے دیئے ہیں اب وہ خوب بڑے ہو کر برسر کار ہیں۔ کہیں مجسٹریٹ علامہ اقبال کی رُوح کو قبر میں تڑپانے کے لئے ان کے اشعار کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اور کہیں کالج کے لونڈے لونڈیاں اپنی ایک بہن کے عاشق کے جنازہ کو کندھا دے کر میانی صاحب جلتے ہوئے دھوم مچا رہے ہیں۔ اور پھر بہنوئی کی قبر پر پھول اور چڑھاووں کا سلسلہ جاری کرنے کا تہیہ ہے نئی تہذیب جس قسم کی بے غیرتی و بے حمیتی پیدا کرتی ہے یہ اس کی شاید ادنےٰ مثال ہے۔ بھلا جن لوگوں کی اباحیت کا یہ عالم ہو کہ وہ محفل میں جاتے ہی اپنی بیوی دوسروں کے سپرد کر دیں اور دوسروں کی بیویوں کے پیچھے خود دھتکارے ہوئے کتے کی طرح پھرنا شروع کر دیں ان سے یہ توقع کہاں کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنی ایک مظلوم بہن کی طرفداری کرینگے یا اس کی خاطر انہیں غصہ آ جائیگا۔

بوٹا سنگھ ایک پرلے درجے کا عیار و شاطر آدمی تھا جو اپنے دوست احباب سے یہ کہہ کے آیا تھا کہ میں اپنی مغصوبہ کو واپس لا کر دکھا دوں گا۔ لیکن یہاں جب معاملہ اس کی سازش کے خلاف ثابت ہوا تو اس شرمندگی کی برداشت اس میں نہ تھی کہ خالی ہاتھ واپس جا کر اپنے یار دوستوں کی تضحیک کا نشانہ بنے ان حالات میں قنوطیت کا اس پر غلبہ ہوا اور اس نے خودکشی کر لی۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس نے ایک معصومہ کی محبت میں خودکشی کی ہے وہ جذبات محبت اور معاملات محبت کے آثار چڑھاؤ سے واقف ہی نہیں۔ محبت نہ کسی محبوب کو رسوا کرتی ہے اور نہ محبوب کو عدالتوں کا بازیچہ بناتی ہے۔ البتہ عیاری ان میں سے دونوں کاموں کا ارتکاب کرتی ہے۔ اور ایک عیار کی عیاری جب ناکام ہو جائے تو اس کی قنوطیت کی انتہا خودکشی ہی کا نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ نگر ایسوں کے لئے ع

مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود

کہا جاتا ہے۔ نہ یہ کہ انہیں شہید محبت کہا جائے۔ اور پھر علامہ اقبال کے اشعار اس پر چسپاں کئے جائیں جب سے ہمارے حکام نے مشاعروں اور ادبی مجلسوں کی سرپرستی شروع کی ہے تب سے ان مجالس پر لکھنویت کا رنگ غالب ہوتا جا رہا ہے اور وہ دن دُور نہیں جب پھر کوئی جان عالم ادھر کرسیٔ عدالت پر فیصلے لکھواتا لکھواتا دروازہ میں مبتلا ہو کر "ہائے میں مری" کہہ کے فریقین کو محو حیرت کر دے گا۔ ہمارے ادب نواز چیف جسٹس کو مجسٹریٹی عدالتوں کے ساتھ پرائیویٹ کمروں کا بھی انتظام ابھی سے کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ایسے اوقات میں پھر پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے اور شہدائے محبت کو خودکشیوں سے روکنے کے متعلق بھی کچھ نہ کچھ قانون بنانا چاہیئے سنتے ہیں مجسٹریٹی علم سائنسی علم سے بھی زیادہ دریا ہے ہمارے اسلامی زمانے کے قاضی اور قاضی القضاۃ تو اس سے واجبی ہی واجبی واقفیت رکھتے تھے۔ مگر اب جو مجسٹریٹ اور قاضی پیدا ہو رہے ہیں وہ اس دریائے علم کے ایسے شناور معلوم ہوتے ہیں۔ کہ اللہ دے اور بندہ لے، اور پھر ادیب لبیب ایسے کہ علامہ اقبال کے اشعار کا برمحل استعمال تو ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہوتا ہے۔ گویا عدالت نہیں مجلس مشاعرہ ہے۔ وہ زمانہ گیا جب قاضی کے متعلق کیا کریگا قاضی کہا جاتا تھا۔ اب تو قاضی اتنا بااختیار ہے۔ کہ وہ گنہگار کے انکھ پھوڑ سکتا ہے۔ مقدمہ ہے ناجائز پاسپورٹ کے ساتھ پاکستان میں داخلے کا۔ اور قاضی صاحب اسے افسانہ محبت بنا دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو بوٹا سنگھ کی خودکشی کا باعث ہی یہ قاضی قدوہ ہیں جنہوں نے اپنی ایک معصوم بہن کو رسوا بھی کیا اور ایک عدالتی ملزم کو ہیرو بنا کے اپنے سائنسی علم کا بھانڈا میانی صاحب کے قبرستان میں جا کر پھوڑا۔ کیا ہمارے ادیب لبیب چیف جسٹس اس قاضی قدوہ کو کوئی انعام نہیں دلا سکتے۔

عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو، مجسٹریٹ بچارے نے تو صرف مصرع اٹھایا تھا۔ دو غزلے سہ غزلے تو ہمارے اخبار نویس بھائیوں نے عرض کرنے شروع کر دیئے ایک مصرع والا اگر قابل ملامت ہے تو قصائد لکھنے والے کب اس ملامت سے بچ سکتے ہیں۔ مگر آپ جانتے ہیں اخبار نویس بڑی بلا ہیں دوسروں کو پھنسا کر خود الگ ہو جاتے ہیں بڑے بڑے اخبار نویس جنہیں اخبار نویسی کے فن کا گرگ باراں دیدہ کہنا چاہیئے۔ بوٹا سنگھ کے معاملہ میں ایسے چوپٹ ہوئے کہ اب وہ بغلیں جھانک رہے ہیں اور چور دروازے سے نکل بھاگنے کی فکر میں ہیں۔ اگر واقعی کوئی اس معاملے میں تحقیقات ہو رہی ہے۔ تو صرف ہائی کمشنر کے دفاتر اور بچارے مجسٹریٹ ہی کے متعلق تحقیقات نہ ہو جن لوگوں نے اس قصے کو رنگ در وغن دے کر اچھالا ہے انہیں بھی ساتھ ہی رکھنا چاہیئے آخر قوم کی بہو بیٹیوں کی عزت کے ساتھ تلعب بھی کسی قانون کے اندر جرم ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر جس جس کا اس تلعب میں جتنا حصہ ہو اسکی جزا بھی اسے اپنے حصہ کے مطابق ملنی چاہیئے۔

علامہ اقبال کی جس نظم کو بوٹا سنگھ کے معاملہ میں استعمال کر کے نجاست آمیز کیا گیا ہے۔ اس نظم کو ذرا ملاحظہ تو فرمایا جائے کیا وہ ایسے خودکشی کے معاملے میں گھسیٹ لائے جانے کے قابل بھی ہے۔ علامہ فرماتے ہیں ؎

شہید محبت نہ کافر نہ غازی
محبت کی رسمیں نہ ترکی نہ تازی
وہ کچھ اور شے ہے محبت نہیں ہے
سکھاتی ہے جو غزنوی کو ایازی
یہ جوہر اگر کار فرما نہیں ہے
تو ہیں علم و حکمت فقط شیشہ بازی
نہ محتاج سلطان نہ مرعوب سلطان
محبت ہے آزادی و بے نیازی
مرا فقر بہتر ہے اسکندری سے
یہ آدم گری ہے وہ آئینہ سازی

کیا یہ پاکیزہ اشعار بوٹا سنگھی محبت کے متعلق استعمال ہو سکتے ہیں۔ ذوق سلیم اگر بالکل ہی عنقا نہیں ہو گیا تو ہندو کے

باقی صفحہ ۲ پر

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را   گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

ہماری آپ بیتی

غازی خدا بخش

الحاج منشی نور احمد صاحب جو آج کل خوشنویس یونین کے صدر ہیں۔ ہمارے برادر معظم ہیں۔ وہ بچپن ہی سے ہمیں مذہبی اجتماعوں اور جلسوں میں لے جایا کرتے تھے والد ماجد میاں عمر دین سندھو مرحوم بھی باقاعدہ پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ لہٰذا ابتدا ہی سے ہم مذہبی ماحول میں رہے ۱۹۱۸ء میں جب ہم اسلامیہ ہائی سکول بھاٹی دروازہ لاہور کی جماعت ہشتم کے طالب علم تھے۔ تو والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ برادر معظم کی تربیت سے طبیعت میں مذہبی میلان و رجحان تھا۔ بیرون اکبری دروازہ لاہور اکھاڑا پوٹھال کے قریب ایک مسجد ہے جس میں آج کل مولانا حامد میاں صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ لاہور خطیب ہیں اس مسجد کے متصل مکان میں مولانا خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی قرآن حکیم کا درس دیتے تھے۔ خواجہ صاحب نے قرآن حکیم کی تفسیر مشہور انقلابی مولانا عبیداللہ سندھی سے دہلی میں مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ پڑھی تھی۔ خواجہ صاحب کے درس میں زیادہ تر ہائی سکول اور کالج کے طلبہ تھے ہم بھی ان کے درس میں شامل ہو گئے ۱۹۱۹ء میں مارشل لگا۔ خواجہ صاحب قید ہو گئے سکول میں حاجی محمد عظیم صاحب حساب کا مضمون پڑھاتے تھے۔ انہوں نے قرآن حکیم کی تفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی سے پڑھی تھی وہ ہمیں گھر پر سورۃ انفال اور سورۃ توبہ کا ترجمہ پڑھاتے تھے۔ ادھر سیاسی میدان میں سید عطاء اللہ بخاری آ دھمکے تھے۔ ان کی جادو بیانی نے کچھ ایسا جادو کیا کہ راتوں کی نیند حرام ہو گئی۔

۱۲ مئی ۱۹۲۱ء تاریخ تھی لاہور شہر میں منادی کی گئی۔ آج رات بعد نماز عشاء دلولی رام اور موری دروازے کے درمیان باغ میں ایک عظیم الشان جلسہ ہو گا جس میں حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی جائے گی آتش بیان مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا احمد علی صاحب دروازہ شیرانوالہ مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار اور مولانا اصغر علی روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور تقریر فرمائیں گے۔ ہم نے جب اعلان سنا تو عشاء کا انتظار کرنے لگے مغرب کی نماز کے بعد رمضان المبارک کا چاند نکلا۔ عشاء کی نماز کے بعد تقریریں شروع ہوئیں انگریز فوجوں کے مظالم بیان کئے گئے بغداد شریف اور دیگر مقامات مقدسہ پر انگریزی فوج کے قبضے اور مظالم کے حالات سنے۔ ہجرت کی تحریک ہوئی۔ ادھر شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ کے حکم کے مطابق مولانا عبیداللہ سندھی نے کابل میں تحریک جہاد کی چنانچہ امیر امان اللہ والی کابل کی افواج لنڈی کوتل جمرود پشاور اور ٹل ابنوں کوہاٹ پر حملہ آور ہو چکی تھیں۔ مولانا عبیداللہ سندھیؒ ان افواج کے ہمراہ تھے۔ مولانا کے سیکرٹری مجاہد ظفر الحسن بی۔ اے جو آج کل انگولیا میں کرنل ہیں۔ توپ سے پہلا گولہ جسے پھینکا۔ تو انگریز فوجوں کو تارے دکھائی دینے لگے ہندو پاکستان میں مولانا نے جماعت تیار کی تھی اور حکومت موقتہ قائم کی تھی۔ اس کے بڑے بڑے کرنل و جرنیل مولانا احمد علی صاحب اور ان کے بزرگ حضرت مولانا غلام محمد رحمتہ اللہ علیہ دین پوری اور حضرت مولانا تاج محمود رحمتہ اللہ امروٹی سندھی باقاعدہ اپنا کام کر رہے تھے۔

ہم جلسے کے اختتام پر گھر پہنچے برادر معظم سے عرض کی اس وقت ہمیں ہندوستان چھوڑ دینا چاہیئے اور امیر امان اللہ کی فوج میں جا شامل ہونا چاہیئے انہوں نے فرمایا میری اہلیہ بستر مرگ پر ہے اس کی وفات پر اس کے کفن دفن سے فارغ ہو کر چلیں گے عرض کی پشاور کا ٹکٹ بند ہو چکا ہے۔ لیکن ریل گاڑی جاتی ہے۔ اگر کچھ تاخیر کی تو شاید گاڑی بھی بند ہو جائے گی پھر قاعدین یعنی پیچھے رہنے والوں میں سے بن جائیں گے اس پر وہ سفر کے لئے تیار ہو گئے۔ رمضان کے پہلے روزے کے لئے سحری کھا چکے تھے۔ ضعیف والدہ ماجدہ کو سرب و ترک عورتوں کی بہادری کے قصے سنائے چنانچہ انہوں نے بھی دل کڑا کیا دونوں بیٹوں کو جہاد پر بھیجنے کے لئے راضی ہو گئیں۔ بالائی منزل پر برادر معظم کو گلے لگایا اور کہا جاؤ خدا حافظ نچلی منزل میں ہمیں الوداع کہنے کے لئے آئیں۔ ہم ان کی اولاد میں سب سے چھوٹے بیٹے ہیں ہمیں بھی ان سے بے حد محبت تھی ہم نے خیال کیا کہ ماں کی محبت کہیں۔ ہمارے عزم میں لغزش پیدا نہ کر دے۔ ہم مکان سے جلد نیچے اتر کر کوچے میں برادر معظم کا انتظار کرنے لگے نچلی منزل میں ماں نے جب ہمیں نہ پایا تو غش کھا کر نیچے دھڑام سے گر پڑیں۔ آہ ماں کی ممتا۔

محلے میں ایک ٹی۔ ٹی۔ رہتے تھے۔ انہیں جا جگایا ان سے کہا کابل جانے کے لئے پشاور جانا چاہتے ہیں ٹکٹ بند ہے۔ کسی طریق سے لے چلیں۔ انہوں نے کہا میری ڈیوٹی لالہ موسیٰ تک ہے وہاں تک تو میں لے چلونگا اور اس کے بعد دوسرے ٹی۔ ٹی کے سپرد کر دونگا جو پشاور پہنچا دیگا۔ اس طریقے سے پشاور پہنچے وہاں نمک منڈی میں ہجرت کمیٹی کا دفتر قائم ہو گیا تھا۔ اور ایک چھوٹا سا قافلہ جمرود کو روانہ

ہو گیا تھا۔ دو چار دن میں ایک ...
لاہور سے ایک دوست نے ...
آپ کے بھائی کی اہلیہ فوت ہو گئی ہے ...
پڑھا۔ اور جمرود کو روانہ ہو گئے راستے میں ...
وغیرہ رد کئے رہے۔ لیکن جہاد کا شوق ...
کہ جسے کوئی نہیں آ سکتی ... کو عبور کیا ...
دھکے پر پہنچ کر خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کیا ...
ملک سے نکل آئے جلال آباد پہنچے تو ...
قافلہ بھی ہماری انتظار میں ... تھا ...
موجودہ حکمران ... ظاہر شاہ کے والد ...
خان جلال آباد کے گورنر تھے ان سے ملاقات ...

جمعیتہ العلماء اسلام ضلع جیکب آباد

کی مجلس شوریٰ ... منعقد ہوا جس میں ... صدارت میں
مولانا الحاج ولی بخش صاحب امیر جمعیت ...
منعقد ہوا جس میں مولانا ... دین صاحب نائب ...
جیکب آباد، مولانا الحاج سید ... صاحب ناظم ...
احمد شاہ صاحب نائب امیر ابتدائی جمعیت ...
مولانا غلام رسول صاحب نائب امیر ضلع جیکب ...
مولانا محمد زکریا صاحب امیر ابتدائی جمعیت شہر ...
میاں رشید احمد صاحب سالار رضا کاران، مولانا ...
نور دین صاحب ... مولانا محمد یوسف صاحب ...
دفتر ابتدائی جمعیت قدیم ... مولانا حاجی ...
الدین صاحب وغیرہ نے شرکت کی۔

مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔ ابتدائی ...
دفتر شہر جس کا ناظم محمد صالح صاحب مقرر ہوا ...
لیکن موصوف نے بعض مجبوریوں کی وجہ سے دفتر ...
سرانجام نہ دے سکے۔ لہٰذا دفتر کا کام رشید ...
سیال امیر جمعیت حلقہ کندہ کوٹ کے سپرد کیا گیا ...

۲۔ ماہ ذالحج میں مرکزی حضرت کا دورہ ضلع ...
کا اجلاس شہر جیکب آباد میں منعقد ہو گا۔

۳۔ ضلعی مشرقی و مغربی دورہ کے لئے علماء ...
وفد روانہ کیا جائے کہ وہ جمعیت کے اغراض ...
بیان کر کے عوام کو بیدار کرے۔ چنانچہ دورہ ...
کے لئے دو وفد تیار کئے گئے۔ مغربی جانب ...
مولانا دھنی بخش صاحب امیر ضلع۔ حاجی میر محمد ...
ناظم اعلیٰ ضلع۔ احمد شاہ صاحب نائب امیر ابتدائی ...
جمعیت قدیم دلیپور، حاجی گلاب الدین صاحب ...
مقرر ہوئے۔

۱۱ مشرقی جانب کے لئے مولانا منظور ... صاحب ...
مبلغ تحفظ ختم نبوت۔ مولانا نور الدین صاحب ...
معہ لعنت خان مولانا نظر محمد صاحب صدر مدرس ...
عربیہ مفتاح العلوم سردار آباد۔ مولوی غلام رسول ...
نائب ناظم ضلع مقرر ہوئے

نور محمد ناظم ابتدائی جمعیت قصبہ حاجی مرید خان ...
حلقہ کندہ کوٹ

خازن ضلع حاجی غلام رسول صاحب ایس ...

۱۰ مارچ ۱۹۵۸ء

ترجمانِ اسلام

مدیر اعلیٰ :- غلام غوث ہزاروی

حکام کے غیر دانشمندانہ اقدامات اور حکومت کی بدنامی

گذشتہ اشاعت میں ہم نے ضلع جھنگ کی پابندیوں پر روشنی ڈالی تھی۔ اب وہاں کی پابندیوں کا اکثر حصہ واپس لے لیا گیا۔ واقعات کا سلسلہ یوں ہے کہ شیعہ فرقہ والوں نے ایک جلوس نکالا۔ جس میں حسب بیان مستغاثہ پولیس حضرت عمرؓ کا پتلا بنا کر اس کی توہین کی گئی تھی۔ کسی دوسرے مذہب کے بزرگوں کو سب دشتم سے یاد کرنا انتہائی کمینگی ہے اور اسلام جو سراسر شرافت ہی شرافت ہے مشرکین کے بتوں کو گالیاں دینے سے بھی سختی سے روکتا ہے۔ قرآن میں تصریح ہے لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود لوگوں نے بنا رکھے ہیں، جن کو پکارتے رہتے ہیں، ان کو گالیاں نہ دو، کہ کہیں وہ تجاوز کر کے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جائیں۔) اس آیت کریمہ نے گالیوں سے روکتے ہوئے نہایت ہی بلیغ انداز میں اس کی دلیل بھی بیان فرما دی۔ اور ساتھ ہی گالیوں سے روکنے کے لئے بڑی سے بڑی ترغیب بھی دی۔ مسلمانوں کو متوجہ فرمایا گیا۔ جیسے تم اپنے حقیقی معبود کے بارہ میں کوئی گستاخی کا کلمہ سننا گوارا نہیں کرتے اسی طرح ان گمراہوں کے جذبات کو بھی بزعم خود اپنے دیوتاؤں کی توہین سے ٹھیس لگتی ہے۔ انسانی شفقت اور نوعی اخوۃ کے تحت ازراہِ خیر خواہی تبلیغ اور افہام و تفہیم بے شک ضروری ہے۔ لیکن ان کو مشتعل کر کے قبولِ حق سے اور بھی دور کر دینا کسی طرح قابل تعریف نہیں ہو سکتا۔

آیت کریمہ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر تمہارے غلط طرز عمل کے جواب میں وہ مالک حقیقی کی شان میں یا تمہارے صحیح عقاید کے خلاف کچھ ہرزہ سرائی کرنے لگیں تو یہ ہرزہ سرائی گویا تم نے کرائی۔ اور اس کے لئے وجہ جواز بھی تم نے مہیا کی۔

پاکستان میں اسی مذہبی اور اخلاقی اصول سے قطع نظر کر کے بھی ایسا طرز عمل اختیار کرنا جس سے یہاں کے امن و امان کو خطرہ یا اہل ملک میں سر پھٹول کا سامان پیدا ہو ظلم عظیم ہے۔ ایسے لوگ پاکستان کے کسی طرح خیر خواہ نہیں قرار دیے جا سکتے۔

ہمارا خیال ہے کہ ون یونٹ گورنمنٹ کو صوبہ کے طول و عرض میں پورا کنٹرول کرنے میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ مقامی کمشنر یا ڈپٹی کمشنر اپنے طور پر ایسی پالیسی اختیار کر لیتے ہیں جس کی ذمہ داری کا بوجھ صوبائی گورنمنٹ پر پڑ جاتا ہے۔ اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ ضلع جھنگ کے واقعہ حسو بلیل کو موقعہ پر ہی مقامی حکام کو روک دینا چاہیئے تھا۔

اتنے خطرناک حادثہ کو ہونے دینے اور اس انتظار میں رہنا کہ ارتکاب جرم کے بعد مجرموں کے خلاف کارروائی کی جائے گی فرض ناشناسی کی بدترین مثال ہے۔ اور اگر وقت پر اطلاع نہ ہونے کا عذر کیا جائے تو یہ غفلت اور بھی افسوس ناک ہے اور جب حادثہ ہو گیا تھا فوراً عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے قانونی کارروائی کی جاتی تو غلط فہمیوں کے لیے گنجائش نہ رہتی۔ بعد از خرابیٔ بسیار ۴ ماہ کے بعد حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دے کر عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کی لیکن ساتھ ہی ضلع جھنگ میں حاکمانہ جلال کا مظاہرہ ہونے لگ گیا۔ سارے ضلع میں دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی تھی۔ لیڈروں کو شہر بدر کر دیا گیا۔ حسو بلیل کی سنی کانفرنس بند کر دی گئی۔ مدعو حضرات کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔ مقررہ تاریخ میں قصبہ حسو بلیل کو پولیس نے گھیرے میں لے رکھا کہ کوئی داڑھی والا اندر داخل نہ ہو سکے۔ مقررہ مسجد میں اذانیں اور نمازیں بھی نہ ہو سکیں۔ جمعیۃ علماء اسلام نے جھنگ میں تبلیغی دورہ رکھا۔ لیکن حکومت کا قانون آڑے آیا ہوا تھا۔ اور حضرت مولانا استاذ العلماء شمس الحق صاحب افغانی۔ مولانا عبد القادر صاحب قاسمی اور میں لائلپور میں بیٹھے رہے۔ اتنے میں جھنگ کے مقامی کارکنوں نے ۴ بجے شام ۲۶ فروری کو اطلاع دی کہ پابندیاں اٹھ گئیں۔ چنانچہ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ وفد فوراً وہاں پہنچ گیا۔ اور ۲۷ فروری کو وہاں جلسہ عام میں اہل اسلام کے عظیم مجمع کو خطاب کیا۔

۲۸ فروری کو خانیوال میں جمعیۃ العلماء اسلام کی کانفرنس تھی۔ بڑی دوڑ دھوپ کے بعد آخری وقت میں حکام نے لاؤڈ سپیکر کی اجازت دیدی۔

۳-۴ مارچ کو علی پور ضلع مظفر گڑھ میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ بھی تھی۔ مدت سے اعلان تھا۔ اشتہارات چھپ چکے تھے۔ علماء کرام اور مندوبین کو دعوتیں پہنچ چکی تھیں بلکہ دور دراز سے علماء بھی آ گئے تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی عہدہ دار بھی روانہ ہو چکے تھے۔ کہ اچانک دفعہ ۱۴۴ کا کلہاڑا چل گیا۔ سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔ ایسے وقت عوام کے جذبات کا کیا حال ہو گا۔ علاقے کا علاقہ پریشان و سرگرداں تھا۔ آپ خیال کیجئے کہ وہ حکمران جماعت کے بارہ میں کیا رائے قائم کریں گے۔ مقامی حکام کے اس اقدام کی ساری ذمہ داری عوام صوبائی حکومت پر ڈالتے ہیں۔ اسی طرح علی پور تحصیل میں چند دن پہلے ایک جلوس کی اجازت دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں فساد ہوا اور قتل تک نوبت پہنچ گئی جس کے مقدمات ابھی تک چل رہے ہیں۔ اس کے بعد سنیوں کی اور خاص کر مجلس تحفظ ختم نبوت کی پر امن کانفرنس کو روک دینا جو سیاسیات کے قریب بھی نہیں پھٹکتی کتنے شبہات اور فرقہ وارانہ بد گمانیاں پیدا کر سکتا ہے۔ یہی حال اخبارات کا ہے جن میں سے بعض کو چھوڑ کر بعض کی ضمانتیں ضبط کر دی جاتی ہیں۔ اخبار دعوت اسی طرح کے حملہ کا شکار ہوا۔

ہم حکومت کو نہایت نیک نیتی سے مشورہ دیتے ہیں کہ ماتحت حکام بھی ملک کی فضا سے متاثر اور مختلف خیالات و نظریات کے حامل ہیں۔ ممکن ہے وہ اپنی اپنی ذہنیت کے تحت کام کرتے رہیں اور اس کا اثر صوبائی حکومت پر پڑے۔ یہ الیکشن کا زمانہ ہے۔ ضرورت ہے کہ ایک پالیسی طے ہو۔ اور سب جگہ تمام پارٹیوں اور فرقوں سے اس کی روشنی میں یکساں سلوک کیا جائے ورنہ آزادانہ انتخابات کے بلند بانگ دعاوی بے معنی اور عوام کی بے چینی میں اضافہ ہو جائے گا۔ جسے کوئی بھی پاکستانی خیر خواہ پسند نہیں کر سکتا۔

گمشدگی۔ دوستوں کے شکوے اور میری مجبوریاں

(از غلام غوث ہزاروی)

میرے دوستوں کو شکایت ہے کہ تمہارے پروگرام کا پتہ نہیں۔ یا یہ کہ تم خطوط کا جواب نہیں دیتے یا یہ کہ ہماری دعوت تم نے قبول نہیں کی وغیرہ وغیرہ۔ میں تمام دوستوں کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ ابتداء عمر سے میری عادت اس التزام کی نہیں کہ میں اپنے پروگراموں یا اپنی نقل و حرکت کو اخبارات میں شائع کراؤں۔ عمر کا زیادہ حصہ سفر یا دوروں میں گزرا

ذرا اپنے ہمراہ سیکرٹری رکھ سکتا ہوں نہ فرضی کسی کو اپنا
پرائیویٹ سیکرٹری ظاہر کر کے اس کے ذریعہ اڑتا پھرتا
ہوں۔ نہ اتنی فرصت کہ سفر بھی کروں۔ تقریر بھی کروں
اور پھر اخبارات کے لئے لکھتا رہوں۔ میرے بعض
پروگرام دفتر جمعیتہ علماء اسلام لاہور میں طے ہوتے ہیں۔
اس کی اطلاع تو دفتر میں رہتی ہے لیکن جو پروگرام میں
نے اپنے پرائیویٹ خطوط کی بنا پر اپنے طور سے بنائے ہوتے
ہیں۔ ان کی اطلاع اکثر اوقات دفتر کو نہیں ہوتی میرے
نام کے خطوط جو دفتر میں آتے ہیں ان خطوط کو میں بسا
اوقات پندرہ بیس دن کے بعد دیکھتا ہوں۔ اسی وجہ
سے حضرت مولانا سراج الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں
کو شکایت کا موقعہ مل گیا کہ تم ہمارے جلسہ میں کیوں نہیں
پہنچے۔ بعض خطوط میرے گھر کے پتہ پر آتے ہوتے بفہ
ضلع ہزارہ پڑے رہتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جلسہ
کا وقت گزر جانے کے بعد وہ مجھے ملتے ہیں۔ دوست
کہتے ہیں کہ تم کدھر گم ہو گئے۔ خط کا جواب کیوں نہیں دیتے
یہ بھی ہوتا ہے کہ میرے دورہ کے پروگرام کے مطابق مختلف
جگہوں کے پتہ پر خطوط آئیں۔ لیکن جہاں ایک دن رہنا
ہو معمولی پس وپیش ہونے سے وہاں خط نہیں مل سکتا۔ پچھلے
دنوں دوستوں کے خطوط وشکایات سے تنگ آئے ہوئے
غازی خدابخش صاحب نے جب دیکھا کہ میں راولپنڈی سے
حیدرآباد سندھ جاتے ہوئے لاہور کیوں حسب وعدہ نہ
اترا۔ تو انہوں نے میری مجبوری پر تو رحم نہ کیا۔ اور اپنی
ضرورتوں یعنی احباب وارکان جمعیتہ کے تقاضوں اور
دفتری کاروبار کی کثرت سے گھبرا کر خطرناک رنگ میں
مذاق کرتے ہوئے میری گمشدگی شائع کی جس سے میرے
سینکڑوں احباب کو تکلیف بھی ہوئی۔ مگر اب میں مجبور ہوں
وزیروں اور کاروں والوں کی طرح پابندی کا وعدہ ناممکن
ہے۔ چند دن قبل میں نے ڈیرہ اسماعیل خاں کلاچی سے میانوالی
کو اپنے پہنچنے کا تار دیا۔ راستہ میں بس پنکچر ہو گئی۔ میں نہ
پہنچ سکا۔ شکر ہے کہ باقی علماء کرام پہنچ چکے تھے۔ ورنہ ارکان
جمعیتہ العلماء میانوالی کو کتنا صدمہ ہوتا اور ہزاروں مخلوق
جو سینکڑوں دیہات سے جلسہ کے لئے آئی تھی کتنی مایوس ہوتی
حضرت مولانا عبدالقادر صاحب ناظم مرکزی نے
ایک لمبا پروگرام اخبارات میں شائع کیا۔ اس میں بعد کو
بہت سی تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ اور باقی کی تکمیل کے لئے
مجھے یا حضرت مولانا شمس الحق صاحب مدظلہ کو رات دن
سفر کر کے جو دقتیں اٹھانی پڑیں وہ اس سے پہلے کبھی
پیش نہ آئی تھیں۔ بہرحال جو احباب مجھے خط پہنچانا چاہیں
وہ لاہور دفتر جمعیتہ علماء اسلام اور بفہ ضلع ہزارہ دو پتوں
سے خط لکھ دیا کریں۔ اور رمضان شریف کا پورا مہینہ
انشاء اللہ تعالیٰ میں [illegible] خادم رہوں گا۔ صرف بفہ
ہزارہ خط بھیجنا کافی ہوگا۔

احباب سے ایک درخواست یہ بھی ہے۔ کہ اپنے اپنے
ضلع میں کام کی ذمہ داری کو خود اٹھائیں۔ مرکز کو اطلاعی کام
سے فارغ کریں۔ جب تک تمام پرزے اپنی اپنی جگہ کام
نہ کریں گے صرف جلسوں سے کام نہ بن سکے گا۔ اب کام

چکی ہیں۔ سندھ، سرحد، بلوچستان، شمالی اور جنوبی
پنجاب کے تمام اضلاع میں علماء اسلام خوب کام کر رہے
ہیں۔ عام اہل اسلام بھی شریک ہیں۔ اب تنظیم کی محنت
کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے کام کریں
فقط۔

انقلابی تازیانے

از قلم — نظام الدین کھوسو۔ اونھروا ضلع جیکب آباد

مغلیہ شہنشاہیت کا ایک بادشاہ محمد شاہ رنگیلا نے جب عیاشی
میں حد سے بڑھ کر قدم رکھا تو رعایا نے بھی شتر بے مہار ہو کر اپنے
سیدھے پاؤں پھیلانے شروع کیے۔ تو عذاب الٰہی کی صورت
میں ایک چرواہا قندھار سے نادر شاہ بن کر ہندوستان پر
حملہ آور ہوا۔ سارے ملک کو تاخت وتاراج کر دیا خون
کی ندیاں بہا کر ملک کو ویران کرتا چلا گیا۔ ان حالات سے متاثر
ہو کر کسی نے کہا۔

شامت اعمال ما صورت نادر گرفت

ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدکردار رعیت پر ظالم
حکمران کو مسلط کر دیتا ہے تا کہ وہ اپنی بداعمالیوں کی پاداش
میں اس ظالم حاکم کے ظلموں کی سزا بھگتیں قدرت کی طرف
سے وقتاً فوقتاً انسانوں کو یہ آگاہی ہوتی آئی ہے کہ وہ
اپنے نفس کے کہنے پر قانون الٰہی سے باہر نہ جائیں۔ مگر بدبخت
انسانوں نے اس آگاہی کو ایک معمولی واقعہ قرار دے
کر اپنی خرمستیوں سے باز نہ آ کر تباہی حاصل کی۔

تاریخ درس عبرت ہے۔ ہندو ظالم حکمران جب
اسلامی مجاہدوں کے سامنے ہار جاتے تھے تو اپنے ہاتھوں
سے اپنے اہل وعیال کو بیدریغ قتل کر دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ
ان پر یہ واضح کر دیتا تھا۔ کہ ظالمو اپنی آنکھوں کے سامنے
اپنے ہاتھوں سے اپنے بچوں کو قتل کرنا ظلم کی سزا بھگتو۔
یہی ہے خدا کی اٹل فیصلہ

لہٰذا ہم پاکستانیوں کو آج ان ماضی کے معتقد
مناظر پر ایک گہری نظر ڈال کر یہ سوچنا چاہیے۔ کہ ہم یہ
کیا واقعہ ہے کہ ہم باوجود غلہ کپڑا، تعلیمی درسگاہ،
حفاظتی انتظامات، ترقیاتی منصوبہ جات وغیرہ کے
بھوکے ننگے جاہل۔ بدامنی میں مبتلا، ذلت اور کسمپرسی
کی حالت میں نیم وحشیانہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔

عوام کو تو ان سب باتوں کا احساس تک نہیں
لیکن خواص بھی خود فراموشی کے مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

ع ۔ وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

عوام وخواص پاکستانی اپنے چھپے ہوئے جوہر سے بے خبر
اس ایٹمی دور میں بدعملی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں ہادی
اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا میں آفتاب انسانیت
کو چمکا خدمت کے طریقے بتائے۔ لیکن افسوس کہ ہم اس
تعلیم کو بھلا کر آج کل کے مغرب زدہ لوگوں کا یہ کہنا پانچ
وقت نماز کے بجائے تین وقت نماز پڑھ کر ہفتہ میں چھ
گھنٹے وقت بچا لو۔ اس قیاس آرائی کو معقول بنانے

پھر کیا اٹک ... کو ...
بھی ہو نا ممکن نہیں
یہ ... کی ... ہم
مسائل کے ... اسی ... ہم
کا ان ... کریں۔

۵ ... وطن کی ... کا ...
تیری بربادیوں کے مشورے ...
ایسی حالت ہوا ...
پیش آ رہی ہے ... کو ...
کی ... انقلاب نے علماء حق کو ...
خدا کے مقبول بندوں کے لیکن ...
ہونے کے باوجود ... ثبوت ...
میں اگر لوگوں کو ...
رہیں سے ... کہ اسلام ...
دامن تھام کر اپنی ترقی ... کے ...
حاصل کرنے کے ... جمعیتہ علماء اسلام ...
کامیاب بنا کر اپنے وطن کو اسلامی ...
کو ایک آزاد خود دار ترقی یافتہ ...

صفحہ ایک سے آگے

... کچھ تو اس مذوقی بلکہ خبیث ...
... شد ... سے کچھ ...
کے معاملہ میں ... اشعار ...
حسب ذیل طریق پر جال کے آپ ...
ہم علامہ اقبال کی روح مقدس سے ...
یہ تبدیلی کرتے ہیں۔ ...

یہ ناول نویسی یہ اخبار ...
سکھاتی ہے ہر غزلوی کو ...
وہ کچھ اور شے ہے محبت نہیں ...
نہ ہو جنسیت سے اگر بے نیاز ...
مرا ہے وہ سر دے کے انجن کے نیچے
محبت جو ہوتی کی مسلم نہ غازی
یہ سکھا نہیں جو خود کا میہماں کیا ...
نہ یہ رسم ترکی نہ یہ رسم تازی
نہ غیرت کا جوہر اگر علم میں ہو
تو ہیں علم وحکمت فقط شیشہ بازی
یہ کالج کے لونڈوں کی تعلیم کیا ہے
یہ آدم گری ہے کہ آئینہ سازی

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

مولانا محمد یوسف ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ گوجرانوالہ

...... مسجد جٹ محلہ کے خطیب صاحب نے
عصرانہ کا اہتمام فرمایا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے
عہدداران اور انصار الاسلام کے سالار اعلیٰ کے علاوہ
کے علماء و صلحا اور جملہ مساجد کے جمیع ائمہ و خطبا حضرات
نے ... چائے کے بعد صدر محترم مولانا عبدالواحد صاحب
نے فرمایا۔ آج اُس ملک میں جسے اسلام کے نام پر حاصل
کیا تھا۔ اسلام کی حالت اور دیگر ملی و ملکی۔ معاشی و سیاسی
داخلی و خارجی ابتر حالات کسی سے مخفی نہیں۔ ثقافت کے
نام پر رقص و سرود کی محافل منعقد کر کے پاکستانی اور اسلامی
تہذیب و تمدن کے جو نقوش اُجاگر کئے جا رہے ہیں وہ بھی
پوشیدہ نہیں ہیں۔

ایسے وقت میں ان دیندار لوگوں کی جن کے دل میں
ایمان و اسلام کی شمع روشن ہے یا اُن علماء و ائمہ کی جن کے
ہاتھ میں قوم اور دین کی عنانِ اقتدار ہے ذمہ داریاں اور
بھی دو چند ہو جاتی ہیں۔ اور عین فرض ہو جاتا ہے کہ تفرقہ
تباعد کو دُور کر کے متفق و مجتمع ہو کر ایک پلیٹ فارم پر کام
کریں۔ اور ہر فتنہ اور ہر خطرہ کا بروقت انسداد و انتظام کریں۔
خصوصاً جب اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت شاملِ حال
ہو۔ اور آپ کی کوشش اور آواز میں جان ہو۔ قوم مجموعی
طور پر لبیک کہتی ہو۔ قوم بھی وہ قوم جو ملک۔ مذہب اور
اپنے بقا و تحفظ کے سلسلہ میں مال اور جان جیسی بھاری
قربانی سے بھی دریغ نہ کرے۔ اور جس کو نبی مجتبےٰ محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس کے لائے ہوئے دین سے ایک
سچی اور صحیح نسبت اور ایک مخلصانہ اور والہانہ عقیدت ہو۔

اس موقعہ پر آپ نے بطور مثال دو چیزیں بیان کیں
ایک تو حکومت اور علماء کے متعلق کہ کس طرح پاکستان کے
برسرِ اقتدار طبقہ نے بیرونی اور بین الاقوامی مسلم اور غیر مسلم
علماء بلا کر اسلامی مذاکرہ کا ڈھونگ رچایا۔ اور غلام احمد
پرویز اپنے منکرِ حدیث و سنت کو ملکی نمائندگی دلا کر کس طرح
اسلام اور علماء کرام کی بدنامی کے لئے کوشش کی اور علماء
حضرات نے مل کر اپنی مساعی مشکور سے کس طرح اس
ناپاک سازش کو ناکام کیا۔

دوسری چیز۔ مسلم نوجوانوں اور جماعتی رضاکاروں
کی سرفروشی اور ان کے مجاہدانہ کارناموں کے بارہ میں تھی۔
فرمایا۔ مَیں اُس سبق آموز منظر کو کس طرح بُھلا سکتا ہوں۔
جب کہ ایک خوبصورت نوجوان نے اپنی چائے نوشی کو
(شراب نوشی کو نہیں) نصف پیالی پی کر ادھورا چھوڑا "میں
ابھی آتا ہوں" اپنے ساتھی کو اتنا کہہ کر مسجد وزیر خاں سے
باہر نکلا۔ اور اپنے سرخ اور تازہ خون سے چمنستانِ نبوت و
رسالت کو گلگوں و گلزار کیا۔ اور ایک دائمی زندگی پا کر خالق
کی آغوشِ رحمت میں جا پڑا۔

مولانا نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اور اپنا
رُخ ملکی جماعتوں کی طرف بدلتے ہوئے فرمایا۔ یہ بات
اب روزِ روشن کی طرح انہیں کی زبانی واضح ہو چکی ہے کہ
ماضی کی دہ سالہ تاریخ اس حیثیت سے کہ قوم و ملک،
ملّت و مذہب سیاست و معیشت کی حالت بہتر نہیں
بدتر بن ہوئی ہے۔ سیاہ حروف میں ہی لکھنے کے قابل
ہے۔ ہر جماعت کا دامن تر اور پہلو داغدار بلکہ یوں کہو
مُنہ کالا ہی نظر آتا ہے۔ صرف علماء حضرات نے ہی ہمیشہ
اسلام کی بقا اور اسلامی قانون کے نفاذ کی کوشش
کی ہے۔ اور کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ گو کوئی طعن و تشنیع
سے کام لے یا لعنت و مذمت کرے یا کرسی چھیننے کا
الزام دے۔ اس حقیقت سے پردہ ہٹاتے ہوئے آپ
سے سوال کرتا ہوں آپ ہی بتائیں آج کونسی جماعت ہے
جو لوگوں کے لئے اور ان کے اسلام کے لئے یا دوسرے
لفظوں میں اللہ اور رسولؐ کے احکامات کی بقا اور تنفیذ
کے لئے ہمت و خلوص کے لئے کوشاں ہے یا آپ کے
لئے سوائے جمعیۃ علماء اسلام کے کونسی سیاسی سٹیج ہے۔
المختصر مولانا نے فرمایا۔ اُٹھو۔ غفلت چھوڑو۔ مل جل کر
کام کرو۔ تنظیم کرو اور زیادہ سے زیادہ مضبوط ہو جاؤ
اللہ تعالیٰ کی مدد منتظر ہے۔ آپ کی یا آپ کے ساز و سامان
کی، کثرت کی ضرورت نہیں۔ ایک ہی دفعہ جنگ حنین
میں آپ اپنی کثرت پر بہک گئے تھے اور منہ کی کھائی
تھی۔ جو کچھ پاس ہے تھوڑا یا بہت لے کر کھڑے ہو جاؤ۔
یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ گھر میں نرم اور گرم بستروں پر
بیٹھ کر باتیں بنا کر کامیابی حاصل کر لو۔ اپنی طاقت لگانی ہوگی۔
جد و جہد کرنی ہوگی۔ اُس کسان کی طرح جو
لہلہاتی فصل کی امید پر اپنے بیوی بچوں، نوکروں اور
خود کو مٹی میں ملا دیتا ہے۔

مولانا کی گفتگو تقریر کا رنگ اختیار کر گئی تھی۔ گو تائید و
توثیق تو سبھی فرما رہے تھے۔ لیکن بات کرنے کو ترس
رہے تھے۔ چنانچہ باعزت میزبان مولانا محمد یوسف
صاحب نے بات شروع کی۔ پہلے آپ نے حاضرین کا
شکریہ ادا کیا۔ پھر فرمایا ملنا ملانا۔ کھانا کھلانا یقیناً
خوشی و مسرت کا باعث ہوتا ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ
مقامِ مسرت وہ ہوگا۔ جب ہم دین کی بقا اور بلندی کے
لئے کوشش کرتے ہوئے موت کے دروازہ سے گزر کر
اللہ کے حضور میں ہونگے۔ اُس ابدی خوشی اور سرخروئی
کا ہمیں سامان کرنا چاہیئے۔

ظاہر طریقہ نیکی کے لئے خدمت و محنت ہے لیکن
انفرادی طور پر نہیں۔ آپ جانتے ہیں ایک ایک ہی ہوتا
ہے۔ بلکہ اجتماعی طور پر۔ چونکہ اس وقت ایک اور ایک
گیارہ بن جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ مدد و
تعاون سے کام کریں۔ جس کا سیدھا راستہ جمعیۃ علماء اسلام
میں منسلک ہو جاتا ہے۔ خود ممبر بنیں اور اپنے اپنے محلہ
کی مسجد میں دین کا درد رکھنے والے لوگوں کو ممبر بننے بنانے
کی ترغیب دیں۔ اور خاص طور پر نوجوانوں کو توجہ دلائیں کہ
وہ رضاکار بنیں اور اپنی جوانی کو سینما۔ ناچ اور دیگر
بُرائیوں سے محفوظ رکھ کے دین کی راہ میں لگائیں۔ چندہ کے
سلسلہ میں کوشش کریں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی لوگوں کو
ترغیب دیں۔ اس تدبیر سے زیادہ سے زیادہ رقم
اقامتِ دین کے سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کو دیں۔
رضاکاروں کی وردیاں بنانے میں صرف کریں وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد آپ نے لوگوں کی پسندیدگی اور
خوش آمدید کا ذکر کیا اور فرمایا کہ کل کی بات ہے کہ میں
دانہ منڈی میں گیا۔ اکیلے ہی جا کر ذرا سا اشارہ کیا۔
تو تھوڑی ہی دیر میں اللہ کے فضل و کرم سے چالیس ممبر
بھرتی ہو گئے۔ اس کوشش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو
نہایت قلیل عرصہ میں ملک میں آج جمعیۃ علماء اسلام
اور اس کی چار سو سے زائد شاخیں سرگرم عمل ہیں۔
اور اکابر علماء نہایت جفاکشی اور تندہی سے مصروفِ کار
ہیں۔ یہ ختم نہ کرنے پائے تھے کہ سالار اعلیٰ بولے۔
میری بھی سُنو۔ مَیں محض ایک ہی بات کہنا چاہتا ہوں
وہ یہ کہ جماعت کا سرمایہ رضاکار اور نوجوان ہی ہوتے
ہیں۔ جنہوں نے سرزمین سندھ۔ فرانس اور اندلس میں
جھنڈے گاڑے۔ وہ محمد بن قاسم۔ طارق بن زیاد،
وغیرہم رحمہم اللہ ایسے ہی غیور و بہادر جان نثار تھے۔
یا پھر صلاح الدین ایوبؒ ایسے جانباز۔ پھر فوج اور
رضاکار ایک ہی ہیں، فرق محض اتنا ہے کہ وہ تنخواہ دار
ہے اور یہ محض جان سپار۔ بس میری یہی التجا ہے کہ
رضاکار دو تاکہ مَیں اپنے فرائض کی انجام دہی کے
صدقہ میں اُنہیں فوجی ٹریننگ اور قواعد سے آشنا
کرتا رہوں۔

حکیم عبدالرحمن صاحب نائب صدر نے تجویز پیش
فرمائی۔ کہ ہر مسجد کا امام جمعیۃ کا اخبار "ترجمانِ اسلام" لے
اور نمازیوں کو خبریں سُنا کر جمعیۃ کی کارکردگی سے مطلع رکھے۔
اور ہر لائبریری میں یہ اخبار مہیّا کیا جائے۔

سب حضرات نے ہر طرح امداد کا وعدہ فرمایا۔
حافظ محمد عبداللہ عطر والے اور حافظ محمد شفیق صاحبان
نے چار وردیوں کی اور مولوی رحمت اللہ صاحب نے
ایک وردی کی پیشکش کی۔ اور متعدد حضرات نے نقد
رقم پیش کی۔ مثلاً ملک بہادر صاحب نے پندرہ روپے
..... اتنے میں عصر کی اذان ہو گئی۔ چنانچہ
چند منٹ بعد دعا ہوئی اور محفل برخاست ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کھنہ ریپائیں کا عظیم الشان جلسہ

ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ گڑھی حبیب اللہ
جس میں گڑھی حبیب اللہ کے علاوہ تمام گرد و نواح کے
عوام نے شمولیت کی۔ زیر صدارت مفتی محمد الیاس صاحب
خالدی منعقد ہوا۔ سیّد سلیمان بخاری خطیب جامع مسجد دوگہ
نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے علماء کرام
باقی صفحہ ۲ پر

ایڈیٹر کی ڈاک

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ و حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ کی وفات حسرت آیات پر جناب کے دفتر کے اراکین کو جو صدمہ ہوا ہے ہم اس غم میں خلوص دل کے ساتھ شریک ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ منجانب محمد امیر خادم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ ڈھاب سنتیکا تحصیل و ضلع بہاول نگر (بہاولپور)

امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد

کی وفات حسرت آیات سے جو نقصان عظیم مسلمانان عالم کو بالخصوص اور دنیائے انسانیت کو بالعموم پہنچا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ اس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم مولانا کیلئے ترقی درجات کی دعا کرتی ہے۔ نیز خداوند تبارک و تعالےٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ وہ مرحوم کے پسماندگان اور عالم اسلام کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرزا عبد الغنی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات حسرت آیات پر

ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے تاثرات' مولانا آزاد جو بھارتی حکومت کے وزیر تھے۔ مگر فی الحقیقت وہ اکناف عالم میں پھیلے ہوئے بہتر کروڑ مسلمانوں کے مشترک اور قیمتی سرمایہ تھے۔ جنہیں قضا و قدر کے ہاتھوں نے ان سے ہمیشہ کے لئے علیحدہ کر دیا۔

سیاسیات حاضرہ میں وہ پینتالیس کروڑ انسانوں کے نجات دہندہ تھے۔ فن انشاء و ادب میں وہ ابن خلدون کے ہم پلہ تھے۔ فن خطابت میں ایشیا میں ان کا کوئی مثیل نہیں۔ علم تفسیر میں باستثنا چند شخصیات ہندوستان میں آج تک کوئی ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔ غرض القرض عہد تابعین سے قرن حاضر تک کی گنی چنی چند اہم ترین شخصیات میں سے وہ ایک اہم شخصیات کے مالک تھے۔ مولانا محمد علی، شوکت علی، اقبال حضرت شیخ الہند اور بانیٔ پاکستان میں سیاسی شعور مولانا آزاد مرحوم ہی کی صدائے بازگشت تھی جس پر الہلال و البلاغ کے اوراق پارینہ شاہد ہیں۔

خدا انہیں جنت نصیب کرے اور انڈین مسلمانوں کے واسطے کسی اور عالی دماغ انسان کا ظہور فرمائے۔ آمین

امیر الزمان

کراچی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے دفتر واقع بندر روڈ میں ایک خصوصی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا ابوالکلام کی وفات حسرت آیات کو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی وفات کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دنیائے اسلام کے لئے عموماً حادثہ عظیم قرار دیا گیا۔

اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ مولانا مرحوم کو کروڑ کروڑ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ناظم دفتر کراچی

امام الہند کی وفات

گوجرانوالہ: امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات حسرت آیات پر بھارت اور پاکستان کے ہر شہر اور قریہ میں جس رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے وہ مولانا آزاد مرحوم کا ہی حصہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ اس مرد مجاہد نے ہوش سنبھالنے کے بعد ملک و ملت کی فلاح و بہبود کے لئے جس جانفشانی سے کام کیا وہ رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رہے گا۔

سنہ ۱۹۱۱ء میں جبکہ مولانا مرحوم کی عمر چوبیس سال کی تھی مولانا کی ادارت میں الہلال کی اشاعت نے پورے متحدہ ہندوستان کا رخ آزادیٔ کامل کی طرف پھیر دیا۔ اور اس وقت کے سید المجاہدین حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی شیخ الہند نے الہلال کے پرچوں کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ ابوالکلام آزاد نے ہمیں بھولا ہوا سبق یاد دلایا ہے۔ یہ جملہ کسی معمولی آدمی کا نہ تھا بلکہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رح اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح جیسے مجاہدین اسلام کے استاد کا جملہ تھا۔

اس سے مولانا آزاد مرحوم کے مقام کا پتہ چل سکتا ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ مولانا آزاد نے صرف ہندوستان نہیں بلکہ پورے ایشیا کو انگریزی تسلط سے نجات دلائی ہے۔ مولانا آزاد مرحوم کے صدقے آج اسلامی ممالک انگریز کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرتے ہیں ..... ہندوستان کے آزاد ہوتے ہی ایران، مصر، انڈونیشیا و دیگر کئی چھوٹے چھوٹے ممالک نے مغربی سامراج کے پنجۂ استبداد سے نجات حاصل کی۔ اس لئے بجا طور پر مولانا مرحوم کو نجات دہندہ ایشیا کا خطاب دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمیں بجا طور پر افسوس ہے کہ کل تک انگریز کی گود میں کھیلنے والے اور آج پاکستان کے ان داتاؤں نے امام الہند کی موت پر چپ سادھ کر احسان فراموشی کا ایک ناقابل فراموش ریکارڈ قائم کیا ہے جو ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

محمد اسلام عفا اللہ عنہ جامع سول لائن گوجرانوالہ

علمائے مدرسہ عربیہ نیو ٹاؤن کا اعلان حق

کریم آغا خاں کا اعلان اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔ اسلام کے قطعی احکام میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں

دین اسلام میں شراب قطعی حرام ہے۔ اور نمازیں پانچ ہیں۔

اخبار انجام مورخہ ۲۴ فروری میں کریم آغا خاں کا ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ کریم آغا خاں نے سوئٹزرلینڈ سے اعلان کیا ہے کہ نمازیں پانچ کی بجائے تین پڑھی جائیں۔ کیونکہ اس طرح بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ نیز شراب پر اسلام کی پابندی احمقانہ ... اس کے علاوہ سکول کے بچوں کو رات کی نماز ... کی اجازت دی گئی ہے۔

برادران اسلام!

پاکستان اسلام کے نام پر بنا اور ... نے اپنی زندگی اس نام پر اس لئے قربان ... سے قرن اولیٰ کے اسلام کی تجدید ہو گی۔ ایک ... سیاسی شعبدہ بازوں نے جان بوجھ کر بعض ... کو سیاسی شطرنج کے مہرے بنا کر اپنے ... حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے ... کا یہ اعلان بھی اسی سازش کی ایک کڑی ... کی غرض صرف یہ ہے کہ پاکستان میں نئے مذ... مسلمان قوم کو اس جال میں الجھا دیا جائے ... کی پہلی کڑی سر ظفر اللہ اور قادیانیت کی ... کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کیا تھ... بعد منکرین حدیث پرویز وغیرہ کو سابق گور... نے ان ہی اغراض کے لئے استعمال کیا۔ اور ... کے موجودہ ارباب حل و عقد نے اسلام سے قط... اور دین سے ناآشنا یورپ کے پروردہ روما... کے نوخیز چشم و چراغ کو استعمال کرنا شروع کر... چنانچہ حال ہی میں کراچی میں صدر جمہوریہ اسلا... نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی تاجپوشی ... ان کے والد ماجد کو پوری ملت پاکستان کی ... اقوام متحدہ میں مستقل مندوب مقرر کیا گیا۔ او... کے فرزند ارجمند کی زبان مبارک سے دو نمازیں ... اور شراب کو حلال قرار دی گئیں۔

امید ہے کہ آئندہ سال تک باقی تین ... خنزیر بھی حلال قرار دیا جائے گا۔

ہمیں آغا خاں سے اس سلسلہ میں کو... ہے۔ کیونکہ ان کی تاریخ حسن بن صباح اور ... جیسے ملاحدہ اور زنادقہ سے بھری ہوئی ہے ج... خدائی تک کے دعوے کئے اور جنت بنوائی ... البتہ ہم یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں ... کے دادا آغا خاں نے انگریزی دور میں بھی ا... اظہار کی جرأت کبھی نہیں کی تو اب پاکستان ... جمہوریت میں یہ اعلان کرنا کہ شراب خوری ... احمقانہ حکم ہے۔ یہ براہ راست قرآن کریم ... نیز اللہ تعالےٰ کی طرف نعوذ باللہ حماقت ... ہے۔ جس نے شراب کو حرام قرار دیا۔

ہم دستخط کنندگان ذیل مکمل عزم و ... اعلان کرتے ہیں کہ امت مسلمہ نے جس طر... برس سے اسلامی احکام و عقائد کو محفوظ ... بھی کسی بدخواہ اسلام کو کسی قسم کے رخنہ ا... اجازت نہیں دے گی۔ اور مسیلمہ کذاب ... صباح کی طرح یہ لوگ بھی اپنا نام بد چھوڑ کر ... مٹ جائیں گے۔ لیکن مسلمان اور علماء اسلا... کو کبھی بھی معاف نہیں کریں گے جو دور ...

باقی

بقیہ سرگرمیاں

(صفحہ پانچ سے آگے)

...یاں سامعین جلسہ پر واضح کیں جو انہوں نے
...سے لے کر آج تک کیں۔ جس کا حاضرین جلسہ
...پر ... اور تمام حاضرین جلسہ نے ہاتھ اٹھا کر
...ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت مولانا خطیب دولہ
...بے دین طبقہ کی اچھی طرح قلعی کھولی اور
...لام دشمنی کو پورے دلائل سے ثابت کیا اور
...سلامی مذاکرہ لاہور پر بھی پوری روشنی ڈالی۔
...اسلام کو بے بنیاد ثابت کرنے کی کوشش تھی
...عد قاضی فضل الرحمٰن صاحب نے خطبہ جمعہ
...جمعہ ادا کرائی۔ **اجلاس دوم** زیر صدارت
...مولانا عبد الصمد صاحب شروع ہوا۔ جناب صدر
...نے اپنے مخصوص انداز میں، کہ اگر آج یہ لوگ
...ملا کہتے ہو نہ ہوتے تو یہ تمام جو یہاں جلسہ گاہ میں
...ہوئے نظر آرہے ہیں ایک بھی مسلمان نہ ہوتا۔
...نے تمہارے ایمان، و اسلام کو بچانے کی خاطر
...ربانی کا وجود قائم رکھا ہے۔ اس کے بعد مولانا
...رحمٰن صاحب خطیب مسجد خواجگان نے توحید و
...ت اور ردّ بدعت پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔ اور
...سید سلیمان بخاری نے مندرجہ ذیل دو ریزولیوشن
...کئے جو باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) یہ عظیم الشان پبلک جلسہ جمعیۃ علماء اسلام
...پائیں کا حکومت پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتا
...جلد از جلد کتاب و سُنّت کے مطابق قرارداد مقاصد
...نی میں قانون نافذ کیا جائے۔ اپنے وعدوں کو عملی
...پہنایا جائے (۲) یہ عظیم الشان پبلک جلسہ اپنی
...گورنمنٹ پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ
...سو کے نوٹ پر جو قائد اعظم مرحوم کی تصویر شائع کی
...وہ سراسر اسلام اور تہذیب اسلام کے خلاف
...اس تصویر کو فوری طور پر مٹا کر اس کی جگہ کسی
...کی روح چیز یا مقام و عمارتِ مقدسہ کا نقشہ بنا کر
...ن کی بڑھتی ہوئی بے چینی اور عام اضطرابی کو دور
...ے۔ سید سلیمان خطیب جامع مسجد دوگہ ضلع ہزارہ

جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور

...ت اسلام اور تبلیغ مقاصدِ جمعیۃ میں سرگرم عمل ہیں۔
...جمعیۃ علماء اسلام شکارپور سندھ کا نیا انتخاب ذیل
...درج ہے۔
...پرست مولانا عبد الکریم صاحب چشتی صدر جمعیۃ علماء اسلام
...میاں شہاب الدین صاحب چشتی مدیر اخبار شہباز
...ب امیر میاں نواب علی صاحب،
...ناظم اعلیٰ ماسٹر علی انور صاحب ابڑو
...ناظم میاں منصف علی صاحب
...خزانچی۔ میاں مشتاق احمد صاحب سومرو
مولوی عبد الکریم چشتی

چک تعلقہ سکھر (سندھ) میں اجلاس

زیر صدارت حضرت مولانا عبد القیوم صاحب منعقد ہُوا۔ جس میں مولانا شیر محمد صاحب و مولانا حافظ عبد المجید صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی جس کا عوام پر کافی اثر ہُوا۔ بعدہٗ جمعیۃ کی تشکیل ہوئی اور انتخاب عمل میں آیا۔

امیر حضرت مولانا حزب اللہ صاحب ابڑہ جٹ
نائب امیر حکیم محمد ہاشم صاحب سیٹھار ״
ناظم اعلیٰ محمد بخش صاحب پنجابی ״
نائب ناظم حکیم عبد الواحد صاحب سیٹھار ״
خزانچی فقیر عبد الرحیم صاحب ״ ״ ״

بفضلِ ایزدی جمعیۃ کا کام زوروں پر ہے۔
حکیم عبد الواحد سیٹھار از چک

مدرسہ عربیہ اسلامیہ رحمانیہ چاہ رحمونوالہ

کا دوسرا عظیم الشان سالانہ **جلسہ** زیر سرپرستی جامع شریعت و طریقت شیخ المشائخ مفسر قرآن حضرت مولانا **احمد علی** صاحب (دامت برکاتہم) **امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور** اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۷-۱۸ مارچ ۱۹۵۸ء مطابق ۲۵-۲۶ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ بروز سوموار۔ منگلوار بڑے تزک و احتشام سے انشاء اللہ منعقد ہوگا جس میں مغربی پاکستان کے بڑے بڑے مشاہیر بزرگانِ دین اور اکابر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ مسلمانان سے پرزور اپیل ہے کہ جلسہ میں شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

احقر: فیض احمد مہتمم مدرسہ رحمانیہ چاہ رحمونوالہ، ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جلیہ ضلع منٹگمری

بقیہ صفحہ چھ

۵۔ علمائے مدرسہ عربیہ نیو ٹاون کا اعلانِ حق

کی تحریکوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ نمازیں پانچ ہیں اور پانچ رہیں گی۔ کریم آغاخاں جیسے لوگ نہ تین پڑھتے ہیں نہ پانچ، نیز اس قسم کے لوگ ہمیشہ شراب کو شیر مادر سمجھ کر ہر قسم کی بے حیائیوں کا ارتکاب کرتے رہے لیکن اللہ تعالےٰ نے شراب کو قطعی حرام نجس اور عملِ شیطان قرار دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس سے قطعی اجتناب کا حکم دیا ہے۔ فقط

مولانا فضل احمد صاحب مدرسہ عربیہ
مولانا عبد الجلیل صاحب
مولانا عبد الرشید صاحب نعمانی
مولانا عبد الحلیم صاحب مدرسہ عربیہ
مفتی ولی الحسن صاحب مدرسہ عربیہ
مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم مدرسہ عربیہ
مولانا محمد لطف اللہ صاحب نائب صدر مدرس مدرسہ عربیہ
مولانا عبد الرحمٰن صاحب ناظم مدرسہ عربیہ

شریعت کانفرنس تحصیل ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا افتتاح

امیر اعلیٰ مرکزی جمعیۃ حضرت مولنا احمد علی صاحب مدظلہ نے اپنی تقریر دلپذیر سے افتتاح فرمایا اصحاب اقتدار کی بے راہ روی اور پاکستان میں اسلامی اقتدار کی توہین اور علماء امت کے فرائض پر مبسوط تقریر فرمائی بعد امیر تحصیل مولنا فتح خاں صاحب نے پشتو میں ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ حضرت مولنا شمس الحق صاحب رکن مجلس مرکزیہ نے ارباب اقتدار حضرات کی اسلامیات سے بے خبری اور علماء کی ذمہ داریوں پر مفصل دو گھنٹہ خطاب فرمایا۔ پھر مولنا موصوف نے ایک گھنٹہ انتخابات اور اسلام کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی ازاں بعد امیر صوبہ مولنا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر مفصل تبصرہ کیا حضرت ناظم اعلیٰ مرکزیہ مولنا غلام غوث صاحب نے غلامانِ افرنگ کی اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں پر مفصل و مدلل تقریر فرمائی بارہ بجے اجلاس ختم ہوا۔ ضلعی مجلس شوریٰ کا اجتماع زیر صدارت امیر صوبہ منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کی سہ ماہی کارگذاری ناظم ضلع مولنا عبد اللطیف صاحب نے پیش کی امیر ضلع نے ترجمان کی توسیع کی اپیل کی چنانچہ تقریباً چودہ پندرہ پرچوں کے آرڈر فوراً اس مجلس میں مل گئے۔ بعدہٗ ضلعی مجلس عاملہ کے ارکین کا انتخاب خود کر کے اسمائے گرامی پیش کرے۔ جو تقریباً چوبیس ہوگئے۔ جمعیت کی توسیع کے متعلق غور کیا گیا۔ دو بجے پھر کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا جس میں ناظم مرکز نے دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ چار بجے اجلاس ختم ہوا۔ صبح سب کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں قرار دادیں مرتب کی گئیں۔ اس کمیٹی میں خازن ضلع حاجی عطاء اللہ صاحب ناظم تحصیل قاضی عطاء اللہ صاحب امیر تحصیل مولنا فتح خاں صاحب مولنا محمود صاحب نائب ناظم مولنا غلام محمد صاحب نائب امیر تحصیل امیر ضلع مولوی عبد الحق امیر صوبہ بھی موجود تھے۔ مندرجہ ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

جمعیۃ العلماء اسلام تحصیل ٹانک کا یہ عظیم الشان اجلاس شیخ الاسلام مجاہد ملت استاذ الحرب والعجم صدر المدرسین دار العلوم دیوبند حضرت مولینا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ کی وفات حسرت آیات کو عالم اسلام کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ اور صاحبزادگان و متوسلین و متعلقین دار العلوم دیوبند کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے حضرت مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کرتا ہے چنانچہ سورہ اخلاص و الحمد درود شریف پڑھکر ایصال ثواب کیا گیا۔

قانون کمیشن میں منکرین حدیث کی عام احتجاج کے باوجود شمولیت کو اسلام اور مسلمانوں کی توہین سمجھتا ہے اگر رائے عامہ کو ٹھکرا کر انکو شامل رکھا گیا تو اُن کا بنایا ہوا قانون مسلمانان پاکستان کے لیے ہرگز قابل قبول نہیں ہوگا۔

متفرق خبریں

اسراف اور لہو و لعب کا نتیجہ

کراچی۔ آتشبازی کی دوکان میں پٹاخہ پھٹنے سے بوہری بازار کی آتشزدہ عمارتوں کے ملبہ میں سے ایک درجن کے قریب آگ میں جھلسی ہوئی لاشیں برامد ہوئیں اس طرح کل رات کی آگ میں جلنے والوں کی تعداد پندرہ تک پہنچ گئی۔ جن میں آگ بجھانے والا بھی شامل ہے زخمیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ ہسپتالوں میں مزید افراد شامل کئے گئے ہیں۔ لیکن زخمیوں کی تعداد صحیح معلوم نہیں ہوسکی۔ البتہ زخمیوں میں آٹھ آگ بجھانے والے بھی شامل ہیں۔ جن میں چار کی حالت نازک ہے۔

آگ سے متاثرہ ایک میل مربع علاقہ میں پولیس اور فوج متعین کی گئی۔ اور اس راستہ کی آمد و رفت دوسرے راستوں پر منتقل کی گئی۔ ایک درجن کے قریب فائر انجن سلگتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کرتے رہے۔ کیونکہ رات بھر دھواں نکلتا رہا تھا۔ اگرچہ عمارتوں کے نقصان کا سرکاری اندازہ نہیں معلوم ہوسکا۔ لیکن خیال ہے۔ کہ تین ملک پوس عمارتیں پیوند زمین ہوگئی ہیں۔ اس پاس کے علاقوں میں کاروبار بند رہا۔

وزیراعظم نے قومی اسمبلی میں بوہری بازار کی آتشزدگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آگ لگنے کے ہنگامہ میں پولیس کے ایک سپاہی کے چھرا گھونپ دیا گیا۔ اور آگ بجھانے والوں کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ڈالی گئی۔ کراچی میں امن و قانون کا اسطرح احترام کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندی کے باوجود

قانون کے محافظوں کی آنکھوں کے سامنے قانون کی مٹی پلید ہوتی

لاھور۔ قانون کا احترام اور خوف کا یہ عالم ہے۔ کہ شب برات کے موقع پر کوئی گلی، اور کوچہ ایسا نہیں تھا۔ جہاں آتشبازی نہ چھوڑی گئی ہو۔ اور یہ عالم صرف شہر کے اندر گلی کوچوں میں ہی نہیں تھا۔ بلکہ شہر کی بڑی بڑی شاہ راہوں پر بھی خاصے سنجیدہ لوگ اس آگ کی ہولی میں مصروف تھے۔

یہ سب کچھ ایسے شہر میں ہوا ہے۔ جہاں پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت آتشبازی پر پابندی تھی۔ اور پولیس کے تھانوں اور سپاہیوں کے سامنے یہ کھیل کھیلا جاتا رہا ہے۔ رات کو راہ چلنا مشکل تھا۔ کیونکہ قدم قدم پر پٹاخے اور چھچھوندر راہ گیروں کا پیچھا کرتی تھیں۔ تانگوں کے آگے جتے ہوئے گھوڑوں کے پاؤں میں پٹاخے چھوڑے جاتے تھے جس سے گھوڑا بدک اٹھتا اور تانگے الٹتے الٹتے بچتے۔ سائیکل سوار اپنی پٹاخوں کی وجہ سے ذہین پریشان رہتے کار والے یہ سمجھتے کہ ان کے ٹائیر پنکچر ہو گئے۔ چنانچہ وہ کار روک لیتے۔ اور ٹائروں کی طرف دیکھتے۔ لیکن لوگوں کے قہقہے ان کو سمجھا دیتے یہ شب برات "سوغات" پٹاخہ تھے پنکچر نہیں تھا۔

آج شہر میں کم از کم چالیس۔ پچاس ہزار سے زائد روپے کی آتشبازی فروخت ہوئی ہوگی۔ تھوک کی دوکانوں پر تو اسقدر ہجوم تھا وہاں باری نہیں آتی تھی۔ ان کے علاوہ ہر گلی میں کئی لوگ چھابڑیوں میں آتشبازی سجائے بیٹھے تھے۔ اور دھڑا دھڑ آتشبازی فروخت کر رہے تھے۔ اور ان کو کسی قسم کا کوئی خوف نہیں تھا جیسے شہر میں آتشبازی وغیرہ پر کوئی پابندی نہ ہو۔

یاد رہے کہ اسی شہر کی بستی کرشن نگر میں پچھلے دنوں اسی آتش بازی کی بنا پر تین سو جھگیاں نذر آتش ہوگئیں تھیں۔ اور ان کے مکین بے گھر پناہ کی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہتے تھے۔

پچاس سالہ پرانی عداوت

ملتان کے مختلف حصوں میں دو تنک کے مہاجرین میں زبردست فساد ہوگیا۔ جس کی وجہ سے کئی گھنٹے شہر میں خوف ہراس پھیلا رہا۔ اور لوگوں نے اپنا کاروبار بند کر دیا۔

پولیس نے بڑی مشکل سے صورت حال پر قابو پایا جس کی وجہ سے حالات زیادہ خراب نہیں ہو سکے۔ ان ہنگاموں میں چار افراد زخمی ہوگئے جن میں سے دو کی حالت خطرناک بیان کی جاتی ہے۔ جھگڑا ڈسٹرکٹ بورڈ سے شروع ہوا۔ جہاں اے۔ ڈی۔ ایم۔ کی عدالت میں دونوں گروہوں پر مقدمہ چل رہا ہے۔۔

شیخ عبداللہ کی تقریروں کا اثر زائل کرنے کی ناکام مہم

مقبوضہ کشمیر کے اُس پار سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کے ٹھوس موقف اور غیر متزلزل رویہ سے تحریک آزادی کشمیر میں نئی روح پھونک دی ہے۔ جس سے بخشی غلام محمد اور اُن کے ساتھی گھبرا گئے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان کی رہائی کے بعد کی تقریروں کے اثرات کو بے کار کیا جائے۔ کٹھ پتلی وزیراعظم مقبوضہ کشمیر نے نیشنل کانفرنس کے جنرل سکریٹری بخشی عبدالرشید کو۔ ریاست بھر کا دورہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ تاکہ شیخ عبداللہ کی تقریروں کے اثرات کو زائل کیا جائے بخشی عبدالرشید کو اپنے مقصد میں کہاں تک کامیابی ہوئی؟ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ آج ملک کے کسی جگہ جلسہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

نیا منصوبہ

کراچی۔ ۷ مارچ۔ وزیراعظم ملک فیروز خاں نون نے آج قومی اسمبلی میں انکشاف کیا۔ کہ کراچی میں ایک نیا انتظامی ڈھانچہ کرنے کے لئے۔ ایک منصوبہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ تاکہ امن و قانون کی بگڑتی ہوئی حالت کو سنبھالا جا سکے۔ وزیراعظم نے اشارہ تاہم یا کہ اس منصوبہ کے تحت وفاقی دارالحکومت کو متعدد علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جن میں ایک ایک مجسٹریٹ یا ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں گے۔ ملک نون نے ناظم آباد

...رال کا تواب
گی۔ انہوں نے کہا کہ نئے منصوبے کی ز...
غور ہے۔ چھوٹے ہنگاموں اور بڑے...
توڑ پھوڑ کی سرگرمیوں سے علیحدہ علیحدہ نمٹ...
انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے کراچی میں امن...
گیا ہے۔ اور سیاسی گروہوں نے اس...
حرمتی کی ہے ملک نون نے کہا کہ اس وز...
نظم و نسق مرکز کے پاس ہی رہے گا...
مستقبل کا فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا
کراچی میں امن و قانون کے ذمہ دار افسر...
مغربی پاکستان میں تبدیل کرنے کی تدابیر...
حکومت مغربی پاکستان کے سامنے یہ...
ہے۔ وزیراعظم نے حزب اختلاف کی...
کی کہ وہ امن و قانون کی بحالی میں حکومت...
کریں۔ انہوں نے اُن اخبارات پر نکتہ چینی...
خبریں شائع کرتے ہیں۔

جب وزیراعظم تقریر ختم کر چکے تو مسٹر...
نے کہا کہ حزب اختلاف کے ارکان...
کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہیں۔ لیکن...
ہے کہ امن و قانون کے سوال کو سیاسی...
کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ...
کے سوال کو سیاست سے علیحدہ رکھا...
اس سے قبل وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور...
کے حادثہ کے بارے میں ایک بیان د...
کہ وہاں پٹھانوں اور مہاجرین کے دو گ...
درمیان عرصہ سے جھگڑا چلا آرہا ہے...
زمین کے ایک قطعہ اور پانی کے نل پر...
جس کی وجہ سے چار افراد ہلاک ہوگئے...
موقعہ پر ہی جاں بحق ہوگئے، اور دو...
اس کے علاوہ ۴۴ افراد زخمی ہوئے۔
نقصان کا اندازہ پندرہ سے بیس...
انہوں نے کہا کہ جھگڑا صبح دس بجے شرو...
پولیس پندرہ منٹ کے اندر وہاں پہنچ...

ضروری اطلاعات

۱۔ ایجنٹ حضرات۔ واجب الادا...
جلد توجہ مبذول فرمائیں۔ ادارہ...
انکا ممنون ہوگا

۲۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام...
پتہ خوش خط لکھا کریں۔ اور چیٹ نمبر...
کا حوالہ بھی ضرور دیں۔ ورنہ عدم تعمیل...

۳۔ آپ ترجمان اسلام کا چندہ پیشگی بذریعہ...
بھیجنے کی کوشش کیا کریں ورنہ وی...
سے آپ کو سات آنے زائد ادا کرنے...

۴۔ ترجمان اسلام ہر دو شنبہ کو شائع...
اگر آپ کو کسی ہفتے کے میں کوئی شمارہ...
نہ ہو تو آپ آئندہ ہفتے کے اندر اطلاع...
آپ کو وہ شمارہ بھیج دیا جائے گا۔

سہ روزہ ترجمان اسلام لاہور
جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ
چیف ایڈیٹر: غلام غوث ہزاروی
منتظم: عبدالواحد
معاون: عبدالقادر قاسمی
مینیجنگ ایڈیٹر: غازی خدا بخش
بدل اشتراک: سالانہ چھ روپے، ششماہی تین روپے آٹھ آنے
قیمت فی پرچہ: دو آنے
جلد ۱ | ۲۳، ۲۷ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۳، ۱۷ فروری ۱۹۵۸ء موافق ۲، ۶ پھاگن ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۶۸، ۶۹

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

لارڈ کلائیو کی اولاد

نوائے وقت ۲ فروری ۱۹۵۸ء، مکتوب لندن سے:

"لندن کی عدالتِ طلاق نے ایک ٹیکسی ڈرائیور مسٹر ڈلس کی درخواست طلاق منظور کرتے ہوئے ایک ...یس سالہ نوجوان کلائیو کو ایک سو پونڈ ہرجانہ اور ...دمہ کے اخراجات ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسٹر ڈلس ...ے کلائیو پر یہ الزام عائد کیا تھا کہ وہ اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کا مرتکب ہُوا ہے۔

اب کلائیو جو چھیالیس سالہ مسز ڈلس کے سب سے بڑے لڑکے سے بھی سات سال چھوٹا ہے۔ اپنی "امّاں جان معشوقہ" سے شادی کر رہا ہے۔ اس کی محبوبہ کے اپنے شوہر سے دس بچے بھی ہیں وہ مسٹر ڈلس کے ہاں ایک دوست کے ہاں آیا تھا۔ اور یہ ٹیکسی ڈرائیور اسے اپنے نوجوان بچوں کی طرح ہی سمجھتا تھا۔"

عورت مرد کا اختلاط جہاں بھی ہوگا یہی نتائج پیدا کرے گا۔ آگ اور روئی جب بھی ملیں گے شعلہ ضرور بھڑکے گا۔ مثبت اور منفی تار جب بھی ملیں گے کرنٹ ضرور پیدا ہوگی۔ ہمارے روشن خیال حضرات ہمارے ہاں یہ کہتے نہیں تھکتے۔ کہ پردہ غیر ضروری چیز ہے۔ اور مغرب کی طرح جب ہم بھی بالکل "بے پردہ" ہو جائیں گے تو سب اچھا ہو جائے گا۔ کیونکہ وہاں عورت مرد ملتے ہیں تو ان کے جذبات بھڑکتے نہیں۔ جذبات نہ بھڑکنے پر تو یہ عالم ہے کہ چھبیس سالہ چھوکرا اپنی والدہ سے بھی بڑی عورت کو لے اُڑا ہے۔ اگر جذبات بھڑک اٹھتے تو خدا جانے کیا سے کیا ہو جاتا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب فریبِ نفس ہے۔ جو جذبہ فطری ہے۔ اسے فطرت کے مطابق اپنے مقام پر اُبھرنا ہی پڑتا ہے۔ بنابریں اسلام نے پردہ کو ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ فطری جذبہ فطری طور پر نہ بھڑک اُٹھے۔

اسی مکتوب سے ایک اور واقعہ بھی پڑھیئے:

"قبرص میں ایک اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان کولن کو تین سال سزائے قید اور ملازمت سے چھٹی دی گئی ہے۔ نوجوان فوجی پر شادی شدہ آفیسرز کے کوارٹرز میں ایک افسر کی بیوی پر مجرمانہ حملہ کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزم نے ایک کے گھر کے دروازے پر دستک دی۔ جب افسر کی بیوی نے جسے قبرص میں آئے صرف دو روز ہوتے تھے۔ دروازہ کھولا تو ملزم نے پانی کا گلاس مانگا اور پھر افسر کی بیوی کو گھسیٹ کر ڈرائنگ روم میں لے گیا۔ اور اسے نیچے گرا لیا۔ اس پر افسر کی بیوی نے اس سے التجا کرتے ہوئے کہا کہ سامنے دیوار پر اس کے بیٹے کی تصویر ٹنگی ہے جو عمر میں اس سے بڑا ہے۔ لیکن انگلستان سے ہزاروں میل دور قبرص کے فوجی کیمپ میں خشک اور بور زندگی گزارنے والے اس "بھوکے" نوجوان نے اس ادھیڑ عمر لیکن خوبرو عورت کی کوئی بات نہ سُنی۔"

اب مقابلہ کیجئے اس اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان کا اس اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان سے جس نے سندھ فتح کیا تھا۔ اور اس اٹھارہ سالہ فوجی نوجوان سے جو عہدِ نبوّت کے بعد سب سے پہلے بھیجے ہوئے فوجی دستے کا سپہ سالار تھا۔

مسلمان کا اخلاق تو یہ تھا کہ فاتح فوج جب شہر میں سے گزری تو ان کو دیکھنے کے لئے مفتوحین عورتیں بازاروں اور چھتوں پر ہجوم کر آئی تھیں۔ مگر ساری فوج گزر گئی اور ایک جوان نے بھی سر اُونچا کر کے نہ دیکھا۔ اور ایک اخلاق کی یہ قسم ہے جو آپ ابھی پڑھ چکے ہیں گو تربیت کا فرق ہے۔ مگر یہ ٹھنڈے ملک کے نوجوان ہیں جہاں پردہ کی کوئی قید نہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے "تہذیب زدہ" حضرات کے قول کے مطابق اپنے جذبات پر قابو رکھ سکتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں گرم ملک کے نوجوانوں کا وہ حال ہے جو بیان کیا جا چکا ہے۔ اُن کو نوجوان سے نوجوان عورت نہیں پھسلا سکتی اور یہ اپنی امّاں جانوں" پر حملہ سے نہیں چوکتے۔

اس مسئلہ پر ذرا ایک اور نوعیت سے بھی غور فرمائیے۔ کلائیو کو کیا سزا ملی؟ صرف ایک سو پونڈ جرمانہ کیا ایک سو پونڈ میں ایک عدد بیوی اور وہ بھی "چھیتی بیوی" مہنگی ہے؟ یہ سزا کیا ہوئی۔ یہ تو اس عدالت اس کی امداد کی۔ یوں مسٹر ڈلس سے خدا جانے ان کی بیوی کو حاصل کر سکتا یا نہ، مگر عدالت نے اس کے لئے سہولت بہم پہنچا دی کہ سو پونڈ ادا کرو اور "امّاں جان" کو ساتھ لے جاؤ۔ اس سے دوسرے بدکار لوگوں کو کیا عبرت اور نصیحت ہوگی۔ جس کا جی چاہے گا وہ فوراً کسی "امّاں جان" سے تعلقات بڑھا لے گا۔ اور کولن صاحب کو کیا سزا ملی؟ تین سال قید اور نوکری برخاست؟ نوکری سے تو وہ خود تنگ تھا کہ یہ انگلستان کی پُر لطافت زندگی سے دُور لے جانے والی تھی۔ باقی رہی تین سال قید تو یہ بھی کوئی ایسی بڑی چیز نہیں جس کے ڈر سے انسان وصال کی لطافتوں کو چھوڑ دے۔ عرفی قسم کے عاشق وصال کی تمنّا میں سو سال تک رونے دھونے تک کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ تو تین سال قید ہی ہے۔ جو بہر حال ایک ہزار اور کچھ راتیں گزرنے کے بعد ختم ہو جائے گی۔ ان سزاؤں [illegible] ہیں اگر حدود اللہ جاری ہوں تو ایک بدکار [illegible] ہوتے دیکھ کر کسی دوسرے کو بدکاری [illegible] پیدا ہو سکتا ہے؟

بہ بیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا

یہ اُستانیاں؟

۲۔ فروری کے "تسنیم" سے:

گزشتہ روز مقامی گرلز سکول میں اختلاف رائے کے باعث ڈرامہ سٹیج نہ ہو سکا۔ ڈرامہ آٹھویں جماعت کی طالبات کی الوداع تقریب کے سلسلہ میں ہونے والا تھا۔ ڈرامہ کی انچارج اُستانیوں نے حصہ لینے والی طالبات کو ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے کردار کے مطابق لباس تیار کرائیں۔ جب والدین کو اس کے متعلق معلوم ہُوا تو اُنہوں نے ہیڈ مسٹریس سے درخواست کی کہ ہماری لڑکیوں کو غیر اسلامی اور مخرب اخلاق ڈرامہ میں حصّہ لینے پر مجبور نہ کیا جائے۔ ہیڈ مسٹریس نے صورت حال کی نزاکت کا جائزہ لے کر اُستانیوں کو مشورہ دیا کہ ڈرامہ نہ کیا جائے۔ لیکن اس مشورہ کو نظر انداز کر کے تیاریاں جاری رکھی گئیں۔ آخری مرحلہ پر ہیڈ مسٹریس نے اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے ڈرامہ کو بند کرنے کا حکم دیا اور اس طرح ڈرامہ نہ ہو سکا۔

پہلی بات تو یہ سوچنے کی ہے کہ کیا ہماری اُستانیوں کو ابھی تک یہ علم نہیں ہو سکا۔ کہ انگریزی دور ختم ہو چکا

باقی بر صفحہ ۲ کالم نمبر ۲

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

مخلوط اور جُداگانہ طریقِ انتخاب

مخلوط چاہیئے نہ جداگانہ ——— کیوں؟

پاکستان کا بنیادی نظریہ اور ——— طریقِ انتخاب ——— ؟ مودودی صاحب سے ایک سوال ——— ؟

(از محمد اشفاق خاں صاحب کرشن نگری (لاہور))

آج کل ملک میں طریقِ انتخاب کے مسئلہ پر خوب لے دے ہو رہی ہے۔ ایک طرف اگر استحکام پاکستان اور ترقی ملک کے نام پر مخلوط طریقِ انتخاب کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے۔ تو دوسری طرف اسلام اور پاکستان کے بنیادی نظریہ کی آڑ میں جداگانہ کا ڈھونگ رچایا جا رہا ہے۔ سچ پوچھو تو دونوں طریق ہائے انتخاب کا استحکامِ پاکستان، ترقی ملک، اسلام اور پاکستان کے بنیادی نظریہ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ بلکہ بلاشبہ اس قسم کی بحثیں اور الجھنیں صرف اس لیئے پیدا کی جا رہی ہیں۔ کہ پاکستان کے بنیادی نظریہ سے فرار کی راہ اختیار کر لے بیش اسانی ہو۔ ان ہر دو غیر اسلامی و پاکستانی مسئلوں کو اس لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ کہ وہ اسلامی اور پاکستانی مسئلہ عوام کے ذہنوں سے محو ہو جائے۔ جس میں ملک و قوم کی فلاح مضمر ہے۔ اور قوم کا ذہن ان دو مسئلوں کے الجھاؤ سے تنگ آ کر کسی نہ کسی (مخلوط یا جداگانہ) مسئلہ کو مان لے اور اس طرح کفر مسلّط ہو جائے۔ لیکن مقتدر اصحاب اور سیاسی و نیم سیاسی اور مذہبی و نیم مذہبی جماعتوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ قوم اب مزید کسی فراڈ یا دھوکہ میں آنے والی نہیں۔ آخر کب تک قوم و ملک اور اسلام فروشی کو برداشت کیا جاسکیگا۔

مخلوط کیوں نہیں؟

دستور اس بات کا ضامن ہے کہ خلاف قرآن و سنّت کوئی بھی قانون پاکستان کا قانون نہیں بن سکتا۔ تو پھر مخلوط انتخاب کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ دستور ساز اسمبلی کے لئے مسلم و غیر مسلم عوام کے ووٹ سے کوئی غیر مسلم نمائندہ مسلمانوں کا نمائندہ منتخب نہیں کیا جا سکتا۔ ایک غیر مسلم جو اسلام کے پیش کردہ عقائد و احکامات پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔ اُسے کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں مسلمانوں کا نمائندہ ہو۔ پہلے اسے اسلام کا اقرار کرنا ہوگا۔ اب مخلوط طریقِ انتخاب جب دستورِ پاکستان کے ہی مخالف ثابت ہُوا تو اسے رائج کرنا کیا دستورِ پاکستان سے غداری نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ اسلام سے غداری ہے یا نہیں۔

جُداگانہ بھی نہیں ——— کیوں؟

اب ذرا جداگانہ کا پوسٹ مارٹم کر کے دیکھئے۔ جداگانہ طریقِ انتخاب میں غیر مسلموں کی نشستیں محفوظ کر دی جائیں گی۔ اور مسلم عوام کی رائے سے غیر مسلم نمائندے منتخب ہو کر دستور ساز اسمبلی میں جائیں گے، اب سوال یہ ہے کہ کیا اسلام مقننہ (دستور ساز اسمبلی) میں غیر مسلموں کی شرکت جائز بتاتا ہے۔ کیا قرونِ اولیٰ سے لے کر آج تک کسی حکومت اسلامیہ میں جو علیٰ منہاج رسالت کا کام کر رہی ہو ایسی کوئی ادنیٰ نظیر پیش کی جاسکتی ہے، جس میں جداگانہ ہی کے ذریعہ سہی مگر مقننہ میں غیر مسلموں کی شرکت یا مخصوص نشستیں، جائز ثابت ہوتی ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں ثابت کیا جاسکتا۔ اور دعوے کیا جاسکتا ہے کہ ایسی کوئی نظیر آج تک یا آج کے بعد قیامت تک پیش نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ اربابِ جداگانہ پوری دُنیا سے اپنے مددگار اور حواری جمع کر کے کیوں نہ لے آئیں۔ تو پھر ایک مسلّمہ اسلامی حقیقت کو نظر انداز کیوں کیا جا رہا ہے۔ اور اسلام ہی کے نام پر غیر پاکستانی چیز ٹھونسی جانے کا مطالبہ کیوں کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کا بنیادی نظریہ اور طریقِ انتخاب

یہ زمین و آسمان، یہ چاند اور یہی سورج، یہ راوی اور یہی ستلج و بیاس، یہی سندھ اور چناب، یہی زمین ہند و پنجاب گواہ ہیں کہ پاکستان کا بنیادی نظریہ بجز اس کے اور کچھ نہ تھا۔ کہ پاکستان میں قرآن و سنّت کا قانون رائج کیا جائیگا۔ خلافت راشدہ کا نظام عملی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ دُور کیوں جائیے۔ خود آج کا دستور پاکستان اس پر شاہد عدل اور ضامن حق ہے۔ کہ پاکستان میں قرآن و سُنّت کا قانون رائج کیا جائے گا۔ اور خلاف قرآن و سُنّت کوئی قانون پاکستان کا قانون قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اب غور فرمائیے۔ کہ جب پاکستان کا دستور اسلامی، قانون اسلامی ہے، تو طریقِ انتخاب کیوں غیر اسلامی اور پاکستانی ہو۔ کیوں نہ اسلامی ہی طریق انتخاب رائج کیا جائے۔

اسلامی طریقِ انتخاب؟

اسلام جُداگانہ کا حامی ہے نہ مخلوط کا۔ بلکہ وہ ان ہر دو طریق کو غیر اسلامی قرار [cut off]
وہ کہتا ہے کہ کسی غیر مسلم کو یہ حق نہیں [cut off]
وہ اسلامی حکومت میں نمائندگی کر سکے [cut off]
تو وہ اس کا اہل ہی نہیں۔

ان حقائق کی بنا پر یہ کہنے کی جرأت [cut off]
ہیں۔ کہ غیر مسلموں کو نمائندگی دینا خواہ [cut off]
ہو یا جُداگانہ سے خلاف اسلام ہے۔ [cut off]
نہ کیا جائے۔ بلکہ ان اصحاب تقویٰ و [cut off]
امانت و دیانت، قانون و سیاست، اور [cut off]
شجاعت کو ووٹ دے کر دستور ساز اس[cut off]
منتخب کیا جائے، جو ایک طرف تو اسلام [cut off]
سے پوری واقفیت رکھتے ہوں، تو دوسر[cut off]
وہ قانون و سیاست، امانت و دیانت میں [cut off]
رکھتے ہوں۔ اگرچہ وہ کسی ذات و نسل [cut off]
تعلق رکھتے ہوں۔ کیونکہ

اِنَّ اَکْرَمَ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ (ال[cut off]

رہی یہ بات کہ غیر مسلموں کو قرآن [cut off]
کر کے ان کا تحفظ کیوں کر رہے ہے۔ تو یہ بہت [cut off]
اور سادی بات ہے۔ جس کا جواب پوری [cut off]
غیر مسلموں سے جو اسلامی حکومت کے [cut off]
رہ چکے ہوں پوچھ لیا جاسکتا ہے!

صدر یا خلیفہ کے انتخاب کا اص[cut off]

اسلامی جمہوریہ کے سربراہ خلیفہ یا ا[cut off]
جسے آج کی اصطلاح میں صدر جمہ[cut off]

کہا جاتا ہے، اسلامی طریقِ انتخاب یہ [cut off]
ملک کے اہل الرائے اشخاص، معززین قو[cut off]
اور علماء رئیس جمہوریہ خلیفہ یا امام کا باہمی [cut off]
سے انتخاب کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت [cut off]

ہم ذیل میں فقہاء و متکلمین اسلام [cut off]
شروط نقل کرتے ہیں۔

(۱) قاضی "ماوردی" المتوفی ۴۵۰[cut off]
لکھتے ہیں:

الامامۃ تنعقد بوجہین:
احدھما باختیار اھل الحل [cut off]
والثانی بعھد الامام من قب[cut off]
(الاحکام السلطانیہ ص [cut off]

خلافت دو طریقوں سے منعقد ہو[cut off]

(۱) ایک تو ملک کے اہل الرائے اشخا[cut off]
انتخاب سے۔

(۲) اس سے کہ امام سابق کسی کا نام منت[cut off]

(۲) علامہ "تفتازانی" شرح مق[cut off]
لکھتے ہیں۔

وتنعقد الامامۃ بطریق [cut off]
بیعۃ اھل الحل والعقد من [cut off]
ورؤساء ووجوہ الناس (بحث [cut off]

(باقی صف[cut off]

۱۱ فروری ۱۹۵۸ء

ترجمانِ اسلام

مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی

فتنۂ امارت

المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین حضرت
مد صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار بڑے فتنوں
ان میں سب سے پہلا فتنہ، امارت کا فتنہ ارشاد
سال یہ فتنۂ امارت پھر درپیش ہے کہا جا رہا
سال انتخابات ہونگے قبل ازیں جس قسم کے
کے ہاتھ میں امارت رہی یا آج ہے۔ کیا عوام
مطمئن ہیں؟ یقیناً جواب اثبات میں نہیں ملتا
یہی کہتا ہے حکومت بُری ہے۔ برسرِاقتدار طبقہ
ہیں۔ جن کے ہاتھ میں دس سال سے امارت
نالائق ثابت ہُوئے۔ آخر کیوں۔ اس لئے کہ
نے اچھا کردار پیش نہ کیا۔ وہ امارت کا مفہوم
سمجھے۔ اگر کتاب اللہ کی روشنی میں دیکھیں تو نہیں
پاتے ہیں۔ نہ وہ ایماندار ہیں نہ ان کے کام نیک
۔ انہوں نے تو دھاندلی سے قبضہ کر لیا۔ اور دین
علم نہ ہونے دیا۔ بلکہ اس کے مٹانے کے درپے رہے
ان میں ایسے بھی آئے جو وزارتِ عظمیٰ جیسے مرتبہ
پر خلافِ شرع امور میں مبتلا رہے۔ ان کی ایسی
یریں بھی دیکھنے میں آئیں کہ نامحرم عورت کی کمر میں
ڈال کر ناچ رہے ہیں۔ کیا ان کے ہاتھوں سے
تحکم ہوگا۔ ہرگز نہیں، یہ عیاش ہیں۔ سفر میں ان کی
پورے جوبن پر ہوتی ہے۔ یہ غیر اسلامی تمدن
پتلے ہیں۔ ان نام کے مسلمانوں کو دیکھ کر لوگوں
سلام سے نفرت بڑھتی ہے۔ انہیں محرم نامحرم
نہیں۔ جائز و ناجائز کا دھیان نہیں جو آئے
ہیں۔ جو ملے حلق میں۔ اسلامی اخلاق حمیدہ سے
ل دور ہیں۔ کیا آئندہ انتخابات میں ایسے لوگوں کو
دے کر کامیاب کیا جائے گا۔ بے شک ان کے
دولت ہے یہ اس کے بل بوتے پر پھر دھاندلی سے
یں گے لیکن آپ کے پاس عقل کی نعمت ہے۔ ہر نعمت
تعلق بازپرس ہوگی۔ لہٰذا عقل سے کام لیں یہ انتخابات
کے لئے امارت کا بہت بڑا فتنہ ہے۔ فتنہ کے
آزمائش ہے۔ اگر اس آزمائش میں پورے نہ اترے
عقل سے کام نہ لیتے ہوئے آپ کے ووٹوں سے
اقتدار عیاشوں اور بدمعاشوں کے ہاتھ میں چلا گیا
آپ ان کی بدکرداریوں کے باعث مجرم ٹھیرائے جائینگے۔
کسی تنگ مکان میں جکڑ کر ڈال دیئے جائینگے۔ تو وہاں
موت کو پکاریں گے۔ آپ سے کہا جائے گا۔ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ
ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝ سورہ الفرقان رکوع ۲ پ ۱۸

ترجمہ۔ آج ایک موت کو نہ پکارو اور بہت سی موتوں کو پکارو۔

چند دن ہوئے حضرت صدر مرکزیہ مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے بعض احباب سے ہمارے سامنے فرما رہے تھے کہ "آج قرار دادوں اور تجویزوں کی کوئی وقعت نہیں رہی۔ واقعی اسمبلیوں میں اچھے آدمیوں کو بھیجنا چاہیئے۔"

مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ کے اداریہ کے پڑھنے سے اس وقت آپ اس لئے محروم ہیں کہ وہ مولانا عبد القادر صاحب قاسمی ناظم مرکزیہ کے ساتھ تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ آپ ان کی آواز پر لبیک کہیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر عیاشوں کا مقابلہ کریں۔ اگر آپ میں خلوص اور استقلال رہا تو اللہ تعالےٰ آپ کی مدد کریگا۔ آپ ہر کام میں اللہ تعالےٰ کی رضا چاہیں اسی کے دین، دینِ اسلام کی خاطر آنے والے انتخابات کے جہاد میں سرگرمی سے حصّہ لیں۔ احساس کہتری کو خیرباد کہیں۔ دُنیاوی اغراض میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ باپ، بیٹے، بھائی، بیوی، برادری، مال، سوداگری، مکان کو اللہ اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیارا نہ بنائیں۔ (پڑھیں سورہ التوبہ پارہ ۱۰)

ہم نے عقل کے صحیح استعمال کی تلقین کی ہے۔ اگر عقل، عقلِ مصلحت بیں ہے تو ایسی عقل بھی کعبہ کے بجائے آپ کو ترکستان کی طرف لے جائے گی۔ مولانا مظہر الدین نے کیا خوب کہا ہے ؎

یہ غلط کہ کام آئے تیری عقلِ مصلحت بیں
کہ حنین و بدر و خندق ہیں جنوں کی جلوہ گاہیں
سرِ کفر توڑنا ہے مجھے اے خدا عطا کر
کسی غزنوی کے بازو کسی غزنوی کی باہیں

. . . .

سرحد کے پٹھانوں کو ہم غیور پٹھان کہتے ہیں۔ وہ بھی کسی بے دین کے بھرے میں نہ آئیں۔ حضرت مولانا افغانی اور سیّد گل بادشاہ کے گرد جمع ہو کر انتخابات کا جہاد شروع کریں۔ جنوبی پنجاب والے مفتی محمود کے حکم کا انتظار کریں۔ شمالی پنجاب والے مولانا عبد الواحد، مولانا عبد الحنان، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا مظہر حسین، مولانا امین الحق، مولانا عبد اللطیف اور ان کے ساتھیوں کا ساتھ دیں۔ بلوچستان میں مولانا محمد صدیق ہیں ایک سبی میں دوسرے مستونگ میں تیسرے مولانا عرض محمد کوئٹہ میں سب ان کے اسرافیلی صور

پر اٹھیں، مردنی سے نجات پائیں اور دینِ حق کی خبر لیں۔ آنے والے انتخابات کو فراموش نہ کریں۔ امارت کے فتنہ کا دھیان کریں۔ اوباشوں کے ہاتھ میں اقتدار نہ جلا جائے۔

زندہ باد مولانا عبید اللہ سندھیؒ جنہوں نے قبیلِ وصال فرمایا۔ "میں امام ولی اللہ دہلوی کا فلسفہ اور ووٹ کی قیمت سمجھانے کے لئے واپس ہند میں آیا۔" اللہ آپ کی قبر کو نور سے بھر دے۔ کہیں آمین۔

(غازی) خدا بخش۔ مینجنگ ایڈیٹر ترجمان اسلام لاہور

بقیہ لمعات صفحہ ۱ سے آگے۔

ہے اور اب اسلامی دور کا آغاز ہے۔ اور اس دور میں ڈرامے اور تماشے کے لئے کوئی گنجائش نہیں مگر اس کا علم تو ان "پردہ نشینوں" کو ہوتا۔ جب ہمارے ثقافت کے میلے ٹھیلے ختم ہوتے۔ صنعتی نمائشوں کی بدکرداریاں کم ہوتیں، چکلے اٹھا دیتے جاتے شراب خانے بند کر دیئے جاتے، جوئے کے اجتماعی اڈے اڑا دیتے جاتے۔ یہ سب چیزیں جب بدستور "سب اچھا ہے" کے نہج پر چل رہی ہیں تو اُستانیوں پر کہاں سے یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ ڈرامے کھیلنا اور کھلانا چھوڑ دیں؟

اور پھر دیکھئے تقریب کیا ہے؟ آٹھویں جماعت کی لڑکیوں کو الوداع کیا جا رہا ہے۔ یعنی نہ کسی نئے سکول کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ جس کے لئے چندہ کی خاطر یہ ڈرامہ ہو رہا ہو، نہ ریڈ کراس کا ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اور نہ کسی زلزلہ فنڈ کے جمع کرنے کی تقریب ہے۔ اور اتنا بھی نہیں کہ کسی افسر یا افسرانی کی آمد آمد ہی ہو۔ تو ایسی بے جان تقریب کے لئے یہ اہتمام کہ لڑکیاں ڈرامے کے لئے موزوں لباس بھی خریدیں، اُستانیوں کی کس ذہنیت کا پتہ دیتا ہے؟ معلوم یہ ہوتا ہے کہ اُستانیاں سکولوں میں سے صبیحہ، مسرت نذیر اور راگنی قسم کی لڑکیاں پیدا کرنی چاہتی ہیں، تاکہ جب لڑکیاں سکول چھوڑیں تو وہ بجائے اچھی بیویاں اچھی مائیں بننے کے اچھی ایکٹرسیں بن سکیں۔ آخر فلمی صنعت میں ہم اپنے ہمسایہ ملک ہندوستان سے بہت پیچھے نہیں؟ جب واقعہ یہ ہے کہ ہم بہت پیچھے ہیں تو اس کا بھی تو کچھ تدارک ہونا چاہیئے اور اس کا تدارک ہماری یہ اُستانیاں ہی کر رہی ہیں جو اتنی شوقین ہیں کہ باوجود ہیڈ مسٹریس کے روکنے کے رُکنا نہیں چاہتیں۔ اور برابر تیاریاں جاری رہتی ہیں۔ بے شک ؏

بختہ مغزانِ جنوں را کے حیا زنجیرِ پا

ان اُستانیوں سے تربیت پاکر اگر مائیں خالد و طارق اور حسین و ابنِ قاسم جننے لگ جائیں تو یقیناً تعجب خیز امر ہوگا۔ مگر تاریخ شاہد ہے کہ اس تعجب کی نوبت کبھی نہیں آئے گی۔

طریقۂ انتخاب اور اسلامی ریاست و سیاست کا اصول

(از جناب احمد یار خاں صاحب ایڈوکیٹ سپریم کورٹ نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر

جس طرح کسی مشین میں عدم موافقت، عمل الٹے پرزے فٹ نہیں کئے جا سکتے۔ اسی طرح کسی نظام ریاست و سیاست میں اسی آئین اصول کے مخالف گروپ شریک و حصہ دار نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ روسی اشتراکی نظام کا مخالف روس کی مملکت کے نظام میں شریک و ذی اختیار ہو سکے۔ یا اسی طرح امریکہ یا انگریزی آئین کا مخالف انگلستان و امریکہ کے نظام ریاست و سیاست میں شریک و حصہ دار ہو سکے؟ ہرگز نہیں یہی بنیادی اصول قرآنی قانون دستور ہی ہیں۔

سورہ کافرون کی رُو سے نافذ کیا گیا ہے۔ کہ جو اسلامی ریاست و سیاست کے آئین میں اختیار اعلیٰ پر وفاداری کا عقیدہ رکھنے کی بجائے اس نظام کے آئین و دستور کے مخالف ہوں اور اسلامی ریاست و سیاسی نظام میں قرآن و سنت کی رُو سے شریک و حصہ دار نہیں ہو سکتے۔

اس سورہ کافرون میں بیان شدہ لفظ دین کا مفہوم قرآنی اصطلاح کے مطابق صرف تین مطالب پر حاوی ہے۔ اوّل انصاف یعنی جزا و سزا جیسا کہ سورہ فاتحہ میں مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ سے واضح ہے۔ دوسرے قانون جیسا کہ سورہ یوسف میں بالفاظ دِيْنِ الْمَلِكِ مرقوم ہے۔ اور تیسرا سیاست و ریاست یا سلطنت جیسا کہ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ الدِّيْنُ کے حکم میں مرکوز ہے۔ یعنی مخالفانِ نظام کو ختم کر کے ریاست اسلامی میں خالص خدائی قانون اور دستور کے نفاذ کے قائم ہونے تک جہاد لازمی ہے۔ آج کل کی دُنیا ازمنہ ماسبق میں بھی ہمیشہ آئین و نظام ریاست لازمی فوجی ضبط و ادائیگی محاصل میں مخالفت ریاست کرنے والوں کو واجب التعزیر قرار دیا جاتا رہا ہے اور واجب التعزیر قرار دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ مالک و حاضر و ناظر جو کہ تمام خلق کے معکوسات کتاب مبین میں اپنے ذاتی نور کا اکسرے سے مع صوت و آواز محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور جس ضبط و محفوظ شدہ فلموں کی اب ریڈیو اور ٹیلیویژن غمازی کر کے بالمشاہدہ ہمارے عقیدہ کی مضبوطی کے لئے ظاہر و باہر دلیل ہے۔ اسی کے قانون میں قرآن و سنّت اور ضبط نظام فوجی و سیاسی و رُوحانی یعنی نماز روزہ قانونِ محاصل یعنی زکوٰۃ و صدقات اور سالانہ سلامتی کے قیام والی کانفرنس یعنی حج کا انکار و مخالفت کس طرح کسی مخالف کو اسلامی نظام ریاست و سیاست میں شرکت و حصہ داری و اختیار کا حق دلا سکتی ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق ایسے مخالفین کو مسلمانوں اور اسلامی ریاست و سیاست کے امور کا ولی یعنی ذی اختیار کا رکن بنایا جانا تاکید سے ممنوع ہے۔ اور جو مسلمان ہو کر ایسا کرے۔ وہ بھی ایسے مخالفین ہی میں سے تصوّر ہوتا ہے۔ جبکہ روسی اور مغربی ریاستوں و سیاست کے مخالف لوگ ان ریاستوں میں زندہ بھی نہیں رہنے دیئے جاتے۔ تو کیا اگر اسلامی ریاست اُن کے پُر امن رہنے کی صورت میں اُن کو حقِ حفاظت اور فوجی پابندی معافی معمولی محصول یعنی ٹیکس سالانہ ادا کرنے پر اسلامی انتظام ان کو بہم کرتا ہے۔ تو کیا یہ کم رواداری ہے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی قرارداد ہی نہیں بلکہ افغانستان کی آئینی حکومت کا آرٹیکل نمبر ا بھی قابلِ تحسین ہے۔ جو کہ عین مطابق قرآن و سُنّت ہے۔

اگر اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے حضرات باوجود اس قرآن و سُنّت کے احکام کے یہ سلسلہ انتخاب و نظام پاکستان قرآن و سنت کے احکام کی خلاف ورزی پر قائم رہیں تو ان کو اُن پوری شہنشاہیتوں کے حشر کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جو اسلام کے خلاف صلیبی جنگیں کرنے کی پاداش میں ختم و برباد ہو چکی ہیں۔ اور جن کے قائم مقام اسلامی اقتداروں اور شہنشاہیتوں کے قیام و ترقی کو اپنے بچاؤ کے لئے لازمی جاننے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

فتنۂ انکارِ حدیث

فتنۂ انکار حدیث دورِ حاضرہ کے فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ یہ اس وجہ سے نہیں کہ ان کے ہاں علمی موقف مستحکم و مضبوط ہے۔ بلکہ مقصد کے اعتبار سے یہ ایک خاص مشن ہے۔ جو دہریت اور کمیونزم کا ہم مشرب و ہم پلّہ ہے۔ دہریت عقلِ انسانی کو دین پر غالب کرنا چاہتی ہے اور کمیونزم دین کی پابندیوں سے انسان کو آزاد کرنا چاہتا ہے۔ منکرین حدیث درحقیقت تمام دینِ اسلام کو فنا کرنے کا راستہ (حدیث سے انکار کر کے) ہموار کر رہے ہیں۔ اور ان ضروری تشریحات و تفسیرات (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیں) قرآنِ پاک کو محروم کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔ جن کے بغیر کلامِ پاک، کا سمجھنا نہایت ہی مشکل ہے۔ اور آئندہ کے لئے ایک منصوبہ تیار کر رہے ہیں تاکہ دینِ اسلام کو اپنے اصلی مقام سے ہٹا کر خواہشاتِ نفسانیہ کی آمیزش کر کے مسخ شدہ صورت میں اسلام کو عوام کے سامنے پیش

... سوائے حدیث ...

قرآنِ حکیم کا سمجھنا اتنا ہی مشکل ہے کہ جتنا شکل ... ثالث کو چھوڑ کر اقلیدس کا سمجھنا۔ یاد رکھئے ... لئے کلامِ الٰہی ہے، کہ جناب محمد رسول اللہ صلی ... نے فرمایا ہے۔ کہ یہ کتاب کلامِ الٰہی ہے۔ اور ... سرورِ کائنات کا یکے بعد دیگرے روایتاً ہم تک ... اگر حدیث کو دین میں اہمیت نہ دی جائے تو ... کا کلامِ الٰہی ہونا کیسے ثابت ہوگا۔ اس لحاظ ... حدیث، در اصل منکرِ قرآن ٹھہرے۔ کتاب ال... حدیثِ رسول کو اسلامی زندگی میں سب ... اہمیت حاصل ہے۔ نیز اسلامی زندگی منزل ... اس وقت نہیں پہنچ سکتی جب تک قرآنِ حکیم ... حدیثِ رسول کو بھی جگہ نہ دی جائے۔ اب ... اور برادرانِ اسلام کی خدمت میں ایک بخاری ... کی روایت پیش کی جاتی ہے۔ جس سے آپ ... لگا سکتے ہیں کہ حدیث نے کس طرح قرآن پا... کتاب الٰہی ہونا ثابت کیا۔ حضور سرورِ کائنات ... علیہ وسلّم رمضان شریف کے مہینہ میں غارِ حرا ... اور عباداتِ الٰہی میں مشغول تھے۔ کہ حضورؐ نے ... ہو دیکھا تو سامنے فرشتہ کھڑا ہے۔ اور آنحضرت ... رہا ہے۔ اِقْرَاء۔ پڑھو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ بِقَارِئٍ۔ میں پڑھا ہُوا نہیں ہُوں۔ فرشتہ ... کو پکڑ کر زور سے دبایا۔ پھر فرشتہ نے عرض کی ... جواب میں حضورؐ نے پھر وہی فرمایا۔

فرشتہ نے تیسری بار پھر کہا۔ اِقْرَاء ... اب حضورؐ نے فرمایا۔ کیا پڑھوں۔ حضرت ج... نے عرض کی۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِ... ترجمہ۔ پڑھو! نام رب اپنے کا جس نے ... اب بات صاف اظہر من الشمس ہو گئی کہ قرآ... کا کلامِ پاک ہونا ہمیں حدیثِ رسول صلی اللہ ... سے معلوم ہُوا۔ جو بذریعہ روایت متعدد راوی ... ہم تک پہنچا۔ کہ اس کتابِ پاک کا کچھ حصّہ فلاں ... فلاں مجلس اور فلاں مقام پر نازل ہُوا۔ اور فلا... صحابہ کرام بچشم خود دیکھ رہے تھے۔ اب اس حقی... کون ذی عقل انسان انکار کر سکتا ہے۔ کہ د... میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کا کوئی مقا... بجز ان لوگوں کے جن کو خدا و رسول صلی اللہ ... سے کوئی واسطہ اور ادنےٰ لگاؤ بھی نہیں ... نہ آخرت کی فکر۔ اور اَفَمَنِ اتَّخَذَ ... اِلٰهَهٗ فَتَرْضٰى کے مصداق۔ (ترجمہ) ... وہ شخص جس نے بنا لیا اپنی خواہش کو معبود ... خوشی سے پھول گیا اس بات پر۔

وما علینا الا البلاغ

سیّد سلیمان بخاری خطیب جامع مسجد
ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ

ہور میں اسلام پر حملے اور اُن کا دفاع

ا قوامی اسلامی مجلس مذاکرہ (کالوکیم کا افتتاح
۵۷ء کو ہُوا۔ جس میں ۳۳ ممالک کے مندوبین
ہو ئے۔ مسلم ۹۹۔ امریکن ۹۔ برٹش ۵۔
۔ ڈچ ۱۔ کینیڈا ۱۔ فرانس ۱۔ ناروے ۱۔
نڈیا ۱۔

مجھے بڑی فکر لاحق ہُوئی

ب اچانک معلوم ہُوا کہ لاہور میں ایک بین الاقوامی
لس مذاکرہ (کالوکیم) ہونے والی ہے۔ تو مجھے
احق ہوئی۔ اس وقت میرے ذہن میں امریکہ کی
ر مسجد کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔
متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد جدید اسلام
ڈیزائن) کا مرکز لاکھوں پونڈ کے خرچ سے تیار
ہے۔ معاً خیال ہُوا کہ شاید اس مرکز کی سب
ی شاخ پاکستان ہی کو تجویز کر لیا گیا ہو۔ کیونکہ
نئے نبی اور دیگر خرافات شائع کرنے میں مشہور و
ف ہے۔

جب یہ معلوم ہُوا کہ اس مجلس مذاکرہ کا چیئرمین
ظفر اللہ قادیانی کو مقرر کیا گیا ہے۔ تو فکر اور زیادہ
۔ کہ یا الٰہی یہ کیا ہونے والا ہے۔ ظفر اللہ۔ امریکہ۔
۔ یہودی۔ عیسائی۔ مغرب پسند گریجویٹ مسلم جمع
۔ اسلام محمدی پر ہلّہ بولنے والے ہیں۔ مدافعت
ین کرے گا۔ پاکستان کے آزاد خیال علماء کو تو
ت ہی نہیں دی گئی۔ پرویز اور مسٹر مودودی پاکستانی ہیں
یہ لوگ تو حملہ آوروں کے ممبر و معاون ہوں گے۔ بلکہ
پیش رہیں گے۔ جب دلی گھبراہٹ زیادہ ہوئی تو
نے اپنے ایک بزرگ سے اس فکر و پریشانی کا ذکر
آپ چپکے سے سُنتے رہے۔ فرمایا کہ **فکر نہ کرو۔**
سلام ہی کا بول بالا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کی خفیہ تدبیر کام
ے گی۔ اور مفسدین ذلیل ہونگے (انشاء اللہ تعالےٰ)
ی یہ سُننا تھا کہ میری تمام پریشانی جاتی رہی۔ اور
ہ تعالےٰ کی خفیہ تدبیر کا بیتابی سے انتظار کرنے لگا۔
اللہ تعالےٰ کی خفیہ تدبیر کا ظہور حسب ذیل طریق سے
۱: سب سے پہلے امریکہ کے بڑے مُہرے ظفر اللہ
یانی کو شکست فاش ہُوئی۔ اور وہ امریکن اسلامی جھنڈا
ی دوسرے کے سپرد کئے بغیر میدان سے بسبب
لالت جسمانی و روحانی غائب ہُوئے۔ در اصل ظفر اللہ
دیانی ماسٹر تاج الدین صاحب (احرار) کی ایک ہی للکار
سے خوف کھا کر بھاگ نکلے۔

اس کے بعد میدان جنگ ۹ روز قائم رہا۔ (حق و
باطل کی جنگ) باطل تمام ساز و سامان سے لیس۔
رزق بافراط۔ سامانِ جنگ (امریکی) کی بہتات۔ شان و
شوکت۔ بڑے بڑے جُگادری نوجوان امریکہ کی شہ پر
ڈنڑ پیلتے ہوئے کرسیوں پر براجمان ہوئے۔ اس باطل
کی فوج کو اُکسانے والی ہار سنگار سے آراستہ مستورات
کافی تعداد میں موجود تھیں جو نوجوانوں کے حوصلے بڑھا
رہی تھیں۔ ان کی دید ہی سے دلی سرور حاصل ہوتا تھا۔
اب جنگ کا آغاز صدرِ مملکت پاکستان سکندر مرزا
صاحب کی افتتاحی تقریر کے ایک دن بعد شروع ہُوا۔
صدرِ مملکت نے اپنی افتتاحی تقریر میں دینِ محمدیؐ کے
عاملین علماء حق کی توہین کر کے اُن کے حوصلے پست
کرنے کی سعی کی۔ مگر خُدا کی قدرت اُلٹا اس تقریر سے
علماء کا جوش اور بڑھا۔

اب اس میدانِ جنگ کا نقشہ ان کی کہانی ان
کی زبانی پیش کرتا ہوں۔

اسلامی مجلس مذاکرہ
(بین الاقوامی)

صدرِ مملکت سکندر مرزا
کی
افتتاحی تقریر کی ایک جھلک

باطل کا حملہ

"مسجد کے اندر مُلّا نے اسلام کو عجیب و غریب
توہمات میں ڈُوبا ہُوا افسانہ اور ترقی کی تمام تحریکات کا
مخالف بنا کر پیش کیا ہے۔" صدرِ مملکت سکندر مرزا

امروز ۳۰۔ دسمبر ۵۷ء

حق کا دفاع

مکرمی تسلیم، صدر جمہوریہ پاکستان ۲۹۔ دسمبر ۵۷ء
کو مجلس مذاکرہ کا افتتاح کرتے ہوئے عجیب و غریب
الفاظ کہے ہیں۔ مثلاً اُن کا یہ جملہ ملاحظہ ہو۔
"مسجد کے اندر مُلّا نے اسلام کو عجیب و غریب
توہمات میں ڈُوبا ہُوا افسانہ اور ترقی کی تمام تحریکات کا
مخالف بنا کر پیش کیا۔" نہ جانے صدر مملکت کو یہ اطلاع
کس نے دی۔ میں بفضلہٖ تعالےٰ تقریباً چالیس برس سے
لاہور کی ایک مسجد میں درس دے رہا ہوں۔ اور تقریباً
اٹھائیس ۲۸ برس سے نماز جمعہ کا خطبہ دے رہا ہوں۔
صدر جمہوریہ اگر چاہیں تو لاہور کے مسلمانوں میں سے
ہزاروں گواہ پیش کر سکتا ہوں کہ پیغام و سُنّت کا صحیح پیغام
مسلمانوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ میرے جیسے اور بیسیوں
(علماء کرام) جنہیں "مُلّا" کہہ کر پیش کیا جاتا ہے۔ کتاب و
سُنّت کا صحیح پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اور وہ حضرات بھی اس
صداقت میں سینکڑوں گواہ پیش کر سکتے ہیں۔

(مولانا) احمد علی ——— لاہور

امروز ۳۔ جنوری ۵۸ء

باطل کا حملہ

"دستورِ اسلامی کا تصوّر" مقالہ

اسی مفہوم میں ہرگز نہیں کہ اس پر مُلّاؤں کی
ایک ایسی جماعت حکومت کرتی ہے جو احکامِ الٰہی
کی تاویلات میں اپنے آپ کو ہر خطا و غلطی سے ماوراء
سمجھتی ہے۔"

جسٹس رحمٰن مغربی پاکستان
(ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ایس اے رحمٰن)

امروز ۲۔ جنوری ۵۸ء

حق کا دفاع

"جسٹس ایس۔ اے رحمٰن نے "اسلام میں ریاست
کا تصوّر" مقالہ پڑھتے ہوئے قرآن کی آیت کو غلط تلاوت
کیا۔ اس پر ایک مصری عالم نے کہا۔ افسوس ہے۔ کہ
ایسے اشخاص جو عربی سے ناواقف اور قرآن کی صحیح تلاوت
نہیں کر سکتے اس اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں قاضی القضاۃ
(چیف جج) ہیں۔"

تسنیم ۱۳۔ جنوری ۵۸ء

قرآن عہدِ حاضر کے تقاضوں سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔

باطل کا حملہ

قرآن حکیم میں کئی جدید ضروریات اور ارتقا کے بارے
میں کوئی ذکر نہیں ہے اور قرآن دوسرے معنوں میں عہدِ حاضر
کے بعض تقاضوں سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں
لفظ توحید کہیں نہیں آیا۔

ڈاکٹر مظہر الدین صدیقی پاکستان

ہفت روزہ لیل و نہار ۱۲۔ جنوری ۵۸ء

حق کا دفاع

سعودی عرب۔ شیخ احمد جمال نے ڈاکٹر صدیقی
کے مقالہ پر بحث کا آغاز کیا۔

سعودی مندوب نے کہا کہ قرآن کی آیت
"تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ" سے
ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ قرآن زمانہ کے بدلتے ہوئے تقاضوں
کا پُورا احساس رکھتا ہے اور آیات کریمہ سے استنباط کی
بڑی گنجائشیں موجود ہیں۔ شیخ جمال نے کہا کہ اگرچہ واقعی
توحید کا لفظ قرآن میں موجود نہیں ہے۔ لیکن اس کا مفہوم
ہمیں جا بجا ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح "خلیفہ" کا

کا لفظ بھی قرآن میں مذکور نہیں۔ لیکن اس کے ... ...
قرآن میں ملتے ہیں۔

شیخ محمد احمد جمال (سعودی عرب)

لیل و نہار ۱۲ ۱/۵۸

(یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ باہمی تعلقات)

باطل کا حملہ

صلح و آشتی کا سبق

مسلمانوں نے اپنے اور دوسری قوموں کے مابین محبت اور خیرسگالی کے اتنے رشتے قائم کرنے کی کوشش کی۔ جتنے ممکن ہو سکتے تھے۔ قرآن مجید نے مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں سے معاشرتی تعلقات پیدا کریں۔ اُن کے ساتھ کھائیں پئیں۔ یہودی اور عیسائی عورتوں سے اُن کا مذہب تبدیل کئے بغیر نکاح کریں۔ قرآن مجید میں اچھے عیسائیوں کو سراہا گیا ہے۔ اور انہیں اسلامی عقیدہ کے قریب بتایا گیا ہے اسلام میں مسلم اور غیر مسلم دوست اور دشمن سب کے لئے مساوی انصاف ہے۔

اسلام میں کسی جارحانہ حملہ کی اجازت نہیں۔ قرآن مجید میں ایسی متعدد آیات ہیں۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حملہ آوروں سے محبت نہیں رکھتا۔

ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم پاکستان

امروز ۸ ۱/۵۸

حق کا دفاع

جناب احمد سمان (شام) نے بحث میں حصہ لیتے ہُوئے بڑے جذباتی انداز میں کہا۔ کہ میری پندرہ برس کی معلمانہ زندگی نے مجھے تحمل کا خوگر بنا دیا ہے لیکن مَیں اس سنجیدہ محفل میں اپنے جذبات کو روک نہیں سکتا۔ ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اُن کو تاریخی حقائق سے دُور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ اُنھوں نے آیاتِ قرآنیہ کو جو معنے پہنائے ہیں، وُہ چودہ سو سال کی تاریخ میں ہم آج پہلی بار سُن رہے ہیں۔ شامی مندوب نے پاکستانی مقالہ نگاروں کی جسارت پر حیرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک نوآبادیاتی نظام سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد کے دور سے گزر رہی ہے۔ اور اُسے یہ موقع نہیں ملا۔ کہ وہ صحیح اسلامی معاشرے کو قائم کر سکے۔ ایسے موقع پر جبکہ ہم ماضی کے کھنڈروں کی تعمیرِ نو میں مصروف ہیں۔ اور اپنے زخموں کا مرہم تلاش کرنے کے لئے قرآن و سُنّت کی گہرائیوں میں کھوئے ہُوئے ہیں۔ پاکستانی مندوب کی طرف سے ایسے شکوک پیدا کرنا اور من گھڑت نظریات پیش کرنا حیرت کا مقام ہے۔

صفحہ ۵۶ لیل و نہار

باطل کا حملہ

اسلام اور عیسائیت کی توحید ایک ہے

مجھے یہ یقین ہے کہ اسلام اور عیسائیت میں سچّی مصالحت ممکن ہے۔ کیونکہ دونوں مذاہب توحید اللہ تعالےٰ کی اعلےٰ حاکمیت اور اس کے خالقِ کائنات ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ دونوں کے فرائض عبادات دُعائیں ایک سی ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کی نوعیت اور شباہت میں اختلاف ہے۔ دونوں بقائے رُوح اور انسان کی ذمہ داریوں کے قائل ہیں۔ دونوں روحانی اور اخلاقی زندگی پر اعتماد رکھتے ہوئے نوعِ انسانی کو ناپاکی ترک کرنے اور تقوےٰ و طہارت اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ قرآن میں ایسی آیات موجود ہیں جو انجیل میں بھی ہیں۔ ڈاکٹر شفق نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ وقت آگیا ہے کہ دونوں مذہب کے پیرو جو کرۂ ارض کی نصف آبادی پر مشتمل ہیں مصالحت کے لئے سوچیں اور تعاون کے لئے کوشش کریں۔

مسٹر ایس رضا زادہ شفق ایران

صدر شعبہ فلسفہ ایران

امروز ۸ ۱/۵۸

حق کا دفاع

ڈاکٹر مصطفےٰ الزرقاء (شام) اس موقع پر اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر بڑے سخت الفاظ میں پاکستانی مندوب پر نقطہ چینی کی۔ انہوں نے کہا کہ

"بعض مغرب پرست مسلمان اسلام کے بارے میں غیر مسلم (مغربی) یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کر کے اسلام کو خاص سیاسی مقاصد کے تحت اپنا تختۂ مشق بناتے ہیں۔ وہ درپردہ مقاصد کی بناء پر ہم پر ایسے تصوّرات مسلّط کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو سراسر غیر اسلامی ہیں۔ ہم اس بین الاقوامی اسلامی مجلسِ مذاکرہ میں اُن کی ایسی خلافِ اسلام کوششوں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دینگے۔"

(ڈاکٹر مصطفےٰ الزرقاء شام)

اجتہاد

باطل کا حملہ

پاکستان کا تعلیم یافتہ روشن خیال طبقہ اسلام کو بیسویں صدی کے مطابق نئے معانی دینا چاہتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ قرآن و سُنّت میں اسلامی حکومت کا خاص ڈھانچہ پیش نہیں کیا گیا۔ شریعت کوئی مکمل، مستقل خاکہ پیش نہیں کرتی۔ جس پر مملکت کی بنیادیں استوار کی جائیں۔

غلام واحد چوہدری (ڈھاکہ)

امروز ۲-جنوری ۵۸ء

حق کا دفاع

جواب

"قرآن مسلمانوں کا ضابطہ حیات ہے۔ ... مذہبی اور ... دیوانی اور فوجداری، عسکری ... تعزیری، معاشی اور معاشرتی غرضیکہ سب ... کے احکام موجود ہیں۔ مذہبی رسوم سے لے کر ... کے امورِ حیات تک دنیوی زندگی میں جزا و سزا ... لے کر عقبےٰ کی جزا و سزا تک ہر فعل و قول و حرکت ... مکمل احکام کا مجموعہ ہے۔

قائداعظم مرحوم کا خط گاندھی کے نام ۱۹۴۴ء کو لکھا تھا

رسالہ استحکام پاکستان

باطل کا حملہ (ا)

زمانے کے نئے تقاضوں کے پیشِ نظر اجتہاد کا ... کھلنا چاہئے۔

پروفیسر ینگ

امروز ۲-جنوری ۱۹۵۸ء

باطل کا حملہ (ب)

اس وقت واقعی اس امر کی ضرورت ہے۔

پروفیسر شفق (ایران)

امروز ۲-جنوری ۱۹۵۸ء

حق کا دفاع (ا)

ماضی میں انفرادی اجتہاد ایک ضرورت ... لیکن اب وہ مضرت رساں ہے۔

ابتدائی تین صدیوں میں شریعت کے ... روشنی میں انفرادی طور پر قوانین وضع کئے گئے اور آ... نسلوں کے لئے ائمہ کرام وسیع سرمایہ چھوڑ گئے۔

پروفیسر مصطفےٰ الزرقاء (شام)

امروز ۴ ۱/۵۸

حق کا دفاع (ب)

نئے معاملات کے تحت جو صورت حال پید... سے نپٹنے کے لئے اجتہاد ضروری ہے۔ لیکن مج... لئے ضروری ہے کہ وہ عربی زبان کا پُورا علم رکھ... قرآن کی وہ آیات اُسے یاد ہوں۔ جو قانون ساز... متعلق ہیں۔ اور ان کی شان نزول بھی جانتا ہو... سے بخوبی واقف ہو۔ صحابہؓ نے جو متفقہ فیصلے ک... اور فقہا نے جو رائیں قائم کی ہیں اُن سے نہ صرف ... ہو بلکہ ان پر تنقیدی نظر کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ ق... اور جس طرح صحابہؓ۔ تابعین اور ائمہ نے انہیں نافذ ... اسلام کے بنیادی نصب العین کے بخوبی علم رکھتا ...

امروز ۴ ۱/۵۸ — ابو زہرہ (مصر)

باطل کا حملہ

لام کے بعض بنیادی عقائد اور اصولوں کو بھی وقت
ں کے پیش نظر منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر داؤد رہبر
روزہ لیل و نہار ۱۲ ۱/۵۸) ۲ جنوری کو مقالہ پڑھا گیا

حق کا دفاع

صر کے فاضل جناب ابو زہرہ (مصر) نے
مندوب ڈاکٹر داؤد رہبر کے مقالہ پر جو انہوں نے
ی کو پڑھا تھا اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ مقالہ
یہ خیال اسلام کے بالکل منافی ہے۔ کہ اسلام
ں بنیادی عقائد اور اصولوں کو وقت کی ضرورت
ش نظر منسوخ کیا جا سکتا ہے۔
انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ڈاکٹر رہبر نے ایسا
پیش کرنے کی جرأت کی ہے جو اسلام سے عدمِ
ت کا نتیجہ ہے۔ اور اسلام کے واضح احکامات
ولوں کے سراسر منافی ہے۔

(ابو زہرہ مصر)
ت روزہ لیل و نہار ۱۲ ۱/۵۸ پانچواں دن)

حدیث پر بحث

باطل کا حملہ

مسلمانوں میں متعدد حدیثوں کے مصدق ہونے
شدید اختلاف ہے۔ کیا ثابت کیا جا سکتا ہے
سلام احادیث جو کہ بخاری میں ہیں مصدق ہیں۔

غلام احمد پرویز پاکستان
پاکستان ٹائمز۔ لاہور ۵ ۱/۵۸

حق کا دفاع

شیخ ابو زہرہ نے غلام احمد پرویز پر انتہائی سخت
ناظ میں تنقید کی۔ شیخ ابو زہرہ نے کہا۔ کہ اسلامی
نون میں سُنّت کی اہمیت قرآن سے کم نہیں ہے۔
جا سکتا کہ اس میں بعض احادیث ضعیف بھی
ں۔ اس سلسلہ میں مصری فاضل نے ایک مثال
یتے ہوئے کہا کہ آپ سونے کو یہ کہہ کر نہیں پھینک
تے کہ اس میں ملاوٹ پائی جاتی ہے۔ مگر آپ سُنّت
ے معاملہ میں اتنے فراخ دل کیوں ہو جاتے ہیں۔ شیخ
بو زہرہ نے خلیفہ عبدالحکیم اور مسٹر پرویز پر یہ الزام
لگایا کہ وہ عربی زبان سے بے بہرہ ہیں۔ اور کہا کہ
جب تک عربی زبان کا علم نہ ہو اس وقت تک قرآن و
سُنّت سے استنباط ممکن نہیں۔ جب آپ انگریزی
قانون انگریزی جانے بغیر اور فرانسیسی قانون فرانسیسی
جانے بغیر نہیں سمجھ سکتے تو آخر اسلام نے کیا قصور کیا
ہے کہ اس کے قانون کو سمجھنے کے لئے عربی جاننے کی
ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ جبکہ اس قانون کے
ماخذ کتاب و سُنّت اصل عربی میں ہیں۔
شیخ ابو زہرہ نے دونوں پاکستانی مندوبین کو
اسلامی تعلیم کا مشورہ دیا۔

مشہور منکرِ حدیث پرویز صاحب کے خیالات
کے متعلق ایک غیر مُلکی عالمِ دین نے یہ طعنہ دیا کہ اگر
اُن کے ممالک میں کوئی شخص اس طرح مسلمان ہوتے
ہُوئے سُنّت کا انکار کرتا تو اُسے قتل کر دیا جاتا۔

تسنیم ۱۳ ۱/۵۸

شرعی قوانین

باطل کا حملہ

اسلام نے جرائم کے بارے میں جو قوانین وضع
کر رکھے ہیں وہ موجودہ زمانہ میں ناقابلِ عمل ہیں۔

پیرٹ جرمنی
لیل و نہار ۱۲ ۱/۵۸

حق کا دفاع

ابو زہرہ (مصر) نے اس سلسلے میں سعودی عرب
کی مثال دی اور کہا کہ وہاں اسلام کے تمام قوانین
رائج ہیں۔ اور ان پر کامیابی سے عمل ہو رہا ہے۔
اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان قوانین کو دوسرے
اسلامی ممالک میں بھی رائج کیا جا سکتا ہے۔

ابو زہرہ (مصر)
لیل و نہار ۱۲ ۱/۵۸

اسلام موجودہ حالات کے مطابق ہو سکتا ہے اس
میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن اگر بعض مسلمانوں
نے دوسرے طریقہ سے سوچا کہ یہ اس لئے تھا کہ
مسلمانوں نے اپنے قوانین چسپاں کرنے کی بجائے
یورپین تہذیب سے زیادہ رجوع کیا۔ چوری کی سزا
قطع ید پر اعتراضات کو اس زاویہ نگاہ سے دیکھنا
چاہیئے۔ کہ چند افراد پر ترس کھانے سے اکثریت کے
نقصان کا احتمال ہے۔ سعودی عرب میں یہ قانون
رائج ہے۔ اور وہاں کے عوام چوروں کے خوف کے
بغیر اپنے دروازوں کو کُھلا چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔

شیخ احمد جمال سعودی عرب
پاکستان ٹائمز ۵ ۱/۵۸

اسلام کا معاشی اور معاشرتی نظام
زمین کی ملکیت

باطل کا حملہ

زمین کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ یہ
ذریعہ پیداوار ہے۔ اسے تمام ضرورتمندوں کے
لئے کھلا رہنا چاہیئے۔

غلام احمد پرویز (پاکستانی)
منکرِ حدیث امروز ۷ ۱/۵۸

حق کا دفاع

مصری مندوب عبدالوہاب عزام نے
بحث میں حصّہ لیتے ہوئے بعض مقالہ نگاروں کی
اس رائے سے اختلاف کیا کہ قرآن میں یہ ذکر ہے کہ
" زمین خدا کی ہے " اس لئے زمین پر ملکیت کا حق
کسی کو نہیں پہنچتا۔ ڈاکٹر عزام نے کہا کہ اس طرح
تو تمام مسلمان ہر چیز کو خدا کی ملکیت مانتے ہیں۔ اگر ان
لوگوں کی بات مان لی جائے۔ تو پھر کسی چیز پر بھی
ملکیت کا حق کسی کو نہیں پہنچتا۔ انہوں نے اس موقع
پر ایک چرواہے اعرابی کی مثال دی۔ جس سے کسی
نے پوچھا۔ " یہ بھیڑیں کس کی ہیں ؟ " اور فوراً جواب
دیا کہ جواب دیا کہ " خدا کا مال میرے پاس ہے "۔
مصری مندوب نے کہا کہ اعرابی کا یہ جواب انتہائی موزوں
ہے۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے۔ وہ یوں تو سب خدا کا
ہے۔ لیکن اس نے یہ مال و اسباب امانتاً ہمارے سپرد
کر رکھا ہے۔ اور دُنیا میں ہمیں اس کی ملکیت کا حق
حاصل ہے۔

عبدالوہاب عزام سابق سفیرِ مصر
ہفت روزہ لیل و نہار ۱۲ ۱/۵۸

اسلام میں ملکیت کا تصوّر موجود ہے۔ لیکن یہ تصوّر
کسی شے کے تصوّر پر مبنی ہے۔ اور اسلام انفرادی ملکیت
کا تصوّر غیر مشروط اور حتمی ہی نہیں ہے۔ جہاں تک زمین
کا تعلق ہے اس پر ملکیت کا حق جب اُس پر کاشت نہ
کی جائے تو ختم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پیغمبرِ خدا اور حضرت
عمرؓ نے لوگوں کو عطا کی ہوئی زمینیں اس بنا پر واپس
لے لیں کہ اُن پر وہ کاشت نہیں کر سکتے تھے۔

پروفیسر علی حسن عبدالقادر (مصر)
امروز ۷ ۱/۵۸

اسلام گو انفرادی ملکیت کو تسلیم کرتا ہے اور مالک
کو اپنی ملکیت کے استعمال کا پُورا حق دیتا ہے۔ لیکن اس
کے مقابلہ میں مملکت کو مفادِ عامہ کے لئے اس کی ملکیت
کے تصرف کا پورا حق حاصل ہے۔ گو اس تصرف کے لئے
مملکت کے تصرف کا پُورا حق حاصل ہے۔ گو اس تصرف
کے لئے مملکت کو معاوضہ دینا لازمی ہے۔ مگر اسلام میں
ذاتی ملکیت کے تصوّر کو سرمایہ داری کے نظام میں ذاتی
ملکیت کے تصوّر سے خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ
اسلام میں ذاتی ملکیت کے حق کے ساتھ کچھ پابندیاں
اور شرائط بھی عائد ہوتی ہیں۔ کیونکہ بنیادی طور پر اسلام
میں پوری دُنیا اللہ تعالےٰ کی ملکیت اور انسان اللہ تعالےٰ
کی طرف سے صرف ایک محافظ کی حیثیت رکھتا ہے۔
اس لئے یہ محافظ اس امر کا پابند ہے کہ وہ تمام اشیاء

کو اللہ تعالے کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق استعمال کرے۔

ڈاکٹر محمد عبداللہ العربی (مصر)

امروز 58/1،

جھلکیاں

پریس

پریس کو مذہب کے تابع رہ کر کام کرنا چاہیئے۔ پریس جیسے زبردست طاقت کے مالک ادارے کو اگر آزاد چھوڑ دیا جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ غیر ذمہ دار افراد کے ہاتھوں میں آجائے۔ اور ملک کی اخلاقی اور سماجی قدروں کا خون ہوتا رہے۔ افغانستان میں پریس پر پابندی ہے۔ اور وہاں اخبارات خلاف مذہب اور اخلاق کوئی تحریر شائع نہیں کر سکتے۔

مولانا رشاد (افغانستان)

لیل و نہار 58/1 12

ڈاکٹر بوسانی (اٹلی)

اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ اسلامی مجلس مذاکرہ میں مباحثہ انگریزی یا عربی میں ہوتا ہے حالانکہ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سوچ بھی نہیں سکتا کہ روم میں کوئی بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہو اور اس کی ساری کارروائی غیر اطالوی زبان میں ہو۔

لیل و نہار 58/1 12

اسلامی مجلس مذاکرہ

اسلامی مجلس مذاکرہ کا نَو روزہ اجلاس ختم ہُوا۔ ۳۲ ملکوں کے ایک سو ستر مندوبین نے اپنے ایک سو مقالوں میں خیالات کا اظہار کیا۔

مجلس مذاکرہ کے روح و رواں عرب علماء تھے

خیال تھا کہ غیر مسلم مستشرقین کی موجودگی سے مذاکرہ اور مباحثہ کا معیار بلند ہو گا۔ اور اسلامی دُنیا ان کی علمی خدمات سے مستفید ہو سکے گی۔ لیکن دانایان مغرب کی وضع احتیاط اور پُر اسرار خاموشی بڑی مایوس کن تھی۔ اس کے برعکس مصر، شام کے علماء نے جس علمیت، اعتماد اور جُراَت کا ثبوت دیا وہ قابلِ ستائش ہے۔ اس مجلس مذاکرہ کے روح و رواں در اصل یہی عرب علماء تھے جن کی لیاقت اور بالغ نظری نے ثابت کر دیا کہ اب دنیائے اسلام دانایانِ مغرب کی محتاج نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کے تاریخی، تہذیبی، مذہبی اور معاشرتی مسائل کا تجزیہ خود مسلمان بطریقِ احسن کر سکتے ہیں۔

لیل و نہار 58/1 12

مفسدین کو اپنے ارادوں میں کامیابی نہیں ہوئی

... منتظمین کی نیّتوں پر شبہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اور مذاکرہ کے خفیہ اغراض و مقاصد کا کھوج لگانے کی کوشش کی گئی ہے ان بدگمانیوں کی تصدیق کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہے البتہ اجلاس میں ایسے مقالے ضرور پڑھے گئے اور مباحثہ کے دوران میں بعض ایسی باتیں ضرور کہی گئیں جن سے شبہات کو تقویت پہنچتی ہے۔ لیکن شکر ہے کہ مفسدین کو اپنے ارادوں میں کامیابی نہیں ہوئی۔ وہ مندوبین کی توجہ اصل مسائل سے نہ ہٹا سکے۔ اور نہ مذاکرے کو وہ رنگ دے سکے۔ جس کی آرزو لے کر وہ یہاں آئے تھے۔

بقیہ جداگانہ انتخاب

صفحہ ۲ سے آگے

خلافت چند طریقوں سے منعقد ہوتی ہے، ایک یہ کہ معززین قوم، رؤساء اور علماء وغیرہ اہل الرائے اشخاص بیعت کریں۔

(۳) سید ہند اور قاضی عضد الدین مواقف شرحِ مواقف میں جو عقائد اہلسنّت کی موثق ترین تصنیف ہے، لکھتے ہیں۔

وانھا (الامامتہ) تثبت بالنص من الرسول ومن الامام السابق بالاجماع وتثبت ایضاً بیبعته اھل الحل والعقد اھل السنّة والجماعتہ والمعتزلہ والصالحیہ من الزّیدیہ (ص ۶۰۶)

خلافت، رسول اور امام سابق کی تعیین سے اجماعاً، اور اہل حل و عقدِ ملک کی بیعت سے منعقد ہوتی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ، معتزلہ، اور صالحیہ زیدیہ کے نزدیک ایسا ہی ہے۔

یہ تمام حوالجات امام الہند حضرت آزاد مدظلہٗ کی کتاب اسلامی جمہوریہ سے منقول ہیں۔ ان حقائق کی بنا پر ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں صدر کا انتخاب اسلامی طریق پر کیا جائے۔ آئیے اب ذرا یہ دیکھیں کہ ملک کی سیاسی و نیم سیاسی اور مذہبی و نیم مذہبی جماعتیں طریقِ انتخاب کے مسئلہ پر کس طریق کی حامی اور قوم و ملک کا سرمایہ جو اسلام اور پاکستان کی فلاح کے نام پر اکٹھا کرتی ہے۔ کس طرح خلاف اسلام اور خلاف پاکستان نظریات پر صرف کر رہی ہے۔ ہم ذیل میں چیدہ چیدہ جماعتوں کی ایک مختصر سی فہرست مع نظریہ طریق انتخاب نقل کرتے ہیں۔

نام جماعت	نظریہ طریق انتخاب
۱- نیشنل عوامی پارٹی	مخلوط طریق انتخاب
۲- عوامی لیگ	" " "
۳- مسلم لیگ	جداگانہ
۴- نظام اسلام پارٹی (مشرقی)	"
۵- جماعت اسلامی	"
۶- ری پبلکن	تھالی کا بینگن
۷- جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان	اسلامی طریق...

مُلک کے اخبارات و رسائل بھی مخلوط یا ... ہی کے حامی ہیں۔ صرف سہ روزہ ترجمان اسلام ہی ایک واحد آزاد اسلامی نظریہ رکھتا ہے وہی اسلامی طریقِ انتخاب کا حامی ہے۔ جماعتی پارٹیوں میں صرف ایک واحد جماعت جمعیۃ ... نہ مخلوط کی حامی ہے اور نہ جداگانہ کی۔ بلکہ ... انتخاب کی۔

یہی ایک جماعت ہے جس نے قیام پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا تھا۔ اور بلاشبہ پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنانے میں اسی کا حصّہ سب سے زیادہ ہوگا۔

مُودودی صاحب سے ایک سوال

امیر جماعتِ اسلامی مولانا مودودی صاحب جن کا (اپنے زعم کے مطابق) اوڑھنا اور بچھونا صرف اسلام ہی ہے۔ آج کل جداگانہ طریق کے لئے ایک مہم سر کرنے کے لئے دربدر کی خاک چھانتے پھر رہے ہیں۔ مولانا طریقِ انتخاب مسئلہ پر ریفرنڈم کرانے کا مطالبہ بھی بڑے زور شور سے کر رہے ہیں۔

ہمارا مودودی صاحب سے ایک سوال ہے اور وہ یہ کہ

کیا جُداگانہ طریق انتخاب شریعت کے مطابق ہے۔ کیا اسلامی طریقِ انتخاب ... جداگانہ ہے؟ کیا مخلوط و جداگانہ طریق ہائے ... سے کسی ایک انتخاب کو ریفرنڈم کے ذریعے ... کرنا درست ہے؟ اور کیا کسی غیر شرعی ... پاکستانی مسئلے پر قومی سرمائے کو ریفرنڈم ... کرنا آپ کے نزدیک درست ہے؟ جواب ...

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر العلوم ضلع ...

کا بیسواں عظیم الشان سالانہ جلسہ بفضلہ تعالےٰ تزک و احتشام سے ۱۰-۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء کو ... تعالےٰ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مشاہیر بزرگان ... اکابر علماء کرام اپنے خیالاتِ عالیہ کا اظہار فرمائیں گے لہٰذا مسلمانانِ علاقہ تشریف فرما ہو کر ثوابِ دارین حاصل ...

بندہ فضل محمد عفی عنہٗ

مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

نوٹ۔ (۱) خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ... ضرور دیا کریں۔ اور اپنا نام و پتہ خوشخط تحریر کیا کریں (۲) ایجنٹ حضرات واجب الادا رقوم کی ادائیگی ... جلد از جلد توجہ مبذول فرما کر ممنون فرمائیں۔

مینیجنگ ایڈیٹر

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

علماء اسلام ملتان کے زیر اہتمام ہفتہ وا
ہیں حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب نے
رآن پاک میں سب برسرِ اقتدار طبقہ کی غیر اسلامی
پر کڑی تنقید کی۔ اور اپیل کی کہ تمام حضرات
اسلام کا احترام کریں۔ شیخ محمد یعقوب نے
میں ہونے والے فلسٹار کرکٹ میچ پر سخت
ینی کی۔ اور اعلان کیا کہ ہم اس اخلاق سوز میچ
لاف پوری قوت سے جدوجہد کریں گے۔ کیونکہ
کے اخلاق کو تباہ کرنا پاکستان کے استحکام اور
کے خلاف ہے۔ شاہ افغانستان کا خیر مقدم کرتے
شیخ صاحب نے کہا کہ افغان ہمارے بھائی
شاہ کا استقبال سادہ طریقہ سے بھی ہو سکتا
مگر حکومت عوام کے خزانہ سے لاکھوں روپے خرچ
ہی ہے۔ اصل کام پاک افغان تعلقات ہیں۔
ال کی نظر رہے۔ بہر حال برادرانہ دورہ سے بہت
لیا جا سکتا ہے۔

موجودہ نظام تعلیم کو اکثر خرابیوں اور عریانی کا باعث
دیتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ جلد اس نظام کو بدلکر
سلامی طرزِ تعلیم رائج کیا جائے۔ کیونکہ یہ تمام نظامِ
یم انگریز کے نقشِ قدم پر چلایا جا رہا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اخوۃ اسلام
اراکین کی معیت میں $\frac{1}{58}$ ۳۱ کو ڈپٹی کمشنر صاحب
تان سے ملے۔ اور ملتان میں ہونے والے اخلاق سوز
رکٹ میچ کو بند کرانے کے لئے اخوۃ اسلام کی طرف
اقدام کرنے کا مشورہ دیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے
ہا کہ یہ حرکت واقعی اخلاقِ عامہ کو تباہ کرنے کے
ترادف ہے۔ اور ملتان میں یہ میچ نہیں ہو سکے گا۔
$\frac{2}{5}$ ۲ کو آج پھر اخوۃ اسلام کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر
صاحب کو اسی سلسلہ میں مل رہا ہے۔ شہر میں عوام
خت احتجاج کر رہے ہیں۔ مجلس انسداد فواحش
الات کا بغور مطالعہ کر رہی ہے۔ اگر کارپردازانِ
رکٹ میچ نے پروگرام منسوخ نہ کیا تو مجلس انسدادِ
احش سخت سے سخت کارروائی کرنے سے احتراز
یں کرے گی۔ کیونکہ مجلس اس میچ کو اسلامی مفاد
کے خلاف بغاوت تصور کرتی ہے۔

ار العلوم احناف آف میسرزہ و جھمنڈ ایجنسی سرحد

یں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبد القیوم
صاحب صدر المدرسین دار العلوم منعقد ہوا۔ تلاوت
رآن مقدس کے بعد حضرت العلامہ مولانا احمد اللہ جان،
اظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے اپنی تقریر میں
علماء کرام کو وقت کے اہم تقاضوں سے آگاہ کرتے ہوئے
کہا کہ آپ کا فرض ہے کہ آپ جمعیۃ کے جھنڈے تلے

جمع ہو کر ملک و ملت کی خدمت کامیابی سے انجام دیں۔
اس وقت پاکستان کی مقدس سرزمین اسلام دشمن
عناصر زور شور سے اسلامی شعائر کو ختم کرنے کے لئے
منظم طور پر کوشاں ہیں۔ مرزائیت، پرویزیت، چکڑالویت
دہریت و الحاد وغیرہ کے طوفان برپا ہیں۔ ان تمام
کفر نواز قوتوں کو پامال کرنے کا واحد ذریعہ جمعیۃ العلماء
اسلام کو مستحکم اور منظم بنانا ہے۔ مولانا نے جمعیۃ کے
اغراض و مقاصد منشور و پروگرام اور حقیقی نصب العین
پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلمانانِ پاکستان سے جمعیۃ کی
پوزیشن کو مضبوط بنانے کی اپیل کی۔ دار العلوم احناف
کے دو صد ۲۰۰ طلباء اکرام اور مدرسین عظام نے اپنی
رضاکارانہ خدمات پیش کیں۔ یعنی جمعیۃ علماء کی جماعت
انصار اللہ میں شامل ہوئے۔ آخر میں امیر جمعیۃ سرحد
مولانا سید گل بادشاہ صاحب کے ساتھ برخوردار
جمیل الرحمٰن صاحب کی وفات حسرت آیات پر ہمدردی
کا اظہار کیا گیا۔

محمد عثمان نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام دوآبہ

بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم میں

جلسہ ہوا۔ جنابِ ناظمِ اعلیٰ نے درس قرآن مجید کے
بعد ترجمان سے اہم خبریں سنائیں۔ حوالدار شاہنواز
صاحب (انصار الاسلام کی تنظیم اور جلسہ کے انتظام)
کی کوششوں کو سراہا۔ حوالدار صاحب نے اپنے
حسنِ تدبر سے کارکنوں میں نئی روح پھونک دی۔

ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم

جمعیۃ طلباء اسلام جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

کی کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں مولوی
نور محمد کیمبل پوری متعلم جامعہ ہذا نے عربی میں تقریر کی۔
قبلہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب شیخ الجامعہ و
مہتمم نے عربی تقریر کا خلاصہ بیان فرمایا۔ اس کے
بعد مولوی محمد یونس صاحب ہزاروی متعلم جامع ہذا
نے اردو میں تقریر کی۔ مفکرِ ملت حضرت مولانا
عبد الواحد صاحب ناظم مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ علم
کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے طلباء کو نیک بننے
ترغیب اور بری عادتوں سے بچنے کے لئے تنبیہ فرمائی۔
دوسرے اجلاس میں مولوی صبغۃ اللہ شیرانی متعلم
جامعہ ہذا نے عربی میں "رسول کسے کہتے ہیں۔ اور
دنیا میں کیوں بھیجے جاتے ہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔
مولانا عبد الواحد نے ملکی حالات پر تبصرہ فرمایا۔ جمعیۃ
کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اس سے ہر قسم کا
تعاون کرنے کی اپیل فرمائی۔ اور ترجمانِ اسلام کی توسیع
کے لئے خریدار بنائے۔ آخر میں حضرت مولانا قاری
عبد الرحمٰن صاحب نے فضیلتِ علم پر جامع تقریر فرمائی۔
اچھی تقریر کرنے والے طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

محمد رفیق انبالوی نائب ناظم جمعیۃ طلباء

تشکیل حلقہ گوٹھ ذاریجہ تعلقہ گڑھی یٰسین و گوٹھ اور گوٹھ آربائی میں جلسہ منعقد ہوا

مولانا محمد یوسف صاحب نے مقاصد جمعیۃ پر روشنی ڈالی۔
اور توحید و سنتِ نبوی پر تقریر فرمائی۔ مندرجہ ذیل
عہدیداران و ممبران منتخب ہوئے :-

صدر محمد یوسف عفی عنہ چنو
ناظم اعلیٰ ماسٹر لطف اللہ ذاریجہ
نائب ناظم حاجی امید علی و
خزانچی ملا محمد سلمان آربائی

اسماء ممبران

۱۔ محمد یعقوب ذاریجہ	۱۰۔ محمد حسن ذاریجہ
۲۔ محمد صدیق "	۱۱۔ حاجی عبد الرزاق دگرہ
۳۔ حبیب اللہ "	۱۲۔ امان اللہ "
۴۔ محمد صالح "	۱۳۔ گل محمد "
۵۔ شاگرد علی نواز "	۱۴۔ عبد الرحیم خاں "
۶۔ لونگ "	۱۵۔ عبد القادر خاں آربائی
۷۔ عطا محمد "	۱۶۔ نظر محمد "
۸۔ گل بہار "	۱۷۔ محمد حسن "
۹۔ ملا سلویہ "	۱۸۔ عبد الستار "

گوٹھ مومن وذیہ مدرسہ مفتاح العلوم، تعلقہ گڑھی یٰسین ضلع سکھر میں جلسہ منعقد ہوا

مولانا محمد یوسف صاحب نے مقاصد جمعیۃ پر روشنی ڈالی
اور توحید و سنت نبوی پر تقریر فرمائی۔ مندرجہ ذیل
عہدیداران و ممبران منتخب ہوئے :-

صدر محمد یوسف چنہ
ناظم اعلیٰ محمد صالح خطائی گوپانگ
نائب ناظم مولوی شفیع محمد مہر
خزانچی عبد العزیز چنو

اسماء ممبران

۱۔ ماسٹر محمد عثمان وذیہ	۱۱۔ طالب علم سکندر ربرہ
۲۔ طالب علم عبد العزیز گوپانگ	۱۲۔ طالب علم حبیب اللہ چنو
۳۔ طالب علم محمد عالم "	۱۳۔ جناب ہدایت اللہ اٹرو
۴۔ طالب عبد العزیز وذیہ	۱۴۔ " غوث محمد چنو
۵۔ طالب علم بشیر احمد	۱۵۔ " محمد دین
۶۔ طالب علم عبد الحکیم مہر	۱۶۔ " رستم الدین
۷۔ طالب علم قائم الدین مہر	۱۷۔ " حاجی غلام نبی صاحب
۸۔ ملا امداد اللہ ربرہ	۱۸۔ ملا سرھو چنو
۹۔ طالب علم محمد مراد مہر	۱۹۔ جناب عبد الرزاق چنو
۱۰۔ ملا عبد الرحمٰن چنو	۲۰۔ " عبد الکریم وذیہ

جمعیۃ کی نئی تشکیل

جمعیۃ طلباء اسلام خانپور کی اپیل پر جناب

محمد اسمٰعیل صاحب متعلم انٹرمیڈیٹ پشاور شہر سے لبیک کہتے مندرجہ ذیل جمعیۃ طلباء اسلام کی شاخ قائم کی :

جمعیۃ طلباء اسلام باغبان ڈھیری پشاور

صدر - مولانا فضل ہادی صاحب
ناظم اعلیٰ - مولانا عبدالرحمٰن صاحب
نائب ناظم - مولانا رحیم اللہ صاحب

پروگرام میں تبدیلی

حضرت مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ کے حکم کے مطابق شجاع آباد ۔ خان گڑھ کے پروگرام میں تبدیلی کر دی جائے ۔

شجاع آباد - یکم مارچ
خان گڑھ - ۲ - مارچ

محمد یعقوب ناظم جمعیۃ ملتان

ناظم دورہ و فد مرکزیہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نوٹ فرمالیں -

کلورکوٹ ضلع میانوالی میں دو روزہ سیرت کانفرنس

منعقد ہوئی - دن کے اجلاس حکیم حافظ عبدالرحیم صاحب کی زیر صدارت ہوئے - اور رات کے اجلاس کی صدارت مولانا محمد عبداللہ صاحب نے کی - اس کانفرنس میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم ، مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم ، مولانا خالد محمود صاحب ایم اے پروفیسر سیالکوٹ - مولانا محمد رمضان صاحب رکن مرکزی شوریٰ تحفظ ختم نبوت - ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب جنوئی اور حافظ نذیر احمد صاحب میانوالی نے تقاریر فرمائیں - حضرت قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ نے نہایت محققانہ اور حکیمانہ انداز میں مسلک دیوبند کی وضاحت فرمائی - اور جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام پیش کیا - کانفرنس کے پہلے اجلاس میں مولانا حکیم محمد عبداللہ نے بین الاقوامی اسلامی مذاکرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا - کہ یہ اسلامی مذاکرہ اسلام کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا ہے - آپ نے فرمایا کہ چودہ سو سال کی تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کے ساتھ ہمیشہ عیسائیت نے ٹکر لی ہے - اور آج بھی دُنیا کے حالات بتا رہے ہیں کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں سب سے بڑی طاقت مسلمان ہیں - جنہیں ختم کرنے کی تدبیر ہر وقت سوچی جاتی ہے - لیکن اسلامی مذاکرہ میں عیسائی مسلم اتحاد کی خواہش ظاہر کی گئی ہے مجھے سمجھ نہیں آتا - ایک طرف عیسائی ملکوں کے جرائد میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور رہنمایان اسلام کی تصویروں اور مضمونوں کی صورت میں توہین کی جاتی ہے - ایسے جرائد پر کوئی پابندی نہیں - بلکہ دوسرے ملکوں اور امریکی سفارت خانوں میں بھیجے جاتے ہیں اور دوسری طرف اتحاد کے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں - اگر عیسائی نمائندوں کے اندر اتحاد کی تڑپ ہوتی تو وہ پہلے گستاخ جرائد سے نہیں [illegible] اور پھر ہماری طرف دستِ اتحاد بڑھاتے - لیکن ایسا نہیں ہے - عیسائیوں کے ہاتھ میں اتحاد کا چارٹ ہے اور دوسرے میں مسلمانوں کے دل زخمی کرنے والا نشتر ——

اس کے بعد موصوف نے ایک قرارداد پیش کی - جس میں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا - حضرت مولانا عبداللطیف نے اپنی تقریر کے آغاز میں چند منٹ درد و غم میں ڈوبے ہوئے انداز میں حضرت شیخ رح کے مختصر حالاتِ زندگی بیان فرمائے —— رات کے اجلاس میں مولانا حکیم محمد عبداللہ نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور قراردادیں پاس کرائیں —— کانفرنس میں پاس شدہ قراردادیں مندرجہ ذیل ہیں -

(۱) مسلمانانِ کلورکوٹ کا یہ اجتماع حکومتِ پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے - اور کلیدی آسامیوں پر متمکن مرزائیوں کو اور ان مسلمان افسروں کو جن کی بیویاں مرزائیت سے تعلق رکھتی ہیں فی الفور برطرف کیا جائے -

(۲) مسلمانانِ کلورکوٹ کا یہ اجتماع مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی پر قاتلانہ حملہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے - اور حملہ آور کی اس بزدلانہ اور وحشیانہ جسارت کو کسی گہری سازش کا پیش خیمہ سمجھتا ہے - اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس امن سوز اور اتحاد دشمن اقدام کی پوری تحقیق کر کے نفاق و شقاق پیدا کرنے والی سازش کا انسداد کیا جائے - اور ملزم کو سخت سزا دے کر آئندہ کے لئے ایسے پُرخطر اقدامات سے ملک و ملت کو محفوظ رکھا جائے -

غزل

(از حسین احمد سوز لدھیانوی منڈی سکھیکی)

کون ہے غارتگرِ حسنِ گلستاں ، ہم کہ تم
کون ہے اس دور میں تخریبِ ساماں ہم کہ تم
سچ کہو ہے دامنِ کردار کس کا داغدار
کون ہے اب بے نیازِ عہد و پیماں ہم کہ تم
کس کے خنجر سے ٹپکتا ہے غریبوں کا لہو
دورِ استبداد پر ہے کون نازاں ہم کہ تم
وقت کے بازار میں یہ بیچتا پھرتا ہے کون
قدرِ دیں ، شانِ سلف اور جنسِ ایماں ہم کہ تم
کس نے لوٹی ہے نگارانِ چمن کی آبرو
کون ہوگا حشر میں سر در گریباں ہم کہ تم
رنگ اک دن لائے گا خونِ شہیدانِ وفا
دیکھنا پھر کون ہوتا ہے پشیماں ہم کہ تم

خانیوال میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

عظیم الشان تبلیغی کانفرنس

بتاریخ ۲۸ - فروری ۱۹۵۸ء

زیر صدارت شیخ الاسلام اعلیحضرت مولانا احمد علی

صدر جمعیۃ مرکزیہ لاہور

شرکائے کانفرنس اسمائے گرامی علماء کرام

۱ - حضرت مولانا علامہ شمس الحق صاحب افغانی وزیر قلات -
۲ - حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی
۳ - حضرت مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزیہ -
۴ - حضرت علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر
۵ - حضرت مولانا عبدالقادر صاحب ناظم جمعیۃ مر
۶ - حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صد
۷ - حضرت مولانا قائم الدین صاحب مبلغ
۸ - حضرت حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخوا

ابوالارشد دوست محمد
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام خانیوال

مندرجہ ذیل نے مودودی مسلک سے توبہ کی

اور آئندہ ان کو نوٹ ووٹ نہیں دیں گے -
شہر وہوا ضلع ڈیرہ غازی خاں تحصیل
چوہدری محمد عمر مہاجر انبالوی - چوہدری خلیل انبالوی - ملا عبدالمجید انبالوی - صوفی عبدالرحیم انبالوی عبدالعزیز - سردار سرفراز خاں دوکاندار - خان شہ بکھائی - خان رب نواز خاں بکھائی - اللہ نواز کلاتھ مرچنٹ - حاجی فیض اللہ - حاجی سیف خان امیر خان - خان عبداللطیف خاں کار چکی آٹا والی - حاجی مولوی اللہ بخش صاحب خطیب مسجد افغان - خان قادر بخش - شیخ غوث محمد - شیخ عبدالمجید حلوائی - صوفی غلام صدیق - صوفی ملک صوفی مبارک جو رکن تھا - صوفی عبدالصمد - حاجی کلاتھ مرچنٹ - محمد جان پٹھان - خان محراب خا حاجی موچی - سردار رب نواز خاں - غلام اکبر مستری غلام سرور نمبردار اندر کوٹ وہوا - غلام فرید - الحافظ القاری مہرداد - خان رحمت اللہ پٹھان - بکو مولوی لستی سلطان - نوزنگ وہوا - صوفی لستی جت وہوا - سردار غلام قادر خاں موضع کو مولوی غلام نبی مڈل سکول لتڑہ - مولوی اللہ بخش امام مسجد موضع جلو والی - جناب داور خاں انبا بڈھا لوہار - حاجی محمد نواز زرگر - مرزا لوہار - خا کمہار کلاتھ مرچنٹ -

...نوناری ضلع سکھر (سندھ) میں

...منعقد ہوا حضرت حافظ عبدالمجید صاحب ناظم
...جمعیۃ رستم ضلع سکھر نے توحید و سنت کی روشنی
...ت کی اہمیت واضح فرمائی کہ آنحضرت
...اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو نہ بھولنا چاہیئے۔
...عت پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔"
...بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد
...عوام کو مطلع فرمایا۔ اور جمعیۃ میں شامل ہونے
...لئے اپیل کی۔ چنانچہ اسی وقت دو سو سے زائد
...شامل ہو گئے۔ آخر سب نے ہاتھ اُٹھا کر وعدہ کیا
...شامل ہو جائیں گے۔

...نماز جمعہ کے بعد جناب حضرت خلیفہ احمد دین صاحب
...نے جامع تقریر سے باطل فرقوں کی تردید فرمائی اور
...ربانی کے کارنامے بیان فرمائے۔ حاضرین نے جمعیۃ
...کی رکنیت کا وعدہ فرمایا۔

(۱) آخر لا کمیشن میں پرویز کے خلاف (۲) ...
...اسلامی طریق انتخاب کے خلاف (۳) ایک ...
...تصویر کے خلاف (۴) مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلزئی
...کے خلاف (۵) مال روڈ لاہور خنزیر کا گوشت
...کے خلاف قرار دادیں پاس ہوئیں۔

مولانا عبدالحق خازن جمعیۃ رستم ضلع سکھر

...جناب مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

...مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی کی رہنمائی سے شہر سانگھڑ
(سندھ) میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام اور انتخاب عمل میں آیا۔
...امیر۔ جناب مولانا محمد سلیم صاحب
...نائب امیر۔ ملک محبوب الٰہی صاحب
...ناظم اعلیٰ۔ محمد اکبر صاحب
...نائب ناظم۔ غلام قادر صاحب
...خازن۔ غلام محمد صاحب ...
...مندرجہ ذیل حضرات نے جمعیۃ میں شمولیت فرمائی۔
عبدالمجید صاحب قریشی۔ مبارک علی ہوٹل والے
...حاجی میاں جان۔ فہیم الدین۔ محمد شفیع۔ خوشی محمد
...امام الدین۔ عبدالجبار۔ غلام رسول چک ۱۱
...عبدالرحمٰن درویش۔ خیرالدین۔ مستری گل زمان
...محمد طفیل۔ اللہ بخش۔ محمد حنیف۔ مستری ...
...محمد اسمٰعیل ٹیلر۔ عبدالغفار چک ۲۔ حافظ حمیدالدین۔

قصبہ بہاول نوناری حلقہ ٹھل ضلع جیکب آباد (سندھ)

میں زیر صدارت مولانا عمرالدین صاحب نائب امیر ضلع جیکب آباد، ایک شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قصبہ مذکور اور گرد و نواح کے لوگ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ مولانا عبدالحمید صاحب امیر ابتدائی جمعیۃ قریہ صادق آباد حلقہ کندہ کوٹ نے ایک مجاہدانہ تقریر کرتے ہوئے موجودہ حکومت پاکستان کی بدعنوانیاں اور جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت اور اہمیت پر خوب

...اسوۂ صحابہؓ پر تقریر کرتے ہوئے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی۔ نیز ووٹ کی اہمیت کو بیان کیا۔ آئندہ انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندوں کو کامیاب بنانے پر زور دیا۔ اور حاضرین سے جمعیت میں شامل ہونے کے لئے اپیل کی۔ چنانچہ عام حاضرین نے جمعیۃ کی رکنیت قبول کرکے جمعیۃ قائم کی۔ ... حاجی ... کو دوسرے علاقہ کندہ کوٹ کی جمعیۃ کے ساتھ ملحق کیا جس کے ... رضا کار انصار الاسلام باوردی شریک جلسہ تھے۔

... ناظم جمعیۃ حاجی مرید خاں کو دوسرے حلقہ کندہ کوٹ۔

علماء کا تبلیغی دورہ

... جمعیۃ علماء اسلام بھیں کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع ہوا۔ امیر جمعیۃ ضلع جہلم حضرت مولانا مفتی مظہر حسین صاحب رضا کاران جمعیۃ کے ہمراہ علامہ رشید الدین محمود صاحب پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ اور مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ ضلع جہلم کے استقبال کے لئے اڈہ لاری پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے معزز مہمانوں کو گھوڑوں پر جلوس کی شکل میں بمقام بھیں لایا گیا۔ بچے خوشی خوشی استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ اور نعرۂ تکبیر سے اپنے جذبات کی تسکین کرتے رہے۔

مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ اور ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ دوسری نشست میں علامہ صاحب سٹیج پر تشریف لائے۔ امیر جمعیۃ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ صاحب کا حاضرین جلسہ سے تعارف کرایا۔ اُس کے بعد علامہ صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ شانِ نبوت آپ کا اصل موضوع تھا علاوہ ازیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے خصائل آپ نے مخصوص انداز میں بیان فرمائے۔ گو اس قصبہ کے رہنے والوں کو امیر جمعیۃ مدظلہ سے تعلق کی بدولت بڑے بڑے بزرگانِ دین کی تقاریر سے استفادہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ لیکن علامہ صاحب کی تقریر سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ جامع مسجد کا وسیع صحن اس قدر بھر گیا کہ سینکڑوں حاضرین مسجد کے گیٹ اور بازار میں کھڑے رہے۔ تیس رضا کار انصار الاسلام کے بلّے کندھوں پر لگائے وردیوں میں ملبوس شامل جلسہ تھے۔ علاقہ ہذا کے لوگوں کے لئے بھی انصار الاسلام کی تنظیم بھی ایک نئی چیز تھی۔ چکوال اور سانگ کے رضا کار بھی تشریف لائے۔ قم کسر، جیٹھل اور جبیر پور میں بھی تقاریر ہوئیں۔

خلیل الرحمٰن ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھیں ضلع جہلم

جبوڑی تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

میں زیر صدارت حضرت پیر طریقت مولانا مولوی محمد یوسف صاحب اجلاس منعقد ہوا۔ جناب مولانا مولوی عبدالحی صاحب امیر حلقہ اپر پکھلی نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اس کا آئندہ پروگرام اور اسلام میں خدمات علماء پر تقریباً تین ... جلسہ ... کامل ... فرمایا۔ نیز پیر طریقت بابا مولانا مولوی محمد یوسف صاحب نے بھی جامع تقریر کی۔ اس جلسہ کا عوام پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خانانِ جبوڑی نے جلسہ کی کارروائی میں پورا حصہ لیا۔ اور مہمانوں کی اچھی خاطر تواضع کی خصوصاً خانصاحب محمد یونس خاں جو ایک متشرع باعمل نوجوان ہیں مہمانوں کے قیام و طعام میں پیش پیش رہے۔ مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔

امیر۔ جناب مولانا محمد گل صاحب
نائب امیر۔ " قلندر صاحب
ناظم اعلیٰ۔ جناب پیر طریقت مولانا مولوی محمد یوسف صاحب
ناظم نشر و اشاعت۔ جناب مولانا داؤد صاحب بڈ بلیہ
خازن۔ جناب بابو فضل داد صاحب کلاتھ مرچنٹ
سالار۔ مولوی گل سعید صاحب چھل باغ
ارکانِ شوریٰ۔ کالا خاں۔ جہانداد خاں۔ معرفت خاں۔ اکبر خاں۔ میر افضل خاں۔ حاجی میر افضل صاحب۔ عبدالقیوم خاں۔ اقبال خاں۔ اجون خاں دیول۔ فخرِ نوجوانان محمد یونس خاں۔ تاج محمد خاں۔

ڈاکٹر محمد ہارون ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اپر پکھلی

سخت سزا

(از ناظم اعلیٰ)

ہر جماعت میں اوقات کی پابندی اور ڈسپلن کو اہمیت حاصل ہوتی ہے مگر الحمد للہ تعالےٰ کہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان، کے مرکزی دفتر لاہور بیرون دہلی دروازہ میں اس کا بڑا اہتمام ہے۔ اور اس دفتر میں تمام جماعتیں ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی فروگزاشت کے خلاف اصلاحی قدم اُٹھائے۔ اس بارہ میں ہمارے دفتر مرکزیہ کے انچارج محترم مولانا غازی خدا بخش صاحب بڑے سخت واقع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی دینی صلابت میں مزید اضافہ اور اصابت میں ترقی عطا فرمائے وہ دفتر یا خدام جمعیۃ میں کوئی اصولی کمزوری برداشت نہیں فرماتے۔ جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ میرا پروگرام یکم فروری ۵۸ء کو حیدرآباد سندھ پہنچنے کا تھا میں نے اس امید پر کہ شاید ایک گاڑی سے لاہور اتر کر دوسری گاڑی پر سوار ہونے کے لئے مہلت مل جائے۔ دفتر کو اطلاع کر دی تھی۔ لیکن وقت کی تنگی اور حیدرآباد کے کام کی اہمیت کے پیش نظر میں لاہور میں اُتر نہ سکا۔ بجائے اس کے میں نے راولپنڈی اُتر کر حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب صدر تحفظ ختم نبوت سے ختم نبوت کانفرنس میں شریک نہ ہونے کی اجازت مانگی۔ غلطی صرف یہ ہوئی کہ میں لاہور نہ اُتر سکنے کی اطلاع سفر میں غازی صاحب موصوف کو نہ دے سکا۔ وہ اتنی سی غلطی کو بھی برداشت نہ کر سکے اور اس کی اتنی سخت سزا دی جس کا اثر میرے بیسیوں متعلقین پر پڑا اور ان کو سخت پریشانی لاحق ہو گئی۔ غازی صاحب موصوف کو مذاق سوجھا اور آپ نے اپنے مخصوص مزاحی انداز میں میرا تبلیغی حلیہ شائع کرکے گمشدگی کا اعلان فرما دیا۔ اگرچہ سمجھدار طبقہ کو اُنہوں نے مطمئن کرنے کیلئے یہ کافی سمجھا کہ اسی اخبار میں میرا اداریہ اور پروگرام بھی موجود ہے۔ بہرحال میں غازی صاحب ناظم دفتر مرکزیہ کی اس سخت گیری کی قدر کرتا ہوں۔

متفرق خبریں

ضلع جھنگ میں حسو بلیل کے واقعہ نے ایسی خطرناک صورت اختیار کی کہ اخبارات کو اس بارہ میں مقالات لکھنے پڑے اور یہ قضیہ بالآخر ایوان حکومت میں زیر بحث آیا۔ اس سلسلے میں اہل سنت والجماعت کی جانب سے جھنگ میں ایک کانفرنس کے انعقاد کا بندوبست ہو رہا تھا۔ مختلف اسلامی انجمنوں کے سربراہوں اور حضرات پیران عظام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جا چکی تھی۔ اس کانفرنس کے ذریعے اہل سنت والجماعت حکومت سے مطالبہ کرنے والے تھے کہ دفعہ ۱۵۳ الف کے تحت ملزمان کے خلاف مقدمہ چلانے کی اجازت دی جائے۔ اور ایسے واقعات کی مستقل روک تھام کا بندوبست کیا جائے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دے دی ہے۔

تیونس کے صدر حبیب بورقیبہ نے فرانس کو خبردار کیا ہے کہ ہم اپنے ملک سے فوجیں نکالنے کے لیے جنگ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا فرانسیسی فوجوں کے انخلاء کے سلسلے میں فرانس سے کسی قسم کی مفاہمت نہیں کی جا سکتی۔ فرانس کی فوجوں کے خلاف جو پابندی لگائی گئی ہے۔ اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی تو اس کا جواب طاقت سے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت ہوئی تو میں صدر کی حیثیت سے مزاحمت کی تنظیم میں حصہ لوں گا۔

بخشی غلام محمد کی پولیس نے زیارت حضرت بل اور سری نگر میں شیخ عبداللہ کی تقریروں کے بعد متعدد سیاسی کارکنوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان پر غدارانہ سرگرمیوں کا الزام عائد کیا ہے۔ جو لوگ گرفتار کئے گئے ان میں جامع مسجد سری نگر اور درگاہ حضرت بل کے متولی بھی شامل ہیں۔

لاہور سنت نگر جمعیۃ علمائے جموں و کشمیر کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت مولانا سید میرک شاہ صاحب صدر اوقاف بورڈ و صدر جمعیۃ علمائے جموں و کشمیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد علامہ سید ابن الحسن شاہ گیلانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے جموں و کشمیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر بخشی نے شیخ عبداللہ کو جلا وطن کیا تو اس پار کے کشمیری مہاجرین شیخ صاحب کی جلا وطنی کو ایک منٹ کے لیے بھی برداشت نہیں کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ پنڈت نہرو کی سازش سے ہو رہا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے کل رات سری نگر میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کے ساتھ کشمیر کے الحاق کا مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔ اور رائے شماری کا مطالبہ کرنے والے "بیوقوفوں کی جنت" میں رہتے ہیں۔

راشن میں تخفیف کے خلاف گجرات میں مکمل ہڑتال ہو گئی۔ تمام سیاسی جماعتوں کی طرف سے راشن بحال کرنے کا مطالبہ، ہزاروں افراد کا جلوس ضلع کے حکام کے دفاتر کے سامنے مظاہرے۔ مظاہرین "ہائے آٹا" "پورا راشن دو" اور "ہائے روٹی" کے نعرے لگا رہے تھے۔

منٹگمری۔ غریب کسان پارٹی کے ایک اجلاس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مہاجر اور انصار کے سوال کو ختم کیا جائے۔ اور بے دخل ہونے والے ہر مزارع کو کم از کم ساڑھے بارہ ایکڑ اراضی دی جائے۔

ہندوستانی لوگ سبھا میں اس بات کا پھر اعادہ کیا گیا کہ ہندوستان ۱۹۶۲ تک پاکستان کو نہری پانی کی سپلائی بند کر دے گا۔ خواہ اس وقت صورت کیسی ہی ہو۔

کراچی مرکزی کابینہ نے مہاجرین کو شہری متروکہ جائداد کے معاوضے کی ادائیگی کے متعلق بعض اہم فیصلے کئے ہیں۔ کہ ہر دعویدار قابض مہاجر کو اس کے تصدیق شدہ دعاوی کے معاوضے میں سے ایک مکان اور ایک دکان دے دی جائے۔ اور پوری کوشش کی جائے کہ جن دعویدار مہاجروں کے پاس کوئی مکان نہیں ہے۔ ان کو ان کے انتخاب پر ایک مکان دیا جائے۔ متروکہ مکانات اور دکانات جو اس تقسیم کے بعد بچ جائیں گے ان کو محدود طور پر نیلام کر دیا جائے گا۔

کراچی میں باسمتی چاول کی فروخت بند کر دی گئی ہے۔ اور اب راشن کی دکانوں میں صرف کنگنی چاول ملتا ہے۔ حکومت نے باسمتی چاول کی برآمد کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے عوض گندم درآمد کی جائے گی۔

سمتھ یونین ارضی فلکیاتی رصدگاہ کے سائنسدانوں نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ دنیا کے مختلف مقامات پر امریکی مصنوعی سیارہ "ایکسپلورر" کو دیکھنے والی جماعتوں کی قابل اعتماد اطلاعات سیارہ کے مدار کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں۔

اخبار فروش یونین کا سالانہ اجلاس

لاہور میں اخبار فروش یونین کی دعوت پر غازی خدابخش نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر انسان کو اپنی زندگی کا مقصد فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ ایک اچھا اخبار فروش اچھا لٹریچر فروخت کر کے اپنا پیٹ بھرنے کی کوشش کرے گا۔ برا اخبار فروش وہ ہے جو برے لٹریچر اور اخلاق سوز ادب کی اشاعت میں حصہ لے۔ جہاں پیٹ بھرنا ضروری ہے وہاں حلال و حرام کی تمیز اشد ضروری ہے ایڈیٹر مضمون تیار کرتا ہے خوشنویس اسے لکھتا ہے اور اخبار فروش اسے قارئین تک پہنچاتا ہے کمانے کے لحاظ سے یہ سب مزدور ہیں۔ ان میں ہر فرد کا کام ضروری ہے۔ ہر فرد اپنے کام میں دیانتداری سے کام لے۔ ہر شخص اچھائی اور نیکی کی طرف رہنمائی کرے تبلیغ کا مطلب پہنچانا ہے۔ تو پھر ایڈیٹر سے لے کر اخبار فروش تک اچھی بات ہی کیوں نہ پہنچائے۔ آپ سب حضرات ایسے اخبار و رسائل کی توسیع و اشاعت میں زیادہ کوشش کریں جن کا کام فراہمی سرمایہ نہیں بلکہ حق کی اشاعت اور نظام عدل کو قائم کرنا ان کا مقصد ہے ملک نصر اللہ خاں عزیز نے تائید کرتے ہوئے کہا واقعی بلحاظ مزدور ہم میں کوئی فرق نہیں، ہم ... مقصد نیک ہونا چاہیئے۔ الحاج منشی نور احمد ... صدر خوشنویس یونین نے اسلام پر زندگی ... کی تلقین فرمائی۔ اور اتفاق کی برکتیں بیان کیں ...

پاکستان مسلم لیگ کے صدر کی ...

پاکستان مسلم لیگ کے صدر سردار عبد ... چار ماہ سے قلب کے عارضہ میں مبتلا تھے ... کے باعث ۱۴ فروری کو انتقال کر گئے۔ ... الیہ راجعون۔ وہ کراچی کے ہسپتال میں داخل ... بھی رہے۔

آپ سیاست میں حصہ لینے سے پہلے ... کامیاب وکیل کی حیثیت سے پریکٹس کرتے ... میں آپ کانگریس کی تحریک میں حصہ لیتے رہے۔ اس ... آپ نے تحریک خلافت میں بھی حصہ لیا۔ اس ... آپ مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ اور حصول پاکستان کی ... جدوجہد میں حصہ لینے لگے۔ چنانچہ ہندوستان کی ... وزارت میں جو چار مسلم لیگی وزراء لئے گئے ان ... عبدالرب نشتر بھی شامل تھے۔ قیام پاکستان ... پہلی کابینہ میں وزیر مواصلات بنایا گیا۔ اس کے ... پاکستان کے وزیر صنعت بھی رہے۔ ۱۹۵۰ ... صوبہ پنجاب کا آپ کو گورنر بنا دیا گیا۔

ضروری اطلاع

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ ... بخیریت ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ سندھ کا دورہ ... ہیں۔ ان کا اداریہ دفتر میں بدیر موصول ہوا ... آئندہ ۲۴ فروری کے ترجمان اسلام میں شائع ... تار بھیجنے والے اور خطوط لکھنے والے حضرات مطلع ...

پشاور ۱۴ فروری۔ افغان حکام نے ج... ہیں پاکستانی قبائل کے چار سو ٹرک پکڑ لئے ہیں ... علاوہ چار سو پاکستانی ڈرائیور اور کلینر وغیرہ ... ہفتہ سے وہاں نظر بند ہیں۔ ان سے زبردستی ... لیا جا رہا ہے۔ جو لوگ ایسا کرنے سے انکار ک... انہیں زدوکوب کیا جاتا ہے اور تکلیفیں پہنچائی ... ان کے ٹرک پہاڑوں سے پتھر ڈھونے کے لئے ... کئے جا رہے ہیں۔ پشاور میں افغانستان کے قونصل ... صافی پر الزام لگایا کہ شاہ ظاہر شاہ کی آمد پر جو ... کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ اسے تباہ کرنے میں ان ... ہے۔ پاکستانی قبائل نے دھمکی دی ہے کہ اگر ۲۴ ... کے اندر ان کے ٹرک نہ چھوڑے گئے تو تورخم ... کے درمیان چلنے والے افغان ٹرکوں اور دوسری ... کے خلاف جوابی کارروائی کی جائے گی۔

لاہور ۱۴ فروری۔ دس سال پرانے تنازعہ کشمیر ... کی آخری کوشش کے خاتمہ پر اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر ف... اپنی رپورٹ لکھنے کے لئے جینوا روانہ ہو گئے۔ انہوں ... ملک فیروز خاں نون سے چالیس منٹ کی آخری ملاقات ...

جلد ۱ | ۲۹/۳۰ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۰/۲۱ فروری ۱۹۵۸ء موافق ۹/۱۰ پھاگن ۲۰۱۴ سمہ بکرمی | شمارہ ۷۰-۷۱

ملمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کا وزیر تعلیم

پاکستان کا سرکاری اور قانونی نام جمہوریۂ اسلامیہ
پاکستان ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت
اور اسلامیت پر ارباب اقتدار کو اتنا اصرار ہے کہ
ملک کے نام ہی سے ملک کی پالیسی کا اعلان ضروری
سمجھتے ہیں تاکہ دُنیا کے ارباب خرد و ہوش نام سُنتے
ہی ... ہو جائیں۔ اور ہمارے متعلق اچھے
... خیالات کا اظہار کریں —— یہ تو تھا قال
... جمہوریت کا حال یہ ہے کہ دس گیارہ
سال کے عرصہ میں اب تک ہم ایک بار بھی الیکشن نہیں
کرا سکے۔ اور وزارتیں ہیں کہ بغیر جمہور کی رائے کے
گرگٹ کے روایتی رنگ کی طرح دن میں کئی بار بدلتی
رہتی ہیں —— اور اسلامیت کا یہ حال ہے۔ کہ
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر "ثقافت ہی ثقافت" ہے
ثقافتی ناچ نہ صرف مشرقی پاکستان کی خصوصیت ہیں
جہاں بلبلِ مرحوم چہکتا اور پھدکتا تھا۔ اور اپنی جہاں افروز
... کے ساتھ ناچتا تھا بلکہ اب مغربی پاکستان کی ہر محفل
"آشیانۂ بلبل" بنی ہوئی ہے —— باقی رہ گیا
صرف پاکستان تو اس کی پاکی کو جتنا چاہے نیچے
کھینچ لیجئے اور جتنا چاہے اُوپر اوڑھ لیجئے ع

نہ ایمان جائے نہ ایقان بگڑے

اس کا تدارک یوں کیا جا سکتا تھا۔ کہ اسلامی اور
جمہوری اقدار کی تبلیغ و تعلیم کا انتظام کیا جاتا، تاکہ یہ
نسل جو انگریزی مکاتب فکر کی تعلیم یافتہ ہے۔ اگر
جمہوری اور اسلامی اقدار کی حفاظت نہیں کر سکی تو
آئندہ نسل ہی یہ انتظام کر سکے مگر ارباب اقتدار نے
جمہوریت و اسلامیت کی تعلیم کے انتظام کی خاطر جو وزیر بڑی سوچ بچار
کے بعد اب مقرر فرمایا ہے وہ مسٹر بی۔ کے داس ہیں۔
سبحان اللہ کیا اسلامیت ہے اور کیا جمہوریت۔
مسٹر بی۔ کے داس کی اسلامیت تو نام سے ظاہر ہے اور
جمہوریت کی سند انہیں ہندوازم کی چھوت چھات
سے حاصل ہوئی ہے۔ پاکستان کی بھیڑوں کے لئے
یہ روایتی ...... رکھوالا جو مقرر فرمایا گیا
ہے ع

پسلی پھڑک اُٹھی نگہِ انتخاب کی

آخر کب تک یوں اسلام اور جمہور پاکستان
کے ساتھ مزاح و تمسخر ہوتا رہے گا۔ ہمارے
اربابِ اقتدار ہمارے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہیں
یا شئے لطیف سے عاری ہیں؟ منڈل سے جو مٹی
ڈھیلے ہم کو حاصل ہوئے اُن سے ہم نے کوئی سبق
حاصل نہیں کیا۔ اور اب بی کے داس کی اچھوتی بانگی
دیکھنا چاہتے ہیں؟

کاک ٹیل

مرزا غالب صرف شاعر ہی نہ تھے، پیرِ مےفروش
کے مرید بھی تھے لیکن جب کچھ دنوں بعد اس "پیری
مریدی" میں کچھ بے لطفی سی پیدا ہو گئی تو پھر نوبت
یہاں تک پہنچ گئی ؂

غالب چھٹی شراب پر اب بھی کبھی کبھی
پیتا ہوں روزِ ابر شبِ ماہتاب میں

پاکستان بننے سے پہلے ہمارے اربابِ اقتدار
سب کے سب (اِلّا ماشاءاللہ) حلیفِ غالب بلکہ
شریکِ غالب تھے۔ پاکستان بنا تو شرمِ خدا و رسول
تو کیا دامنگیر ہوتی، شرمِ رعایا البتہ گلوگیر ہوگئی اور
مےخواری کا سلسلہ بھی پرمٹوں اور دعوتوں تک محدود
ہوگیا۔ گویا پرمٹ روزِ ابر اور دعوتیں شب ماہتاب
بن کر دل لبھانے لگیں۔ ہمارے اربابِ حکم کی اس
کبھی کبھی کی دل لگی سے غیر ملکی سفارت خانے بھی
واقف ہیں۔ اور وہ کبھی کبھی روزِ ابر و شبِ ماہتاب
کا سامان بہم پہنچا کر ان کی تالیفِ قلوب کا سامان
کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اب جرمنی کے سفارت خانے
نے ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے۔ اور اس نے لاہور
کے اخبار نویسوں کو فلیٹی ہوٹل میں ایک کاک ٹیل پارٹی
دینے کی دعوت دی ہے۔

اس کے متعلق ایک معاصر رقم طراز ہے:—

غیر ملکی سفارت خانے کے عملے کو اتنا
بے صبر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ ہماری
روایات کی کھلم کھلا خلاف ورزی پر
آمادہ ہو جائیں۔

معاصر نے سولہ آنے بات صحیح فرمائی۔ مگر جب
ہمارے اپنے اہل الرائے اس قدر پست اخلاق کے
مالک ہوں کہ وہ انہی غیر ملکی سفارت خانوں میں
'شراب' کی بھیک کے لئے چکّر کاٹنے کو کارِ ثواب
سمجھتے ہوں تو غیر ملکی سفارت خانے کیسے یہ جان لیں
کہ ہم لوگ دخترِ رز کے دشمنوں میں سے ہیں۔ ہمارا
طرزِ عمل ہی ہمارا شاہدِ عادل ہے۔ جب طرزِ عمل سے
تو ہم غیر ملکی سفارت خانوں کے سامنے شراب کی
بھیک کے لئے ہاتھ پھیلائے پھرتے ہیں تو وہ لوگ
یہ کیسے جانیں کہ ہم شراب کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور
غیر ملکی سفارت خانوں کے کارکنوں سے پہلے ہمیں
اپنے بھائیوں کی اصلاح کا کام کرنا چاہئے۔ جب تک
کاک ٹیل دعوتوں کے قبول کرنے والے موجود ہیں اس
وقت تک یہ دعوتیں ہوتی رہیں گی۔ ہاں اگر ان دعوتوں
میں جانے والا کوئی نہ ہو تو یہ دعوتیں خود بخود رُک
جائیں گی۔ کیا ہم نے "کارِ زمیں" کو ٹھیک کر لیا ہے
کہ ہم "آسمان" کے ساتھ بھی اُلجھنے لگ گئے ہیں۔
غیر ملکی سفارت خانوں کا کام ہی کیا ہے؟ یہی تو ہے
کہ وہ ہمیں بہلا پھسلا کر اپنی حکومت کا ہمنوا بنائیں۔
اور بہلانے پھسلانے کے لئے دخترِ رز سے بڑھ کر
اور کیا حربہ کارگر ہو سکتا ہے؟ وہ تو اپنے فرائض صحیح
طور پر ادا کر رہے ہیں۔ کیا ہم بھی اپنے فرائض پر کبھی
آمادہ ہوں گے؟

"ایکسپلورر" کے آلات

امریکی سیارہ ایکسپلورر کے متعلق کچھ معلومات
ملاحظہ فرمائیے:

ایکسپلورر ننھا سا سیارہ ہونے کے باوجود اپنے
اندر کتنے آلات لئے ہوئے ہے۔ اس کا اندازہ صرف
اس کی ناک کے حصّے سے کیا جا سکتا ہے۔ اس میں کا قطر
چھ انچ اور لمبائی صرف ڈھائی انچ ہے۔ اور اس میں مندرجہ
ذیل آلات ہیں:

(باقی بر صفحہ ۲)

غازی خدا بخش پرنٹر و پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمانِ اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

علمائے اسلام کی خدمت میں

(از جناب غازی سراج الدین صاحب منیر جوہر آباد)

اسلامی نظام میں دین و دنیا الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ باہم لازم و ملزوم ہیں۔ مشہور قرآنی دُعا کہ ”ہمیں اس دُنیا و اُخروی دُنیا دونوں کی اچھائیاں عطا فرما“ کے مطابق دُنیاوی و سیاسی معاملات بھی دینِ اسلام کے تابع ہیں۔ مغرب کی یہ فاش غلطی کہ سیاست کو مذہب سے الگ کر دیا۔ موجودہ دُنیا کی ساری مشکلات کا باعث ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ سیاست کو بھی دین کے اخلاقی و روحانی اصولوں کے تابع کیا جائے۔ تاکہ سیاست کے نام پر انسان ہوس پرستوں کے ظلم و تعدی کا شکار نہ بننے پائیں۔ اس اسلامی حقیقت کو علمائے اسلام اپنے خطبات جمعہ میں واضح کر کے عوام کے ذہنوں میں مضبوطی کے ساتھ بٹھا دیں۔ انشاءاللہ و بفضلہ اس کے نتائج بہت اچھے ہونگے۔

برطانوی شہنشاہیت نے اپنی دجّالی سیاست کے ماتحت ملت اسلامیہ کی قیادت و سیادت علمائے اسلام، کے ہاتھوں سے چھین کر مغرب زدہ دُنیا دار طبقہ کے ہاتھوں میں رفتہ رفتہ دیدی۔ اس پالیسی کے بھیانک نتائج آج پاکستان میں سب کے سامنے ہیں۔ دُنیا دار لیڈروں نے سارے ملک کو اپنی طبع آزمائیو کا شکار بنا رکھا ہے۔ اور آج جو کچھ کہتے ہیں اس کی تردید چند دنوں کے بعد کر دیتے ہیں۔ اُن کے سامنے کوئی نصب العین نہیں سوائے ہوس اقتدار اور ذاتی فوائد کے۔ اسلام کو یہ مغرب زدہ لیڈر زبان سے تو مان لیتے ہیں۔ مگر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اسلام کو عمل میں نہیں آنے دیتے۔ آج کل ان مغرب کے پجاریوں نے اسلامیات کی ایک ہی اصطلاح نکالی ہے۔ جس کا تمام تر مقصد یہ ہے کہ اسلام کو دُنیاوی و سیاسی معاملات سے بالکل الگ کر دیا جائے۔ علمائے اسلام بتائیں کہ قرآن و حدیث نے تو ساری دین محمدی کی تعلیم کو ”الاسلام“ کا نام دیا ہے۔ پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ غلط فہمی پیدا کرنے والی اسلامیات کی اصطلاح رائج کرے۔

علمائے اسلام کا فرض ہے کہ وہ سیاست کے میدان میں آئیں۔ مگر کتاب و سُنّت کا پیغام لے کر سیاسی مناصب اور عہدوں پر قبضہ کئے بغیر علماء کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ اگر علمائے اسلام سیاست سے دُور رہے تو انہیں مغرب زدہ لیڈر ایک نہ ایک دن اس درجہ مفلوج کر دیں گے کہ وہ دین کا بھی نام نہ لے سکیں گے۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کی اشاعت ۹ دسمبر میں ایک نوجوان کا خط شائع ہوا ہے جس میں اس گمراہ نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ ترکی کی طرح سے پاکستان میں بھی دینِ اسلام کو تمام شعبہائے زندگی و حکومت سے نکال باہر کیا جائے۔ بفضلِ خدا میں خود اعلیٰ درجہ کا انگریزی داں ہوں۔ اور مغربی علوم میں انتہا درجہ کی سند رکھتا ہوں۔ مجھے اپنے اُن بھائیوں کی ذہنیت کا پُورا پُورا پتہ ہے جو مغربی علوم و فلسفہ یا کمیونزم سے اس قدر مرعوب ہو چکے ہیں۔ کہ وہ اسلام کو ماضی کی یادگار کے سوا اور کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اسی طبقہ کے لوگ آج حکومت کی کلیدی آسامیوں پر قابض ہیں۔

اگر صرف دس دس عالم اور دینی مزاج کے نمائندے صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں میں منتخب ہو کر چلے جائیں تو وہ اس لادینی اور دہریہ رجحان کو روک سکتے ہیں۔ اگر علماء الگ تھلگ رہے تو کفر و الحاد اور دہریت کا یہ سیلاب سر سے اُوپر گزرنے لگے گا اور پھر کوئی چیخ و پکار کام نہ دے گی۔ نوجوان علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ انگریزی اور علوم جدیدہ بھی پڑھیں تاکہ ہر شعبۂ زندگی کو کامیابی کے ساتھ اسلام کے ماتحت کر سکیں۔ سارے ملک کی خطابت علمائے اسلام کے ہاتھوں میں ہے۔ وہ ہر جمعہ کو ٹھوس دینی مضامین کی تیاری کر کے انگریزی داں طبقہ کی رہنمائی کیا کریں۔ کہ وہ آنے والے انتخابات میں علمائے اسلام اور دیندار مسلمانوں کو منتخب کریں۔ علمائے اسلام کی متحدہ و متفقہ طاقتور آواز حکومت کو گھٹنے ٹیک کر اسلامی راہ و روش اختیار کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔

انشاءاللہ علمائے اسلام کی تنظیم اور جدوجہد بے حد کامیاب ہوگی۔ مگر وہ اُسی جوش و خروش، عزم و ارادہ اور صدق و خلوص سے اُٹھیں جس طرح وہ تحریک خلافت اور تحریکِ ختم نبوت کے لئے اُٹھے تھے۔ دینِ اسلام حق ہے اور یہ تمام باطل خیالوں اور نظاموں پر غالب آکر رہے گا۔ ہمتِ مرداں، مددِ خدا۔ انشاءاللہ و بفضلہ فتح علمائے اسلام کی ہوگی۔

بقیہ لمعات صفحہ ۱۲ سے آگے۔

۱۔ اندرونی درجہ حرارت ناپنے کا آلہ

۲۔ بیرونی درجہ حرارت ناپنے کا آلہ

۳۔ آلات کا ایک پُورا مجموعہ جس میں بیرونی خلاء سے کاسمک شعاعوں کی بارش ناپنے کے لئے شعاع پیما شامل ہے۔

۴۔ سیارہ پر شہابی خاک کی کثافت ناپنے کا آلہ۔

۵۔ شہابوں کی رگڑ سے پیدا ہونے والے کناؤ ناپنے کا آلہ۔

۶۔ میٹر ریڈنگ کو ریڈیائی اشارات میں منتقل کرنے کے آلات۔

۷۔ ایک مائیکروفون

۸۔ دو بیٹریاں

۹۔ دو ریڈیو ٹرانسمیٹر

یہ ایک انسانی ایجاد ہے۔ اس کے [illegible]
ایک خدائی ایجاد کا طول و عرض بھی ملاحظہ [illegible]
میں سے کس نے نہیں دیکھی؟ چیونٹی کا طول [illegible]
عرض کیا؟ اس کے بیان کی بھی کوئی ضرورت [illegible]
اور پھر یہ دیکھئے کہ جس قدر اعضا او[illegible]
تحریک ہاتھی میں ہیں وہ قدرت نے سب چیونٹ[illegible]
رکھے ہیں۔ ان آلات کو گننے کے لئے کسی اخبا[illegible]
صفحہ کیا اس اخبار کی ایک دو اشاعتیں بھی [illegible]
بلکہ علمِ تشریح کی مجلدات میں ان آلات کی [illegible]
جا سکتی ہے۔ جو ہزاروں صفحات میں پھیلی [illegible]
ہاتھی کی طرح چیونٹی بھی روزانہ کھاتی ہے [illegible]
ہے اور فضلہ خارج کرتی ہے۔ ہاتھی کی طرح [illegible]
ہے پھرتی ہے اور اپنے سے کئی گنا بڑو[illegible]
اُٹھاتی ہے۔

پھر کتنا تعجب ہے کہ ایکسپلورر کے [illegible]
کی خداوندی کا تو ہم اعتراف کرتے ہیں۔ مگر [illegible]
بنانے والے کی خدائی ہماری نظروں میں [illegible]
اعترافِ تک کی مستحق ہے۔ اور بس۔ کاش [illegible]
اردگرد کی چیزوں میں اچھی طرح غور و فکر [illegible]
عادی ہوتے تو ہم خدا کی خدائی سے اس [illegible]
بے پروا نہ ہوتے۔

مودودی اخبار کوہستان کی عاد[illegible]

خدا کسی کو بُری عادت نہ ڈالے۔ مودو[illegible]
پیروکاروں کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہر ایس[illegible]
کریں گے جس سے علماء کرام کی تنقیص ہو سکے [illegible]
میں ان کو اسلام کے بالکل خلاف کرنا پڑے [illegible]
نہیں ججھکتے۔ کوہستان اخبار کی یہ عادت بد [illegible]
ترقی پذیر ہے۔ اس نے قومیں اوطان سے بن[illegible]
مذہب سے۔ یہ مسئلہ چھیڑ کر شیخ الاسلام [illegible]
مولانا سیدّ حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ [illegible]
پر کیچڑ اچھالنا شروع کیا ہے۔ جن کے [illegible]
مودودی نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ [illegible]
کے خاندان کی خواتین کا ذکر شرک و بدعات [illegible]
عائد کر کے کیا۔ جس نے امام ربّانی مجدد الف [illegible]
رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ پر تنقید کرنے میں [illegible]
نہیں کی۔ جس نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
تمیم داری رض والی کے مضمون کو افسانہ (اجھ[illegible]
لکھ مارا۔ جس نے تمام محدثین کے مسلم معیا[illegible]
کو اپنی رائے سے رد کر دیا۔ جس نے حضرت [illegible]
کی حیات جسمانی کے قرآنی ثبوت سے صاف [illegible]

باقی

ترجمانِ اسلام لاہور
مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی
فروری ۱۹۵۸ء

خون کی ارزانی اور متحدہ اقوام کی عیارانہ پالیسی

[متح]دہ اقوام کے غلط اصول

[...] اقوام کی انجمن آزادی اقوام کی مدعی اور امنِ عالم
[...] ہے۔ اور اسی لئے وہ کسی قوم یا ملک پر جابرانہ
اور ظلم و تعدی کرنے کے خلاف ہے۔ اور ہونا بھی
[...] اس کا کام ہے کہ کم از کم اپنے ممبر ممالک کے تنازعات
[...]ت کو ختم کریں۔ اور اس کے ممبر ممالک کا فرض ہے
[...]ں کے جھگڑوں کا انفصال متحدہ ممالک کی جنرل اسمبلی
[...]ی کونسل سے کرائیں۔ مگر واقعات و حقائق پر
[...]ے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح لیگ آف
[...] (سابقہ لیگ اقوام) کفن چوروں کی جماعت تھی۔
[...] اقوام کی انجمن بھی اقوامِ غالب کی لونڈی ہے جس
[...] شہوۃ جوع الارض اور مستعمرانہ اغراض کی تکمیل کے
[...]سب ضرورت استعمال کرتی رہتی ہیں۔ اس کے
[...] نہ انہیں مظلوم سے کوئی ہمدردی ہے نہ کمزور ممالک
[...]زادی کا پاس۔ اپنے مخصوص مفادات کے مقابلہ میں ان
[...] اصول کی کوئی پروا ہوتی ہے نہ وہ امنِ عالم کو تباہ کر دینے
[...]ے اقدامات کرنے میں کوئی شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور
[...] لئے اس کے بنیادی قواعد و ضوابط میں آپ کو ایسی
[...]یزیں ملیں گی جن سے ممبر ممالک کے اندر تفاوت اور فرق
[...] نمایاں طور سے نظر آئے گا۔ اور جمہوری اصول کو ذبح
[...]ینے کے مترادف ہوگا۔ مثلاً چند بڑی طاقتوں کو حقِ تنسیخ
[...] لیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ کا متفقہ فیصلہ ایک
[...] اور صرف ایک بڑا ملک روس ہو یا امریکہ اس کی رائے
[...]اف ہو تو اپنے اس حقِ تنسیخ کی وجہ سے وہ متفقہ فیصلہ
[...]ر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کشمیر کے سلسلہ میں رائے
[...]رنے پاکستان کی حمایت کی تو عالمی سیاست کے پیشِ نظر
[...]س نے حقِ تنسیخ استعمال کرکے اس کو رد کر دیا۔ اگرچہ
[...]ستان گورنمنٹ نے امریکہ سے دفاعی معاہدات کرکے روس
[...] اپنے عمل کے جواز کا موقعہ دیدیا تھا۔ لیکن اس طریقہ سے
[...]جمہوریت انصاف کا خون ہو سکتا ہے۔

ایک اور بات خاص طور پر لائقِ التفات ہے۔ کہ
[...]ل عظمیٰ میں اگر کوئی امنِ عالم یا آزادیٔ اقوام کے خلاف
[...]قدم اٹھائے تو اس پر توجہ نہیں دی جاتی۔ چاہے انسانیت
[...] تباہ اور شرافت کا جنازہ نکلتا جا رہا ہو۔ ان متحارب اور خود غرض
[...]ول عظمیٰ کی ہوسِ ملک گیری کے تختۂ مشق زیادہ تر کلیۃً
[...] مسلم ممالک ہوتے رہتے ہیں۔ ہم یہاں چند مثالیں پیش کرینگے
[...] جن سے واضح طور پر معلوم ہو سکے۔ کہ مسلم قوم کا خون کتنا ارزاں
[...]

اور متحدہ اقوام عیارانہ بے بسی کے دلدل میں کس طرح
پھنسی ہوئی ہے۔

لاقانونی اور اسلام دشمنی کی پہلی مثال

پہلی مثال یہی کشمیر کا مسئلہ ہے۔ جس کو عرصۂ دراز
سے سلامتی کونسل نے معلّق کر رکھا ہے۔ وہ اپنے شطرنج
سیاست میں اُلجھی ہوئی ہے وہ حق کے لئے کسی کو ناراض
نہیں کرنا چاہتی۔ وہ مظلوم کی حمایت کرکے عملاً انصاف
پسندی، کا ثبوت دے کر اپنے مقاصدِ مشؤمہ کو نقصان
نہیں پہنچانا چاہتی۔ اور سچ پوچھو تو واقعہ مصر کے بعد
مسئلہ کشمیر نے سلامتی کونسل اور متحدہ اقوام کا بھرم تباہ
کرکے رکھ دیا ہے۔ بیچارہ سہروردی امریکہ کی دم تھامے تھامے
اور کشمیر کشمیر کرتے کرتے برٹش کھلاڑیوں کے ہاتھوں سے
اتنا پٹ گیا کہ سر گنجا ہو گیا۔ امریکہ کی خاطر مہاشانی کو چھوڑا۔

دوسری مثال

فرانس برطانیہ اور یہودی تینوں اقوام متحدہ کے ممبر
تھے۔ اور مصر بھی ممبر تھا۔ اول الذکر تینوں کو مصر کے خلاف
اپنے جائز حقوق کے لئے سلامتی کونسل کی طرف رجوع کرنا
چاہیئے تھا۔ لیکن تینوں نے انتہائی ڈھٹائی اور درندگی
سے مصر پر اچانک حملہ کرکے تمام بین الاقوامی جنگی اصولوں
کی مٹی پلید کرکے رکھ دی۔ پھر بے حیائی کی حد ہو گئی۔ کہ
انگریزوں نے اعلان کیا کہ ہم یہود و مصر کی جنگ روکنے
کے لئے میدان میں آئے ہیں۔ یہ تو خیر گزری کہ مصری
عربوں کو اللہ تعالےٰ نے استقامت بخشی اور اللہ تعالےٰ
نے مسلمانانِ عالم کے الحاح و زاری پر رحم کھا کر
غیبی مدد فرمائی ورنہ اگر فرانس و برطانیہ کی عظیم طاقتیں
دو دن میں نہر سویز پر قبضہ۔ قاہرہ اور تمام بندرگاہوں پر
تسلط جما دیتیں۔ اور مصر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتا۔ تو نہ
بلگانن کی دھمکی کام آتی۔ نہ امریکہ اور سلامتی کونسل کی
کوئی تجویز کارگر ثابت ہوتی۔ اور نہ بیچارے سکندر مرزا
اور سہروردی کی دوڑ دھوپ اور عرب ممالک کی دیگ
میں چمچہ ہلانے کی کوئی ضرورت محسوس ہوتی۔ اللہ تعالےٰ
نے کرم فرمایا کہ حملہ آور درندوں کی پسپائی اور رسوائی عربوں
کے استقلال اور استقامت اور ناصر کی اولوالعزمی
سے سلامتی کونسل کی لاج رکھ لی۔ پھر بھی سوائے اس
کے کہ حملہ آور خائب و خاسر لوٹے۔ اتنے بڑے جرم کی سزا
میں نہ ان کی گوشمالی ہوئی۔ نہ ان پر تاوانِ جنگ ڈالا گیا۔

سلامتی کونسل کے اس اقدام میں بھی یہ کہا جا سکتا
ہے کہ مصری مہم میں برطانیہ کی کامیابی کے نتیجہ میں سویز
مصر فلسطین۔ عراق و شام حجاز و یمن اور پاکستان و
دیگر ایشیائی ممالک میں برطانیہ کا جو رسوخ و نفوذ بڑھتا
وہ امریکی اقتدار پر ضرب کاری ہوتا اور ہو سکتا ہے۔
کہ اسی لئے امریکہ نے یہ قدم اٹھایا ہو اور ممکن ہے
برطانیہ کے کان میں یہ کہہ کر اُٹھایا ہو۔ کہ اب جنگ تم
نہیں جیت سکتے۔ کہیں بلگانن کے راکٹوں کا شکار
نہ ہو جاؤ۔

بہرحال اس حملہ میں جس درندگی اور بربریت کا ثبوت
دیا گیا وہ بیان سے باہر ہے اور متحدہ اقوام کے ماتھے
پر کلنک کا دائمی ٹیکہ۔ شہری آبادی پر اندھا دھند
آتش باری کی گئی اور متوقع عالمگیر جنگ کی کوئی پروا
نہیں کی گئی۔

تیسری مثال

تیسری مثال الجزائر کا حادثہ ہے۔ جہاں
سالہا سال سے جہاد آزادی جاری ہے۔ آزادیٔ اقوام
کی مدعی اقوام متحدہ کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔
لاکھوں عرب جام شہادت نوش کر چکے۔ اور روزانہ
شہید ہو رہے ہیں۔ لیکن امنِ عالم کے ان علمبرداروں
کے ہاں گویا یہ کوئی بات ہی نہیں ہے۔ اس سلسلہ
میں ہمیں اپنی پاکستانی حکومت سے سخت شکایت
ہے کہ ملک کے ہمہ گیر مطالبہ کے باوجود وہ مسلمانانِ الجزائر
سے کوئی دلچسپی نہیں لے رہی۔ امریکہ۔ انگریز وغیرہ
فرانس کے وحشیانہ مظالم پر خاموش ہیں تو ہمارے
سیاسی لیڈروں کو بھی سانپ سونگھ گیا ہے۔ جمعیۃ
علماء اسلام کی تمام شاخوں نے ملک بھر میں احتجاجی
جلسے کرکے حکومت کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے
کی توجہ دلائی۔ لیکن وہ آئے دن فرانس سے تازہ
معاہدات کرکے دوستی کو بڑھا رہی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

چوتھی مثال

چوتھی اور تازہ مثال جو نہایت ہی تکلیف دہ
ہے۔ کہ فرانس کی وحشی فوج نے شمالی افریقہ کے
عرب ملک ٹیونس کے ایک شہر سعدی یوسف پر
بمباری کرکے شہر کو تباہ کر دیا ہے۔ ایک مدرسہ پر بھی بمباری
کی۔ ایک سو مسلمان شہید ہوئے۔ اس واقعہ سے تمام عرب ممالک میں
ہلچل برپا ہو گئی۔ ٹیونس کے بعض مقامات پر فرانس کے فوجی اڈے
ہیں۔ عربوں نے مطالبہ کیا ہے کہ فوراً فرانسیسی افواج
سے ہمارا ملک خالی کر دو۔ سفارتی تعلقات ختم ہو گئے
ہیں۔ اور الجزائر و مراکش کے بعد اب ٹیونس نے
دول عظمیٰ سے احتجاج کیا ہے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔
دراصل مسلمانوں اور عربوں کی بہادری اور حربی طاقت
کی دھاک بیٹھ گئی ہے۔ اب مغربی ممالک گھبرا رہے ہیں

باقی بر صفحہ ۵ کالم ۲

کوڑے لگانے کی سزا

اخبار جنگ مورخہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ میں وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خاں نون کی تقریر پڑھی گئی۔ جس میں یہ الفاظ ہیں کہ جو بل واپس لیا گیا ہے اس میں کوڑے لگانے کی سزا کی بھی گنجائش تھی۔ مگر یہ سزا انسانیت سوز ہے۔ اور کسی آزاد ملک میں یہ سزا برداشت نہیں کی جا سکتی۔ علاوہ ازیں اخبار ۲۱ جمادی الثانی میں بھی ملک صاحب کی تقریر پڑھی گئی۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نئے بل سے کوڑے لگانے کی سزا کی دفعہ اس لئے نکالی گئی کہ یہ سزا نہایت غیر مہذبانہ ہے اور کوئی آزاد ملک اسے برداشت نہیں کر سکتا۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں اخباروں میں ملک صاحب کی تقریر کے یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔ کہ نئے بل کے تحت فوج اور پولیس کو مشرقی پاکستان کی سرحدوں سے پانچ میل تک کے علاقہ میں سمگلروں پر گولی چلانے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ اور اخبار جنگ میں یہ تصریح بھی ہے کہ یہ گولی چلانے کا قانون وہی ہے جس کا اہتمام اُس بل میں کیا گیا تھا جو واپس لیا گیا ہے۔

اب ہم اس پر تو آگے کلام کریں گے کہ کیا کوڑے کی سزا فی الواقع غیر مہذبانہ ہے یا نہیں لیکن پہلے ہماری گزارش یہ ہے کہ سمگلروں پر گولی چلا کر ان کو جان سے مار دینا تو نئے بل میں بھی مستحسن سمجھا گیا اور واپس کردہ بل میں بھی۔ اور اسی واپس کردہ بل کی اس دفعہ کو نئے بل میں بحال رکھا گیا۔ لیکن کوڑے لگانے کی سزا کی دفعہ جو پہلے بل میں تھی وہ نئے بل سے اس لئے نکالی گئی کہ اس کو نہایت غیر مہذبانہ اور انسانیت سوز اور آزاد ملکوں کے لئے ناقابلِ برداشت سمجھا گیا۔ تو یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ایک ہی جرم میں جان سے مار دینا تو مستحسن ہو اور اسی جرم میں کوڑے لگانے کی سزا انسانیت سوز اور نہایت غیر مہذبانہ اور ناقابل برداشت ہو۔ حالانکہ اگر کسی مجرم سے پوچھا جائے کہ تیرے اس جرم پر دو سزاؤں میں سے ایک سزا کا تمہیں اختیار ہے یا تو گولی کو منظور کر لے اور زندگی سے ہاتھ دھو لے یا چند کوڑے منظور کر لے۔ بتلاؤ تم کس سزا کو اختیار کرتے ہو۔ تو غالباً وہ یہی کہے گا کہ بجائے زندگی سے ہاتھ دھونے کے مجھے چند کوڑوں کی سزا منظور ہے۔ کیونکہ اس میں زندگی کی امید تو باقی ہے۔

ہاں اگر کسی جرم پر مجرم کو جان سے مار دینے کی سزا تو ہر حال تجویز کی جائے۔ لیکن اس کی دو صورتیں اس کے سامنے رکھی جائیں کہ یا تو ایک فل کی گولی منظور کرے جس سے اس کی زندگی کا جلدی خاتمہ ہو جائے گا یا کوڑے منظور کرے جن کے ذریعے سے اس کی زندگی کا خاتمہ کچھ دیر سے ہو گا۔ تو اس صورت میں غالباً وہ گولی کو منظور کرے گا۔ کیونکہ گولی کے ذریعہ سے وہ جلدی ٹھنڈا ہو جائے گا اور کوڑوں کے ذریعہ سے جان دینے میں بہ نسبت گولی کے زیادہ دیر لگے گی اور دیر تک کوڑوں کی مار کی تکلیف اٹھاتا رہے گا۔

نہ یہ ہمیں معلوم نہیں کہ واپس کردہ بل میں جو کوڑے لگانے کی سزا کی گنجائش تھی تو کیا اس کا یہ مطلب تھا کہ چند کوڑے لگا کر اس کو چھوڑ دیا جائے۔ یا یہ مطلب تھا کہ کوڑے مار مار کر اس کی جان کا خاتمہ کیا جائے۔ پہلی شق پر تو ممکن ہے کہ سمگلر یہ اپیل کریں کہ کوڑوں کی سزا کو بحال رکھا جائے اور دوسری شق پر غالب یہ ہے کہ سمگلر خوش ہو جائیں گے۔ اور وہ کوڑوں کی موت پر گولی کی موت کو ترجیح دیں گے۔ خیر یہ تو بل کو پاس کرنے والے جانیں کہ کوڑے کی سزا کو ترجیح دیتے ہیں یا گولی کی سزا کو لیکن سمگلری کا انسداد بہر حال ضروری اور فرض ہے۔ باقی رہا یہ کہ وزیر اعظم صاحب نے جو مطلقاً یہ فرمایا کہ کوڑے کی سزا نہایت غیر مہذبانہ ہے اور کسی آزاد ملک کے لئے قابلِ برداشت نہیں اور بقول روزنامہ جنگ کراچی انسانیت سوز ہے تو ملک صاحب کا علی الاطلاق یہ کہنا ٹھیک نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے مخالف ہے اور اجماعِ اُمّت کے مخالف ہے۔ اور دستورِ پاکستان کے بھی مخالف ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم میں فرمایا گیا ہے۔ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ سورہ نور رکوع ۱ پارہ ۱۸

یعنی زانیہ عورت اور زانی مرد کو جبکہ وہ کنوارے ہوں ہر ایک کو زنا کی سزا میں سَو سَو کوڑے لگاؤ۔ اور خدا تعالےٰ کے دین کے قانون پر عمل کرتے ہوئے ان مجرموں پر کوئی شفقت نہ کرو۔ اگر اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور دن قیامت کے حساب اور سزا و جزا پر ایمان رکھتے ہو تو قوانین الٰہیہ کے اجرا میں کسی کی رو رعایت نہ کیا کرو۔ اور ان زانیوں کی سزا پر مومنوں کی ایک جماعت حاضر ہو۔ تاکہ وہ ان کو سزا پاتے ہوئے دیکھ کر عبرت پکڑیں اور آئندہ کوئی ایسا جرم نہ کرے۔

دیکھا آپ نے کہ غیر شادی شدہ زانیوں کے لئے رب العزت جل شانہ نے کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی۔ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں البکر بالبکر جلد مائۃ (رواہ مسلم) ونحوہٗ فی صحیح البخاری سنن ابی داؤد و ابن ماجۃ و شرح السنۃ بل فی الصحاح الستۃ کلھا۔ یعنی غیر شادی شدہ مرد اور غیر شادی شدہ عورت کی زنا کی سزا سَو کوڑے ہیں۔ یہ مضمون تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

نیز قرآن کریم میں ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْ[ن] ... ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُ[وْهُمْ] ... جَلْدَةً سورہ نور رکوع ۱ پارہ ۱۸

یعنی پاکدامنوں کو زنا کی تہمت دینے ... گواہ پیش نہ کریں تو اُن کو اسّی کوڑوں کی سزا ... اسی طرح حدیث میں بھی زنا کی تہمت ... کی سزا کوڑے ہیں۔ اسی طرح شراب پینے وا... بھی حدیثوں سے کوڑے لگانا ثابت ہے۔ او... صحاح ستہ میں اور مستدرک حاکم میں اور م... اور صحیح ابن حبان میں موجود ہیں۔ اور صحابہ کرام ... عنہم کا اور فقہاء امت کا اس پر اجماع بھی ... حدود یعنی حد زنا۔ حد شرب الخمر۔ حد قذ[ف] ... تعزیرات میں بھی کوڑوں کی سزا حدیثوں سے ... اور یہ حدیثیں صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ... اور امام محمد کی کتاب الآثار میں موجود ہیں۔

تو جبکہ کوڑوں کی سزا قرآنِ کریم سے ا... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ کرا[م] ... عنہم کے اجماع سے اور فقہاء امت کے اجماع ... ہُوئی تو اس کو غیر مہذبانہ سزا اور انسانیت ... ناقابلِ برداشت سزا کہنا گویا خدا تعالےٰ پر ا... رسول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ا... پر اور فقہاء اُمّت پر اعتراض ہُوا۔ العیاذ با... العیاذ باللہ۔ اور شریعت سے ثابت شدہ ... پر اعتراض کرنا۔ دستورِ پاکستان کے بھی خلا[ف] ... کیونکہ دستور پاکستان میں قوانینِ اسلام کے ... کا وعدہ ہو چکا ہے۔ اور قوانین اسلام کے مرت[ب] ... لئے لا کمیشن بھی بٹھایا جا چکا ہے اور یہ و... بھی دُہرائے جا رہے ہیں۔ کہ کوئی قانون ا... خلاف نہیں ہو گا۔ لیکن باوجود اس کے قوانی[ن] ... پر اعتراض بھی کئے جا رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ ... اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اور عجیب بات یہ ہے کہ روزنامہ جن[گ] ... ۲۲۔ جمادی الثانی کے جس صفحہ پر وزیر اعظم پا[کستان] ... کوڑوں کی سزا کے متعلق یہ خیال آرائی نقل ... اسی صفحہ پر آگے چل کر وزیر اعظم کی تقریر کا یہ عن[وان] ... موجود ہے کہ (وزیرِ اعظم کی تجویز) اس عنوان ... میں یہ منقول ہے کہ وزیرِ اعظم نے کہا میری ... کہ کوئی ایسا قانون ہوتا جس کے تحت افوا[ہ] ... والوں کو سزا دی جا سکتی اور سرِ بازار ان ... جا سکتے۔ ایک اخبار نویس نے کہا کیا ایسی سہ... سیاستدانوں کو نہیں ملے گی۔ تو وزیر اعظم نے ... نے سیاستدانوں کو اس زمرے سے خارج ...

تو وزیرِ اعظم کی یہ ہمت تو قابلِ داد ہے ... تک کو غلط افواہ پھیلانے کی سزا دلوانے کو آ... بیشک ہونا بھی ایسا چاہیئے کہ کسی مجرم کو جو ... ہونے کے بعد سزا سے مستثنیٰ نہ کرنا چاہیئے ... لیکن ہمیں اتنا تعجب ضرور ہے کہ پہلے تو ملک ...

...ہیں اقدام پر مبارک باد دیتے ہیں۔ لیکن دو باتیں پھر
... گے کہ آخر ایسے کیس ہیں مقدمہ کی اجازت
... کریں گے کہ آخر ایسے کیس میں مقدمہ کی اجازت
... میں اتنا پس و پیش ہونے میں کس افسر کا دخل تھا
... تحقیق کرائی جائے اور آئندہ ایسے جلوسوں
... کی بجا... روک دیا جائے +

...پچانی شریف ضلع سکھر سندھ
...جمعیۃ علماء اسلام کا زبردست اجلاس

مدرسہ قاسم العلوم میں ۱۵ رجب سے حضرت مولانا عبداللہ ... درخواستی نے دورہ سورۂ بقر ختم کیا۔ حضرت مولانا ... ولولہ انگیز تقریر فرمائی۔ اور عوام کو جمعیۃ میں شمولیت کی ... دلائی۔ مولانا حاجی میر محمد صاحب امیر جمعیۃ ٹھل ... سندھی میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے ... حضرت صدر جمعیۃ ٹھر پچانی مولانا محمد عثمان صاحب ... ناظم مولانا ... محمد صاحب بڑی دلچسپی سے اجلاس میں ... سرگرم عمل رہے۔ تقریباً سو ایک نئے ممبرین بنائے گئے ... میں حسب ذیل تجاویز پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں جلد سے جلد قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے۔ ۲۔ لاء کمیشن سے پرویز جیسے ماؤف ... دماغ اور منکر حدیث کو خارج کر کے اس کی جگہ حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کو مقرر کیا جائے تاکہ عوام میں دینی شعور پیدا کیا جائے ... آخر میں فیصلہ ہوا۔ کہ ٹھو عاقل ضلع سکھر میں جمعیۃ کی ایک زبردست کانفرنس کی جائے جس میں جمعیۃ علماء سندھ کو مدعو کیا جائے۔

قاری عبدالحفیظ رکن جمعیۃ ٹھر پچانی و نائب ناظم مدرسہ قاسم العلوم ٹھر پچانی ضلع سکھر سندھ۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹبی قیصرانی کا تنظیمی دورہ

حضرت امیر و ناظم اعلیٰ کی مخلصانہ کوششوں سے علماء کرام نے پوری سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے۔ ... میں علماء کا ایک اجتماع ہوا۔ دو گروپ قائم ہوئے۔ ایک بالائی (پہاڑی) علاقہ کا دورہ کرے گا۔ دوسرا گروپ زیریں علاقہ کا دورہ کر کے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرے گا۔ وفد دورہ کنندگان۔

مولوی عبدالعزیز صاحب امیر اعلیٰ۔ مولانا غلام فرید صاحب ناظم اعلیٰ۔ مولانا شبیر احمد صاحب۔ مولانا قادر داد صاحب۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب۔ مولانا غلام یٰسین صاحب۔ مولانا غلام قادر صاحب۔ مولانا محمد سلطان صاحب، مولانا بشیر احمد مودودی، مولانا خدا بخش صاحب دہلوی۔

(ناظم جمعیۃ)

جناب مولانا محمد عبداللہ مبلغ جمعیۃ کا دورہ بلوچستان

شہر ژوب اور ... ڈھمٹری میں جناب مولانا نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی۔ نیز آئندہ انتخاب میں ووٹ کی قیمت پر ... جامع تقریر ارشاد فرمائی۔ علماء پر مشتمل ایک وفد علاقہ ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرثیہ شیخ الاسلام

سیّد العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

از تاثرات مولوی صبغت اللہ عرف تونگ شاہ شیرانی شریک دورۂ حدیث شریف مدرسہ سراج العلوم ——— سرگودھا

وَاحَسْرَتَا قَدْ مَاتَ فَرْدُ زَمَانٍ ... مُتَفَرِّدًا فِی الْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ

مَنْ کَانَ فَخْرَ الْعَصْرِ مَدَنِیَّ اللَّقَبِ ... شَیْخَ الْحَدِیْثِ وَعَارِفَ الْقُرْاٰنِ

هُوَ عَالِمٌ مُتَبَحِّرٌ مُتَوَرِّعٌ ... مِلْأُ الْفُنُوْنِ وَمَرْجِعُ الطُّلَّابِ

وَلَقَدْ اَقَامَ مُدَرِّسًا مِنْ عُمْرِهٖ ... فِیْ بَلْدَةٍ هِیَ اَفْضَلُ الْبُلْدَانِ

مَضَتِ السُّنُوْنَ هُنَاكَ ثُمَّ قَدِ ارْتَحَلْ ... وَالنَّاسَ قَدْ اَرْوٰی مِنَ الْفَیَضَانِ

حَتّٰی اَقَامَ بِدَارِ عِلْمِ دِیُوْبَنْدْ ... فِی الْهِنْدِ خَادِمَ اَفْضَلِ الْاَدْیَانِ

قَدْ کَانَ فِی الْبَرَكَاتِ بَحْرًا زَاخِرًا ... سَبَّاقَ غَایَاتٍ جَلِیْلَ الشَّانِ

مَدَحَتْ خَلَائِقُ فِی الْبِلَادِ مَوَدَّةً ... بِکَمَالِهٖ فِی الزُّهْدِ وَالْخُضْعَانِ

مَا فَاتَ عَنْهُ قِیَامُ لَیْلٍ مُذْ بَلَغْ ... مُتَخَشِّعًا مِنْ خَشْیَةِ الرَّحْمٰنِ

هُوَ کَانَ بَحْرَ الْفَضْلِ ذَا خُلُقٍ حَسَنْ ... ضَرَبَ امْتِثَالٍ لِخِدْمَةِ الضِّیْفَانِ

عَمَّتْ فَضَائِلُهٗ بِکُلِّ بِلَادٍ ... مِثْلُ السَّمَاءِ یَجُوْدُ فِی الْاَوْطَانِ

مَنْ لَمْ یَجِدْ اَنْ یُّهِمَّهٗ فِیْ شَانِهٖ وَخِصَالِهٖ ... فَهُوَ الشَّقِیُّ وَحَامِلُ الْخُسْرَانِ

یَا لَیْتَ شِعْرِیْ قَدْ مَضٰی بِسَبِیْلِهٖ ... شَیْخُ الزَّمَانِ وَکَامِلُ الْعِرْفَانِ

قَدْ رَاحَ مِنْ دَارِ الْفَنَاءِ لِرَغْبَةٍ ... عَنْهَا لِوَصْلِ اللّٰهِ ذِی الْبُرْهَانِ

لَمَّا سَمِعْنَا صَوْتَ صَارِخِ نَعْیِهٖ ... جَارَتْ دُمُوْعُ الْعَیْنِ بِالسَّیْلَانِ

صَخَبُ الدِّرَاسَةِ فِی الْمَدَارِسِ قَدْ سَکَنْ ... هِیَ اَظْلَمَتْ بِتَقَاطُرِ الْاَحْزَانِ

تَرَكَتِ الْقُلُوْبَ کَئِیْبَةً لِفِرَاقِهٖ ... وَالْعَیْنُ تَدْمَعُ مَالَهٗ مِنْ ثَانٍ

فَذَهَابُهٗ فِی الْمُسْلِمِیْنَ لَاٰیَةٌ ... مِنْ اَکْبَرِ الْاٰیَاتِ فِی النُّقْصَانِ

مَا کَانَ هُلْکُهٗ بِهَلْکَةِ وَاحِدٍ ... هُوَ کَانَ لِلْاِسْلَامِ کَالْبُنْیَانِ

خَلَتِ الْفُحُوْلُ فُحُوْلُ هِنْدٍ وَاِنَّ لَهُمْ ... قُلَلَ الْعُلُوْمِ مَنَاهِلَ الْفَیَضَانِ

وَجَمِیْعُهُمْ اَشْجَارُ عِلْمٍ قَدْ غَرَسْ ... تِلْكَ الْحَدِیْقَةَ کَامِلُ الْاِیْمَانِ

لَمُوَجِّهُ الْاِسْلَامِ قَاسِمٌ اسْمُهٗ ... هَزَمَ الْجُیُوْشَ بِقُوَّةِ الْاِیْمَانِ

مَدَنِیُّ اٰخِرُهُمْ وَفَاةً وَیْلَتٰی ... مَا فِی الْحَدِیْقَةِ نَضْرَةُ الْاَعْیَانِ

فَالْاٰنَ نَسْاَلُ رَبَّنَا نِعْمَ الْبَدَلْ ... مُتَکَامِلًا فِی الْعَزْمِ وَالْاِیْقَانِ

صَلِّ عَلٰی شَیْخِ الْهُدٰی یَا رَبَّنَا ... وَاجْعَلْهُ مَالِكَ نِعْمَةِ الرِّضْوَانِ

وَاجْعَلْ لَهٗ مَوْلَایَ اِنَّكَ ذُوالْمِنَنْ ... قَصْرًا مِنَ الْفِرْدَوْسِ خَیْرَ جِنَانٍ

مَا کُنْتَ ذَاکِرَ خَیْرِهٖ یَا صِبْغَةَ اللّٰهِ وَاحِدًا بَلْ صَارَ مَدْحَ زَمَانٍ

سردار نشتر مرد مومن تھے

(از مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مرکزی)

سردار عبدالرب خاں نشتر کی وفات سے ہر مسلمان کو صدمہ ہوا ہے۔ کسی کو ان کی سیاسی رائے سے ہزار اختلاف سہی۔ لیکن ان کے اخلاق، انسانی ہمدردی اور اسلام پسندی کے وافر جذبہ سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ مسلم لیگ میں وہ واحد شخصیت تھی جن کی ہر پارٹی احترام کرتی تھی۔ مجھے ان کے مناقب بیان کرنے مقصود نہیں ہیں۔ لیکن دوسروں کی عبرت کے لئے میں سردار صاحب موصوف کی زندگی کے چند واقعات بتاؤں گا۔

میرا ان سے تعارف ۱۹۳۵ء میں پشاور کی شریعت کانفرنس کے وقت سے ہوا۔ جب کہ انہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پوری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ جو حضرت علامہ مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی کی صدارت میں ہو رہی تھی اور جس کی وجہ سے سرحدی کونسل نے شریعت بل کو ایکٹ کی شکل دیدی۔

پھر مسلم لیگی وزارت کے زمانہ میں جب ہم اورنگ زیب خاں وزیر اعظم سرحد سے مایوس ہو کر سردار صاحب کے پاس گئے کہ ضلع ایکٹ جو سنٹرل اسمبلی نے پاس کیا ہے اس میں مسلم و غیر مسلم ہر قسم کے جج کو مسلم عورت کے نکاح کو فسخ کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے وہ شریعت کے خلاف ہے۔ اس کے تحت جب ایک غیر مسلم جج فسخ نکاح کی ڈگری دیتا ہے اس سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ مگر عورت اپنے کو آزاد سمجھ کر نکاح ثانی کر کے مرتکب گناہ ہوتی ہے۔ اس سے فساد کا دروازہ کھل گیا ہے۔ اگر سرحدی وزارت اپنے صوبہ میں یہ عمل کرا دے کہ فسخ نکاح قسم کے دعاوی صرف ضلع کے مسلم ججوں کے سامنے پیش کئے جائیں تو یہ اسلام کی بڑی خدمت ہوگی۔ سردار صاحب نے یہ طعن دے کر کہ مسلم جج کی قید خود تمہارے مسلمانوں نے اڑا دی ہے۔ بات کامیاب ہونے نہ دی۔ لیکن سردار صاحب نے اس سلسلہ میں جوڈیشل کمشنر وغیرہ سے مل کر اپنا فرض ادا کرنے کی پوری کوشش کر کے بری الذمہ ہو گئے۔

سردار صاحب جب پنجاب کے گورنر تھے میں نے ان سے ملنے کے لئے ٹیلیفون کیا۔ سیکرٹری سے جب ان کو معلوم ہوا تو باوجود عدیم الفرصتی کے ملاقات کے لئے بلا لیا۔ میں نے عرض کی کہ مرزائیوں نے دھاندلی مچا رکھی ہے۔ مرزا محمود صفائی سے کہہ رہا ہے کہ ملک کی تقسیم خدا کے منشاء کے خلاف ہے۔ اور ہم پھر اکھنڈ بھارت بنانے کی کوشش کریں گے۔

سردار صاحب نے اصل اخبار طلب فرمایا۔ میں نے حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے حوالہ کیا۔ انہوں نے سردار صاحب کے سامنے مرزا آنجہانی اور مرزا محمود کی ساری پٹاری کھول کے رکھ دی جس کو دیکھ کر سردار صاحب اسلامی جذبہ کی وجہ سے بیتاب ہو گئے۔

انہوں نے منٹگمری کے مرزائی ڈپٹی کمشنر کو مرزائیت کی تبلیغ کی وجہ سے تبدیل کیا اور پھر تحقیقاتی عدالت میں اس کے خلاف گواہی بھی دی۔ سردار صاحب وہ واحد مرکزی وزیر تھے جنہوں نے جرأت کر کے ظفر اللہ خاں کو مرزائی جلسہ میں جا کر سرکاری حیثیت استعمال کرنے کی ممانعت میں خواجہ ناظم الدین صاحب کا ساتھ دیا۔ ظفر اللہ قادیانی نے ہر دو کی بات ٹھکرا دی۔ لیکن اسی جہانگیر پارک کے مرزائی جلسہ نے ملک میں آگ لگا دی جس سے ظفر اللہ کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔

سردار صاحب ابتدا سے ملک کی آزادی کے لئے لڑتے رہے۔ اور جب مسلم لیگ میں آئے تب بھی انہوں نے بعض دوسرے لوگوں کی طرح کبھی یہ نہیں پسند کیا کہ ہمارا ملک کسی اور قوم کا غلام یا دم چھلہ بنا رہے۔ ان کی یہی خودداری ان کے سرکاری اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کی راہ میں حائل تھی۔ ورنہ پارٹی لیڈر ہو کر ان سے زیادہ وزارت عظمیٰ کا کون مستحق ہوسکتا تھا۔

سردار صاحب حضرت امیر شریعت بخاری شاہ صاحب اور حضرت مولانا آزاد سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور ان ہر دو بزرگوں کے دل میں بھی سردار صاحب کی بڑی قدر تھی۔

میں نے ان کی گورنری کے زمانہ میں ایک ملاقات کے دوران میں حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شہاب کے ضبط کرنے پر بحث کی کہ اس سے تو دوسرے لفظوں میں شریعت کا ایک مسئلہ قتل مرتد ضبط قرار دیا گیا ہے۔ یہ الفاظ امیر شریعت کے تھے جو میں نے دہرا دیئے۔ سردار صاحب نے چند باتوں کی طرف اشارہ کیا۔ کہ انگریز کے پلے ہوئے افسروں نے چند خطرناک تجاویز پیش کیں میں نے ان میں سے آسان ترین پر عمل کر دیا۔ اگرچہ یہ بھی میری مرضی کے خلاف تھا لیکن میں مانتا ہوں کہ آئینی ذمہ داری مجھ ہی پر ہے۔ بعد میں تحقیقاتی عدالت میں پولیس افسروں کے بیانات سے سردار صاحب کی باتوں کی تصدیق ہو گئی۔ جنہوں نے احرار کو خلاف قانون قرار دینے اور امیر شریعت اور تمام علماء کرام کو جو مرزائیوں کے خلاف تقریریں کرنے ... گرفتار کرنے کے مشورے دیئے تھے۔ اور جو انگریز ... منظور نظر ظفر اللہ خاں کو کسی طرح ناراض نہیں ... تھے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنی غیبی طاقت سے ... گورہ شاہی ذلیل افسروں کو رسوا کر دیا ... یہ لوگ۔ اس وقت سردار صاحب کو استعمال نہیں کر سکے۔

کون مسلمان ہے جو انکار کرے کہ سردار ... روزہ نماز کے پورے پابند تھے اور کسی ... کہ بیگم نشتر بے پردہ پھریں یا لیڈی نشتر ... کو خطاب کیا۔ وہ ایک سچے غیور اور محب وطن ... مسلمان تھے۔ آج وہ ہم میں نہیں لیکن ان کی ... دراز تک دلوں میں رہے گی۔ اور آج ان کو ... وہی نیک اعمال کام آئیں گے جو وہ اسلام کی ... میں کرتے رہے۔ حقیقۃً انسان وہی ہے جو ... اقتدار پر فائز ہو کر بھی انسان اور مسلمان رہے ... سے باغی ہو کر خدا کے سامنے جانا بندگی نہیں ... شرمندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ سردار صاحب مرحوم کو ... اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے متعلقین کو ... صبر و اجر عطا فرمائے۔ آمین

مودودی صاحب کی بے معنی ...

اخبارات میں شائع شدہ خبروں سے معلوم ... کہ مذاکرہ علمی میں جناب مودودی صاحب نے ... خلفاء راشدین کے فیصلے قانون کی حیثیت نہیں ...

علماء کرام نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے ... بھی یہی ہے۔ کہ ایک ایسے شخص سے یہ جسارت ... کہ نہ صرف علم کا مدعی ہے۔ بلکہ علم کے اعلیٰ ترین ... اجتہاد فی الدین کے لئے بے تاب نظر آتا ہو ... دعاوی کے لئے۔ بے بضاعتی کا برہان ہیں ہے ... نے بصیرت کے ساتھ مودودی صاحب کے ... مطالعہ کیا ہوگا۔ اس پر یہ بات واضح ہوگئی کہ مودودی ... کی کوئی تحقیق بھی آخری نہیں ہے۔ بلکہ بسا اوقات ... مسئلہ میں متضاد باتیں لکھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ... یعنی توحید کے لئے ان کے کئی ارشاد موجود ... میں متضاد ہیں۔ نوائے پاکستان میں اسلامی تو ... توحید کے عنوان سے جو مضمون چھپا تھا اس ... تقریباً چھ مختلف معانی مودودی صاحب کے ... نقل ہوئے ہیں۔ اور یہی تضاد ان کے اجتہاد ... کارنامہ ہے۔

آج اگر مودودی صاحب خلفاء راشدین ... کے فیصلوں کے متعلق یہ کہہ رہے ہیں تو ... مایہ ناز تفسیر میں خود سنت نبوی صلی اللہ علیہ ... بھی یہی کہہ چکے ہیں۔ فرماتے ہیں (حدیث ... کر اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی مسند ... انسانی زندگی کے لئے جائز و ناجائز کے ...

(باقی صفحہ ۴۹

طریق انتخاب کے متعلق آخری قرارداد

جسے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پیش کیا :-

(الف) جمیعۃ علماء اسلام کانفرنس کراچی کا یہ عظیم الشان اجلاس پاکستان کی سیاسی پارٹیوں کے خطرناک اختلاف اور مسئلہ انتخاب کی آڑ میں ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے کو انتہائی افسوسناک اور اس کو ملک وملت کے مفاد و وقار کے لئے تباہ کن تصوّر کرتا ہے۔ سب سے اپیل کرتا ہے کہ پاکستان پر رحم کرتے ہوئے اپنی اپنی ضد ترک کر کے طریق انتخاب کے مسئلہ میں قرآن وسُنّت کے سامنے جھکیں۔

(ب) یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ قرآن وسُنّت کی روشنی میں اسلامی حکومت ایک اصولی حکومت ہوتی ہے۔ جس میں کسی غیر مسلم کی شرکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو ان اصول کی صحت پر یقین نہیں رکھتا۔ جیسے کہ روس کی کمیونسٹ حکومت میں کسی غیر کمیونسٹ ممبر کو اور امریکن جمہوریت میں کسی کمیونسٹ ممبر کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

(ج) نیز یہ کہ مجلس تشریعیہ (قانون ساز) میں اسلامی آئین کی تشریع و توضیع کے لئے کسی غیر مسلم کی شرکت مضحکہ خیز ہے۔ اور ہیئت حاکمہ (مجلس وزراء) میں اسلام کسی منکر آئین اسلامی کو شریک کر کے کلاً یا جزواً اس کو ولایت و اقتدار حوالہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

(د) بنا بریں جمیعۃ علماء اسلام کانفرنس کراچی کا یہ اجلاس پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریت کی اسمبلی کے لئے کسی ہندو وغیرہ غیر مسلم کو ممبری کا حق دینا یا اس کو منتخب کر کے ممبر بنانا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ چاہے وہ مخلوط طریقہ انتخاب کے ذریعہ ہو یا جداگانہ اور پاکستان بننے کے بعد جداگانہ اور مخلوط کی بحث کو مذہبی بحث بنانا محض تکلف ہے۔

(ر) غیر منقسم ہندوستان میں دو قومیں تھیں دونوں کے درمیان شدید بداعتمادی کی وجہ سے دو قوموں کے نظریہ کے تحت ملک تقسیم ہو کر دونوں کی علیحدہ علیحدہ حکومتیں بن گئیں۔ اب پاکستان ایک قوم کا حصّہ ہے۔ اس میں ایک ہی قوم کی حکومت ہو سکتی۔ اور اس کا آئین نافذ ہو سکتا ہے۔ دو قوموں کے نظریہ کے ذریعہ حکومتِ اسلامی میں ان کا اقتدار ناقابل عبور اسلام دوستی ہے۔

اس کے سوا اب دو قوموں کی رٹ لگائے رکھنا ان کو پاکستان کے اندر ایک علیحدہ ہندو علاقہ کے مطالبہ کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے۔

اب ہندو مسلمان حکومت کی صرف رعایا ہیں۔ البتہ اسلام غیر مسلم رعایا کی جان و مال عزّت و آبرو کی حفاظت ان کے معابد اور مذہبی رسوم کی آزادی کی ضمانت ان کو مسلمانوں کے برابر اور تمام انسانی اور قانونی حقوق عطا کرتا ہے۔

(س) پس یہ اجلاس تمام پارٹیوں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہے کہ روزانہ طریق انتخاب کے قانون کو تبدیل کرتے رہنے اور پھر بھی شرمناک سر پھٹول میں مبتلا رہنے سے یہی بہتر ہے کہ وہ اسلامی اصول کے سامنے سرِ تسلیم خم کر کے اس فیصلہ پر راضی ہو جائیں۔ کہ کوئی غیر مسلم اسلامی جمہوریہ پاکستان کا رکن نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی اس کو ولایت و اقتدار تفویض کیا جا سکتا ہے۔

(ص) یہ اجلاس حکومت سے بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہ احساسِ کمتری ترک کر کے اس اسلامی اصول کو اپنائے۔

شیعہ کنونشن کا مطالبہ منظور

کل پاکستان شیعہ کنونشن نے جو قرارداد پیش کی ہے کہ انتخابات کے سلسلہ میں شیعوں کی سیٹیں محفوظ کر دی جائیں۔ مَیں جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے اس مطالبہ کی منظوری کی سفارش کرتا ہوں۔ اگر تناسب آبادی کے لحاظ سے شیعوں کی سیٹیں اور اس تناسب سے ان کی وزارتیں اور اس تناسب سے ملازمتیں محفوظ کر دی جائیں تو ملک میں شیعہ سُنّی نزاعات کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ پھر کوئی شیعہ اپنے شیعوں کو خوش کرنے کے لئے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے خلاف لب کشائی کرنے کی ضرورت نہ سمجھے گا اور نہ ہی سُنّی لیڈر ایسا کر سکیں گے۔ اور خود غرضیوں کی خاطر ملک میں جتنی کشمکش ہے سب ختم ہو جائے گی۔ اہل سنت والجماعت کو بھی پھر یہ کہنے کا موقعہ نہ رہے گا۔ کہ ملک کے اکثر عہدوں اور وزارتوں پر شیعوں نے کیوں قبضہ کر رکھا ہے۔

العبد

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلےٰ جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حال کراچی

حافظ فضل احمد امیر جمیعۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کراچی

بقیہ مودودی صاحب کی پردہ پوشی صفحہ ۸ سے آگے

ہیں وہ دراصل خدائی کے مقام پر بزعم خود متمکن ہیں اور جو ان کے اس حق شریعت سازی کو تسلیم کرتے ہیں، وہ انہیں خدا بناتے ہیں۔ تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۰ حاشیہ ۳۱۔ اس ہمہ گیر فتویٰ کے بعد شاید اپنے اجتہاد کی فکر دامن گیر ہوئی تو قوت اجتہادیہ از سر نو پھر جوش میں آئی۔ فرماتے ہیں۔ "قانون ساز صرف اللہ ہے۔ دوسرا جو شخص بھی جائز و ناجائز کا فیصلہ کرنے کی جرأت کرے گا وہ اپنی حد سے تجاوز کرے گا۔ الا یہ کہ وہ قانون الٰہی کو سند مان کر اس کے فرامین سے استنباط کرتے ہوئے یہ کہے الخ تفہیم القرآن جلد ۲ صفحہ ۵۷۸ حاشیہ ۱۱۶ نحل۔ -

آمز اجتہاد کے لئے اجتہاد ہی کام آیا۔ آج اگر یہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ قانون سازی کا ماخذ قرآن و سنت ہے۔ تو کچھ بعید نہیں جب یہ خیال آجائے کہ جب خلفاء راشدین کے فیصلے قانون نہیں بن سکتے تو علم سے بے بہرہ مجتہدین کو حقِ قانون سازی دے کر ان کے اجتہادات کو کیونکر مان لیا جائے گا۔ تو شاید مودودی صاحب کو کئی اور استثنات بھی ایجاد کرنے پڑ جائیں۔

مودودی صاحب کی تضاد بیانی جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ ان کے اجتہاد کا خاصہ ہے اور ایسے مجتہدوں کے لئے ایسا خانہ بھی ہونا چاہیئے۔ اس پر افسوس و حیرت اور یہ استعجاب و حیرت کا کوئی معنے نہیں۔ البتہ ادارہ شمس الاسلام بھیرہ ضلع سرگودھا کی بے جا اور بے محل عیب پوشی کی خدمت سرانجام دینا ضرور موجب تعجب اور باعث حیرت ہے شمس الاسلام کی فروری کی اشاعت کے اداریہ میں مودودی صاحب کو ان علماء کرام کی صف میں رکھا گیا ہے جو محض دینی خدمت کے لئے اس مذاکرہ میں شریک ہوئے تھے۔ افسوس اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کو سرِ دفتر بنا کر ان کی خدمات کا تذکرہ بھی کیا گیا۔ اور صرف مودودی صاحب کے مقالہ سے اس کے خود ساختہ غرض اجتہاد اور خود پرداختہ اجتہاد کو ایک بڑی علمی کمال کی حیثیت سے زیبِ اداریہ بنایا گیا ہے۔

فاضل مدیر کو اس کمال پر غور کرنا چاہیئے تھا کہ اس میں کچھ حقیقت بھی ہے یا کہ منشی گری اور انشاپردازی کا صرف ایک تراشہ ہے۔ چنانچہ عنقریب اس کا تجزیہ ہم مدیر صاحب کے نذرانہ کریں گے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ کے لئے ایسے دینی ادارہ کو ایسی خدمات سے پاک رکھنے کی کوشش کی جائے۔ واللہ الموفق

(مولانا مولوی مفتی) عطا محمد صاحب خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی۔

نائب صدر مرکزیہ کبیر والا میں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے قبل جمعہ جلسہ عام میں تقریر فرمائی۔ عوام کو بتایا کہ ایک لادینی قانون اسلام کے بھیس میں آرہا ہے۔ ہر مسلمان کو خبردار ہونا چاہیئے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے آئندہ انتخابات میں سوچ سمجھ کر قدم اُٹھائیں جمیعۃ کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اسمبلیوں میں اچھے ممبر بھیج کر اپنے نامہ اعمال کو اچھا بنائیں۔ آپ کے ووٹ سے اگر دشمنِ دین ممبر بن گئے تو آپ کی دُنیا اور عاقبت دونوں خراب ہوں گی۔

دیہات میں آئندہ دورہ کے لئے علماء اور امرأ کا ایک وفد تیار کیا گیا ہے۔ جو ووٹ کی قیمت اور اہمیت سمجھانے کی پُوری کوشش کرے گا۔

علی محمد ناظم جمیعۃ علماء اسلام کبیر والہ

مودودی صاحب کی تصنیفات سے کون واقف نہیں مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شمس الاسلام نے

متفرق خبریں

نئی دہلی ۲۱۔ فروری ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کر رہے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد آج رات کو دو بج کر دس منٹ پر (ہندوستانی وقت) اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

امام الہند دُنیائے اسلام کے جید عالم، جنگِ آزادی کے بے باک سپہ سالار، صاحب طرز ادیب، فقید المثال صحافی اور مخلص رہنما تھے۔ آپ پرینڈ کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ آپ ۱۸۸۸ء میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے تھے۔ دو بار آل انڈیا کانگریس کے صدر رہے۔ پہلے ۱۹۲۳ء میں صدر منتخب ہوئے پھر ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۶ء تک کانگریس کی صدارت کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کے علم و فضل، بلند نظری، زورِ خطابت اور سیاسی فراست کا اعتراف دوست و دشمن سب کو تھا

—— ملتان بیرونہ کے طریق انتخاب اور جماعت اسلامی کے موقف اور ریفرنڈم کی تجویز پر شیخ محمد یعقوب صاحب نے سخت تنقید کی۔ اور کہا کہ جماعت اسلامی کے کارکن ربانی صاحب سے لے کر مودودی صاحب تک اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جداگانہ طریق انتخاب غیر اسلامی ہے۔ مگر اس خلاف اسلام فعل کو ضروری بھی سمجھتے ہیں

—— متحدہ عرب جمہوریت کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور حاجی مولا بخش سومرو کی سرگرمیاں مثلاً مہاجرین کو معاوضہ کے طور پر ایک دکان اور ایک مکان بغیر نیلام دینے پر اظہار اطمینان کیا۔

—— پاکستان میں عریانی کا باعث موجودہ نظامِ تعلیم کو قرار دیتے ہوئے شیخ صاحب نے مطالبہ کیا کہ موجودہ نظامِ تعلیم کو جلد تبدیل کیا جائے۔ تاکہ غیر اسلامی حرکات پر کنٹرول کیا جا سکے۔ اور معاشرہ کی اصلاح ہو۔

محمد نواز ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ملتان

—— حکومت نے عازمین حج اور عراق و ایران جانے والے زائرین سے ۳ مارچ سے ۱۱ مارچ تک درخواستیں طلب کی ہیں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ درخواستوں کے ساتھ ڈھائی سو روپے کا ڈرافٹ یا رقم اور مجسٹریٹ کی تصدیق کے ساتھ پاسپورٹ سائز کے تین فوٹو بھیجیں۔ فی کس ۱۴ سو روپے خرچ ہونگے۔ اور عازمین کو گزشتہ سال کے برابر رقم اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت ہوگی۔ جہازوں کی کمی کی وجہ سے رمضان سے پہلے روانگی کا انتظام نہیں کیا جا سکتا۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔ اور پہلے بھیجی جانے والی درخواستوں پر پہلے غور کیا جائیگا۔ لیکن درخواستیں زیادہ ہونے پر قرعہ اندازی کی جائے گی +

—— اخباری کاغذ، سیمنٹ، لوہا، فولاد، کوئلہ پر کنٹرول بدستور جاری رہے گا۔

ادویات، شیشہ، بجلی کا سامان، مصنوعی ریشمی دھاگہ، مصنوعی ریشمی دھاگہ، ٹائیلو، فوٹوگرافی کا سامان ریفریجریٹر، کارڈ بورڈ اور کاغذ، موٹروں اور فالتو پرزوں، ٹائر اور ٹیوب پر سے کنٹرول اٹھا لیا گیا ہے۔ تاجر اس خبر سے بہت ہی مسرور ہیں۔ اور ان کا کہنا ہے کہ اس سے تجارت اور صارفین دونوں پر بہت ہی اچھا اثر پڑے گا۔

—— حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اٹک اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں مقبوضہ کشمیر کے ان تمام مہاجرین کو عارضی طور پر آباد کرنے کی خاص مہم جاری کی جائے۔ جن کا ذریعہ معاش کاشتکاری تھا۔

—— پاکستان میں کل دو کروڑ ساٹھ لاکھ مزدور ہیں۔ اور بے روزگاروں کی تعداد آٹھ لاکھ ہے۔ بے روزگاری کو دُور کرنا ہر حکومت کا فرض ہے۔

—— سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت افغانستان نے پاکستانی قبائلیوں کے تقریباً چار سو ٹرک واگزار کر دیئے ہیں۔ افغان باشندوں کے بعض ٹرک بھی جو قبائلیوں نے روک رکھے تھے۔ واگزار کر دیئے گئے ہیں۔ افغانستان میں پاکستان کے سفیر مسٹر اسلم خٹک جو آج کل یمن میں ہیں۔ اختلافی امور کو قطعی طور پر طے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

—— مصر کے اخبار الشہاب نے کہا ہے کہ مصر اور سوڈان کے درمیان جھگڑا کرانے کی سازش برطانیہ، امریکہ اور فرانس میں تیار کی گئی ہے۔ تاکہ سوڈان کو مصر سے علیحدہ کر لیا جائے۔

—— اگرچہ فرانس نے برطانیہ اور امریکہ کی مصالحتی

پیش کش قبول کر لی ہے۔ لیکن اس کے باوجود معاملات پر بات چیت کے لئے تیار نہیں ... زیر بحث لانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف حکومت ... نے ملک میں جو پانچ فرانسیسی قونصل خانے ... کا حکم دیا ہے۔ فرانس اس کی صریحاً خلاف ورزی ...

—— محکمہ پولیس ڈھاکہ اور لاہور بیجنے ہوئے پولیس ... ایکسپریس میں چھاپہ مار کر ایک گینگ کی دو خواتین ... اور اللہ رکھی اور دو مرد سراج دین اور انور مسعود ... گرفتار کر کے ان کے قبضے سے ایک لاکھ چالیس ہزار ... سو پندرہ روپے کی مالیت ... ہندوستانی کرنسی نوٹ اور ... روپے کی مالیت کے پاکستانی ... نوٹ برآمد کئے ہیں یہ چار ... بیان کئے جاتے ہیں۔ اور ... تھے۔ جہاں سے انہیں سونا ... کے لئے بحرین جانا تھا۔ ... عورتوں نے چھپنے کی کوشش ... ناکام ہو گئیں۔ بیان کیا جاتا ... چاروں جن کے لئے سمگلنگ ... تھے۔ ان کے نام انہوں ... کو بتا دیئے ہیں۔

—— سرکاری طور پر اعلان ... ہے۔ کہ پچھلے ایک ہفتے میں ... کے محبانِ وطن اور فرانسیسیوں ... کے درمیان جنگ میں ۴۰ ... ہلاک اور ۱۵۸ گرفتار ہوئے ... مشرقی قسطنطین میں ۴۰۴ محبانِ ... ہلاک اور ۸۳ گرفتار کئے گئے ... کے علاوہ بہت سا اسلحہ ...

مودودیت کے متعلق حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مرحوم کا مکتوب گرامی

کیا ملکی ملی و قومی مفاد کے پیش نظر جماعت اسلامی کے کسی جائز مطالبہ میں تائید یا اشتراک ہونا چاہیئے یا کلی اجتناب؟ جواب = میں نے اس جماعت کے اصول و فروع کو بہت دیکھا۔ یہ ایک گمراہ اور گمراہ کنندہ جماعت ہے۔ اگر اس کا تعلق محض سیاسیات سے ہوتا تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ مگر اس نے تو نفس مذہب اور طریق اہلسنت والجماعت میں نقض و ابرام اور قطع و برید کر ڈالی۔ اور بہت کر ڈالی۔ وہ ایک نیا فرقہ خلاف اہلسنت والجماعت جاری ہے۔ اس لئے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ مگر اگر وہ حکومت سے کسی ایسے مطالبہ کو لے کر کھڑی ہوتی ہے جو کہ صحیح اور شرعی ہے۔ اور اس میں کوئی شائبہ باطل کا نہیں ہے تو اس کی تائید و تقویت بقدر مطالبہ ہونی چاہیئے۔ کلمۃ الحق ضالۃ المؤمن اینما وجدھا فھو احق بھا الحدیث۔ مگر اس طرح تائید نہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس جماعت کی شرکت معلوم ہو اور اس کی تقویت ہو جائے۔ صرف اس جائز اور مشروع مقصد کی تائید ہونی چاہیئے۔ واللہ اعلم بحمد اللہ یہاں اسباب کا اچھا خاصا اجتماع رہا اور اب تک ہے۔ گھر موجبہ خورد و کلاں بخیریت ہیں۔ اور سلام مسنون کہتے ہیں۔ قاری اصغر علی صاحب اور عزیزم اسعد دار شد۔ اس کی بہنیں۔ والدہ سب سلام کہتے ہیں۔ اپنے تمام متعلقین و احباب پرسان حال سے سلام عرض کر دیجئے۔ والسلام

دستخط حضرت مدنی (ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ)

۳۰ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

وارد حال قصبہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد محلہ اللہ داد پور

—— پنڈت نہرو نے شیخ عبداللہ کو ایک ... کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اور شیخ عبداللہ نے ... کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اپنے دو ساتھیوں کو ... کا فیصلہ کیا ہے۔ ادھر بخشی حکومت کے حامیوں ... ڈیموکریٹک نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کے ... تصادم کے دوران ایک عورت ہلاک اور متعدد ... ہوئے ہیں۔

—— مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ ... نے کہا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد اسمبلی ... سے ہندوستان کے ساتھ الحاق کے فیصلے ... وقعت حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اپنا اعتماد ...

—— خانہ کعبہ کی دونوں چھتیں بن کر تیار ہو گئیں ... عمارت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ خانہ کعبہ کی چھت ... ہے۔ اور دونوں چھتوں کے درمیان چار فٹ ... ہے۔ خانہ کعبہ کی عمارت کو وقت کے ہاتھوں ... نقصان پہنچا ہے شہتیر گل گئے تھے۔ اور دیوار ... پڑ گئے تھے چھتوں کی تعمیر کیلئے ساگوان کی لکڑی، شگاف ... گرینائٹ اور دالان چھت کی مرمت کیلئے سنگ مرمر استعمال ...

جلد ۱ | ۳ر۷ ذیقعد ۱۳۷۷ھ ۲۲ر۲۶ مئی ۱۹۵۸ء ۹ر۱۳ جیٹھ ۲۰۱۵ ب | شمارہ ۹۶-۹۷

شذرات

شہدائے ختم نبوّت کی یادگار؟

مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ جناب مظفر علی قزلباش نے ۱۹۴۷ء کے گمنام شہدائے پاکستان کی یادگار قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ یادگار مال روڈ پر صوبائی اسمبلی کی عمارت کے بالمقابل ملکہ کے بُت کے چبوترے کو مسمار کرکے تعمیر کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے افسوس ظاہر کیا کہ پاکستان قائم ہوئے دس سال گزر جانے کے بعد ان گمنام شہداء وطن کی یادگار قائم نہیں ہوئی حالانکہ یہ ملک انہی شہداء ملک کی بے مثال قربانیوں کی وجہ سے قائم ہُوا ہے۔

جناب قزلباش صاحب نے اگر یہ نعرہ خلوصِ نیّت کے ساتھ بلند کیا ہے تو ہر شخص اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلائے گا۔ لیکن اگر یہ نعرہ ان پُرانے مواعید کا حصّہ ہے جو ارباب اقتدار قائد اعظم کے مزار اور ایک مثالی دار العلوم قائم کرنے کی صورت میں کر چکے ہیں تو ہم اسے بھی ارباب اقتدار کے ان روایتی نعروں میں شمار کریں گے۔ جو وہ قیام پاکستان کے بعد مسلسل دس برس سے بلند کرتے آرہے ہیں۔

ہمیں قیام یادگار کے سلسلہ میں اہالیانِ مغربی پاکستان کی خدمت میں چند بنیادی باتیں عرض کرنا ہیں!

۱۔ پاکستان کے مشرقی حصہ میں وہاں کے بیدار مغز عوام و خواص کی بدولت اجتماعی طور پر نہ سہی تو جزوی طور پر جان نثارانِ قوم اور وطن کی یادگاریں قائم کی جا چکی ہیں۔ مثلاً وہاں کے شہداء زبان کو خراج عقیدت پیش کرنے اور ان کی یادگار قائم کرنے کے سلسلہ میں وہاں کے اربابِ اقتدار نے کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی اس کے بالمقابل جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے اس میں جزوی طور پر بھی قطعاً کوئی یادگار قائم نہیں کی گئی ہے۔

شہداء وطن کی یادگار قائم کرنا بہر حال ایک قومی اور ملکی وقار کا مسئلہ ہے زندہ قومیں ——— ایسی ہی یادگاروں سے پہچانی جاتی ہیں۔ اور مورخ انہی یادوں سے اندازہ لگایا کرتا ہے کہ شہداء وطن کے اعزاز و اکرام میں اس قوم نے واقعی اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے لیکن شہداء ختمِ نبوت کا درجہ قومی اور ملکی شہداء سے کہیں بلند و بالا ہے۔ مغربی پاکستان کے چار شہروں (لاہور، ملتان، لائل پور اور سیالکوٹ) میں ان شہداء ختمِ نبوّت کی یادگاریں قائم کرنا ازبس ضروری ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ موجودہ حکمران طبقہ ہی اپنے دورِ اقتدار میں یہ سعادت حاصل کرلے۔ اور وہ شہداء ختم نبوت اور شہداء وطن کی عظیم الشان یادگاریں قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن ——— اگر وہ اس سعادت سے محروم رہے اور اُنہوں نے اپنے روایتی تغافل کا ثبوت دیا تو جمعیۃ علماء اسلام اس امر کا عہد کرتی ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں اس کے نمائندوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منتخب کیا جائے۔ تاکہ وہ اسمبلیوں میں جگہ اس قسم کی ملی قومی اور وطنی یادگاریں قائم کرکے ملک اور قوم کے وقار کو دوبالا کرسکیں۔

جرائم کی تربیت گاہیں

لاہور کی ایک خبر ہے کہ یہاں کے ایک چودہ سالہ طالب علم لڑکے محمد سلیم کو لنڈا بازار کی ایک شادی شدہ عورت کو چھُری دکھا کر لُوٹ لینے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے طالب علم بڑی دلیری کے ساتھ مکان کی چھت پھاند کر برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدہ میں ۲۴ سالہ خاتون زیب النسا اکیلی سو رہی تھی۔ اور اس کے گھر میں موجود دوسرے لوگ چھت پر سو رہے تھے! سلیم مُنہ پر کپڑا باندھے اور صرف ایک نکّر پہنے ہوتے تھا۔

سلیم نے خوابیدہ عورت کے گلے سے چاندی کی زنجیر اُتار لی اتنے میں خاتون بیدار ہوگئی۔ سلیم نے عورت کو چھُرا دکھا کر خاموش رہنے کو کہا اور دھمکی دی کہ اگر اس نے شور مچایا تو اسے جان سے مار دیا جائے گا۔ عورت نے ۱۴ سالہ لڑکے کی نکر سے پکڑ لیا اور گھر کے دوسرے افراد کو پکارا۔ انہوں نے لڑکے کو پکڑ کے پولیس کے حوالہ کر دیا۔

ٹیگور پارک کے سلیم نے پولیس کے روبرو اقبالِ جرم کرتے ہوئے کہا کہ اس نے اس طرح ڈکیتی کا طریقہ بعض انگریزی اور اردو فلمیں دیکھ کر سیکھا ہے لیکن پہلی دفعہ ہی ناکام ہو گیا۔

معاشرے کے روز افزوں بگاڑ اور اس کی ترقی یافتہ قباحتوں کو دیکھا جائے تو ایک ۱۴ سالہ طالب علم کے افسوسناک کردار کو ایک معمولی خبر ہی کا (باقی صفحہ ۷ پر)

لمعات

(ابو الوقت ناسوتی)

خواجۂ سگ پرست

چہار درویش کے قصّے میں خواجۂ سگ پرست کی کہانی اکثر لوگوں نے پڑھی ہوگی۔ پڑھی نہیں تو بڑے بوڑھوں سے سُنی ضرور ہوگی۔ کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ اس دور میں ٹوانوں اور نونوں کے ضلع شاہ پور (سرگودھا) میں بڑے بڑے خواجگانِ سگ پرست موجود ہیں۔ جن میں سے بعض بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہیں۔ ان میں سے ایک خواجہ اپنے سگ سمیت سرگودھا اسٹیشن پر تشریف لائے۔ تو اپنے کُتّے کو وزن بتانے والی مشین پر لے گئے۔ اب مشین نے محض وزن ہی نہیں بتلایا بلکہ کُتّے کی قسمت بھی ساتھ ہی بتلادی۔

اور وزن والے کارڈ پر یہ لکھا ہُوا نکلا۔

"تمہاری قسمت نہایت اچھی ہے تم انشاءاللہ کسی روز پاکستان میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوگے"۔

اب تک تو خواجگانِ سگ پرست کا دور تھا۔ اور اب خود حضراتِ سگاں کا دور آنے والا ہے۔ قوم کو ابھی سے اس دور کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر دستِ حسرت ملنے پڑیں۔ اس وقت بھی بقولِ سعدی "سنگہا را بستہ وسگاں را کشادہ اند" والا معاملہ ہے اور جب خود "دورِ سگاں" آئے گا اس وقت تو مرہم اور پٹی بھی میسّر نہیں آئے گی۔ نئے الیکشن کے لئے جہاں اور ہزاروں قسم کی تیاریاں شروع ہیں وہاں مرہموں اور پٹیوں کا انتظام بھی ساتھ ساتھ کیجئے۔ تاکہ یہ بر وقت انتظام سند رہے اور بوقتِ ضرورت کام آئے۔ حافظ کا وہ شعر تو آپ نے سُنا ہوگا ؎

درپسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استادِ ازل گفت ہماں مے گویم

اور گراموفونوں پر کُتّے کی تصویر بھی آپ نے دیکھی ہوگی جو گراموفون کے بھونپو کے ساتھ مُنہ لگائے بیٹھا ہے۔ پُرانے زمانے کے "استاذانِ ازل" طوطی پالا کرتے تھے اور نئے زمانہ کے استاذانِ مغرب کُتّے پالتے ہیں اور گراموفونوں میں سے ان کے ذریعہ سے دوسروں تک احکام پہنچاتے ہیں

باقی صفحہ ۲ پر

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

ترجمان اسلام لاہور مورخہ ۲۲،۲۶ مئی ۱۹۵۸ء

اہل حق کے لئے لمحۂ فکریہ!

زیادہ سے زیادہ متحد ہو جانے کی اپیل

قارئین حضرات ملک کے اکثر اخبارات میں یہ خبر
پڑھ چکے ہوں گے کہ نظام اسلام پارٹی کے کنوینر چوہدری
محمد علی صاحب کی خاص دعوت پر جماعت اسلامی، نظام
پارٹی، اور خلافت ربانی پارٹی نے آئندہ انتخابات
میں کامیاب ہونے کے لئے اپنا متحدہ محاذ قائم کرلیا ہے
یہ جماعتیں اپنی انفرادیت برقرار رکھنے کے باوجود مختلف
حلقوں میں ایک دوسرے کی حمایت کرکے امیدواران اسمبلی
کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی!۔

ان جماعتوں کو متحد کرنے کے لئے چوہدری محمد علی صاحب
نے جس بات کا سہارا لیا ہے اور جس مقدس مقصد کا واسطہ
دیا ہے وہ "اسلام" کا مقدس نام ہے! کہ اسلام کی
بھلائی کے لئے تمام دیندار اور اسلام پسند طاقتوں کو
ایک جگہ ہو جانا چاہیئے!

چوہدری صاحب نے ایک مقدس نام کا واسطہ دیکر
جن لوگوں کو قریب لانے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے
خلافت ربانی کو تو ہم موضوع بحث نہیں بناتے لیکن جہاں
تک دوسری دو جماعتوں کا تعلق ہے ان کے متعلق چند بنیادی
باتیں ضرور قابل ذکر ہیں۔

ان جماعتوں میں سے نظام اسلام پارٹی کی اسلام پسندی
کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے صرف مولانا عبدالستار خاں
صاحب نیازی کی مثال کافی ہے۔ مولانا نیازی صاحب نے
جب چوہدری محمد علی صاحب سے مرزائیوں کی پوزیشن دریافت
کی تو انہوں نے برملا کہا کہ ہماری جماعت کے دروازے
ہر مسلمان پر کھلے ہیں۔ ہماری جماعت میں ایسی کوئی پابندی
نہیں ہے کہ مرزائی حضرات نظام اسلام پارٹی کے رکن
نہیں بن سکتے — !

چوہدری محمد علی صاحب کا یہ جواب سن کر مولانا
عبدالستار خاں نیازی تو اس وقت اس جماعت سے
علیحدہ ہو گئے — !

اس ایک مثال کے بعد نظام اسلام پارٹی کے متعلق
کسی کے لئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے
کہ وہ پاکستان میں کسی قسم کے "نظام اسلام" کے دعویدار
ہیں۔ باقی رہ جاتی ہے جماعت اسلامی تو اس کا "حسن کردار"
گزشتہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے دوران واضح ہو چکا ہے!
جو لوگ اسلام کے اساسی معتقدات کا انکار کردیں اور ایک
ہمہ گیر مقدس تحریک کو ناکام کرانے کا شرمناک کردار پیش کریں
وہی اگر اسلام کا نام لے کر قوم کے سامنے آتے ہیں تو اس
سے بڑی منافقت کردار اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ
جس اسلام کے دعویدار ہیں کم از کم وہ خداوند قدوس اور
حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلام نہیں ہو سکتا۔

جماعت اسلامی اور نظام اسلام پارٹی کے متحدہ
محاذ سے ملک میں کوئی اثرات پیدا ہوں یا نہ — ان
کے پُر فریب نعروں سے قوم کے اکثر افراد کے متعلق گمراہ
ہو جانے کا شدید خطرہ لاحق ہے۔ یہ صورت حالات
اس بات کی متقاضی ہے کہ اسلام کے صحیح نظریات کے
تحفظ و بقا کے لئے "اہل حق" ان باطل طاقتوں کے
مدمقابل اپنا متحدہ محاذ قائم کریں۔ اور وہ اپنی انفرادیت
برقرار رکھنے کے باوجود ان تمام نام نہاد اسلامی جماعتوں
پر یہ بات واضح کردیں کہ اسلام کے مقدس نام پر قوم
کو دھوکہ دینے کی ہر کوشش بری طرح ناکام بنا دی جائیگی۔
اس مقدس مقصد کے لئے اگر بڑی سے بڑی شخصیتوں
کو اپنا جھوٹا وقار بھی قربان کرنا پڑے تو ہماری نگاہ میں یہ
سودا مہنگا نہیں!

نوٹ: بعض دوسری جماعتوں کے متحدہ محاذ کے متعلق —
ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ میں ایک اہم مقالہ ملاحظہ فرمائیے۔

(بقیہ لمعات صفحہ ۱ سے آگے)

اب وہ حقیقی دور آنے والا ہے۔ جب اُستاذانِ مغرب
اپنے گراموفون خواجگانِ سگ پرست کے مونہوں سے
ہٹا کر خود حضرات سگاں کے منہ سے لگا دینگے۔ اور ہمیں
تو بہر حال گراموفون کے احکام کی تعمیل کرنی ہے خواہ اس
میں سے بولنے والے سگ پرست ہوں یا خود سگ۔
ملک کے انتظامی معاملات میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔
البتہ مرہم اور پٹی کا انتظام ضروری ہے۔ کیونکہ بقول
پطرس کیا پتہ کہ یہ سگ حضرات کب بھونکنا بند کردیں۔
اور کاٹنا شروع کردیں۔

مرزائیوں کے مائی باپ

سردار حسین شاہ ایک صاحب ہیں۔ جو ربوہ میں
سیکرٹری تعمیرات کے عہدہ پر فائز تھے۔ انہوں نے
خلیفہ ربوہ کے مال کو اپنے ابّا کا مال سمجھ کر مرزائی دیانت
کا وہ ثبوت بہم پہنچایا کہ خود خلیفہ ربوہ کو بھی اس پر تاؤ
آگیا۔ اور انہوں نے بلا تحقیق اس پر چھ ہزار روپے کے
غبن کا الزام لگا دیا۔ معاصر تسنیم کی جو شامت آئی تو
اس نے معاملہ کو طشت از بام کر دیا۔ سردار حسین شاہ نے
اس قصہ کو اپنے گناہ بخشوانے کا ذریعہ بنا کر معاصر کو

ملاحیاں لسانی ہیں۔ کہ سردار حسین شاہ کے
معاصر الفضل کی زبانی آپ بھی سن لیں۔

حضور کے اعلان کا اگر کوئی صدمہ ہونا چا[illegible]
تھا تو مجھے ہوتا لیکن میں تو حضور کے اع[illegible]
کو باپ کی بیٹے کو سرزنش سمجھتا ہوں او[illegible]
اپنی شامت اعمال کا نتیجہ خیال کرتا ہو[illegible]
تسنیم کو کیا حق ہے کہ اس معاملہ میں دخل
معقولات کا طریق اختیار کرکے اس [illegible]
مصداق بنے۔ ماں سے زیادہ چاہے پھپھ[illegible]
کہلائے۔

سبحان اللہ کیا خوش کلامی ہے اور یہی خو[illegible]
تو مرزائی لٹریچر کی جان ہے۔ خیر ہمیں اس سے کی[illegible]
تسنیم جانے اور سردار حسین شاہ، جب وہ مر[illegible]
چھیڑینگے تو گالیاں بہر حال کھائیں گے۔ ہمارا[illegible]
قابل غور بات یہ ہے کہ سردار حسین شاہ نے ا[illegible]
سطر کی عبارت میں پہلے تو خلیفہ صاحب کو با[illegible]
پھر انہیں ماں بنا دیا۔ کہیں خلیفہ صاحب بھی [illegible]
محترم مرزا غلام احمد والے سارے مدارج تو [illegible]
فرما رہے؟ کہ خود ہی عیسےٰ خود ہی مریم؟ کبھی مر[illegible]
اور کبھی خالص خولص حیض والی عورت اور پھر [illegible]
شتر مرغ۔ ع

نہ اِلّا الّذی ہیں نہ اِلّا الّذی ہیں

افسوس تو یہ ہے کہ یہ مرزائیوں کا بد[illegible]
معاملہ ہے۔ ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم اس [illegible]
کچھ کسی سے پوچھ گچھ کریں۔ اگر کریں بھی تو معا[illegible]
کی طرح گالیاں کھانی پڑیں گی البتہ حقیقت پسن[illegible]
سے ہم درخواست کرینگے کہ وہ خلیفہ صاحب [illegible]
"مدارج عالیہ" پر بھی روشنی ڈالیں، کیونکہ وہ لوگ[illegible]
کے نائی" کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سے تو کوئی
چھپی نہ ہوگی۔ امید ہے سردار حسین شاہ تو ہا[illegible]
خلیفہ صاحب سے یہ کہہ چکے ہوں گے۔ حضور [illegible]
مائی باپ ہیں۔ حضور کے دشمنوں کو بھی میں نے جی ک[illegible]
گالیاں دے دی ہیں۔ اب تو میرا قصور معاف فرما[illegible]
اور اس دشنام دہی کے صدقے میں ان کی "روزی" بح[illegible]
گئی ہوگی۔

ایک سو پچیس گولوں کی منت

سرگودھا سے یہ خبر آئی ہے کہ وہاں کی [illegible]
میں یہ منت مانی گئی تھی کہ لڑکے کی شادی پر پور[illegible]
ایک سو پچیس گولے چھوڑے جائیں گے۔ اور آ[illegible]
اس کے علاوہ ہوگی۔ چنانچہ جب منت ادا کرنی شر[illegible]
بارود کا ایک گولہ سڑک پر سوئی ہوئی ایک عورت
جس سے وہ بری طرح جھلس گئی۔ اور اس کا بستر
راکھ ہو گیا۔ ایک بچہ بھی زخمی ہوا اور بھینسیں گا[illegible]
تڑا کر بھاگ گئیں۔ برات والوں کو اس منت کے [illegible]
کی خاطر صرف ایک فرلانگ کے فاصلے پر چار جگہ لڑا[illegible]
لینی پڑی تب کہیں جا کر برات منزل مقصود پر پہنچ[illegible]
جلنے ہمارے عوام میں اچھے برے کام کی تمیز [illegible]

باقی صفحہ[illegible]

اراکین مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان

کوئٹہ سے: مولانا عبدالغفور صاحب، حکیم مولوی عبداللہ صاحب، حکیم مولوی نور محمد صاحب، ملا یار محمد صاحب، حاجی عبدالرحمٰن صاحب، حاجی عبدالواحد صاحب، مولانا منظور الحق صاحب، حاجی عبدالقیوم صاحب۔

بستی سے: مولانا محمد صدیق صاحب، حافظ محمد حیات صاحب

نوشکی میں سے: حضرت مولانا میر کشا صاحب، مولانا محمد شاہ صاحب

ضلع چاغی سے: مولانا محمد افضل خطیب صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب

چمن سے: مولانا محمد نور صاحب، حاجی محمد عظیم صاحب

پشین سے: جناب صاحبزادہ عبدالرحمان صاحب، حاجی غلام جان صاحب ملک یار۔

قلات سے: جناب سید عظیم شاہ صاحب، حاجی عبدالکریم صاحب

سراوان سے: جناب میر حاجی خان صاحب، مولانا محمد صدیق صاحب

مکران سے: مولانا قاضی سعد اللہ صاحب، مولوی رحمت اللہ صاحب

خاران سے: مولانا عبدالرزاق صاحب، جناب احمد جان صاحب

جھلاوان سے: حاجی سیٹھ عبدالعزیز صاحب، مولوی محمد اعظم صاحب خضدار۔

کچھی سے: جناب ارباب جعفر خان صاحب ابڑی، مولوی عزیز اللہ صاحب مچھ۔

لس بیلہ سے: مولوی نور محمد صاحب، مولوی حاجی محمد عمر صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان کی مقبولیت عامہ

دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام سرحد میں مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے تمام ضلع میں جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام اور تنظیم کو ضلع کے ہر مقام پر باقاعدگی سے سرگرمی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ تین چار مہینے میں جمعیۃ علماء اسلام نے تمام ضلع میں رب العالمین کے فضل سے جو کام سرانجام دیا، دوسری جماعتیں لاکھوں روپے کے خرچ سے پورا نہیں کر سکتیں۔ ضلع جمعیۃ علماء کے امیر محترم مولانا عبدالحق صاحب فاضل دیوبند نے ضلع کے تمام تحصیلوں کا بار بار دورہ کیا۔ تحصیل ڈیرہ، تحصیل ٹانک، تحصیل کلاچی میں تین عظیم الشان ضلعی کانفرنسیں ہوئیں۔ جن میں مرکزی اکابر نے شرکت کی۔ تمام ضلع میں چالیس مقامات پر عظیم عام جلسے ہوئے۔ جن میں مرکزی اکابر حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر اعلیٰ مرکزیہ، حضرت علامہ شمس الحق افغانی، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزیہ، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر شمالی پنجاب، علامہ خالد محمود ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب، قاضی عبدالکریم نائب امیر سرحد نے تقریریں کیں۔

زعماء کا قتل ملک کی بربادی کا پیش خیمہ ہے

ناظم جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر امیر الزمان نے ایک بیان میں کہا کہ خان لیاقت علیخاں کے قتل ناحق کے بعد ایک ازلی، بدبخت شقی القلب سعادت محمد نامی شخص کے سبب سے زیادہ معمور تجربہ کار اہل حریت ڈاکٹر خان صاحب کو قتل کر کے ایک طرف اہل ملک کو ان کی خدمات سے محروم کر دیا۔ اور دوسری طرف بین الاقوامی دنیا میں پاکستان کے مقام کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ جب کسی قوم پر ادبار و نحوست کے دن آتے ہیں تو وہ قوم بنی اسرائیل کی طرح اپنے زعماء کو قتل کرنے لگتی ہے۔ حکومت پاک کو چاہئیے کہ مجرم کو قرار واقعی سزا دے کر آئندہ ہونے والے فتنوں کا انسداد کرے۔ ڈاکٹر صاحب کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کے خدمات ملکی و قومی کے صلہ میں جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

جمعیۃ علماء اسلام داب ٹانوری کی طرف سے عظیم اجتماع
ایک مولوی صاحب کی مودودیت سے بیزاری

بمقام داب ٹانوری تحصیل سکھر ضلع سکھر مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کی صدارت سکھ ذرالعفو مولانا سید ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی نے انجام دیئے۔ اس اجتماع میں حضرت مولانا خلیفہ احمدالدین صاحب اور مولانا عبدالقادر صاحب وغیرہم نے شرکت کی۔ اجتماع میں اس گاؤں میں ایک عربی مدرسہ بنام مدرسہ عربیہ بدر العلوم قائم کیا گیا۔ اس مدرسہ میں تعلیم دینی کے فرائض کا ذمہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کے سپرد کیا گیا۔ مدرسہ کے لئے حاجی عبدالکریم صاحب و حاجی جمال الدین کی طرف سے زرعی زمین اندازاً چار جریب مع کنوئیں کے لطور مدرسہ دی گئی۔ تقاریر کا موضوع جمعیۃ کی اہمیت اور دینی مدارس کی اہمیت، ووٹ کو صحیح مصرف میں استعمال کرنے کی ترغیب تھا۔ اس اجتماع میں مولوی عبدالقادر صاحب انصاری نے مودودیت سے بیزاری کا اعلان کیا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔ (۱) حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں فوراً قانون قرآنی نافذ کر کے عوام کی پریشانی دور کی جائے۔ (۲) جن علاقوں میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے علماء اور مبلغین کی تقاریر پر بندشیں عائد کی گئی ہیں وہ فوراً اٹھالی جائیں۔ (۳) لاء کمیشن سے منکرین قرآن و حدیث کو ہٹا کر ان کی جگہ صالح علماء کرام کو متعین کیا جائے۔

سانگھڑ میں ناظم دفتر کا تقرر

محترم حافظ محمد اکبر صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سانگھڑ سندھ اطلاع دیتے ہیں کہ ضلعی دفتر کے لئے محترم حکیم بشیر احمد کو ناظم دفتر مقرر کر دیا گیا ہے۔

علماء کرام کی خدمت میں

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گورونانک پورہ گلی نمبر ۱۱ لائل پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ مدرسہ اشرف المدارس گورونانک گلی نمبر ۱۱ لائل پور میں صرف نحو کی ابتدائی تعلیم کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ علماء کرام اپنے بچے اگر ہمارے سپرد کر دیں گے تو خاص طور سے ان کی تعلیم کا انتظام کیا جائیگا۔ اور تربیت جمعیۃ بھی ہو گی۔ نیز کتابیں بھی دی جائیں گی۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب جالندھری کا ضمنی ... [illegible] جا گئی ہے۔

محمد یحییٰ لدھیانوی، مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گورونانک گلی نمبر ۱۱ لائلپور

مردان میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل

دفتر جمعیۃ علماء اسلام مردان میں ایک جنرل اجلاس بصدارت جناب محمد اقبال جاوید منعقد ہوا جس میں جمعیۃ طلباء اسلام کی تشکیل کی گئی۔ مندرجہ ذیل حضرات کے نام منتخب کر دیے گئے۔

عہدہ	نام
سٹی صدر جمعیۃ طلباء اسلام مردان	محمد اقبال جاوید
نائب صدر " " " "	محمد رفیق خان
سیکرٹری " " " "	سید عبدالرزاق حسرت
نائب سیکرٹری " " "	شمس الرحمٰن صاحب
سالار " " "	علی اکبر شاہ
نائب سالار " " "	محمد حبیب خان

بقیہ اجلاس میانوالی صفحہ ۶ سے آگے

مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت درس قرآن مجید کے سلسلہ میں لاؤڈ سپیکر سے پابندی فوراً ختم کریں۔ درس قرآن مجید اشاعت اسلام ہے نہ کہ کسی فرقہ کیخلاف منافرت کا ذریعہ۔ اس مقصد کی پابندی شہری آزادی کے منافی ہے۔ اگر کسی عنصر سے نقص امن کا خطرہ ہو تو اس کے خلاف عدالتی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

بقیہ شذرات صفحہ ۱ سے آگے

ذریعہ دیا جائے لیکن اگر اتنی معمولی خبر کے عواقب و نتائج پر ذرا گہری نگاہ ڈالی جائے تو اس بات کا سراغ لگانا کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ بگاڑ اور خرابی کا اصل منبع کہاں ہے؟ تہذیب جدید کے دلدادہ اور مغربیت کے پجاری فلم اور موسیقی کے محاسن اور فضائل بیان کرتے نہیں تھکتے اس قسم کی خبروں کے بعد بھی اگر وہ اپنے موجودہ طرز عمل اور انداز فکر کو نہ بدلیں تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ خداوند قدوس نے ان کے دلوں، دماغوں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ ان لوگوں میں اب حق و صداقت کو پہچاننے کی تمیز باقی نہیں رہی ہے!

لیکن —— اگر وہ لوگ بسیار خرابی کے بعد بھی اس بات پر آمادہ ہو جائیں۔ کہ تہذیب مغرب کے موجودہ طور طریقے یکسر تبدیل کر کے اس کی جگہ اسلامی معاشرے کو جنم دینے کی کوششیں بروئے کار لائیں۔ تو ہم سمجھیں گے کہ ہمارا ملک بہت جلد ایک مثالی ملک بن جائے گا۔ اور یہاں کی قوم کا اخلاق و کردار ساری دنیا کے لئے مشعل راہ بن جائے گا۔

آئیے —— ہم سب مل کر تہذیب مغرب کے موجودہ طور طریقے تبدیل کرنے کی طرف ایک موثر قدم اٹھائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام —— ملک کو تہذیب مغرب کی تمام برائیوں اور قباحتوں سے پاک کر کے خالص اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے کیا —— آپ اس مقدس اور نیک مقصد میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے —— ؟

مختصر — اور اہم خبریں

عرب دنیا کے تحفظ کا عزم: شاہ حسین والی اردن نے اردن کی حدود سے سعودی عرب کی فوجوں کی واپسی پر شاہ سعود کو جو پیغام بھیجا تھا۔ شاہ سعود نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ سعودی عرب کی مسلح افواج عرب دنیا کے لئے وقف ہیں۔ ہم عرب دنیا کی حفاظت کریں گے اور ہماری مسلح افواج نہ صرف اردن کی حفاظت کریں گی بلکہ فلسطین میں اردن کے غصب شدہ حقوق کی واپسی میں بھی امداد کریں گی۔

انتخابی کمیشن کی ہدایت: انتخابی کمیشن نے عوام سے کہا ہے کہ وہ رائے دہندگان کی فہرستیں دیکھیں اور اگر ان میں ان کا نام موجود نہ ہو تو نظر ثانی کرنے والے افسروں کو اطلاع دیں۔ مغربی پاکستان میں انتخابی فہرستوں کی جانچ پڑتال کی آخری تاریخ ۱۵ جون اور چاٹگام کے پہاڑی علاقوں کی ۱۸ جون ہے۔

ایف اے انگریزی "ب" کا پرچہ منسوخ کر دیا گیا

لاہور ۲۲ مئی۔ ثانوی تعلیم بورڈ نے ایف اے کے امتحانات میں ۲۱ مئی ۵۸ء بدھ کے روز ہونے والے انگریزی پرچہ "ب" کو منسوخ کر دیا ہے۔ یہ پرچہ وقت مقررہ سے پہلے آؤٹ ہو گیا تھا۔ اعلان آج یہاں سرکاری طور پر کیا گیا۔ یہ فیصلہ اس مزید معلومات کے بعد کیا گیا جو بورڈ نے آج حاصل کی ہیں۔ پرچہ آؤٹ ہونے کے متعلق پولیس میں رسمی طور پر رپٹ درج کر دی گئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایف اے کے تمام امیدواران کو اب ۳۱ مئی کو ہفتے کے روز انگریزی کا پرچہ دوبارہ دینا ہوگا یہ پرچہ اس تاریخ کو مقررہ مرکزوں میں ساڑھے تین بجے بعد دوپہر سے ساڑھے چھ بجے شام تک ہوگا جغرافیہ سی کا پرچہ جو پروگرام کے مطابق ۳۱ مئی کو ہونے والا تھا اب ۲ جون کو ۷ بجے صبح سے دس بجے تک ہوگا۔

ری پبلکن پارٹی کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس: اس ماہ کی ۳۰ تاریخ کو لاہور میں ری پبلکن پارٹی کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس کے ایجنڈے میں پارٹی کے نئے لیڈر کی تقرر کا سوال، ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال اور انتخابی پروگرام پر غور و خوض شامل ہے۔

۱۶ حریت پسند شہید کر دیئے گئے: فرانسیسی فوجی ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ گذشتہ روز چار مختلف مقامات پر حریت پسندوں کے ساتھ تصادم میں فرانسیسی فوجوں نے ۱۶ حریت پسند شہید اور ۶ کو گرفتار کر لیا۔

جنرل نوری السعید کا عزم عمان: عراق واردن کی عرب یونین کے وزیر اعظم جنرل نوری السعید آج بذریعہ طیارہ عمان روانہ ہو گئے۔ عرب یونین کے سربراہ شاہ فیصل اور ولی عہد شہزادہ امیر عبداللہ رونی فوج کی سالانہ تقریبات میں شرکت کرنے کے لئے ہفتہ کو عمان جائیں گے۔

ایٹمی تجربات بند کرنے کی حمایت: سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ فیصل نے جو ملک کے وزیر اعظم بھی ہیں۔ وزیر اعظم روس کو ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ سعودی عرب ایٹمی تجربات بند کرنے کی روسی تجاویز کی حمایت کرے گا۔ کیونکہ یہ تجربات انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ روس کی خبر ہے کہ شہزادہ فیصل کا یہ پیغام مسٹر خروشچیف کے چار اپریل کے مکتوب کے جواب میں موصول ہوا جس میں مسٹر خروشچیف نے ایٹمی تجربات بند کرنے کے لئے روسی تجاویز سے سعودی عرب کو مطلع کیا تھا

نون کی درخواست کی سماعت ۳ جون کو ہوگی

پاکستان سپریم کورٹ ۳ جون کو لاہور میں ملک فیروز خاں نون کی اس درخواست کی سماعت کرے گی جس میں انہوں نے مسٹر جسٹس شبیر احمد کے فیصلے کا پیرا نمبر ۳، ۸ اور ۸۰ منسوخ کرنے کی استدعا کی ہے۔ ملک فیروز خان نون کے وکیل مسٹر منظور قادر نے یہ درخواست گزشتہ سوموار کو مسٹر جسٹس محمد منیر چیف جسٹس سپریم کورٹ کے سامنے پیش کی تھی۔ سپریم کورٹ کی طرف سے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے نام ہدایات جاری کی گئیں تھیں کہ مسٹر جسٹس شبیر احمد کے اس فیصلے کی تصدیق شدہ نقول جس میں ملک فیروز خاں نون کے متعلق ریمارکس موجود ہیں قرار یا اخبارات کو نہ دی جائیں۔ مسٹر منظور قادر نے ۳ جون کو بحث کا آغاز کرنے کے لئے تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔

لبنان سلامتی کونسل میں شکایت کرے گا: لبنان کی کابینہ نے لبنان کے داخلی امور میں متحدہ عرب جمہوریہ کی مداخلت کے خلاف شکایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ڈاکٹر عثمانی کابل روانہ ہو گئے: مغربی پاکستان کے محکمہ صنعت کے ڈائریکٹر ڈاکٹر عثمانی کابل کے مختصر دورہ پر آج کابل روانہ ہو گئے۔

انڈونیشی حکومت نے باغیوں کی پیشکش مسترد کر دی

انڈونیشیا کی مرکزی حکومت نے شمالی سیلبز کے باغیوں کی بات چیت کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ آج انڈونیشی وزیر اطلاعات نے جاکرتہ میں اعلان کیا کہ باغیوں سے مفاہمت کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے باغیوں کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ انہوں نے معقول تصفیہ کے لئے بات چیت کی پیشکش کی ہے۔ اس پیشکش کو مسترد کرتے ہوئے وزیر اطلاعات نے کہا کہ میری حکومت کو کچلنے کیلئے موجودہ کاروائی کی اس وقت تک جاری رکھے گی۔ جب تک سیلبز کا علاقہ باغیوں سے خالی نہیں ہوتا۔

ہندو عورت ستی ہو گی: فیروز پور (مشرقی پنجاب) کے قریب ایک دیہاتی ہندو عورت اپنے دو بچوں سمیت خاوند کی چتا میں جل کر ستی ہو گئی۔

کراچی میں پانی کی شدید قلت کا خطرہ

خشک سالی کے باعث کراچی کے شہریوں کو پانی کی شدید قلت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پانی کی سپلائی پر متعین، انجینئروں کو خدشہ ہے کہ اگر بارشیں جلد شروع نہ ہوئیں تو کراچی شہر میں پانی کی سپلائی جو پہلے ہی کم ہو گئی ہے خطرناک حد تک کم ہو جائے گی۔ کراچی واٹر بورڈ کے ذمہ دار حکام نے بیان کیا ہے کہ پانی کی سپلائی بحال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ چند روز کے اندر کم از کم سات انچ بارش ہو جائے۔

علامہ خالد محمود پر پابندی

جمعیۃ علماء اسلام کے مشہور رہنما علامہ خالد محمود [illegible] گزشتہ ہفتہ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے سیفٹی ایکٹ [illegible] دفعہ ۵ کے تحت ضلع کی حدود میں تین ماہ کے [illegible] داخلہ بند کر دیا ہے۔ حکم میں مزید لکھا ہے کہ آپ [illegible] تقریر کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی بیان دے سکتے ہیں۔

بقیہ لمعات صفحہ ۳ سے آگے

ہو گی۔ اور کب وہ ایسی متوہمانہ منتوں سے نجات پائے [illegible] پہلے شب برات کی آتشبازیوں کی تخریب کاری کیا کم [illegible] کہ اب شادی بیاہ کے مواقع پر بھی منت مان کر یہ کام ضروری طور پر کرنے کی قسمیں کھائی جاتی ہیں [illegible] حکومت کے کان تو بہرے ہیں وہاں تک تو ان نقصانا[ت] کا آوازہ نہیں پہنچ سکتا۔ ہمارے علماء و قائدین ہی کو [اس] طرف توجہ کرنی چاہئے تاکہ معاشرے سے ایسے [illegible] تو ختم کئے جا سکیں۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

لمعات

(از ابوالوقت ناسونی)

تو خدا یاد آیا

پاکستان کے سابق مسلم لیگی وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا

مسلمانوں نے قائد اعظم کی زیرِ قیادت
ایک اسلامی مملکت قائم کرنے
کے لئے جدوجہد کی تھی انہوں
نے ایک ایسی مملکت کے لئے
جنگ نہیں لڑی تھی جہاں اسلام
مملکت کی پالیسی کی رہنمائی نہ
کرے۔ (نوائے وقت ۱۴ جنوری ۵۸ء)

مسٹر فضل الرحمٰن نے جو کچھ کہا بجا اور درست کہا مگر نو سال تک جب وہ اور ان کی پارٹی برسرِ اقتدار رہے کتنے قدم انہوں نے اسلام کی طرف بڑھائے ؟ اور اب نوٹوں پر تصویریں چھپ کے آئیں تو انہیں کی پارٹی برسرِ حکومت تھی۔ اسلام اور قائد اعظم کی جدوجہد انہیں صرف اس وقت کیوں یاد آئی ہے جب کرسی ان کے نیچے سے کھسکا لی جاتی ہے ؟

کہتے ہیں بدمستی میں آدمی کی نظر پھیل جاتی ہے۔ اور وہ اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا۔ اس سلسلہ میں غالب کی گواہی ملاحظہ ہو :-

نظارہ نے بھی کام کیا واں نقاب کا
مستی سے ہر نگہ ترے رخ پر بکھر گئی

شاید یہی وجہ ہے کہ مسٹر فضل الرحمٰن اور ان کے ساتھی جب تک حکومت کی کرسی پر تھے، حکومت

رفو چکر ہو گئی تو فوراً مسٹر فضل الرحمٰن پر چودہ طبق روشن ہو گئے یہ وقت ایسا ہوتا ہے جب آدمی کی نظر اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ وہ دن کو بھی آسمان کے تارے دیکھنے لگ جاتا ہے اور اسلام اور قائد اعظم کی جدوجہد آسمان کے تاروں سے تو بہر حال نزدیک تر ہیں۔ اس لئے اگر مسٹر فضل الرحمٰن نے انہیں دیکھ لیا تو تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔

مگر ری پبلکن یا عوامی یا نیشنل پارٹی کو نصیحت کرتے وقت انہیں اپنا وقت (اپنی اوقات نہیں) بھول تو نہیں جانا چاہیئے ؟ برسرِ حکومت ہونے کا زمانہ بہر حال "بدمستی" کا زمانہ ہے اور بدمستی میں نظر کا پھیل جانا لازمی ہے اور جب نظر پھیل جاتی ہے تو نہ اسلام نظر آتا ہے نہ قائد اعظم کی جدوجہد۔ اگر مسٹر فضل الرحمٰن یہ دونوں چیزیں اپنے مخالفوں کو دکھانے پر بضد ہیں تو انہیں پہلے ہمت کرکے کرسی ان کے نیچے سے کھسکا لینی چاہیئے یہ دونوں چیزیں کیا دن کے تارے بھی ان لوگوں کو نظر آنے لگ جائیں گے۔ اور اگر کرسی پر بیٹھے ہوئے (مسٹر فضل الرحمٰن چاہتے ہیں) یہ لوگ اسلام کی طرف دیکھنے لگ جائیں اور اسلام انہیں نظر بھی آنے لگ جائے تو ع

ایں خیالست و محالست و جنوں

فنکار چور

مسلم آرٹ کی بین الاقوامی نمائش سے پہلے خواجہ حسن نظامی کا خط چوری ہو گیا تھا اور اب خبر آئی ہے۔ کہ ایک تاریخی قالین کا ایک ٹکڑا کاٹ کر چرا لیا گیا۔ دو جیب کترے بھی فن کی نمائش کرتے ہوئے پکڑے گئے۔

چوری اور جیب کترنا بھی تو آخر فن ہے۔ یہ الگ بحث ہے کہ یہ دونوں چیزیں مسلم آرٹ میں داخل ہیں یا نہیں ؟ مگر جو چیزیں اس بین الاقوامی نمائش میں پیش کی گئی ہیں ان میں سب میں یہ بحث کی جا سکتی ہے، پھر وہ اگر مسلم آرٹ میں بطور نمائش رکھی جا سکتی ہیں۔ تو چوری اور جیب کترنے کے فن کی نمائش کو کیوں ناجائز قرار دیا جائے۔ فن کو صرف فن ہی حیثیت سے دیکھنا چاہیئے اور اگر فنونِ لطیفہ کی قدر دل میں ہو

تو ہزار افراد کے ہوتے ساتے چور نہ صرف خط لے بھاگا بلکہ ایک قالین کا ٹکڑا بھی کاٹ کے ساتھ لے گیا اور اس استاد کو نہ کسی محافظ نے دیکھا نہ کسی پولیس والے نے پکڑا اور نہ کسی سیر کرنے والے کی وہ نظر چڑھا۔ وہ فنکار کیا تھا اچھا خاصہ چھلاوہ تھا۔ میرے خیال میں بجائے سزا کے ایسے لوگوں کو انعام ملنا چاہیئے۔

یہ مجاور ؟

پولیس نے دربار داتا صاحب کے ایک مجاور میاں محمد شفیع کو ناجائز افیون رکھنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ان کے قبضہ سے دو ہزار چار سو روپے کی مالیت کی دو سیر ناجائز افیون برآمد ہوئی۔ داتا گنج بخش رحمتہ اللہ کے دربار دُربار کے مجاور کے پاس ناجائز افیون کا نکلنا ویسے ہی تعجب انگیز تھا۔ مگر پولیس نے جب ان سے پوچھا کہ جناب مجاور یہ کیا ہے ؟ تو انہوں نے فی البدیہہ جواب دیا کہ یہ افیون اپنے ذاتی استعمال کے لئے ایک ٹھیکہ دار سے خریدی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

علامہ اقبال نے فرمایا تھا۔ اور کیا خوب فرمایا تھا۔

قُم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے۔
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن۔

علامہ کو اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اب یہ شعر بھی کہہ ڈالتے

وہ مجاور بھی گئے اور گورکن بھی چل بسے
اب ہیں باقی خانقاہوں میں فقط دُزدِ کفن

عذرِ گناہ بدتر از گناہ سنا تھا مگر اس کا صحیح معنی حقبنا دربارِ داتا کے مجاور نے پیش فرمایا اتنا صحیح معمل شاید ہی کبھی نکلا ہو۔ ناجائز افیون رکھنا گناہ تھا مگر عذر گناہ میں یہ فرمایا گیا کہ میں اسے استعمال کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے مجاوروں کو حق بینی و حق پژوہی کی توفیق ارزانی فرمائے۔

گزشتہ سے پیوستہ

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام (مغربی پاکستان)

آپ کے سامنے چند ایسے پیغمبرانہ کلمات پیش کئے جاتے ہیں جو یقیناً وحی ہیں مگر کتاب میں نہیں ہیں کتاب اللہ کے سوا ہیں جن سے معلوم ہو کہ کتاب کے سوا بھی پیغمبر پر وحی آیا کرتی ہے۔ اور اسی کو حدیث یا وحی خفی کہتے ہیں۔ اور وہ بھی اسی طرح حجت شرعی ہے جس طرح وحی جلی اور کتاب اللہ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن مجید سورۃ بقرہ میں ہے۔ کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو انہوں نے کہا کیا تم مذاق کرتے ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا خدا کی پناہ۔ پھر انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے کہو کہ اس کا رنگ بتائے فرمایا کہ وہ فرماتا ہے کہ اس کا رنگ پیلا زرد ہے پھر بولے کہ وہ گائے ہے کیسی۔ فرمایا کہ وہ نہ بوڑھی ہے نہ جوان درمیانی حالت میں ہے۔ انہوں نے ذبح کی (اس گائے کی بوٹی مقتول پر مار کر قاتل کا پتہ معجزے کے طور پر لگانا تھا۔) اب اگر یہ بات چیت اور یہ سارا واقعہ تورات میں ہوتا تو ان کو کہنے اور پوچھنے کی کیا ضرورت تھی یہ تورات میں نہ تھا اللہ تعالیٰ نے وحی خفی کے ذریعہ موسیٰ علیہ السلام کو بتایا اور موسیٰ علیہ السلام اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم بتلاتے ہیں۔

اسی طرح قرآن میں سورہ شعراء میں ہے۔

واوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر

کہ جب بنی اسرائیل نے کہا کہ فرعونی لشکر آپہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تسلی دی کہ میرا رب میرے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی عصا سے سمندر کو مارو تو لاٹھی مارنے سے سمندر پھٹ گیا (اور اس کے بڑے بڑے حصے ہو گئے اور اس میں راستے بن گئے) یہ واقعہ بھی تورات میں ہوتا تو بنی اسرائیل کو گھبرانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس وقت آسمانی کتابیں کتاب کی شکل میں پوری کی پوری دفعۃً نازل ہوا کرتی تھیں۔

اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے درخواست کی کہ کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر سکتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ کھائیں اور ساتھ ہی ہمیں آپکی صداقت کا یقین ہو جائے اور ہم اس کے گواہ بن جائیں۔ تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ نازل کرنے کی دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قطعی وعدہ فرمادیا کہ میں نازل کرتا ہوں۔ اب صاف ثابت ہے کہ یہ ذکر اگر انجیل میں ہوتا کہ مائدہ نازل ہوگا تو حواری کیوں درخواست کرتے اور کیوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وحی تھا لیکن کتاب کے سوا تھا آیتیں حسب ذیل ہیں۔

اذ قال الحواریون یا عیسیٰ ابن مریم هل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدة من السماء قال اتقوا اللہ ان کنتم مومنین۔ قالوا نرید ان ناکل منها وتطمئن قلوبنا ونعلم ان قد صدقتنا ونکون علیها من الشاهدین۔ قال عیسیٰ ابن مریم اللهم ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیداً لاولنا وآخرنا وآیة منک وارزقنا وانت خیر الرازقین قال اللہ انی منزلها علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبه عذاباً لا اعذبه احداً من العلمین۔

خود آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خطاب فرمایا ہے۔

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ۔ کہ جب آپ مسلمانوں سے فرمارہے تھے کیا تمہارے لئے کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے تمہاری امداد فرمائے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رض سے فرمارہے تھے لیکن کیا اس امداد کا اس سے پہلے کہیں قرآن میں وعدہ ہے۔ ہرگز نہیں تو آپ صحابہ کرام سے جو فرمارہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہاری مدد فرمانے والے ہیں یہ پہلے کی وحی ہے لیکن اس کی کوئی خبر پہلے کتاب میں نہ تھی یہ وحی خفی ہے اور بظاہر حضور کا ارشاد اسی طرح جب قبلہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تبدیل ہو کر بجائے بیت المقدس کے کعبہ شریف قبلہ قرار پایا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ۔

اور ہم نے آپ کا وہ پہلا قبلہ جس پر آپ تھے اسی لئے مقرر کیا تھا تاکہ (ہم جانچیں کہ رسول کی بات کون مانتا ہے اور کون اپنے پچھلے پاؤں لوٹ جاتا ہے) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کا پہلا قبلہ (مسجد اقصیٰ) ہم نے مقرر کیا تھا۔ حالانکہ قرآن میں اس کے قبلہ بنانے کا کوئی ذکر اس سے پہلے نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بھی وحی خفی تھی۔ اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی وحی خفی کے مطابق بیت المقدس کی طرف نمازیں بمعہ صحابہؓ کے پڑھتے تھے۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر بعض ایسے احکام بھی امت کو بتایا کرتے ہیں جو کتاب میں نہیں ہوتے لیکن وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کہا کرتے ہیں۔ اسی کو حدیث اور اسی کو وحی خفی سمجھئے (باقی)

(بقیہ صحیح نظریہ صفحہ ۳ سے آگے)

غلامی کا بُرا ہو۔ مسلمان اب اتنا گیا اسے اپنے صحیح اعتقادات کے اظہار میں محسوس ہوتی ہے۔ روس جو دُنیا میں لادینی مشہور ہے۔ وہاں بھی کمیونسٹ حکومت کے صرف وہی آدمی ووٹ دے سکتا ہے جو کمیونزم رکھتا ہو۔ جب حکومت کی بنیاد قومیت یا وطنی اصولوں پر ہو۔ وہاں اصول کی حکومت تب ہی کہ ان اصول پر اعتقاد رکھنے والوں کے ہاتھ میں ہو۔ اگرچہ یہ بات مغرب زدہ دماغوں پر بوجھ ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ ریاست کی تشکیل و ترتیب کے سلسلے میں مجالس (ہیئۃ تشریعیہ) اور مجلس وزراء میں کسی غیر مسلم کے لئے کوئی وجہ جواز کتاب و سنّت کی نصوص یا راشدین کے طرز عمل سے ثابت نہیں ہے۔ یہ مخلوط انتخاب کے ذریعہ ہو یا جداگانہ انتخاب کے مخلوط اس لئے کہ یہ نیشلزم کے نظریہ پر مبنی ایک نیشنل حکومت یا لادینی ریاست کی راہ ہموار اور جداگانہ انتخاب اس لئے کہ اس کے ذریعہ غیر کی نمائندگی مجالس قانون ساز میں مہیّا کی جاتی ہے اسلامی ریاست میں اسلامی قوانین کے دفعات کی یا تشریح میں غیر مسلم کو شریک کرنا کتاب و سنّت تعلیمات کے خلاف ہے۔ دین کے ساتھ استہزا ہے اور ان دونوں صورتوں میں غیر مسلم کو ایک اسلامی اقتدار میں شریک کرنا ہے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام اُن لوگوں کو قرآن و سُنّت کی میں چیلنج کرتی ہے جو مخلوط و جداگانہ طریقہ انتخاب اسلامی نظریہ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ قرآن و سُنّت روشنی میں دونوں نظریۓ اسلامی نہیں۔

(لہٰذا مودودی صاحب کسی غیر اسلامی طریق انتخاب کے لئے ریفرنڈم پہ زور نہ دیں۔ اس سے انتخاب پھر کھٹائی میں پڑ جائیں گے۔

مینجنگ ایڈیٹر)

خبریں

سری نگر کی اطلاع ہے کہ شیخ محمد عبداللہ اگرچہ دیکھنے کو آزاد ہیں مگر عملاً قیدی ہیں۔ کیونکہ خفیہ پولیس اور دوسری پولیس سوڈا میں چوبیں گھنٹے ان کے گھر کے گرد و نواح میں نگرانی کرتی ہے۔ یہ آزادی کا مُنہ چڑانا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے وزیراعظم بخشی غلام محمد نے وزیراعظم ہند پنڈت نہرو کو ایک خط میں تجویز پیش کی ہے کہ شیخ محمد عبداللہ کو دوبارہ گرفتار کرلیا جائے۔

اقوام متحدہ کے نمائندہ ڈاکٹر فرینک گراہم اور پاکستان کے درمیان مسئلہ کشمیر پر ابتدائی گفت و شنید کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ ڈاکٹر گراہم حکومت ہندوستان سے مزید بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ وہ اگلے ہفتے کے آخر تک واپس کراچی پہنچ گے

ترجمان اسلام
۲۳، ۲۷ جنوری ۱۹۵۸ء

خطبہ یوم الجمعہ ۲۶ رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۷ر جنوری ۱۹۵۸ء

کے

ارشادات عالیہ

آج خطبہ جمعہ سے پہلے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی۔ لاہور۔ صدر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام نے مندرجہ ذیل تقریر ارشاد فرمائی۔

آپ نے فرمایا۔

لاہور میں جو بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ (کالوکیم) ہوئی ہے اس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مجلس مذاکرہ کے منتظمین کی نیت واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہودی وعیسائی اور مغرب پسند گروہ جو بٹ ... ممالک سے اکٹھے کئے گئے۔ ان سے اسلام محمدی پر حملہ کرانا چاہتے تھے۔ پنجاب سے ایک عالم بھی نہیں بلایا گیا۔ آزاد خیال علماء کو اسلئے وقت پر دعوت نہیں دی گئی۔ کہ یہ رعائت نہیں کرینگے۔ اور ڈاڑھی مولوی اسلئے نہیں کہ لوگ کیا کہیں گے۔ منتظمین کا خیال تھا کہ ایسے حالات میں یہودی اور عیسائی اسلام پر اعتراض کرینگے جواب دینے والا کوئی نہ ہوگا اسلام محمدی کی توہین ہوگی۔

مجلس مذاکرہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے

ہفت روزہ لیل ونہار مورخہ ۱۲ جنوری ۵۸ء لکھتا ہے۔

"یوں محسوس ہوا کہ گویا اسلام کا محاکمہ ہو رہا ہے۔ دین محمدی عدالت میں ملزم کی حیثیت سے کھڑا ہے۔ اور مسلم مندوبین وکیل صفائی کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں یہ دفاعی انداز کہیں زیب نہیں دیتا۔"

۲۹ ردسمبر ۵۷ء کو صدر پاکستان سکندر مرزا کی اسلامی مذاکرہ کی افتتاحی تقریر میں ملاازم کی آڑ میں توہین آمیز الفاظ۔

"مساجد میں ملا عجیب وغریب توہمات میں ڈوبے ہوئے افسانے بیان کرتے ہیں"

مولانا نے حاضرین سے دریافت کیا کہ صدر پاکستان سکندر مرزا کے یہ الفاظ (مذکورہ بالا) تمام علماء کی توہین ہے یا نہیں۔ تمام مساجد کی توہین ہے یا نہیں۔ سب نے ہاتھ اٹھائے کہ ہاں توہین ہے توہین ہے۔

مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ

ہم اسلام کی توہین کبھی برداشت نہیں کرینگے۔ اگر سکندر مرزا اسلام کی توہین کریگا۔ تو ہمارے دلوں میں اس کی کوئی عزت نہیں ہوگی۔

[illegible]

ورنہ قبر میں جانا ہے۔ یہی الفاظ قبر کو جہنم بنانے کیلئے کافی ہیں۔

مولانا نے پرویز مشہور منکر حدیث کے متعلق تسنیم ۱۳ر جنوری ۵۸ء کا مضمون پڑھکر سنایا

"مشہور منکر حدیث پرویز صاحب کے خیالات کے متعلق ایک غیر ملکی عالم دین نے یہ طعنہ دیا کہ اگر ان کے ملک میں کوئی شخص اسطرح مسلمان ہوتے ہوئے سنت کا انکار کرتا تو اسے قتل کر دیا جاتا"

مولانا نے فرمایا۔ کہ

یہ وہ منکر حدیث ہے (پرویز) جسے پاکستان کی حکومت نے اسلامی قانون بنانیوالی کمیٹی کا ممبر منتخب کیا ہے۔ ایک طرف تو حکومت کا یہ دعویٰ کہ ملک کا قانون قرآن وحدیث کے مطابق ہوگا پھر پرویز ایسے مشہور منکر حدیث کو ممبر منتخب کرنا تعجب خیز ہے۔

چیف جسٹس مغربی پاکستان ایس۔ اے رحمٰن

مولانا نے فرمایا۔ کہ

تسنیم ۱۳ر جنوری ۵۸ء کے پرچہ میں لکھا ہے۔

"جسٹس ایس۔ اے رحمٰن نے "اسلام میں ریاست کا تصور" مقالہ پڑھتے ہوئے قرآن کی آیت کو غلط تلاوت کیا۔ اس پر ایک مصری عالم نے کہا افسوس ہے کہ ایسے اشخاص جو عربی سے ناواقف اور قرآن کی صحیح تلاوت نہیں کر سکتے اس اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں قاضی القضاۃ (چیف جج) ہیں"

مولانا نے فرمایا۔ کہ

تم نے علماء کو ذلیل کرنا چاہا خدا نے تمہیں ذلیل کیا۔ تم پاکستان کے دشمن ہو۔ ہم پاکستان کے خیر خواہ ہیں۔ آؤ ہم پر مقدمہ چلاؤ ہم عدالت میں ثابت کرینگے۔ کہ تم علماء کو ذلیل کرنا چاہتے تھے۔

مولانا نے فرمایا۔ کہ

ہم آزاد خیال علماء اسلامی مجلس مذاکرہ میں بلاتے تو [illegible]

"اسلام مغربی پاکستان" جس کی تین سو سے زیادہ جماعت سب سے کم شاخیں ہیں تمام سے مخالفت کی آواز اٹھتی اور جمعیۃ کے ہاتھوں مجبور میری آواز بر لبیک کہتے۔

مولانا نے فرمایا۔ کہ

سکندر مرزا کو پھر کہتا ہوں۔ کہ تم نے جو علماء مساجد اور اسلام کی توہین کی ہے۔ تم پر کوئی خوش نہیں ہے۔ اگر تم اسلام سمجھنا چاہو تو میں حاضر ہوں۔ اور مفت خدمت کرونگا تم سے چائے کا ایک گھونٹ پینا حرام ہے۔ سواری سرکاری نہیں ہوگی۔ پیدل آؤں یا جو خدا توفیق دے۔

مولانا نے فرمایا۔

دعا کرتا ہوں (ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ مسلمان بھائی سمجھ کر) کہ اے صدر پاکستان عزیز خدا تمہیں توبہ کی توفیق دے ہم تمہاری ذات کے مخالف نہیں کردار کے مخالف ہیں۔ انگریز کے دشمن تھے۔ اس کی بیخ کنی چاہتے تھے۔ لیکن تم ہمارے مسلمان بھائی ہو۔ تمہاری بھلائی چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی مصری اور شامی علماء کو مبارک باد دیتا ہوں جنہوں نے اسلام کی لاج رکھ لی۔

قرآن وسنت کے مطابق طریق انتخاب کا صحیح نظریہ

از جناب صاحبزادہ عبد الباری ناظم اعلےٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد

افسوس کا مقام ہے کہ انگریزی عملداری نے مسلمانوں کو ہر طرح کے انحطاط کا شکار بنا ڈالا ہے۔ آپس کی بحثیں بھی غلط انداز سے ہوتی ہیں۔ ملکی مسائل کو حل کرنے میں بڑے بڑے ذمہ دار افراد سنجیدگی اور متانت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔ آج کل مخلوط وجداگانہ کی بحث نے یہی شکل اختیار کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے۔ ایک دوسرے کو ملک کا دشمن یا دشمن کا ایجنٹ کہنے میں کوئی حجاب محسوس نہیں ہوتا۔ حالانکہ اسلامی نظریۂ حیات اور اصولِ حکمرانی سے دونوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اسلامی حکومت ہو اور قانون قرآن وسنّت کا ہو، تو قانون بنانے یا مرتب کرنے یا اسلامی قانون کی تشریح کرنے کے لئے کسی غیر مسلم کو شریک کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ چاہے وہ ہندو، سکھ ہو یا عیسائی، مرزائی ومنکرِ حدیث ہو۔ اسی طرح ایک ایسی) اسمبلی کے لئے جو ملک کے ارباب حل وعقد کی مجلس ہو جو حکومت بناتی ہو۔ اور اسکے منتخب کردہ افراد ملک پر حکومت کریں۔ اس میں بھی غیر مسلم شریک نہیں ہو سکتے۔ قرآن کی آیات واحادیث میں یہ مضمون جابجا موجود ہے اور موجودہ طریقہ انتخاب سے چاہے وہ مخلوط ہو یا جداگانہ غیر مسلموں کو موقعہ ملتا ہے کہ وہ کیبنٹ کے ممبر اور مجلس وزراء کے رکن بن سکیں جو کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اگر حکومت اسلامی ہے اور قانون قرآنی ہے۔ تو پھر مجلس واضع قوانین اور ارکان حکومت صرف مسلمان [illegible]

مکروا ومکر اللہ

(اُنھوں نے مکر کیا - اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی)

(از جناب اشفاق صاحب کرشن نگری لاہور)

بین الاقوامی، اسلامی مجلس مذاکرہ لاہور ختم ہوگئی، پوری کارروائی اور مکمل تفصیلات مہیا ہوجانے پر، فرداً فرداً اور ہر روز کی کارروائی پر اظہارِ خیال کسی دوسری صحبت کے لئے اُٹھا رکھتے ہیں۔

آج قارئین ترجمان اسلام کے لئے افتتاحی تقریب ۲۹ - دسمبر ۵۷ - اور بعد کی دو تین مجلسوں کا آنکھوں دیکھا حال پیش کر رہا ہوں۔

افتتاحی تقریب ۲۹ - دسمبر ۵۷ء، ۳ ½ بجے سے بعد دوپہر، یونیورسٹی ہال لاہور میں صدر جمہوریہ پاکستان جناب صدر مرزا کی زیرِصدارت شروع ہوئی۔

تلاوتِ قرآن پاک سے تقریب کا افتتاح ہُوا - تمام حاضرین نے کھڑے ہوکر قرآن پاک سُنا۔ شاید یہ **طرزِ سماعِ قرآن**، یورپ کے کلیساؤں کا مرہونِ منت ہو، قرآن تو عمل کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ہمارے سادہ لوح مسلمان تو اسے مخمل وکمخواب کے غلافوں میں لپیٹ کر یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کی عزّت وتعظیم کا حق ادا ہوگیا۔ اور ہمارے یہ ترقی یافتہ روشن خیال، مغربی تہذیب کے دلدادہ اسے کھڑے ہوکر سُن لینے سے اس بات پر شاید مطمئن ہوجاتے ہیں کہ ہم نے قرآنی عظمت وجلال کے اقرار و اعتراف کا حق ادا کردیا۔

اگر سچ پوچھو، تو قرآن کی دونوں نے کوئی حقیقی عزّت وتوقیر نہ کی، قرآن تو ہمارے قلوب واذہان، افکار ونظریات، اعتقادات واعمال کو اپنے سامنے سرِتسلیم خم دیکھنا چاہتا ہے۔ اگر ایسا نہیں، تو ساری عمر اسے کھڑے ہوکر سُنتے رہنا یا ہیرے اور جواہرات کے جڑاؤ سے اس کے جلد واوراق کو مزین کردینا لاحاصل ہے، لاحاصل!

قرآن تو تمہیں سجانے اور مزین کرنے کے لئے آیا تھا

آہ! تم دُنیا کی فانی چیزوں سے اسے مزیّن کرنے لگے - قرآن سُننے کے بعد تو تم پر بیٹھنا حرام تھا۔ کہ اس کا پیغامِ حکیم، پُوری دُنیا تک پہنچانے کے لئے تم ایسے کھڑے ہوتے، کہ پھر نہ بیٹھتے - لیکن آہ! تم قرآن سُن کر بیٹھ جاتے ہو، اور ایسے بیٹھتے ہو، کہ پھر اُٹھنے کا نام تک نہیں لیتے۔

وَفِی ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ (قرآن)

دخترانِ پاکستان کی موجودگی تو آج کل ہر ایک تقریب کا لازمہ بن کر رہ گئی ہے۔ اور ہو بھی کی تو ہم بات نہیں کر رہے، مگر ترقی یافتہ گروہ کی کوئی تقریب سیاسیہ ہو یا غیرسیاسیہ، جلسہ ہو یا جلوس دعوت استقبالیہ ہو یا اسلامی مجلس مذاکرہ ہر جگہ ان ہی کے دم خم، ان ہی کی زیبائش ونمائش سے تقریب، تقریب، جلسہ، جلسہ اور مجلس، مجلس بنتی ہے۔

لیکن ان مدعیانِ ترقی اور مساوات سے اتنا تو ہم بصد احترام پوچھ سکتے ہیں، کہ مساوات کے پردہ میں مردوں سے یہ ظلم کیسا۔ ہے کہ ان کی نشستیں بھی مردوں کے سروں سے اونچی۔

جہاں ان دخترانِ پاکستان کے قدم ہیں، وہاں ان بچاروں کے سر، یہ مساوات کیسی؟

پھر اس اسلامی مجلسِ مذاکرہ میں ان کی شرکت؟ اور ایسی بے حجابانہ وبے محابانہ شرکت کے متعلق، کسی دقیانوسی یا نیم عالم، مشرقی ومسجدی مُلّا یا مولوی سے نہیں بلکہ کسی ترقی پسند، مستند بارگاہ مغرب، کالجی مُلّا یا ولایتی مولوی ہی سے پوچھ لیا ہوتا۔ کہ تمہارا قرآن، اسلام بھی اس چیز کو جائز بتلاتا ہے یا نہیں؟

ہمارے ان ترقی یافتہ حضرات کے جن میں متقدر اصحاب بھی برابر کے شریک ہیں قول وعمل کے اس واضح وصریح تضاد نے عام مسلمانوں کو ان سے مایوس ہوجانے پر مجبور کردیا ہے۔ یہی بات کہ عوام ان کے ہر سیاسی اور اصلاحی نعرہ کو اسٹنٹ سمجھتے ہیں۔

اسی مجلس مذاکرہ کو لے لیجئے - نام ہے۔ بین الاقوامی اسلامی مجلسِ مذاکرہ، لیکن اسلام اور رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم صریح کی یوں کھلم کھلا مخالفت حضورِ اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان نہیں متعدد فرامین اور قرآن کی آیات اس پر شاہد ہیں۔

(۱) عورتیں پردہ میں رہیں۔

(۲) غیرمردوں پر مائل ہونے والی اور غیرمردوں کو اپنے اُوپر مائل ہونے میں مدد دینے والی عورتیں جہنم میں جائیں گی۔

(۳) فطرت انسانیہ بزبان حال اس بات کا تقاضا کر رہی ہے کہ آگ اور پانی، شیر اور بکری، مرد اور عورت کا اس طرح کا میل اور جول، اور اختلاط نرا فسادِ معاشرہ کا سبب ہے۔ پھر ایسا کیوں؟ اور خصوصاً مجلسِ مذاکرہ، جب اسلام اور قرآن کے نام پر منعقد کی جا رہی ہے: جس میں دُنیا بھر کے علماء اور دانشور صرف اسلام کے متعلق سوچیں گے تو آخر اسلام اور اس کے مسلمہ اصولوں

تضاد اور فسادِ نیت کا یہ نتیجہ تھا - اس بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ کی پاکستانی عوام نے دل کھول کر مخالفت کی - ان کے ذہن میں بار بار یہ سوال چٹکیاں لیتا تھا کہ آخر امریکہ اور برسرِ اقتدار گروہ کو اسلام سے ایسی کونسی ہمدردی ہے، جو وہ اس مجلس کے ذریعہ پُوری کرنا چاہتے ہیں۔ بے چاری پنجاب یونیورسٹی کی کیا بساط کہ وہ بین الاقوامی سطح پر کوئی مذاکرہ منعقد کرسکے، یہ تو کسی بڑے مضبوط وقوی ہاتھ کی اُنگلی کا ادنےٰ اشارہ تھا - جس کے بل پر یونیورسٹی اور اس کے وائس چانسلر صاحب مجلس مذاکرہ کے آلہ کار بنے۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ آخر آج یونیورسٹی کو اسلام کی خدمت کا چاؤ چڑھا اور مجلس مذاکرہ کرا بیٹھی - سادہ لوح عوام بار بار ان سوالوں کے خلجان سے تنگ تھے - ان کے سامنے یکلخت ان اصحاب کا پُرانا کردار آگیا - وہی قول وعمل کا تضاد، فوراً ذہن نے رسائی کی اور حقیقت آشکارا ہوئی - کہ میاں جو کچھ کہتے ہیں اس کا اُلٹ ہوگا اُلٹ! عوام نے مخالفت کی کہ ایسی مجلسِ مذاکرہ سے تو محروم ہی بھلے۔

بخشو بھی بلّی، چوہا لنڈورا ہی بھلا۔

مزید برآں، پاکستان کے جیّد علماء اور مفکروں کو نظر انداز کرکے جناب غلام پرویز (واضح رہے یہ پرویز کی غلامی کا تمغہ بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ کے چوٹی کے مسلم ممالک کے عظیم مفکروں اور علماء کرام نے پرویز صاحب کو عنایت فرمایا ہے۔ آپ کا مقالہ سُننے کے بعد کسی مسلمان عالم نے آپ کو غلام احمد پرویز کہنا گوارا نہ کیا - بلکہ بالاتفاق غلام پرویز کہا - ہمیں بھی یہ نام بہت پیارا لگا) اور مودودی صاحب ایسے امیرالصالحین کو چُنا - اس سے بھی عوام مشکوک قلوب میں مزید شک وشبہ کا اضافہ ہُوا۔

ہماری شروع سے یہ ناقص رائے تھی - کہ مجلس مذاکرہ کی مخالفت نہ کی جائے - کیونکہ اگر اجتماعی طور پر اسلام میں تخریب پسندانہ رخنہ اندازی کی مذموم کوشش کی گئی تو اللہ تعالےٰ کی غیرتِ حفاظتِ اسلام و قرآن یقیناً جوش مارے گی اور وہ اس کا ضرور اچھا تدارک کردینگے - اور وہی لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ہیں اور اِنَّا عزیزٌ ذوانتقام - ہم ناقصوں کی غیرتِ ایمانی تو یہ گوارا کرسکتی تھی مگر علماء ربانیّین کی غیرت اسلامی اسے ہرگز برداشت نہ کرسکتی تھی - اُنھوں نے برسرِ عام کارپردازانِ مذاکرہ کو ٹوکا - جیسا کہ انہیں حق پہنچتا تھا۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ صدر محترم کے افتتاحیہ (Inaugural address) کے متعلق کچھ عرض کریں: -

(۱) صدر صاحب نے بالکل درست فرمایا کہ اسلام مسجد یا محل کی چار دیواری میں مقید ہونے کے لئے نہیں آیا۔

حکم سب کچھ موجود ہے۔ پھر اسلام کو کیوں نہیں
سر کر اس کا بول بالا کر دیتے؟
ایک مسلمان جب آپ کے منہ سے ایسی باتیں
ہے تو وہ نہایت اضطراب و انتظار کے عالم
آپ سے عملی اقدام کا مطالبہ کرتا ہے۔ لیکن قول
کے تضاد کی وہی پرانی سنتیں اُسے مایوس
ی پر مجبور کر دیتی ہیں۔

کاش! صدر مملکت اسلام کی حمایت میں
اقدام بھی کر ڈالیں۔ تو یہی عوام کی آنکھ کا تارا بنیں
تو مسجد کا وہی مُلّا ان کے لئے بہتر ہے جو اسلام
ملی صورت کو قائم کرنے کے جرم میں دو چار سال کی
جیل تو بھگت آتا ہے۔

صدر صاحب اپنی افتتاحی تقریر میں کچھ مُلّا سے
ہی ناراض اور غیض و غضب میں بھرپور نظر آتے تھے۔
شاید وہ مُلّا سے خائف سے تھے۔ اور اُنھوں نے
اس بین الاقوامی اسلامی مجلس مذاکرہ میں دُنیا بھر کے
عظیم مفکروں اور چیدہ چیدہ علماء و خطباء کے سامنے
اس حقیر مُلّا کا بھی ذکر بڑے گرم الفاظ میں کر ڈالا۔ جنہیں
وہ جاہل اور نیم عالم گردانتے ہیں۔ اور اس طرح انھوں
نے مُلّا کی کوئی ادنےٰ تحقیر نہیں کی۔ بلکہ مُلّا کی اہمیت
اور اس کے پورے وجود کا پوری دُنیا کے دانشوروں
کے سامنے بلا جھجک اقرار کیا۔ اگر صدر صاحب ان
سے خائف تھے، تو مُلّا کو خوشخبری ہو کہ وہ اسی لئے
پیدا کیا گیا ہے۔ کہ دُنیا کی غیر الٰہی طاقتیں اس سے
ڈریں۔ اور خوف کھائیں، کیونکہ یہ خدا کی جلال و
جبروت کے سوا اور کسی طاغوتی طاقت سے مرعوب نہیں ہوتا۔
بلاشبہ اسی طرح مُلّا کی قوت ایمانی کا ڈنکا چار دانگ عالم
میں بجتا رہے گا۔

اور اگر مُلّا سے کوئی ناراض ہو یا اس پر غیض و غضب
میں لال پیلا ہوتا ہو۔ تو بلاشبہ ہُوا کرے۔ خداوند مُلّا
بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ مُلّا کو پھلتا پھولتا دیکھ کر جلنے
والے اپنے غیض و غضب کی آگ میں خود ہی جلا کریں۔
اللہ کا ارشاد ہے۔ **قل موتوا بغیضکم:**
فرما دیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (دا عیانِ
حق و صداقت سے جلنے والو!) تم مرو اپنے ہی
غیض و غضب میں۔

قارئین کرام! صرف صدر سکندر مرزا صاحب
ہی مُلّا سے خائف نہیں تھے۔ اس مُلّا سے تو نہ جانے
کتنے "مرزے" لرزتے ہیں اور نزدیک نہیں آتے۔
آپ کو یاد ہو کہ نہ یاد ہو، چودھری ظفر اللہ صاحب
بھی اس مذاکرہ میں مدعو تھے، لیکن مُلّا کی شدت للکار
کا کیا ہی کہنا۔ مجلس کے انعقاد کے دن قریب آتے
گئے چودھری صاحب علیل ہوتے گئے۔ اور اسی
علالت کی وجہ سے شریکِ مذاکرہ نہ ہو سکے۔
قطعِ نظر اس کے کہ چودھری صاحب عرف مرزا

کے لئے ایک مستقل اور لاعلاج علالت ہے!

یہ امر کسی سے اب پوشیدہ نہیں کہ امریکہ اور
اس کے حواری مغربی ممالک میں اور اشتراکی روس
میں مدت سے خوب چل رہی ہے۔ امریکہ آج کل روس
سے بہت زیادہ پریشان ہے۔ امریکی مشن ہر رنگ
اور ہر ڈھنگ سے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہے۔
روس کی مخالفت میں نہ جانے اسے کتنے پاپڑ بیلنے
پڑ رہے ہیں۔ اور کوئی نیک و بد جائز و ناجائز ذریعہ
نہیں۔ جیسے امریکہ روس کے خلاف استعمال کرنے
سے دریغ نہیں کرتے۔ اسلامی مجلس مذاکرہ کو بھی اس
نے اپنے ناپاک ارادوں کی تکمیل کا ذریعہ بنانا چاہا۔

اس کا راز جب کھلا جب تیسرے یا غالباً
چوتھے روز امریکی پروفیسر نے اپنی علالت کے
سبب اپنا مقالہ کسی دوسرے مندوب سے مجلس
میں پڑھوایا۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ
عالم اسلام متحد ہو کر اشتراکیت کا مقابلہ کرے اور
اسلام ہی ایک واحد مندوب ہے جو اشتراکیت کا
مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کا قلع قمع کرنے پر پورا
قادر ہے۔ اگرچہ یہ بات درست ہے لیکن امریکہ پر یہ بات
بھی پوری طرح واضح ہے کہ جہاں اسلام اشتراکیت کا سدِ باب
کرنے والا واحد مذہب ہے۔ ساتھ ہی وہ امریکہ کی سرمایہ دارانہ
جمہوریت کے لئے بھی زہرِ ہلاہل ہے۔ بایں ہمہ وہ اسلام
کی پیٹھ اس لئے ٹھونکتا ہے کہ اشتراکیت کے مقابلہ میں
اس کے زیادہ سے زیادہ حلیف پیدا ہو جائیں۔ یہ بھی واضح
رہے کہ محمدی اسلام کی پشت پناہی کرنے کے لئے وہ
قطعاً تیار نہیں اُس نے ایسے مولوی پیدا کر لئے ہیں۔ جو
اسلام کو امریکہ کی عینک لگا کر پڑھتے ہیں۔ اور صحیح دین میں
رخنہ اندازی کرنا ان کا شب و روز کا مشغلہ ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس! امریکی پروفیسر کا مقالہ
زبردست احتجاج کی وجہ سے مجلس کی کارروائی کے ریکارڈ
ہی سے واپس لے لیا گیا۔ اور یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی
گویا یہ مکر بار آور نہ ہوا۔

غالباً پانچویں روز جناب غلام پرویز صاحب کی باری
آئی۔ انھوں نے اسلام کے اقتصادی اور زرعی نظام پر
پُر از خرافات مقالہ پڑھا۔ مجلس مذاکرہ میں اسلام میں
رخنہ اندازی کی یہ بڑی چُست و چالاک کوشش تھی۔ ایک تو
اس لحاظ سے بھی کہ پرویز صاحب مستند ہو جاتے اور
دوسرے پرویزی اسلام بھی گویا جنم لے لیتا۔ مگر افسوس
صد افسوس! پرویز صاحب اس کٹھن امتحان میں
کامیاب نہ ہو سکے۔ اور ان کا اسلام جنم لیتے لیتے رہ گیا۔

ہوا یوں کہ جب دوسری نشست ۳ بجے شروع

مرکز و محور بن گیا اور بنتا بھی کیوں نہ آخر پرویز صاحب نے
دعوتِ فکر و تدبر کچھ اس انداز سے دی کہ تمام مسلمان مندوبین
کو بہر حال اسلام کا فکر لاحق ہُوا۔ انھوں نے مل کر اس پر
فکر و تدبر کے دریا بہا دئے۔

کسی نے کہا۔ (شاید مصری مندوب نے) میں نے
اس مقالہ کو دن میں چار مرتبہ پڑھا۔ مگر سوائے انکارِ
حدیث اور خلاف تاریخ و حقائق اس میں کچھ نہ پایا۔
مولانا محمد یوسف بنوری (کراچی) نے فرمایا کہ اس
مقالہ میں جس قدر قرآنی آیات سے استدلال اور استشہاد
کیا گیا ہے وہ سب بے محل ہے۔
غرضیکہ اسی طرح تمام دوسرے مسلمان علماء نے
پرویز صاحب کی اچھی طرح آڑے ہاتھوں لیا۔ بھگت ناکی۔
جناب ظفر احمد صاحب انصاری نے بھی نہایت
شدت سے اعتراضات کئے۔

ممالک اسلامیہ میں خصوصاً مصر کے علما نے تو اس
مقالے کی اور صاحبِ مقالہ کے عقائد کی اس قدر جوشِ ایمانی
سے مخالفت کی کہ پُورا ہال گونج اُٹھا۔ دیگر ممالک مثلاً سعودیہ،
عراق، افغانستان، انڈونیشیا وغیرہم نے نہایت غصہ و غم کا
اظہار کیا۔ اور تحقیرانہ قہقہوں سے استقبال کیا۔

سامعین نے بھی تالیاں بجا بجا کر منکرِ حدیثِ رسولؐ
کی اس توہین و تذلیل پر دل ٹھنڈا کیا۔

افسوس صد افسوس! مخالفین اسلام کا یہ مکر بھی
طشت از بام ہُوا۔ اور بیچارے پرویز کو اس مقالہ کے عوض
پوری دُنیا کے چیدہ چیدہ علماء اور مفکروں کے ہاتھوں
گراں قیمت وصول ہوئی۔
بین الاقوامی دُنیا میں ذلت و رسوائی اور جہالت کا
سرٹیفکیٹ عنایت ہُوا۔ ع
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے
پرویز صاحب نے ابھی مشکل سے مقتدر اصحاب
میں کچھ تعارف پیدا کر پایا تھا۔ عوام میں شہرت یا نام
پیدا کرنا تو ان کے بس کی بات نہیں۔ لیکن ہمیں بے حد
افسوس ہے کہ رُسوائی بین الاقوامی دُنیا کے بہترین دماغوں
کے سامنے ہو گئی۔

مجلس مذاکرہ کی یہ برکت ہی کیا کم قدر و قیمت کی حامل
ہے۔ کہ آنِ واحد میں ان کے عقائدِ زنادقہ سے پوری دُنیا
آگاہ ہو گئی۔ اور پھر شدت سے بین الاقوامی دُنیا میں اس
فتنہ کی سرکوبی ہو گئی۔ اگر ہمارے علماء اس ہمہ گیر مخالفت
کے لئے عمریں وقف کر دیتے اور یورپ میں گھوم جاتے۔
تب بھی شاید اس قدر اچھی بیخ کنی ممکن نہ تھی۔
ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا کا انتقام
سب سے زبردست ہوتا ہے۔ واللہ عزیز ذو انتقام
اور اس کی حفاظت قرآن و اسلام کے طریقے بھی ہم سے

جمیعۃ علماءِ اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

اور جلسے

جامع مسجد پنو عاقل ضلع سکھر سندھ

میں زیر صدارت جناب حضرت مولانا ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف ابتدائی جمعیت علماء اسلام پنو عاقل کے زیر اہتمام ایک اہم اجتماع منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء پاس کی گئیں۔
حضرت صدر نے جمیعت کی اہمیت اور اغراض و مقاصد کی وضاحت کی۔ مولانا منظور احمد صاحب شکارپوری نے جماعت اسلامی کی اسلامیت کا خوب جائزہ لیا۔ اور اہل تشیع کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دئے۔ مسلمانوں سے متحد رہنے کی اپیل کی۔ اس جلسہ میں دو ہزار کے قریب مسلمانوں نے شرکت کی

قرارداد:۔
پاکستان میں جلد از جلد قرآنی قانون نافذ کیا جائے

حضرت مولانا عبد القیوم صاحب پوپلزئی پر قاتلانہ حملہ کی مذمت

حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی (بہاولپور) نے ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حملے کی شدید مذمت کی گئی حضرت مولانا نے فرمایا کہ اس سے پہلے بھی اس قسم کے کئی واقعات پیش آچکے ہیں چھ دیوبندی علماء کو شہید کیا جاچکا ہے اور منڈی بہاؤالدین میں حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری پر اور دسمبر ۱۹۵۶ء کو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب پر قاتلانہ حملے کئے گئے اور ابھی تک قاتلانہ حملوں کا سلسلہ برابر چلا آرہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ کسی منتظم سازش کے تحت ہو رہا ہے ہم ارباب حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کے وحشیانہ اقدامات کی شدید طور پر روک تھام کی جائے اور مجرموں کو سخت سزا دی جائے۔ بعد میں مولانا کی صحت کیلئے دعا کی گئی

محمد قاسم ناظم شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی بہاولپور ڈویژن۔

مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ہفت روزہ تبلیغی دورہ جمعیت برخوردار مولوی عبد القیوم صاحب مدرس مدرسہ عربی فیض المدارس ڈیرہ بن کلاں نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا فللہ الحمد والمنۃ۔ خصوصی ملاقاتوں کے علاوہ کوٹ علیے خان، دلہ ڈبی ... کوٹھی میں عام خطابات

بھی ہوئے لوگوں کی دلچسپی اور کام کی رفتار اگرچہ تسلی بخش ہے۔ تاہم کارکنوں کو مزید توجہ کا احساس دلایا گیا۔
ترجمان اسلام کے پرچے بھی جاری کرائے گئے۔

جمیعۃ طلبائے اسلام جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

کا ہفتہ وار اجتماع حسب سابق جامع مسجد میں ہوا۔
جس کی صدارت حضرت الحاج مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم جامعہ و امیر جمعیۃ علماء اسلام نے فرمائی۔ طلباء کے علاوہ سراج العلوم کے اساتذہ کرام و دیگر اراکین جمعیۃ اور اہالیان سرگودھا بھی شریک اجلاس تھے۔ مندرجہ ذیل طلباء نے تقریریں کیں۔
تلاوت قرآن حکیم حافظ ثناء اللہ صاحب نظم محمد سلیم صاحب تقاریر۔ (۱) مولوی شبیر احمد اختر (۲) نور محمد صاحب (۳) محمد اسمٰعیل صاحب (۴) صبغۃ اللہ صاحب (۵) فضل حق صاحب (۶) محمد نواز صاحب (۷) صاحبزادہ احمد شفیع صاحب (۸) شمس الدین برمی صاحب (۹) محمد انور صاحب (۱۰) احقر محمد رفیق انبالوی۔ کے علاوہ دیگر طلباء نے بھی تقریریں کیں۔
اجلاس کے بعد قبلہ مہتمم صاحب نے ایک تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میری بائیس سال سے یہ تمنا تھی کہ طلباء کی تقریریں سنوں۔ آج میری تمنا پوری ہوئی۔ الحمد للہ۔ طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ تقریر کا ملکہ پیدا کرے پھر فرمایا۔ دیگر مدارس سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنی آئندہ ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ تنظیم قائم کریں۔

محمد رفیق انبالوی نائب ناظم جمعیۃ طلباء اسلام

مولانا غلام محمد صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ

جمعیۃ طلبائے اسلام مدرسہ مخزن العلوم تحریر فرماتے ہیں کہ تحریک جمعیۃ میں کامیابی ہے۔ باہر کے لئے بھی کوششیں جاری ہیں فارغ اوقات میں خط و کتابت کی جاتی ہے۔ بندہ خود بستی مومن گیا تھا۔ مدرسین حضرات نے تسلی دلا کر مسرور فرمایا۔ اور وعدہ تشکیل جماعت بھی فرمایا ہے۔ ہماری غرض اصلی ترقی و کامیابی جمعیۃ علمائے اسلام ہے۔
مدارس کے ماحول میں رہتے ہوئے۔ فارغ اوقات میں اور بعد از فراغت مدارس، اغراض و مقاصد جمعیت کے ہی ہونگے۔ دیگر گذارش ہے۔ کہ جمعیت علمائے اسلام میں ... حصلہ افزائی فرماتی رہے۔ عین نوازش ہوگی۔

مولانا محمد عبد الحق صاحب امیر جمعیۃ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یونیورسٹی کی گذری مجلس مذاکرہ میں جن علماء ربانی نے حق کی آواز کو ... کیا ضلع بھر کی مساجد میں انہیں دعا خیر سے یاد کیا اور جن علماء سوء نے اسلام کی منشاء کے خلاف ... پڑھے یا بحث میں حصہ لیا ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور آخر میں ان کے لئے ہدایت اور راہِ راست پر آنے کی دعا کی گئی
نیز جمعیۃ اور ترجمان کی توسیع کے لئے تلقین کی گئی۔
(۱) مولانا غلام محمد صاحب سکنہ زمزمہ
(۲) جناب مولانا غلام محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ العلماء اسلام تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان
(۳) مولانا فتح خان صاحب مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ٹانک۔
(۴) مولانا عطاء اللہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام خطیب ٹانک۔
(۵) صوفی حمید اللہ جان ننگر پنو بازار ٹانک نے جمعیۃ کے لئے نہایت سرگرمی سے کام کیا اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔

(ادارہ) جمعیت علماء اسلام جنوبی پنجاب (ملتان)

رپورٹ ہفتہ وار اجتماع جمعیۃ علماء اسلام ملتان
ملتان۔ حسب دستور اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نے درس قرآن پاک فرمایا اور اپیل کی اسلامی نظام حکومت کے لئے ذہنوں میں انقلاب برپا کیا جاوے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر کی دنیا کو نور حقانیت سے منور کر دیا تھا اس طرز سے پاکستانی ماحول جو انتشار و مایوسی کا شکار ہو رہا ہے۔ بدل کر رکھ دیا جائے۔
(۲) ناظم اعلیٰ ضلع ملتان حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب نے جماعتی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت علماء اسلام ملک بھر میں ایسے افراد کو آئندہ الیکشن میں منتخب کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو قرآن و سنت سے واقف ہوں۔ اور مطالبہ کیا کہ اسمبلی کے ہر ممبر کو قرآن پاک اور ضروری باتوں سے واقف ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ جماعت اسلامی کے کچھ لوگوں کے اخراج پر تبصرہ فرماتے ہوئے مولانا نے خیال ظاہر فرمایا۔ کہ مودودی کو علماء کی اس تجویز کو مان لینا پڑے گا۔ کہ تمام متنازعہ امور کے لئے تمام فرقوں کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے اور مودودی صاحب کی تصانیف میں جو قابل اعتراض باتیں ہیں اسے نکال دیا جائے۔ بیگم ناہیدہ کے ناچ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ... ممکنت ...

...جمعیۃ تنظیمی سرگرمیاں

...لحزمہ ہونے کی وجہ سے تمام پاکستانیوں کے ...باعث ندامت ہے کہ مجوزہ اسلامی مملکت ...صدر مملکت کی بیگم صاحبہ ایسے خلاف شرع ...کرے جن کو شرعاً حرام قرار دیا جانا ضروری ہے ...صاحب شہیر ملتان شیخ محمد یعقوب صاحب نے ...م ...جہ پالیسی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عجیب ...ستم ہے وزیر اعظم بنتے ہی چندریگر صاحب نے ...علان کیا تھا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کوئی تبدیلی ...ہیں آئے گی حالانکہ صرف تین روز پیشتر مسلم لیگ ...مجلس عاملہ نے ڈھاکہ میں پاکستان کے لیے آزاد ...خارجہ پالیسی منظور کی تھی ری پبلکن پارٹی کے موجودہ ...طرز عمل پر کڑی تنقید کرتے ہوئے شیخ صاحب ...نے فرمایا کہ اس طرح یہ جماعت انتخاب کو نومبر ۱۹۵۸ میں گریز کر رہی ہے اور سیاسی بحران ...پیدا کر کے پاکستان کے خارجی اور داخلی وقار کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

شیخ صاحب نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ اس مہنگائی اور ناپابی کے دور میں زر مبادلہ صرف لوگوں کی ضروریات کی چیزوں کے لئے کم بتایا ہے جب کہ ثقافتی وفد جو کہ غیر ممالک میں ناچ کر کے پاکستان کی نمائندگی کرنے میں اور برسر اقتدار لیڈروں کے دوران کیلئے زر مبادلہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے

نامہ بخش فاروقی ناظم دفتر جمعیۃ علماء جنوبی پنجاب محلہ وزیر آباد

جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری کا اہم اجلاس مشاورت

مقام جامعہ رشیدیہ منٹگمری بصدارت امیر ضلع منعقد ہوا۔

اس ضلعی اجتماع میں اکاڑہ سے مولانا ضیاالدین امیر ضلع سید امیر حسین شاہ صاحب گیلانی رینالہ سے مولانا محمد اسماعیل رہیا کی محمد رمضان، عارف والہ سے مولانا محمد ابراہیم قاری محمد اسحاق مولانا عبدالقادر اور منٹگمری شہر سے مولانا عبداللہ خانصاحب چودھری عبدالقادر بی اے ناظم جمعیۃ اہلحدیث ضلع۔ علامہ غلام رسول مولانا مقبول احمد میاں عبدالحفیظ ناظم مجلس ختم نبوت اور ضلع کے اہم قصبات و مقامات و چکوک سے نمائندگان نے شرکت فرمائی۔

سب سے پہلے فاضل جالندھری ناظم اعلیٰ نے سابقہ کارروائی اور جماعتی کوائف اور جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلہ میں مفصل تبصرہ کیا۔

علامہ غلام رسول کی تجویز اور امیر جماعت کی تائید سے قرار پایا تھا کہ ضلع کا دورہ کیا جائے جس میں امیر اور ناظم اعلیٰ اور مبلغ حضرات شامل ... [illegible]

دورہ کیا گیا۔

	منتظم اجلاس
چک ۴۵ ٹی ایل برجوالہ تھانہ	حافظ عبدالحلیم صاحب
رینالہ خورد	ڈاکٹر علی شیر احمد، میاں محمد رمضان
اکاڑہ شہر و ملی ایریا	جماعت اکاڑہ
دیپالپور	سید محمود شاہ صاحب بخاری
حویلی لکھا	حکیم عبداللہ مولانا نور احمد
پاک پتن	چشتی صاحب قاری صاحب مولانا عباس
غلہ منڈی منٹگمری	جامع رشیدیہ
عارف والہ	قاری محمد اسحاق حاجی سرور
چیچہ وطنی	مولانا غلام محمد مولانا یار محمد صاحب
منٹگمری شہر و مقامات	جمعیۃ صدر

افتتاحی اجلاس میں مولانا محمد علی جالندھری نے شرکت فرمائی۔ باقی دو ہفتہ کے اجتماعات میں مندرجہ ذیل حضرات نے وقت عنایت فرمایا۔

امیر و ناظم اعلیٰ مولانا محمد عبداللہ صاحب جامعہ رشیدیہ، مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب منٹگمری مولانا عبداللہ خانصاحب خطیب بلدیہ۔ مولانا محمد اسماعیل شہید رینالہ۔ صوفی حفیظ جالندھری ان مقامات پر جماعتی تنظیم، رکن سازی، خصوصی اجتماعات اور اجلاس عام اور خطاب خاص کے انتظام ہونگے۔ منتظم حضرات نے اہتمام فرمایا۔

فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ ضلعی جمعیۃ کی طرف سے ایک پوسٹر مکمل پروگرام شائع کر کے جماعتوں کو بھیج دیا جاوے کنوینر صاحبان پہلے سے انتظامات فرمالیں۔ اس اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور طور کی گئیں تھیں

(۱) اول گندم کی گرانی پر تشویش کے اظہار کے بعد حکومت سے راشن سستا مہیا کرنے کا مطالبہ کیا گیا

(۲) دوسری قراردادیں۔

ضلع منٹگمری کے اندر ۱۲۴ دفعہ کے مسلسل نفاذ کے خلاف نہ بدت احتجاج کرتے ہوئے۔

اس کو عوام کے شہری حقوق پر ڈاکہ اور جبر و ستم کا خصوصی نشان قرار دیا گیا۔

اور مقامی حکام کے اس کے خلاف پروٹسٹ کر بعض جماعتوں کو اجازت دینے میں کر کے امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ جس کی ایک ادنیٰ مثال عارفوالہ کی ہے کہ۔

عارفوالہ میں ایک پارٹی کو ہفتہ بھر جلسہ، جلوس، لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دیدی۔ اور اس پارٹی نے ہفتہ کی بجائے دس بارہ دن قانون کی خلاف ورزی کی۔ اور شہر کی فضا کو مکدر کیا اور فرقہ وارانہ مسائل اور اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ اس پر مقامی حکام نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ مگر تعجب اور تحیر کی بات یہ ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ایک رکن و رضاکار پر مقدمہ دائر ہے کہ اس نے اذان کے بعد مسجد میں نصب شدہ لاؤڈ سپیکر پر صرف ایک منٹ یہ اعلان کر دیا کہ آج ... [illegible]

حالانکہ جمعیۃ والوں نے جلسہ میں لاؤڈ سپیکر استعمال نہیں کیا اور نہ بازاروں میں اعلان کرایا۔ بلکہ قانون کا پورا پورا احترام کیا

(۳) ایک قرارداد میں ملک میں غنڈہ گردی و اشتعال انگیزی اور فرقہ وارانہ مسائل پر مذمت کا ریزولیشن پاس کیا گیا۔

(۴) مطالبہ کیا گیا کہ "میونسپل کمیٹی منٹگمری کے انتخابات جلد از جلد کرائے جاویں۔

(۵) حق میں فلاح مسلمانان عالم بالخصوص الجزائری شہداء کے لئے دعا اور حریت پسند مجاہدوں کے لئے کامیابی کی دعا کی گئی۔ آخر میں احباب سے رکن سازی اور منظم رہنما کاراں اور اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت کیلئے اپیل کی گئی۔

ارکان جمعیۃ نے ضلعی پوسٹ کے لئے ۲۳/۸/- من دیا۔ جامعہ رشیدیہ کی طرف سے ضلع کے علماء کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا اور دعائے خیر پر اجلاس برخاست ہوا۔

فاضل رشری جالندھری مہتمم جامعہ رشیدیہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ اسلامی مذاکرہ لاہور پر اظہار کیا گیا۔ سابقہ مذاکرہ جو امریکہ میں ہو چکا ہے۔ اس کی کارروائی کو مسلمانان عالم خصوصاً مسلمانان پاکستان کے لئے کھلا ہوا چیلنج کہا گیا۔ تقریر کے دوران میں یہ الفاظ بھی آئے کہ مسلمانوں میں اگر ذرہ برابر بھی غیرت باقی ہو تو ان مغربین کو ملک سے روک دے اور مغربی تعلیم کو احتجاجی طور پر ترک کر دیں، تاکہ انکو پتہ چل جائے کہ قرآن کریم ختم نہیں ہوا اور صرف علماء تک محدود نہیں بلکہ عام لوگوں پر یہ قرآن ہر چیز سے زیادہ پیارا ہے لیکن کیا کریں۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

اور آخر میں ذیل کی قرارداد بالاتفاق پاس ہوئی مسلمانان درابن کلاں کا یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ آئندہ لاہور میں جو مجلس مذاکرہ اس میں سر ظفراللہ مرزائی اور مسٹر پرویز منکر حدیث کو دعوت نہ دی جائے۔

خادم محمد خطیب جامع مسجد درابن کلاں نائب ناظم جمعیۃ علماء تحصیل کلاچی۔

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا خصوصی اجتماع زیر صدارت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء ضلع پشاور ۲ بجے بعد از نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں منعقد ہوا۔ مولانا سید گلبادشاہ صاحب۔ امیر سرحد۔ مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب مولانا محمد حسین صاحب امیر شہر پشاور مولانا محمد اللہ ... [illegible]

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ کا دورہ،

۱۴ر جنوری ۵۸ء کو مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث نے دورہ شروع کیا۔ ۱۴ر جنوری کو رات کے وقت جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی۔ ۱۵ر جنوری کو روانہ ہو کر شیخوپورہ پہنچے جہاں امیر ضلع حضرت مولانا سید امین الحق صاحب خطیب جامع مسجد سے جماعتی ترقی کے لئے تبادلہ خیالات کیا۔ ۱۶ر جنوری کو بذریعہ موٹر لائل پور پہنچے۔ جہاں مولانا محمد صاحب مدظلہ، حضرت مفتی زین العابدین صاحب خطیب جامع مسجد، حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب اور حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گوردونانک پورہ، اکابر علماء دین سے مفصل تبادلۂ خیالات کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل جدید کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۱۹ر جنوری کو مقامی علماء کی میٹنگ میں لائل پور میں حضرت مولانا زین العابدین صاحب اور حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی کی سرپرستی میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ نے ہر طرح جمعیۃ سے تعاون، اور سرپرستی کا یقین دلایا۔

۲۰ر جنوری کو ناظم اعلیٰ لائل پور سے بذریعہ چناب روانہ ہو کر ۲۱ر جنوری کو پشاور پہنچے۔ ۲۲ر جنوری کو حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات رکن شوریٰ مرکزی کی ملاقات اور ملکی دستور پر تبادلۂ خیالات کے لئے ترنگزئی گئے۔ ۲۳ر کو روانہ ہو کر بفہ ضلع ہزارہ پہنچے۔ جہاں ۲۸ جنوری تک قیام کے بعد ضلع سبی بلوچستان کے دورہ پر براہ لاہور روانہ ہوں گے۔

مرکزی نظماء کا دورۂ سندھ

لاہور۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ اور مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ یکم فروری سے ۱۴ر فروری تک درج ذیل مقامات سندھ کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔ سندھی کارکن بھی ان حضرات کے ہمراہ ہوں گے۔

تاریخ	دن	مقام	مکتوب الیہ
یکم فروری	ہفتہ	حیدرآباد سندھ	مولانا عبدالرؤف
۲ر فروری	اتوار		
۳ر فروری	پیر	ٹھٹھہ شہر	
۴ر فروری	منگل	سجاول ضلع ٹھٹھہ	
۵ر فروری	بدھ	ٹنڈو اللہ یار	
۶ر فروری	جمعرات	میرپور خاص	مولانا حکیم محمد صالح صاحب
۷ر فروری	جمعہ	سانگھڑ	
۸ر فروری	ہفتہ	شہدادپور	مولانا عبدالعزیز صاحب
۹ر فروری	اتوار	ٹنڈو آدم	
۱۰ر فروری	پیر	نواب شاہ	
۱۱ر فروری	منگل	پڈعیدن ضلع نوابشاہ	مولانا تاج الدین نقشبندی

اس دورہ سے فراغت کے بعد سابق پنجاب کا دورہ شروع ہوگا۔

(ناظم دفتر)

ناظم مرکزیہ کی کراچی کو روانگی

لاہور ۲۱ر جنوری۔ علماء کرام اور ملک کی تمام مذہبی جماعتوں کے پُر زور احتجاج کے باوجود حکومت نے لاء کمیشن سے منکرین قرآن و حدیث کو الگ نہیں کیا۔ بلکہ ۲۵ر جنوری کو ان کا اجلاس طلب کر کے جمہوری مطالبہ کو ٹھکرا دیا ہے۔ حکومت کی اس روش کے خلاف احتجاج کرنے اور آئندہ اقدام پر غور کرنے کے لئے المجلس کراچی نے ۲۴ر جنوری کو آرام باغ میں علماء کنونشن طلب کیا ہے۔ المجلس کراچی کی دعوت پر مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ بحیثیت نمائندہ جمعیۃ علماء کنونشن میں شمولیت کے لئے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ ہفتہ بھر کراچی رہیں گے اور یکم فروری سے جناب ناظم اعلیٰ کے ہمراہ دورۂ سندھ میں شریک ہو جائیں گے احباب مطلع رہیں۔

(ناظم دفتر)

لائل پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا جدید انتخاب

لائل پور مسجد تحصیل والی میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی آمد اور تحریک پر علماء دین اور دیگر مخیر حضرات کا اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب خطیب جامع مسجد مرکزی منعقد ہوا۔ مولانا غلام غوث صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ جس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی شاخ کی حیثیت سے مقامی جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی اور بالاتفاق مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ حضرت مفتی مولانا محمد زین العابدین صاحب خطیب جامع مسجد

ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس گوردونانک پورہ۔

نائب ناظم۔ احقر عبدالغفور خطیب مسجد صدیقیہ۔ لیبر کالونی

خازن۔ حاجی عبدالغفور صاحب۔ رنگ والے ریل بازار

دوسرے نائب ناظم اور نائب امیر کی نامزدگی کا اختیار حضرت امیر کے سپرد کیا گیا۔ اور قرار پایا کہ دفتر، شہر کے وارڈوں کی تقسیم اور ضلع میں کام کرنے کا انتظام جمعیۃ کے عہدہ دار حضرات آپس کے مشورہ سے کریں۔

قرار پایا کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سے الحاق منظور کرنے کی درخواست کی جائے جلسہ ۳ ½ بجے حضرت امیر کی دعا پر ختم ہوا۔

بقیہ مکروا و مکراللہ

تو بہر حال علما ہی تھے۔ مخالفین کے زعم باطل کے علی الرغم خدا نے ان کے قلوب میں حرارت ایمانی پیدا کر کے وہ کام لے لیا۔ جو واقعی خدا کی نصرت و تائید کے بغیر ممکن نہ تھا۔ واللہ علیٰ نصرھم لقدیر

ان ہی کا جوتا ان ہی کا سر والی بات صادق آتی ہے۔ اور یہی اللہ کی خفیہ تدبیر ہے۔

سخت افسوس ہوا۔ اور ارمان دل کا دل ہی میں رہ
یہ آپ کو بھی افسوس ہو گا کہ مودودی صاحب
جدّت طرازیاں وہ اجتہاد، وہ ریچ کی رائیں
اور وہ تجدید دین و فہم قرآن کے قرآنی دعو
بیچارے پاکستانیوں ہی کو فیضیاب کرنے
وقف ہیں۔

کاش مودودی صاحب اس مجلس مذاکرہ
اپنا اجتہاد چھلنٹتے ہوئے، کبھی جہاز توڑ کر
پر ایک عورت اور مرد کو ایسے جزیرہ میں پہنچا
پھر ان کا متعہ کراتے۔ یا کانا دجال والی حدیث
افسانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشا
ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ سے غلط ثابت کر
یا قرآن کی تصریح کی ہوئی سزا رجم کو مو
مہذب زمانہ کے لئے واقعی ظلم قرار دیتے۔

یا دو جڑواں بہنوں کا ایک مرد سے نکاح
کا فتویٰ اس مجلس مذاکرہ کے ہال میں دیتے تاکہ
دنیا کے دانشور آپ کے اس اجتہاد اور تفہیم قرآن
دیتے۔ مگر افسوس کہ مودودی صاحب نے ایسا
یا نہ کرنے پر مجبور تھے۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ مودودی صا
علماء امت کو جن مسائل میں اختلاف ہے ان کی افادی
حیثیت نہیں رکھتی، اور وہ اپنے اجتہاد کی افادیت
اہمیت کا جو نقارہ پاکستان میں پیٹتے ہیں۔ اسے پور
میں پیش نہیں کر سکتے یا پیش کرنے کے قابل نہیں سمجھ
ایسے اجتہاد اور اسلام کی ایسی مدد و خدمت جو مودود
کر رہے ہیں۔ اس کا ذکر اور اس پر غور و فکر اگر مجلس مذ
ایسی بین الاقوامی میٹنگ میں نہیں ہوتا تو اور کہاں
بس سمجھ لیجئے کہ جس تجدید و تبلیغ کا ڈھونگ مودو
نے پاکستان میں رچا رکھا ہے وہ بین الاقوامی دنیا کے
نہیں۔ تو پھر پاکستان کو اس کی کیا ضرورت ہے۔ امید ہے
صاحب ٹھنڈے دل سے غور کریں گے اور بیچارے پاکس
کو آئے دن نت نئی جدّت طرازیوں میں مبتلا نہ کریں گے۔

ہمیں امید ہے اگر صالحیت (مودودیت) اس
مذاکرہ میں اپنے بال و پر نکالتی۔ تو ان کی بھی خوب آؤ بھگت
ہوتی۔ اور پوری دنیا میں رسوائی ہوتی، جس سے چھٹی
یاد آجاتا۔ اسی خوف کے سبب مودودی صاحب
اپنے نئے آلات جن سے وہ شب و روز قرآن و ا
فقہ اور تاریخ اکابر امت کو شدید مجروح کیا کر
ہیں۔ بستہ میں بند ہی رکھے۔ بند ہی لے گئے اور
اچھرہ میں واپس لے آگئے۔

خلیفہ عبدالحکیم (پاکستان) اور ڈاکٹر داؤد رہبر کے
پر بھی مجلس کے علما نے سخت گرفت کی اور صاف اع
کر دیا گیا کہ مغرب زدہ مسلمان اسلام کی تعلیمات کے
یہاں کوئی بات پیش نہیں کر سکتے اور اگر ایسا کہا گیا

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ترجمان

ترجمان اسلام

سہ روزہ

ہفت روزہ ایڈیشن

[ر]جسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ۷

سرپرست
حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ

ادارہ
غلام غوث ہزاروی
یوسف ازہر

مینیجنگ ایڈیٹر :- غازی خدا بخش

بدل اشتراک
سالانہ ... ... چھ روپے
ششماہی ... ... ساڑھے تین روپے
فی پرچہ
دو آنے (۲/)

جلد (۱) | ۲۶ – ۳۰ جون ۱۹۵۸ء مطابق ۸ – ۱۲ – ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ | شمارہ ۱۰۶ – ۱۰۷

فلسفۂ عید قرباں

از خامہ جناب شیخ التفسیر حضرت مولینا احمد علی صاحب مدظلہ
صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم (الآیہ) ترجمہ :- اللہ تعالٰی کے ہاں قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے۔ اس کے ہاں تمہارے دل کی پرہیزگاری مقبول ہے۔

ہر حکم الٰہی میں حکمت

حضرات! دنیا میں ہر عقلمند کا یہ قاعدہ ہے کہ اپنے ذہن میں ہر کام کے نفع و نقصان کا موازنہ پہلے کرتا ہے۔ جو چیز اس کے حق میں انفع ہو۔ یعنی جس کا نفع نقصان سے زیادہ ہو اُسے پسند کرتا ہے۔ جب یہ ایک ایسی ہستی کا معمول ہے جس کی عقل محدود، فہم نارسا انکشاف حالات مستقبلہ سے عاجز و بیکس ہے جس کے سارے فیصلے محض ظن و تخمین پر ہیں تو کیا اس عالم الغیب والشہادۃ قادر مطلق، فعال لما یرید کا یہ دستور العمل نہیں ہونا چاہیئے؟ وہ تو حکیم علی الاطلاق ہے۔ اس کا کوئی کام اور کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔

حکم قربانی

اصل سابق کے مطابق حکم قربانی بھی حکمت سے خالی نہیں ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض افراد اس حکمت کو نہ سمجھیں اور بے سوچے سمجھے تعمیل حکم کر دیں۔

قربانی کی ابتداء

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ نسل انسانی کا بیج جب سے سطح دنیا پر بویا گیا ہے۔ اسی وقت سے یہ رسم قائم ہوئی ہے۔ واتل علیہم نبا ابنی ادم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدہما ولم یتقبل من الاخر۔ الآیہ (ترجمہ) ان لوگوں کو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا واقعی قصہ سنا دے۔ ان دونوں نے قربانی کی۔ پھر ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی۔

ابراہیمی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے (حضرت اسماعیلؑ) کو ذبح کر رہا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے خواب الہام الٰہی ہوتے ہیں۔ اس لئے اس خواب کو حکم الٰہی سمجھ کر بیٹے سے استصواب فرمایا۔ بیٹے نے عرض کی۔ اللہ تعالٰی کے حکم کی تعمیل کیجئے۔ مجھے خدا تعالٰی کے فضل سے صابر پائیں گے اس گفتگو کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام صاحبزادے کو ذبح کرنے کی غرض سے لے گئے۔ جب ذبح کرنے کے لئے بیٹے کو لٹایا اس وقت اللہ تعالٰی کی طرف سے آواز آئی۔ اے ابراہیم (علیہ السلام) تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ اور اللہ تعالٰی نے بیٹے کے عوض ایک مینڈھا عطا فرمایا۔ جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا۔

ابراہیمی قربانی کے نتائج

۱۔ جب حصول رضاء الٰہی کے [illegible] تیار ہو گئے تو اپنی جان قربان کرنے میں انہیں بطریق اولٰی کوئی دریغ نہ تھا

۲۔ جب جان اور اولاد قربان کرنے کے لئے تیار تھے تو مال قربان کر کے خدا تعالٰی کو راضی کرنے میں انہیں کیا عذر ہو گا۔

۳۔ جب ان کے ہاں جان، اولاد اور مال رضاء الٰہی کے مقابلے میں کوئی چیز نہ تھا تو وہاں حب وطن محبت الٰہی کا کب مقابلہ کر سکتی تھی

۴۔ جب اللہ تعالٰی کی رضا حاصل کرنے میں جان اولاد کی پروا نہیں کرتے تو اعزہ و اقرباء کے تعلقات انہیں دروازہ الٰہی سے کب ہٹا سکتے ہیں۔

۵۔ جب ان کی جان، اولاد اور اعزہ و اقرباء اس دیتیم (رضاء الٰہی) پر قربان ہو چکے ہیں تو حب بقیہ احباب دنیا انہیں کب یاد الٰہی سے غافل کر سکتی ہے۔

۶۔ جب رضاء الٰہی انہیں جان اور اولاد سے زیادہ عزیز ہے۔ تو کوئی تجارت، زراعت یا صنعت و حرفت ان کا دل کب لبھا سکتی ہے؟

تجدید ملت ابراہیمی

سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام دراصل ملت ابراہیمی کے مجدد ہیں وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبٰکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراہیم ھو سمٰکم المسلمین (سورہ حج رکوع منا پارہ ۱۷)

ترجمہ :- اور اللہ کے کام میں خوب کوشش کیا کرو جیسا کہ کوشش کرنے کا حق ہے۔ اس نے تم کو (اور امتوں سے) ممتاز فرمایا اور اس نے تم پر دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی۔ تم اپنے باپ ابراہیم کی (اس) ملت پر (ہمیشہ) قائم رہو اس (اللہ) نے تمہارا لقب مسلمان رکھا ہے۔

ابراہیمی قربانی کی تازہ یاد

چونکہ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین بنیاد ابراہیمی پر قصر شریعت محمدی تعمیر کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے آپ نے بھی اپنی امت کو حصول رضاء الٰہی کی خاطر قربانی کی یاد تازہ کرائی۔ تاکہ امت محمدیہ کے ہر فرد سے ابراہیمی خوشبو آئے اور ہر کلمہ گو کا نور ایمان ابراہیمی نور سے مشابہ ہو جائے۔

تنبیہ :- مسلمانوں کا فرض ہے کہ قربانی کرتے وقت جذبات ابراہیمی کا خیال رکھیں۔ دل کے انہی پاکیزہ جذبات کا نام تقویٰ ہے۔ جو اللہ تعالٰی کے ہاں محبوب و مقبول ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔

ترجمہ :- اللہ تعالٰی کے ہاں قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے۔ اس کے ہاں (اس) تقویٰ کی قدر و قیمت ہے (جو قربانی کرنے والے کے دل میں حاصل ہوتا ہے۔

بیک کرشمہ دو کار

بفضلہ تعالٰی امت محمدیہ دعوے سے کہہ سکتی ہے۔ کہ شریعت محمدیہ کے ہر حکم میں دین و دنیا، دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ ادھر خدا تعالٰی راضی ہو جاتا ہے تو ادھر دنیا سنور جاتی ہے۔ ادھر آخرت کی نجات کا سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے۔ تو ادھر دنیا کی ذلتوں سے انسان رہائی پا جاتا ہے۔

فلسفۂ عید قرباں پیغام فتح اسلام

اگر مسلمان عید قرباں کو جذبات ابراہیمی کی تازہ یاد قرار دیں اور ہر سال شمع رضاء الٰہی پر پروانہ وار قربان ہونے کے لئے دل و جان (ظاہر و باطن) سے تیار رہیں تو مالک الملک ذوالجلال والاکرام عز اسمہ وجل مجدہ ان کی پشت پناہ ہو گا۔ پھر ایسے سرفروش فدائیان اسلام کی جماعت جس میدان میں قدم رکھے گی۔ خدا تعالٰی ان کی حمایت کے لئے زمین و آسمان کے

غازی خدا بخش پرنٹر و پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع ہوا۔

سکر بھیو دے گا۔ پھر یہ دنیا میں چالیس کروڑ نہیں۔ چالیس سو بھی ہوں گے۔ تو ہر میدان میں فتح و نصرت کا سہرا انہیں کے سر ہو گا دنیا میں کوئی قوم ان کے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکے گی۔ جو قوم مقابلہ میں آئے گی منہ کی کھا کر جائے گی۔

رازِ فتح

اگر اصول مذہب سے قطع نظر کر لی جائے تو بھی عقلا دنیا کے ہاں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ وحدت میں قوت اور انتشار میں ضعف لازمی ہے۔ مثلاً کچے سوت کی تاریں علیحدہ علیحدہ ہوں تو دو برس کا بچہ ایک ایک کو لیکر ٹکڑے کر سکتا ہے۔ لیکن انہیں میں وحدت پیدا ہو جائے تو ایک طاقتور جوان بھی کپڑے کے ایک گز کو کھینچ کر دو ٹکڑے نہیں کر سکتا۔ یا مثلاً اینٹیں بکھری ہوئی ہیں۔ تو ان میں کوئی طاقت نہیں۔ اگر آپس میں مل کر کھڑی ہو جائیں تو مضبوط قلعہ بن جاتا ہے۔ بعینہٖ اسلام اپنے متبعین کو ایک رشتہ وحدت میں پرو دیتا ہے اور وہ رشتہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان چینی ہوں یا روسی۔ ہندوستانی ہوں یا جاپانی۔ امریکی ہوں یا افریقی۔ ترکی ہوں یا عربی۔ پاکستانی ہوں یا ایرانی۔

ان سب کا

(۱) خدا ایک ہے۔ رحمٰن عز اسمہٗ و جل مجدہ

(۲) رسول ایک ہے۔ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) مذہب ایک ہے۔ اسلام

(۴) دستور العمل ایک ہے۔ قرآن

(۵) مرکز (سنٹر) ایک ہے۔ بیت اللہ الحرام

الحاصل

حاصل یہ ہے کہ اسلام نے رنگ و روپ۔ نسل و قوم، وطن و ملت کے تمام امتیازات مٹا دیے ہیں۔ کالے اور گورے یہودی۔ نصرانی اور مجوسی سب کو انما المومنون اخوۃ (مومن آپس میں سب بھائی ہیں) اور ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (ترجمہ) اللہ تعالےٰ کے ہاں سب سے زیادہ معزز تم میں سے سب سے زیادہ (اللہ سے) ڈرنے والا ہے کا سبق پڑھا دیا ہے۔

یہی وہ راز تھا۔ جس نے مٹھی بھر مسلمانوں کو دنیا کا سرتاج بنایا۔ اعداء (دشمنان) اسلام کو گرویدہ اسلام کر دکھایا — یھدی من یشاء الی صراط مستقیم وما علینا الا البلاغ۔

کفار کی ناکامی کا سبب

اعداء اسلام میں اصولاً بجائے وحدت کے انتشار ہے جس کا لازمی نتیجہ ناکامی و نامرادی ہونا چاہیے۔ ان کے ہاں برہمن اور شودر کبھی ہم پیالہ ہی نہیں ہو سکتے۔ عیسائیوں میں اینگلو انڈین اور یورپین کا مرتبہ ایک نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان کے ہندو آزادی کی صدا کرتے وقت مادرِ وطن کو نصب العین بناتے ہیں۔ تو جرمنی فقط جرمن کی آزادی کا خواہاں نظر آتا ہے اور انگریز انگلینڈ کا دلدادہ دکھائی دیتا ہے۔ تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتیٰ ذالک بانھم قوم لا یعقلون سورہ حشر پارہ ۲۸

(ترجمہ) تو ان (کافروں) کو آپس میں متحد خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے دل ایک دوسرے سے مختلف ہیں ان میں اختلاف

اس لئے ہے کہ یہ بیوقوف ہیں۔

اظہار افسوس

ہائے افسوس، صد افسوس۔ آج دنیا میں الٹا نقشہ نظر آرہا ہے۔ جن کی گھٹی میں وحدت تھی، وہ انتشار میں سرشار ہیں۔ اور جن کی ناکامی و نامرادی کا اعلان لوح محفوظ سے آچکا تھا وان اللہ موھن کید الکافرین (سورہ انفال پارہ ۹ رکوع ۲) ترجمہ:-

اور یہ کہ اللہ تعالےٰ کو کافروں کی تدبیر کا کمزور کرنا تھا وہ آج سر بر آرائے وحدت نظر آتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے

کہ نام سے کام نہیں چلتا۔ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے۔ ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الیٰ الوانکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔

ترجمہ:- بیشک اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور رنگوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور کاموں کو دیکھتا ہے۔ (انتہیٰ)

جب عموماً مسلمانوں نے رشتہ وحدت کو عملاً چھوڑ کر اشاعت توحید اور اتباع سنت سے منہ موڑا۔ تب اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت کا ہاتھ ان کے سروں سے اٹھا لیا۔ عزت و رفعت برباد گئی ذلت و نکبت چھا گئی وما ظلمھم اللہ ولٰکن کانوا انفسھم یظلمون (سورہ آل عمران رکوع ۱۲ پارہ ۴)

ترجمہ:- اور اللہ تعالےٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ لیکن وہ خود ہی اپنے آپ کو ضرر پہنچا رہے ہیں۔

آخری عرضداشت

اگر آج [illegible] بھولے ہوئے سبق وحدت کو پھر یاد کر لیں حصول [illegible] حکومت [illegible] کے لئے آمادہ ہو جائیں، تو مالک الملک ذو الجلال [illegible] ان کی پشت پناہی کے لئے ہر میدان میں اترنے پر تیار ہے۔ ان کی ذلت کو عزت پستی کو سرفرازی سے بدلنے کے لئے حاضر ہے۔ ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم وکان اللہ شاکرا علیما (سورہ نساء رکوع ۱۷ پارہ پانچواں)

ترجمہ:- اگر تم شکر گذار بن جاؤ اور اللہ تعالےٰ کی باتوں کو مان جاؤ۔ تو اسے تمہارے عذاب دینے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالےٰ قدر دان جاننے والا ہے۔ انتہیٰ

اعلان بیزاری

بذریعہ اعلان ہذا ہر خاص و عام کو بالعموم اور باشندگان ضلع جیکب آباد کو بالخصوص اطلاع دی جاتی ہے کہ عبدالرحمن ولد عیسو ذات ساوند جو کہ میرا عزیز ہے۔ مگر اس کی بدچلنی کی وجہ سے میں نے سارے تعلقات اس سے ختم کر دیے ہیں اور اس سے کلی بیزاری اختیار کر لی ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب میری وجہ سے اس کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار نہ کرے۔ ورنہ مجھ پر کسی قسم کی ذمہ داری عائد نہ ہو گی۔

مولوی نظر محمد مدرس مدرسہ مفتاح العلوم
و امیر جمعیتہ علماء اسلام سردار آباد
تعلقہ کندکوٹ
ضلع جیکب آباد

تشکیل جماعت

مندرجہ ذیل مقامات پر جمعیتہ علمائے اسلام کی جماعتی تشکیل کر کے حسب دستور عہدہ داران کا انتخاب

گارٹو تاجک میں جمعیتہ کا قیام

گارٹو تاجک تپہ بائزئی ضلع پشاور میں زیر صدارت مولانا میاں محمد جان صاحب جلاس ہوا جس میں مندرجہ جمعیتہ علماء اسلام عمل میں آئی۔

امیر — مولوی جان صاحب

نائب امیر ۱ — مولوی نور الحق صاحب

نائب امیر ۲ — زکریا خاں صاحب

ناظم اعلےٰ — میاں محمود شاہ صاحب

نائب ناظم ۱ — رستم خاں ۲ امیر عالم خا

خازن — حاجی خان محمد صاحب

اجلاس میں حکومت کی عائد کردہ پابندیوں کے خلاف

ڈھیری - ضلع پشاور

امیر — مولانا محمد صدیق صاحب

نائب امیر ۱ — مولانا غلام اسحاق صاحب

نائب امیر ۲ — حاجی فرید خاں صاحب

ناظم اعلےٰ — مولوی عبدالوہاب صاحب

نائب ناظم — محمد اکبر صاحب

خازن و ناظم نشریات — نور حسن صاحب

نوشہرہ صدر

نوشہرہ صدر میں جمعیتہ طلباء کا قیام عمل میں آچکا ہے فی الحال بیس ۲۰ ارکان شمولیت کر چکے ہیں۔ عہدیداران ذیل ہیں:-

امیر — جناب عبدالرحمن صاحب مقتبس

نائب امیر — خادم حسین صاحب خادم

ناظم اعلےٰ — عبدالرحمن صدیقی

ناظم — رفیع الدین بے باک

احمد پور شرقیہ

نوجوانان اسلام احمد پور شرقیہ کا اجلاس منعقد ہوا جمعیتہ العلماء اسلام کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور حسب ذیل عارضی انتخاب کیا گیا۔

امیر — حضرت مولانا سلیم اختر صاحب

ناظم — حافظ معراج احمد قاسمی

علاقہ ددلے میں جمعیتہ کا قیام

گذشتہ ہفتہ حضرت مولانا عوض محمد صاحب نے مع چند مستونگ کا دورہ کیا۔ علاقہ ددلے تحصیل مستونگ۔ قلات علماء اسلام کی تشکیل کی گئی اور مندرجہ ذیل حضرات عہدہ

امیر — مولانا عبدالواحد صاحب۔

نائب امیر — مولانا عبدالستار صاحب

ناظم اعلےٰ — مولانا محمد یوسف صاحب

نائب ناظم — مولوی حضور بخش صاحب

خازن — حاجی خدا بخش صاحب

جماعتی سرگرمیاں

مرکزی رہنمایان جمعیۃ کا انتخابی دورہ

مرکزی رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ایک وفد بسلسلہ انتخابی مہم دورہ بہاولپور و سندھ پر روانہ ہو رہا ہے۔ جو ملکی حالات پر تبصرہ، مقاصد جمعیۃ کی اشاعت اور انتخابی منشور جمعیۃ کی وضاحت فرمائیں گے۔ علاقہ بھر کے مسلمانوں اور متعلقہ ماتحت جمعیتوں کے ذمہ داران حضرات اس دورہ کو کامیاب بنانے میں پوری سرگرمی دکھائیں، اس وفد میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ صدر مرکزیہ، استاذ العلماء حضرت مولانا شمس الحق افغانی، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم مرکزیہ، علامہ خالد محمود صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ شمالی پنجاب اور حضرت مولانا محمد عبد الله صاحب قاسمی ناظم مرکزیہ شامل ہوں گے۔

نوٹ، حضرت صدر مرکزیہ صرف خانپور، سکھر، جیکب آباد اور حیدرآباد کے اجتماعات میں شمولیت فرمائیں گے۔

۴-۵-۶ جولائی — خانپور ضلع رحیم یار خاں سہ روزہ کانفرنس۔

۷-۸-۹-۱۰ جولائی — ضلع رحیم یار خاں و ضلع سکھر کے چند مقامات حسب ارشاد مولانا درخواستی صاحب

۱۱-۱۲ جولائی — سکھر۔ دو روزہ کانفرنس

۱۳ جولائی — جیکب آباد

۱۴-۱۵ جولائی — حیدرآباد

۱۷ جولائی — ڈگری ضلع میرپور خاص

۱۹ جولائی — نواب شاہ

۲۰ جولائی — نیرا پیر سس

۲۱ جولائی — کنڈکوٹ

کرنل ناصر کو مبارکباد

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام دفتر مجلس ختم نبوت میں ہوڈکین روڈ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک عظیم اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبد الرحیم صاحب اشعر اور مولانا محمد اسحاق سلیمی نے جماعتی کارکردگی اور جمال عبد الناصر کے اس اقدام پر کہ اس نے مرزائیوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے، اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم اجتماع ختم نبوت کے باغی قادیانیوں کو مرتد اور خلاف قانون جماعت قرار دینے پر کرنل جمال عبد الناصر صدر جمہوریہ مصر و شام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے کیونکہ ان کا یہ کارنامہ ایک عظیم دینی خدمت اور سعادت ہے۔ جو الله تعالیٰ نے ۵۸ سال کے عرصہ میں صرف انہی کے نصیب کی ہے۔

نیز یہ اجتماع عظیم حکومت جمہوریہ اسلامیہ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی مرزائیوں کو مرتد اور خلاف قانون جماعت قرار دے کر اسلام اور پاکستان کی حفاظت کا بندوبست کرے۔

پاکستان مصر کی تقلید کرے

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا اجلاس [illegible] جس کی صدارت حافظ محمد شریف صاحب نے فرمائی۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب سرگودھوی اور حضرت مولانا عبد الحی صاحب مدظلہ العالی نے تقاریر فرمائیں۔ دونوں حضرات نے عوام کو آسمبلی میں صحیح نمائندے چن کر اسمبلی میں بھیجنے کی تلقین کی۔ حاضری اجلاس کافی تھی۔ ذیل کی قرارداد جو حکیم حاجی حبیب احمد صاحب قریشی صدیقی کی طرف سے پیش کی گئی باتفاق رائے منظور ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام اور تنظیم اہل سنت والجماعت سرگودھا کا یہ اجلاس عرب ممالک کا از حد شکریہ ادا کرتا ہے اور نہایت مسرت سے مبارکباد پیش کرتا ہے کہ مرزائی فرقہ کو غیر مسلم قرار دے کر عالم اسلام پر زبردست احسان کیا ہے کہ آئندہ یہ مسلم ممالک میں تبلیغ نہیں کر سکیں گے۔

اور یہ اجلاس اپنی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی اسلامی سلطنت ہوتے ہوئے عرب ممالک کی تقلید کرے۔

امیر جماعت حضرت مولانا محمد سعید صاحب کی دعا پر اختتام ہوا۔

حاجی فقیر اخان مرحوم کو ایصال ثواب

دار العلوم عربی کنڈ خیل ضلع پشاور میں [illegible] شیخ الحدیث کی صدارت میں تعزیتی جلسہ ہوا۔ اور ختم پاک [illegible] کیا۔ حکومت سے علماء پر پابندیاں ہٹانے کے لئے مطالبہ بھی کیا گیا۔

کلورکوٹ میں تحفظ ختم نبوت کا جلسہ

کلورکوٹ ضلع میانوالی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت مولانا قاری سراج الدین صاحب منعقد ہوا۔ حکیم حافظ محمد ادریس صاحب، صوفی غلام محمد صاحب کپتان، حکیم محمد عبید الله صاحب، حضرت مولانا محمد رمضان صاحب اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب مبلغ نے تقریریں کیں۔ اجلاس میں صدر جمہوریہ عرب جمال عبد الناصر کو مبارکباد دی گئی کہ انہوں نے مرزائیوں کو خلاف قانون جماعت قرار دے کر بہترین نمونہ عمل پیش کیا۔

گوٹھ کندھر میں جمعیۃ کا قیام

گوٹھ کندھر تعلقہ گڑھی یاسین ضلع سکھر میں جلسہ منعقد ہوا۔ طعام قیام لاؤڈ سپیکر وغیرہ کے انتظامات جناب محمد عمر صاحب و محمد یعقوب خاں کی طرف سے [illegible] گئے تھے۔ جلسہ میں جناب سید ابو المنیر امروٹی و مولانا محمد عبد المجید صاحب جتوئی و مولانا محمد اسمٰعیل صاحب و مولانا محمد عظیم صاحب نے شرکت کی جلسہ کے حاضرین کو جناب سید ابو المنیر امروٹی ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے واقف کیا۔ جس کا حاضرین پر گہرا اثر ہوا۔ مزید علماء حضرات نے تائید فرمائی اور یہاں جمعیۃ علماء اسلام کی ابتدائی برانچ قائم کی گئی۔ جناب مولانا قاضی درویش محمد صاحب امیر، محمد عمر صاحب ناظم۔ اور عبد الواحد صاحب خازن منتخب ہوئے۔

گوٹھ [illegible] میں جمعیۃ کا قیام

گوٹھ [illegible] میں جمعیۃ [illegible] جلسہ منعقد ہوا۔ [illegible] صاحب کی صدارت میں [illegible] مولانا عبد المجید صاحب جتوئی و مولانا محمد صاحب [illegible] کی جناب ناظم اعلیٰ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو واقف کیا اور دیگر علماء کرام نے نہایت [illegible] گوہر افشانی ہوئی۔ اور جناب حاجی [illegible] صاحب امیر، [illegible] ناظم بنائے گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام مستونگ قلات بلوچستان

اکابر ملت کا دورہ — حضرت مولانا [illegible] صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مستونگ، حضرت مولانا [illegible] صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مستونگ، حضرت شیخ طریقت [illegible] حضرت مولانا [illegible] صاحب و دیگر ارکان جمعیۃ علماء اسلام مدرسہ [illegible] کے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ مدرسہ کے مہتمم حضرت مولانا سید محمد یعقوب صاحب نے [illegible] کے طعام و قیام کا انتظام فرمایا تھا۔ معزز حضرات نے تقریریں فرمائیں۔ علاقہ بھر کے عوام جمعیۃ علماء اسلام میں شریک ہو گئے۔

دو دن کے بعد یہ معزز وفد [illegible] سے پچاس میل دور نوشکی پہنچا اور جمعیۃ علماء اسلام نوشکی کی مندرجہ ذیل تشکیل ہوئی۔

امیر — حضرت مولانا محمد افضل صاحب فاضل دیوبند مہتمم [illegible] نوشکی، نائب امیر — (۱) حضرت مولانا حاجی صالح محمد صاحب (۲) حضرت مولانا سید تیمور شاہ صاحب

ناظم اعلیٰ — حضرت مولانا عبد المجید صاحب خطیب جامع مسجد سردار دوست محمد خان نوشکی۔ نائب ناظم — (۱) حضرت مولانا محمد بہادر خاں صاحب (۲) حضرت مولانا محمد اکبر صاحب

خازن — جناب سید تاج محمد صاحب۔

بڑی تعداد میں امراء و عوام نے جمعیۃ میں شرکت فرمائی۔

ضلعی مبلغ کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے مولانا مطیع الرحمان صاحب فاضل سراج العلوم و مولوی فاضل کو ضلعی مبلغ مقرر کر دیا ہے۔ ضلعی حضرات و دیگر حضرات دفتر کے پتہ پر مولانا صاحب کے پروگرام دریافت کریں۔ (محمد صادق دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

مبلغین کی پیشکش

حسب فیصلہ مرکزی مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان جن حضرات نے مدارس عربیہ یا انفرادی طور سے جمعیۃ علماء اسلام کی امداد کے سلسلہ میں اپنے خرچ پر مبلغین کی پیشکش فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

(۱) مدرسہ مخزن العلوم خانپور ضلع رحیم یار خاں — مولانا عبد الشکور صاحب اور مولانا سراج احمد صاحب از طرف حضرت مولانا درخواستی مدظلہ

(۲) مدرسہ سراج العلوم سرگودہا	مولانا قاری عبدالرحمان صاحب مولانا قاری عبدالسمیع صاحب از طرف مفتی محمد شفیع صاحب
(۳) مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم	مولانا عبدالرشید صاحب
(۴) جامعہ رشیدیہ منٹگمری	مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی
(۵) دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور	منجانب مہتمم صاحب
(۶) مدرسہ انوار العلوم سکھر	مولوی محمد انور صاحب ابن مولانا شیر محمد صاحب مہتمم مدرسہ
(۷) مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	منجانب مولانا عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ
(۸) مدرسہ صادقیہ منچن آباد ضلع بہاولنگر	مولانا شیر محمد صاحب بزداری منجانب مہتمم مدرسہ ہذا۔

انصار الاسلام رضاکاران جمعیۃ صوبہ سندھ متوجہ ہوں

مورخہ ۱۱-۱۲ جولائی ۱۹۵۸ء زیر صدارت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزیہ سکھر میں دو روزہ صوبائی جمعیۃ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں صدر محترم کے علاوہ دیگر اکابر جمعیۃ اور نمائندگان مجلس شوریٰ صوبائی جمعیۃ شمولیت فرمائیں گے۔ لہٰذا اضلاع سکھر۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ، دادو، حیدرآباد میرپور خاص۔ نواب شاہ۔ سانگھڑ اور خیرپور میرس میں سے ہر ضلعی جمعیۃ اپنے خرچ پر کم از کم دس رضاکار باوردی (خاکی پاجامہ۔ خاکی قمیص اور سنگترئی ٹوپی) بتاریخ ۱۰ جولائی تک سکھر بھیج دے۔ ہر دستہ کے ہمراہ جمعیۃ کا مخطط جھنڈا بھی ہو۔ تاکہ صوبائی تنظیم رضاکاران کے ساتھ ساتھ مشاق رضاکاروں کی موجودگی سے دیگر حضرات کیلئے ترغیب وتحریص کا موجب ہو۔

(نوٹ) مورخہ ۱۲ جولائی بوقت ۸ بجے صبح ارکان مجلس شوریٰ جمعیۃ صوبہ سندھ کی میٹنگ ہوگی۔ صوبائی دفتر سکھر سے دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا تمام ارکان حضرات ضرور بالضرور شامل اجتماع ہوں۔

(محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ ناظم مرکزیہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا پروگرام وسیع کیا جائے

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سرگودہا کا ہفتہ وار اجلاس جامعہ عربیہ سراج العلوم کے کمرہ دارالحدیث میں منعقد ہوا جس میں مجلس شوریٰ کے ممبران کے علاوہ معززین شہر و رئیس اعظم سرگودہا جناب میاں خان محمد صاحب کاہیار نے شرکت فرمائی

جناب قبلہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا، کہ اب تیزی سے کام کرنے کا وقت آگیا۔ ہر شخص جمعیۃ علماء اسلام کا ہر جگہ چرچا کرے۔ اور کارکنوں سے فرمایا کہ ہر ذمہ دار شخص اپنی اپنی برادریوں سے بات کرکے دو ہفتے کے اندر رپورٹ پیش کرے۔ تاکہ ضلعی انتخابی بورڈ بنایا جاسکے۔ کارکنوں نے اس بات کا مفتی صاحب سے وعدہ کیا کہ ہم انشاء اللہ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنی جان و مال پیش کریں گے۔ اور ہر طرح سے تعاون کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور ۲۶ جون کو ہونے والے جلسہ عام کی تیاری شروع کر دی۔ مفتی صاحب کی اپیل پر ڈیڑھ سو روپیہ جلسہ کیلئے ہنگامی چندہ ہوا۔

انصار الاسلام رضاکاران جمعیۃ حلقہ جنوبی پنجاب متوجہ ہوں

مورخہ ۴-۵-۶ جولائی ۱۹۵۸ء زیر صدارت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزیہ سہ روزہ صوبائی جمعیۃ کانفرنس بمقام خان پور ضلع رحیم یار خاں منعقد ہو رہی ہے جس میں جناب صدر محترم کے علاوہ دیگر مرکزی رہنما اور نمائندگان مجلس شوریٰ جمعیۃ صوبہ جنوبی پنجاب بھی شمولیت فرما رہے ہیں۔ لہٰذا اضلاع ملتان مظفرگڑھ۔ بہاولنگر۔ رحیم یار خاں اور شہر منٹگمری، لائل پور، جھنگ بہاولپور، اور حاصل پور منڈی میں سے ہر ضلعی اور شہری جمعیۃ اپنے خرچ پر کم از کم دس رضاکار باوردی (خاکی پاجامہ، خاکی قمیص اور سنگترئی ٹوپی) بتاریخ ۳ جولائی تک خان پور بھیج دے۔ ہر دستہ کے ہمراہ جمعیۃ کا مخطط جھنڈا بھی ہو۔ تاکہ صوبائی نظام انصار الاسلام کی تشکیل ہو سکے۔ اور مشاق رضاکاروں کی موجودگی دیگر حضرات کے لئے ترغیب وتحریص کا موجب ثابت ہو۔ اس صوبائی کانفرنس کا اہتمام حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی پنجاب فرما رہے ہیں۔

(نوٹ) ۶ جولائی بوقت ۸ بجے صبح عیدگاہ خان پور میں ارکان مجلس شوریٰ صوبہ جنوبی پنجاب کی میٹنگ ہوگی۔ صوبائی دفتر ملتان سے دعوت نامے جاری کر دیے گئے ہیں۔ لہٰذا سب ارکان حضرات ضرور بالضرور شامل ہوں۔

(محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ، ناظم مرکزیہ)

طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ کیلئے متحد ہو جایئے

میلسی [illegible] میں جمعیۃ العلماء اسلام اجتماعی صورت کا ایک عظیم [illegible] حافظ غلام مرتضےٰ صاحب ہوا جس میں حضرت [illegible] الواحد عابد میلسی نے خطبہ مسنونہ کے بعد حاضرین کو جماعت کا نظم ونسق بتایا اور کہا کہ آج وقت ایسا آگیا ہے کہ ہم تمام مرد در [illegible] ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور ان طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کریں جو اسلامی قانون کے مخالف ہوں اگر آج ہم نے کروٹ نہ لی، پہلو نہ بدلا، بیدار نہ ہوئے تو ہمیشہ کے لئے کچلے جائیں گے۔ آؤ ان علماء کرام کا ساتھ دے کر آرام سے زندگی بسر کریں۔ بعد میں حضرت مولانا عبدالحی صاحب ملتان والے نے جماعت کا پروگرام بتایا۔ اور عوام کی موجودہ سیاست کی طرف توجہ دلائی۔

مولانا کے بعد قاری محمد شفیع صاحب سرگودھوی نے فرمایا ہمارے ارباب اقتدار ہوائی گھوڑوں پر سوار رہنے والے عوام کا خیال کب رکھ سکتے ہیں۔ ان کو اپنے عیش وعشرت سے فرصت نہیں ملتی کل جو قاتل تھے۔ آج مخبر اور منصف ہیں۔ فرمایا آپ نے تمام وزارتیں دیکھیں، مسلم لیگ، عوامی لیگ، ری پبلکن پارٹی، نے جو وعدے کئے۔ وہ ایک بھی پورے نہیں کئے۔ اب تم علماء کرام کا ساتھ دو۔ تاکہ قرآن کا آئین چل سکے۔

قاری صاحب کے بعد جناب صوفی محمد عظیم صاحب میلسی نے تائید فرمائی کہ ان علماء کرام کی قربانیوں کے صدقے سے ہم کو پاکستان حاصل ہوا یہ علماء کرام ہیں کہ ہر آنے والے خطرات سے ہم کو آگاہ کرتے ہیں۔ اس لئے علماء کا ساتھ دینا ضروری ہے۔ جلسہ نعرہ ہائے سے بخیریت ختم ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سرگودہا کا ہفتہ وار ...

جامعہ عربیہ سراج العلوم کے کمرہ دارالحدیث میں جمعیۃ ... سرگودہا کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مجلس شوریٰ کے ممبران ... معززین شہر و رئیس اعظم سرگودہا جناب میاں خان محمد صاحب ... نے شرکت فرمائی۔

جناب قبلہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر ... اسلام شمالی پنجاب نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ... سے کام کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ہر شخص جمعیۃ علماء اسلام ... جگہ چرچا کرے۔ اور کارکنوں سے فرمایا کہ ہر ذمہ دار شخص ... برادریوں سے بات کرکے دو ہفتے کے اندر رپورٹ پیش ... ضلعی انتخابی بورڈ بنایا جاسکے۔

کارکنوں نے اس بات کا مفتی صاحب سے وعدہ ... انشاء اللہ تعالیٰ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنی ... کو پیش کریں گے اور ہر طرح سے تعاون کے لئے ہر وقت ... ہیں۔ اور مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۸ء کو ہونے والے جلسہ ... شروع کر دی۔ اس وقت مفتی صاحب کی اپیل پر ڈیڑھ ... جلسہ کے لئے ہنگامی چندہ ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام رستم کی طرف سے زبردست جلسہ

جمعیۃ علماء اسلام رستم تعلقہ شکارپور ضلع سکھر ... مورخہ ۸ جون ۱۹۵۸ء اتوار کی رات زبردست جلسہ منعقد ... حضرت مولانا محمد عبدالکریم صاحب چشتی امیر جمعیۃ ضلع ... ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ جمعیۃ علماء ... عبدالمجید صاحب، مولانا عبدالغفور صاحب و مولانا ... وغیرہم نے شرکت کی جلسہ کی صدارت کے فرائض ناظم ... سندھ نے فرمائی۔ جلسہ کو جناب چشتی صاحب نے خطاب ... جناب صدر جلسہ نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد ... ہوئے عوام کو جمعیۃ کی طرف دعوت دی۔ بعدہٗ مولانا ... صاحب و مولانا محمد انور صاحب، مولانا حافظ عبدالمجید ... نے تقاریر فرمائیں اور اہم قرارداد پاس ہوئے۔

ناظم جنوبی پنجاب کا دورہ ضلع ملتان

شیخ محمد یعقوب ناظم جنوبی پنجاب جمعیۃ علماء ... انتخابی حلقہ نمبر ۱ ضلع ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام ... پوزیشن کا جائزہ لینے کے لئے دورہ کیا۔ کہروڑ پکہ کے ... و دیگر حضرات سے مشورہ کیا گیا

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکہ نے انتخابی مہم شروع ... اور حلقہ میں کام شروع کیا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد ... خطیب شاہی مسجد و امیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکہ ... کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔

ضلع ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام نے صوبائی اور ... سے الیکشن میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ عنقریب ضلع ... بورڈ کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

ادارہ ترجمان اسلام کی طرف سے تمام قار[ئین] کرام کی خدمت میں عید الاضحیٰ پر ہدیہ مبارک[باد]

جلد ۱ | ۶ر۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۷ر۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء موافق ۱۴ر۱۸ چیت ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۲ | ۸۰-۸۱

لمعات

(ابو الوقت ناسوتی)

...ے کے مکانوں میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگباری کرنیوالے

...فاطمہ جناح کے پیغام کا ایک حصہ:۔

میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکی ہوں کہ ایک خفیہ ہاتھ ہے جو ملک کی سیاسی گاڑی کے رستے میں روڑے اٹکا رہا ہے اور آپ کو اپنی پیاری منزل پر پہنچنے سے روکے ہوئے ہے۔ یہ آپ کا کام ہے کہ اسے پہچانیں اور اسے اپنی راہ سے ہٹائیں ہمارے ملک میں عوامی زندگی نے کوتاہیوں اور خرابیوں کے ہاتھوں بڑے دکھ اٹھائے ہیں لیکن اس ... رجحان ابھر ... لوگ ... اور ملک کے اقتصادی ... ڈھانچے کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ... اور اعلیٰ اصولوں کے تذکرے کرنے لگے ہیں اور طرز رسیدہ معصومیت کا جامہ اوڑھ کر اپنی بداعمالیوں اور ناکامیوں کے لئے دوسروں پر الزام عائد کرنے کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ قدیم زمانے سے یہ محاورہ مشہور ہے کہ "شیشے کے مکان میں رہنے والوں کو دوسروں پر پتھر نہیں پھینکنے چاہئیں۔ قومی مفاد کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے کے بعد محب وطن اور مصلح کا نقاب اوڑھ کر سلامتی ... کو مبتلائے فریب نہیں کر سکتا۔ قوم کو اصلی اور بناوٹی ہمدردوں میں امتیاز کرنا چاہئے۔ میں آپ کو تلقین کرتی ہوں کہ ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے خاموش تماشائی کی حیثیت سے نہ دیکھیں۔ اقتدار اعلیٰ آپ کے ہاتھ میں ہے اور صورت حال کی اصلاح پر آپ کو قدرت حاصل ہے۔ اپنی آواز روشن خیال ڈسپلن کی مالک اور مضبوط رائے عامہ کے ذریعہ بلند کریں۔ یقین رکھئے کہ آپ اپنا مقصد حاصل کر لیں گے"!

یوم جمہوریہ کے موقع پر محترمہ کا دیا ہوا یہ پیغام غیر واضح یا گول مول نہیں ہے۔ بلکہ نہایت صاف لفظوں میں انہوں نے موجودہ سیاسیات پر رائے زنی فرمائی ہے۔ محترمہ نے تین باتیں فرمائی ہیں۔

۱۔ ایک خفیہ ہاتھ کا تذکرہ کیا ہے جو ملک کی سیاسی گاڑی چلنے نہیں دیتا۔

۲۔ سیاسی زندگی کو گندہ کرنے والے اور ملک کی اقتصادی اور انتظامی ڈھانچے کو نقصان پہنچانے والوں کی نشاندہی فرمائی

۳۔ صورت حال کی اصلاح کا راستہ بتلایا۔

جس سیاسی خفیہ ہاتھ کا انہوں نے ذکر فرمایا اسے پہچاننے کے لئے نہ بحث و تمحیص کی ضرورت اور نہ اس لایعنی کام میں وقت صرف کرنے کی ضرورت۔ کیونکہ وہ خفیہ ہاتھ خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی رہا ہے انھیں لوگوں سے کام لیتا ہے جن کے ہاتھ میں ملک کی باگ ڈور ہے اس لئے خفیہ سیاسی ہاتھ کی تحقیق کے درپے ہوئے بغیر محترمہ کی دوسری بات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ دوسری بات انہوں نے ملک کی سیاسی زندگی کو گندہ کرنے اور ملک کے انتظامی و اقتصادی ڈھانچے کو کمزور کرنے والوں کے متعلق فرمائی۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو آج برسراقتدار ہیں یا کل برسراقتدار رہ چکے ہیں۔ ظاہر ہے جو شخص برسراقتدار ہی نہیں ہوا وہ انتظام و اقتصاد میں کیا دخیل ہو سکتا ہے؟ مسلم لیگ کے رہنما برسراقتدار رہ چکے ہیں، عوامی لیگ کے رہنما برسراقتدار ہیں اور رہ چکے ہیں۔ ری پبلکن برسراقتدار ہیں۔ نیشنل عوامی پارٹی کے دل و دماغ برسراقتدار رہ چکے ہیں۔ اس پارٹی کے نام سے گو انھیں اقتدار حاصل نہ ہوا ہو بہر حال پارٹی اشخاص کا مجموعہ ہے اور اشخاص جانے پہچانے ہوتے ہیں، یہ سب لوگ اور پارٹیاں اس بات کی ذمہ دار ہیں کہ انہوں نے ملک کی سیاسی زندگی کو گندہ کیا۔ ملک کے اقتصادی اور انتظامی ڈھانچے کو کمزور کیا۔ اس کے ساتھ ہی پہلی بات سے نبٹنے کی خاطر یہ اضافہ کر لیجئے کہ ایک مضبوط خفیہ ہاتھ میں کھلونا بنے رہے۔ اور اب روتی صورت بنا کر آزادی اور اعلیٰ اصولوں کا ذکر کرتے نہیں تھکتے۔ تاکہ آئندہ الیکشن میں پھر برسراقتدار آئیں اور اپنی شکم پروری اور کینہ پروری کے ساتھ خفیہ ہاتھ کی سیاسی خدمات انجام دیں۔ ان محبان وطن اور مصلحین قوم کو اچھی طرح پہچان لیجئے کہیں ووٹ دیتے وقت پھر آپ ان کو بھول نہ جائیں۔ ان کے سیاسی اور غیر سیاسی کرام ان کی پارٹیوں کے نام اور ان کے اپنے نام اچھی طرح یاد کر لیجئے۔ عوام کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اور یہ پھر ایک بار اس حافظہ کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھانے پر تلے ہوئے ہیں بار بار ان کے ناموں کو لوح دل پر محفوظ کر لیجئے۔

اب تیسری بات پر غور فرمایئے کہ ملک کی خرابی کی اصلاح آپ کے ہاتھ میں ہے یعنے ووٹ آپ کے ہاتھ میں ہے اور بڑی مدت کے بعد اور بعد از خرابی بسیار اس کے استعمال کا وقت قریب آنے والا ہے وہ ووٹ کم از کم ان آزمائے ہوئے لوگوں کو ہرگز نہ دیجئے۔ اگر وہ ووٹ آپ نے صحیح استعمال کیا تو صورت حال کی اصلاح ہو جائے گی۔ اور اگر آزمودہ را آزمودن جہل است کے مطابق جہالت کا مظاہرہ آپ نے فرمایا تو پھر دس بارہ سال کے لئے یہ بیزان تسمہ پا آپ کے گلے کا ہار ہوں گے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ اپنا ووٹ جمعیۃ علماء اسلام کے لئے وقف کر لیجئے۔ آپ کا دل چاہئے تو علماء کو بھی آزما دیکھئے لیکن آپ کا دل نہ چاہے تو انھیں بھی ووٹ نہ دیجئے۔ کسی کالے چور کو دے دیجئے کسی کھمبے کو دے دیجئے۔ مگر خدارا ان کالی بھیڑوں کو ووٹ دے کر پھر سیاست پر مسلط نہ کیجئے۔ جن کو انگریز کے زمانے سے آپ آزماتے چلے آئے ہیں۔

ان کے لباسوں کو نہ دیکھئے۔ ووٹ لیتے وقت ان کے لباس مصلحین کے لباس ہوتے ہیں۔ ان کی زبانوں کو نہ دیکھئے ووٹ مانگتے وقت یہ گدھے کو باپ رے باپ کہہ کر پکارنا سیاسی فنکاری سمجھتے ہیں۔

بس یہ یاد رکھئے کہ یہ وہی ہیں جو شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینکا کرتے تھے۔ کسی کی دھونس اور دھاندلی میں نہ آیئے۔ اور ووٹ کا صحیح استعمال کیجئے۔ اقتدار اعلیٰ آپ کے ہاتھ میں اسی وقت آ سکتا ہے۔ جب آپ ووٹ ان سیاسی فریب کاروں کو نہ دیں گے ورنہ یہ سیاسی غنڈہ گردی اسی طرح آپ کے سر پر مسلط رہے گی اور آپ بدستور ذلیل و خوار رہیں گے۔

بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

سر آغا خان اپنی اچھی یا بری شہرت کے ساتھ اس دنیا سے چلے گئے۔ اپنے مریدوں کے وہ حاضر امام تھے۔ اور غیر جانبدار انھیں ایک مذہبی شہزادہ سمجھتے رہے۔ جن کو یورپ کی رنگین و سرد دلکیری فضا ایسی راس آئی، کہ پھر وطن کو واپسی کا قصد نہ فرمایا۔ وہیں رہے اور وہیں ان کی اولاد پروان چڑھی ان کے صاحبزادے علی جو پرنس علی کہلاتے ہیں فلمی ستاروں کے جھرمٹ میں کچھ ایسے پھنسے کہ پھر اپنے آپ کو وہاں سے نہ نکال سکے، بنابریں انہوں نے "حاضر امامی" کو جواب دے دیا اور اب دادا کے بعد حاضر امام علی کے بیٹے آغا کریم ہیں

باقی صفحہ ۶ پر

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور میں چھپوا کر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

اتحاد کی کوشش

بعض نیک نیت مسلمان اور اکثر مودودی فرقہ والے یہ تحریک کرتے رہتے ہیں۔ کہ دین پسند جماعتوں کا باہمی اتفاق ہونا چاہیئے۔ دیندار مسلمانوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام سے کبھی کبھی خدائی حفاظت اٹھ جانے اور عصمت غیر لازم ہونے کی تبلیغ کرے۔ لائبریریوں میں حدیث کے اعتماد کو کمزور اور سلف صالحین کی پیروی کو غیر ضروری قرار دے۔ اور جو تمام مجددین کے کارناموں میں کیڑے نکالتا پھرے اور خود زکوٰۃ و صدقات کے بیت المال سے اخبار تسنیم کے خساروں کو پورا کرنے کے لئے دو لاکھ روپے خرچ کرے۔ وہ کیسے دین پسند ہو سکتا ہے۔ تاہم مودودیوں کے شدت شوق سے اندازہ ہو رہا تھا۔ کہ شاید ان کا پیر و مرشد یا امیر مطلق مودودی صاحب اپنے ان بے ضرورت مسائل کو واپس لے لیں گے جن سے تمام مذہبی جماعتوں کو شدید صدمہ ہو کر ملک کے انتشار میں چند در چند اضافہ ہو گیا۔ لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

نہ مودودی صاحب بالمقابل خود کسی اجلاس میں آنے کی تکلیف گوارا کر کے اپنی امیری (شاہی) پوزیشن کو خراب کرتے ہیں۔ اور نہ وہ اپنے طبعزاد اجتہادیات اور بے ضرورت مسائل ہی کو واپس لیتے نظر آتے ہیں پھر اتحاد ہو تو کیسے ہو۔ علماء کا اختلاف تو یونہی بلاوجہ نہ تھا۔ کل جمیعۃ علماء اسلام چوری زنا وغیرہ کی شرعی سزاؤں کے لئے کوشش کرے اور مودودی حضرات اپنی تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۰ کی طرح لکھتے ہوں کہیں ۲۸۱ کہ یہ شرعی سزائیں آج کل دنیا ظلم ہے۔ تو یہ گاڑی کیسے چلے گی اور یہ اسلامی دستور کیسے بنے گا۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی عہدہ داروں کے نام

از ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام

میں اپنے محترم ارکان جمعیۃ علماء اسلام اور اضلاع کے معزز عہدہ داروں کو ان کی تنظیمی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے۔ عرض کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے تھوڑے عرصہ کی محنت اور قربانی سے جہاں اس کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ کہ مسلمان اب بھی زندہ ہیں۔ اور علماء دینی سیاسی اور ملکی ہر طرح کے کاموں میں باقاعدگی سے رہنمائی کرنے اور ضرورت کے مطابق خدمت کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہاں اب اپنی تنظیم کو مضبوط تر بنانا ہے۔ جو مرکز کے مضبوط ہوئے بغیر ناممکن ہے۔ آپ کے اخبار میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر مرکزیہ کی اپیل شائع ہو رہی ہے اس کی روشنی میں آپ حضرات مرکز کی مالی حالت مضبوط کرنے کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں۔ مرکز ہر جمعیۃ اور ہر ضلع کے معزز ارکان و عہدہ داروں سے امید رکھتا ہے۔ کہ وہ ماہ رمضان میں حضرت موصوف کی اپیل سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ محنت کر کے مرکزی ضروریات میں امداد کریں گے

مودودی گمراہ کن مسائل کے حوالے

ہم نے گزشتہ سے پیوستہ اخبار ترجمان اسلام کے اداریہ میں دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ مودودی صاحب اہل اسلام کی یکجہتی اور اسلامی دستور کی مساعی میں قوت پیدا کرنے کی خاطر اپنے ان اجتہادیات و مسائل کو واپس لے لیں جن سے ملک میں سخت تشویش پیدا ہوا ہے اور جن کی موجودگی یا اشاعت کی صورت میں مودودی اور علماء کرام کے درمیان کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں ہم نے ان کے مخصوص مسائل کی دس مثالیں پیش کی تھیں۔ ایسے مسائل اور بھی ہیں یہ صرف نمونہ بتایا گیا تھا۔ لیکن بعض مودودیوں نے حسب عادت یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ حوالے غلط ہیں۔ یہی حال مرزائیوں کا ہے وہ پہلے حوالوں کا انکار کرتے ہیں۔ جب وہ مرزا کی کتابوں سے نکل آتے ہیں تو کہتے ہیں ذرا آگے پیچھے سے پڑھو مطلب یہ نہیں ہے۔ جب مطلب بھی واضح ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مودودی صاحب نے صحیح کہا ہے دوسرے اماموں نے غلط لکھا ہے۔ دین کو سمجھا ہی مودودی نے ہے۔ اور پھر جب مودودی کی غلطی دلائل سے واضح ہو جاتی ہے تو پھر ایسے چپکے بیٹھتے ہیں کہ ہم بحث نہیں کرتے بہرحال یہاں دو حوالے درج کئے جاتے ہیں تاکہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اور مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف کی طرح دوسروں کو بھی توفیق ہو جائے کہ مودودی کی گمراہی ترک کر دیں۔

(۱) دو بہنیں جڑواں پیدا ہوں اور آپس میں ملی ہوئی بالغ ہو جائیں۔ تو ان دونوں کا نکاح ایک مرد سے جائز ہے (یہ مودودی کا مشہور مسئلہ ہے رسالہ ترجمان القرآن ماہ

(۲) مودودی نے لکھا ہے کہ قرآن[illegible] کا جسم سمیت زندہ اٹھا یا جانا آسمان کی[illegible] (دیکھو مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن[illegible] رفعہ اللہ الیہ کے تحت)

(۳) مودودی نے لکھا ہے کہ حضرت[illegible] سے تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں ہوگئیں۔[illegible] (دیکھو مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن[illegible] ذیل میں فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ[illegible] اِيْمَانُهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ

(۴) داڑھی کی مقدار مسنون بقدر قبضہ[illegible] (دیکھو رسائل و مسائل حصہ اول[illegible] سطر ۱۰ کہ داڑھی کے بارہ میں شارع[illegible] نہیں کی۔[illegible] پڑھو کہ فرض[illegible] منصوص چیز[illegible] طرح قرار دیا[illegible]

(۵) عین[illegible] مودودی نے[illegible] دی۔ (دیکھو[illegible] تفہیم القرآن[illegible] حَتّٰى يَتَبَيَّنَ[illegible] الْاَبْيَضُ[illegible]

(۶) او[illegible] متعہ کی اجازت[illegible] ترجمان القرآن[illegible] صفحہ اور پرچہ[illegible] کا ۱۹[illegible]

(۷) مودودی[illegible] معیار حق[illegible] (دستور جماعت[illegible] ۳ پر ہے[illegible] سوا کسی انسان[illegible] بنائے حالانکہ[illegible] کہ خلفاء راشدین کی پیروی کا حکم خود آنحضرت[illegible]

(۸) خلع کی عدت مودودی نے ایک[illegible] (دیکھو مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن[illegible]

(۹) مودودی نے سجدہ تلاوت کی[illegible] دی۔ (مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن جلد[illegible] سورہ اعراف کے آخر میں سجدہ کی آیت[illegible]

(۱۰) منشی مودودی نے عدالت کو[illegible] کہ عورت جو خاوند کو ناپسند کر کے علیحدگی[illegible] کو ناپسند کرنے کی وجوہ کی تحقیق کرنے کی[illegible] نہ اس کے لئے یہ امر تنقیح طلب ہے[illegible] (مودودی کی کتاب حقوق الزوجین[illegible] ۴۳ سطر ۹ تا ۱۰، ۱۵ اور صفحہ[illegible]

ترجمانِ اسلام

ی ۱۴ مارچ ۵۸ء

مدیر اعلیٰ:- غلام غوث ہزاروی

ضلع جھنگ میں پابندیاں

ستان کا امن ہر شخص کو مطلوب ہے۔ کون
ے کہ ہمارا ملک خانہ جنگیوں، فرقہ بندیوں اور
بندیوں کا شکار ہو کر رہ جائے۔ نزاعات و
ت کی صورت میں ملکی استحکامات و ترقیات کی
ر غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا کرتا۔ اور اگر کوئی
ں یا ئی حکومت اس مصیبت میں مبتلا ہو جائے
م کا خدا ہی حافظ۔

ہیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں
ں سے ہی باہمی کشمکش اور کھینچا تانی جاری ہے۔
یں ایک طرف مذہبی اختلافات کو ہوا دی جا رہی
دوسری طرف سیاسی پارٹیاں اپنا اپنا اُلّو سیدھا
ے کے لئے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنی اور
ں اقتدار کی کوششوں میں جائز اور ناجائز ذرائع
متیاز کرنا بھی روا نہیں رکھتی ہیں۔

زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ملک کا اونچا طبقہ
ئے اس کے کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کر کے
تحاد کے ساتھ ملکی مسائل حل کرنے کی کوشش
ان میں سے ہر گروپ اپنی اپنی ڈفلی الگ الگ بجا
ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ ان کا محبوب مشغلہ یہ
ے کہ ایک دوسرے کو بدنام کرنے۔ گرانے اور اس
جگہ حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے۔
ے کے ارباب اقتدار جن کے کندھوں پر قدرت نے
ے بڑے ملک و قوم کو چلانے اور اس کے نظم و نسق
ئم رکھنے کی ذمہ داری کا بوجھ ڈالا ہوا ہے ان میں
یہ زہر سرایت کر چکا ہے۔ بلکہ سچ پوچھیں تو تمام
یں بے چینی اور خانہ جنگی کی ذمہ داری انہی پر
ہوتی ہے۔ اور الناس علیٰ دین ملوکھم
طابق اہل ملک کا تشتت و افتراق انہی کے اعمال
نہی کے سر پھٹول کا عکس ہے۔ اگر ہمارے عمال و
م اشتعال انگیزی اور موجبات نقض امن کو ایمانداری
روکنا چاہیں تو ایسے نیک اقدامات کی راہ میں
ی چیز حائل ہو سکتی ہے۔ اور پھر حسو بلیل ضلع جھنگ
بت پور ضلع مظفر گڑھ کے واقعات پیش ہی نہ آتے۔
گر معمولی غفلت سے کوئی حادثہ ہو جاتا اور مقامی حکام
ض شناسی کا احساس کرتے ہوئے فوراً مداخلت۔۔
ے حالات پر قابو پانے کی کوشش کرتے تو رائی کا
ڑ اور بات کا بتنگڑ کبھی نہ بنتا۔ حسو بلیل کا واقعہ
ے۔ اگر مقامی حکام اس کو مقامی مسئلہ سمجھ کر فوراً اپنی

ذمہ داری پر اس کے نتائج پر غور کرتے ہوئے مناسب قانونی اقدامات کر لیتے تو آج اس تماشا کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

حکام نے خود تو کم توجہی سے کام لیا اور جب عوام نے قانونی کارروائی کرنی چاہی اس میں بھی مہینوں کی تاخیر نے ان عوامل کو بروئے کار آنے کا موقعہ دیا جو ایسی صورت کا لازمی نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دیکر اصل حقیقت کے چہرہ سے پردہ اُٹھانے کے لئے کوئی آسانیاں بہم پہنچا دیں۔ اس کے بعد حسو بلیل کانفرنس کا روکنا چنداں قابلِ اعتراض نہ تھا اور حکومت کا نقضِ امن، کے خطرات کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ کا نافذ کرنا بھی جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ۔ پابندیوں کی بھرمار لیڈروں کا شہر بدر کرنا اور علماء کا داخلہ بند کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ۲۲-۲۳ فروری کو حسو بلیل میں کانفرنس کئے جانے کا اعلان تھا جو ۱۴۴ کی گولی سے مر چکی تھی۔ اُس دن پولیس نے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ کوئی شخص اندر نہ آ سکے۔ تمام لیڈروں اور علماء دین کو نوٹس دیدیئے گئے کہ وہ ضلع جھنگ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حتیٰ کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مرکزی رہنمایان حضرت مولانا احمد علی صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان کو بھی نوٹس دیئے گئے۔ جن کا وہاں تشریف لے جانا کسی طرح امن عام کے لئے مضر نہیں ہو سکتا تھا۔ خیر یہاں تک بھی حکام کو معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو شہر بدر جو مقدمہ کی پیروی کرتے اور سُنیوں کی طرف سے مقدمہ کو کامیاب بنانے میں اپنا آئینی حق استعمال کرتے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

شیعوں کو شہر بدر کرنے سے بھی یہ بہتر ہے کہ ان کو اشتعال انگیزی سے ہمیشہ کے لئے روکنے کا انتظام کر دیا جائے۔ آخر میں ہم اربابِ حکومت سے یہ کہیں گے کہ وہ قیامِ امن اور حالات کو قابو میں رکھنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ سُنی عوام و خواص کی راہ سے ان تمام پابندیوں کو دُور کر دے جو مقدمہ کی پیروی کی سہولتوں میں خلل انداز ہو سکتی ہیں۔ اور اس طرح اس بات کے ذہن نشین ہونے کا موقعہ فراہم کرے کہ حکومت شیعہ سُنی نزاعات میں حقیقت تک پہنچنے اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پُورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔

امام الہند کی وفات

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ذات اسلامی دُنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً محتاجِ تعریف نہیں ہے۔ ہم حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم کے وہ الفاظ دُہرا دیتے ہیں جو آپ نے ۱۹۲۲ء میں جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں حضرت مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت کی تائید کرتے ہُوئے فرمائے تھے۔ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ حضرت اعلیٰ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (قدس اللہ سرہٗ) نے فرمایا تھا کہ ابوالکلام وہ پہلا شخص ہے۔ جس نے مسلمانانِ ہند کو جہاد کا بھولا ہُوا سبق یاد دلایا۔ اس امام المجاہدین کے مناقب کے بارہ میں کچھ لکھنا بے ضرورت ہے۔ جن کے لئے ہر دل بے قرار اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ جن کی علمی و عملی اور ملکی و مذہبی خدمات و احسانات کے سامنے ہر اُونچا سر جھک جاتا تھا۔ اور آج ان کی جُدائی کے صدمہ سے ملک کا ملک ماتم کدہ بنا ہُوا ہے۔

ہمیں مولانا مرحوم کی وفات پر مولانا کی خاطر اتنا صدمہ نہیں ہے۔ وہ تو مردِ حق آگاہ تھے۔ حق کی راہ میں عمر گزار دی حق کے لئے لڑے اور حق کی راہ میں وفات پا گئے۔ اور واصل بحق ہو گئے۔ اِن کا آنا جانا مبارک۔ مرنا اور جینا کامیاب۔ قُلْ اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہمیں مسلمانانِ ہندوستان سے اظہار ہمدردی کرنا اور ان کو تسلی دینا ہے۔ ان کا ایک ایک سہارا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے بعد حضرت شیخ العرب والعجم مولانا مدنیؒ کا وصال اور اور اب امام الہند کا سایہ اُٹھ جانا یہ مسلمانوں کے لئے معمولی صدمہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے قدوائیؒ مرحوم وغیرہ ہمدردانِ قوم سے بھی وہ محروم ہو گئے ہیں۔ ہم ان تمام مرحومین و مغفورین کے لئے دعا کرتے اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کرتے ہیں۔ ممکن ہے ان سہاروں کو اُٹھانے کے بعد اللہ تبارک تعالیٰ اپنی غیبی امداد سے مسلمانوں کو نوازے ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ وہی تمام اسباب کا مالک اور عزّت و ذلت کا مختارِ مطلق ہے۔ وہ ہماری بگڑی بنا سکتا ہے۔ عجب کیا ہے کہ یہ بیڑا غرق ہو کر پھر اُچھل آئے ع

کہ ہم نے انقلابِ چرخِ گرداں یوں بھی دیکھا ہے

وما ذالك على الله بعزيز

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام داؤد خیل کی عظیم الشان معراج النبی ص کانفرنس

زیر صدارت مولانا غلام یٰسین منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا الحاج نذیر احمد صاحب چک ۱۱۳ سرگودھا اور بلبل پاکستان شیریں بیان حضرت پیر قاری سید غلام فخرالدین شاہ اور مقرر بے بدل جناب مولانا رضا محمد صاحب خطیب مسجد کینال کالونی نے نہایت ہی موثر انداز میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج شریف کے متعلق مفصل طور پر وضاحت فرمائی۔ لاؤڈ سپیکر کا اعلیٰ انتظام تھا۔ حضرات نعت خواں شیریں لسان نے بہترین نعتوں سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ دو روزہ جلسہ نہایت ہی شان و شوکت سے اختتام پذیر ہوا۔

احمد خان بزاز ناظم جمعیۃ

لکی مروت ضلع بنوں میں فخر سرحد سیّد گل بادشاہ کی آمد

آپ کا شاندار استقبال، دارالعلوم لکی کے اساتذہ کرام و طلبہ اراکین جمعیۃ نے کیا۔ حضرت امیر نے پہلے دارالعلوم لکی کا معائنہ کیا۔ رجسٹرات کی پڑتال کی مطبخ ملاحظہ کیا۔ تعلیمی حالت کا جائزہ لیا۔ اور رائے بک میں مستحسن رائے تحریر فرمائی۔ اس طرح دفتر جمعیۃ کی کارروائی ملاحظہ فرماکر بیحد خوش ہوئے۔ رات کو زیر صدارت مولانا حمد اللہ صاحب نیازی امیر جمعیۃ دلو خیل جلسہ ہوا۔ پشتو نظم میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ حضرت امیر سرحد نے آئین اسلامی پر روشنی ڈالتے ہوئے مفصل و مدلل طریقہ سے یہ ثابت کیا کہ حکام پاکستان کے لئے کامیابی و فلاح صرف قرآنی آئین میں ہے۔ پاکستان اسی غرض سے بنایا گیا تھا اور اسی اسلامی آئین کے جاری کرنے سے ترقی کریگا۔ اور خواص و عوام میں قرآنی آئین کے نفاذ سے اطمینان پیدا ہوگا۔ حضرت مولانا نے جمعیۃ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام کو اب جمعیۃ سے ہر قسم کا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور مخلص و دیندار حضرات کو الیکشن میں کامیاب بنانے کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔ تاکہ پاس شدہ حضرات کونسل میں آئین اسلامی کا مطالبہ کرتے ہوئے قوم کی بہبودی و صلاح کے لئے کوشاں ہوں۔ اور استحکام پاکستان کا باعث بنیں۔

پھر فرمایا کہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ کہیں تو شرابوں ڈنروں، ڈانسوں (ناچ) پر ہزاروں روپے خرچ ہوں۔ اور مروت کے مفلس لوگ پانی پینے کے لئے تڑپتے ہوں۔ دس دس پندرہ پندرہ میل تک نہ پانی کا انتظام ہے، نہ ڈاک کا نہ ہسپتال کا۔ اگر کہیں ہسپتال ہے تو اس میں دوا ندارد۔ لہٰذا حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ علاقہ مروت کے مفلس و غریب لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کرے۔ اور دیہاتوں میں ڈاک خانے ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ تاکہ عوام کے مصائب و تکالیف رفع ہو جائیں۔ جلسہ میں شہریوں کے علاوہ ہزاروں لوگ دیہاتوں سے بھی آئے ہوئے تھے۔ سالار جمعیۃ تحصیل لکی مولوی غلام نبی اور سالار جمعیۃ دلو خیل ہاشم خان کی کوششوں سے کافی رضاکار باوردی نشان لگائے ہوئے انتظام جلسہ میں مصروف تھے۔ آخر میں تین قرار دادیں ناظم اعلیٰ مولوی محمد نواز صاحب نے پیش کیں۔ باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) لاء کمیشن سے منکر حدیث غلام احمد پرویز وغیرہ بیدین افراد کو نکال کر ان کی جگہ صحیح عقائد کے جید علماء مقرر کئے جائیں اور آئین اسلامی جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

(۲) علاقہ مروت کے دیہات میں کنوئیں یا تالاب بنائے جائیں اور ڈاک خانے و ہسپتال کھولے جائیں۔ تاکہ عوام روزمرّہ کی زندگی میں مصائب کا شکار نہ ہوں۔

(۳) کرم گڑھی سکیم سے باقی ماندہ علاقہ کو جہاں تک ہو سکے سیراب کیا جائے۔ خواہ پمپ کے ذریعہ سیراب کرنے کا انتظام کیا جائے۔

اراکین جمعیۃ کی خصوصی مجلس منعقد ہوئی۔

جس میں امیر سرحد اور مولانا احمد علی شاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی اغراض بیان کرتے ہوئے اراکین کو تلقین کی کہ اخلاق حسنہ و اوصاف جمیلہ اپنے اندر پیدا کریں اور حلم و صبر سے کام لیں۔ مندرجہ ذیل حاضرین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا فضل احمد صاحب صدر مدرس دارالعلوم
۲۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم ״
۳۔ مولانا احمد علی شاہ صاحب مدرس مدرسہ عیسے خیل
۴۔ مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء تحصیل لکی
۵۔ مولانا فضل اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء ״ ״
۶۔ مولانا محمد خان صاحب نائب امیر ״ ״ ״ ״
۷۔ مولانا سکندر خان صاحب خازن ״ ״ ״
۸۔ مولانا غلام نبی صاحب سالار ״ ״ ״
۹۔ مولانا شیخ محمد یوسف ״ ناظم ״ ״ ״
۱۰۔ مولانا گل احمد صاحب رکن جمعیۃ ״ ״ ״
۱۱۔ مولانا محمد نواز صاحب ״ ״ ״ ״
۱۲۔ مولانا محمد صادق ״ ״ ״ ״ ״
۱۳۔ مولانا شمس عالم ״ ״ ״ ״ ״
۱۴۔ مولانا معزالحق ״ مدرس دارالعلوم
۱۵۔ مولانا محمد گل ״ ״ ״
۱۶۔ مولانا عبدالسلام ״ ״ ״
۱۷۔ مولانا حمید اللہ خان صاحب صدر جمعیۃ الطلبہ
۱۸۔ مولوی عبدالحمید صاحب ناظم ״ ״
۱۹۔ ہاشم خان صاحب سالار جمعیۃ دلو خیل
۲۰۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب نیازی امیر ״ ״
۲۱۔ مولانا احمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ ״ ״
۲۲۔ ملک شاہنواز خان صاحب سالار ضلع بنوں
۲۳۔ قریشی سید خان صاحب رکن شوریٰ جمعیۃ تحصیل لکی
۲۴۔ امان اللہ خان ملک رکن شوریٰ جمعی[illegible]
۲۵۔ مولانا غلام رسول صاحب علیک خیر[illegible]
۲۶۔ مولانا اکبر زماں صاحب دلو خیل
۲۷۔ مولانا محمد ایاز خان ״ ״
۲۸۔ مولانا حسین شاہ ״ ״
۲۹۔ محمد اطلس خان صاحب بیگو خیل
۳۰۔ خلیفہ محمد کریم صاحب ناظم لکی جمعی[illegible]
۳۱۔ مولانا عبدالکریم جان صاحب سرپر[illegible]
۳۲۔ مولانا امام شاہ صاحب انڈا احمد[illegible]

حضرت امیر سرحد کو الوداع ک[illegible] ہجوم تھا کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ نع[illegible] آسماں گونج رہی تھی۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک [illegible]

جامعہ اسلامیہ کی لائبریری کے [illegible] محمد نصیر صاحب ہمایوں بی۔ اے مالک [illegible] نے مندرجہ ذیل کتب عنایت کی ہیں۔ یہ کتا[illegible] راحت گل صاحب کے ذریعہ حضرت شیخ الح[illegible] میں پیش کی گئیں۔

۱۔ علماء ہند کی شاندار ماضی
۲۔ دنیا و آخرت از علامہ تھانوی رح
۳۔ معظم علی از نسیم حجازی
۴۔ مسئلہ خلافت از مولانا آزاد
۵۔ تذکرہ ״ ״ ״
۶۔ دو اسلام از غلام جیلانی برق
۷۔ اسلام اور عقلیات اوّل از علامہ تھا[illegible]
۸۔ ״ ״ دوم ״ ״
۹۔ زندگی از چوہدری افضل حق مرحوم
۱۰۔ آزادی ہند ״ ״ ״
۱۱۔ شعور ״ ״ ״

اراکین جامعہ حضرت قبلہ ہمایوں صاح[illegible] عطیہ پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور آ[illegible] کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ کا سالانہ اج[illegible]

بتاریخ ۲۳ شعبان مطابق ۱۵ مارچ بروز [illegible] میں پاکستان بھر کے علماء کرام اور بزرگان دین [illegible] سے مستفیض فرمائیں گے۔

جامعہ اسلامیہ میں ترجمہ [illegible]

اختتام پذیر ہوا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا [illegible] امسال ترجمہ قرآن شریف پڑھا رہے تھے ج[illegible] ختم کیا گیا۔ طلباء جامعہ اسلامیہ کے لئے ترج[illegible] میں شرکت ضروری ہے۔ اس مبارک موقع [illegible] خرچ پر مٹھائی تقسیم کی۔ اور اللہ تعالیٰ کا ش[illegible] انہیں اس شرف سے مشرف کیا گیا۔

جامعۃ الطلباء جامعہ اسلامیہ کا سال[illegible]

کو منعقد ہوا۔ جس میں طلبہ نے مختلف زبانوں [illegible] تقاریر کرکے اپنی خداداد قابلیت کا مظاہرہ ک[illegible]

موضع بازید خیل سرحد میں جمعیۃ

...ہند کی طرف سے ایک اجتماع مسجد مصدف خیل منعقد ہوا جس میں مولانا گل امیر صاحب، مولانا ننگریال ...لغت خواں اور اول خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ نے ...کی۔ مولانا گل امیر صاحب نے جامع اور مدلل تقریر کی۔ ...جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو ...س کیا۔ حاضرین جلسہ نے جمعیۃ علماء اسلام کیساتھ ...کے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں ...اتفاق پاس ہوئیں۔ (۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ ...ہے کہ موضع بازید خیل کی سڑک کو پختہ کیا جائے۔ ...قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (۳) پرویز ...حدیث کو لاکمیشن سے نکال دیا جائے۔ جلسہ کے بعد ...خصوصی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں جمعیۃ ...تبلیغی اور تنظیمی مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔

احقر لال خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ

...رداد تعزیت جمعیۃ علماء اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس خصوصی سردار ...عبدالرب نشتر اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات ...حسرت آیات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور ...مولانا کی وفات کو مسلمانانِ عالم کے لئے عموماً اور ...مسلمانانِ بھارت کے لئے خصوصاً ایک سانحۂ عظیم تصور ...کرتا ہے۔ اراکینِ جمعیۃ علماء اسلام لاہور دست بدعا ہیں ...کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحوم حضرات کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ ...دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز مسلمانانِ ...بھارت سے مولانا کی وفات پر پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ...ہے۔ عبدالفتاح امیر جمعیۃ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اجلاس خصوصی

...زیر صدارت مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع منعقد ہوا ...مختلف مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ قرار پایا گیا۔ کہ ضلع بھر میں ...تمام اجتماعات کے پروگرام کے لئے مجلس عمومی کی منتخب کردہ ...سب کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں ...منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے زعماء ...بالخصوص مولانا نور الحق صاحب نور ناظم اعلیٰ و مولانا سید ...امام شاہ صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت حلقہ پشاور کو مبارکباد ...دیتا ہے کہ انھوں نے صحیح اسلامی خدمت کرتے ہوئے مرزائی ...ڈاکٹر سرور خاں موضع قلعہ باڑہ ضلع پشاور کا چیلنج قبول ...کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت کا ثبوت پیش کیا جبکہ مرزائی ...میدان سے فرار ہوکر اسلام کی حقانیت کے مقابلہ کی تاب ...نہ لا سکے۔ یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کی دینی خدمات ...کو سراہتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس راولپنڈی کے ایک روزنامہ کی اس خبر ...پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ کہ لاہور میں ایسا لٹریچر کھلے بندوں ...فروخت ہو رہا ہے جن میں شعائرِ اسلام اور انبیاء علیہم السلام ...کے خلاف زبانی طعن دراز کے علاوہ ان کی خیالی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ غیر مسلم مصنفین کی دلآزار کتابوں کو فوراً ضبط کرے۔ نیز یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اگر ہماری حکومت نے اسلامی ننگ و ناموس پر غیرت نہ کی اور ان کتابوں کو ضبط نہ کیا۔ تو مسلمان یہی سمجھیں گے کہ اسلام کے نام پر حاصل شدہ ملک میں درپردہ اسلام دشمنی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

حافظ محمد ایوب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

اپنی مدد آپ - انجمن اہل سنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور کے زیر اہتمام مدرسہ اسلامیہ حنفیہ کا افتتاح مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور میں حضرت استاد العلماء جناب مولانا رسول خاں صاحب نے فرمایا۔ فی الحال اس مدرسہ میں برائے قرآن مجید و دینیات دو جماعتیں ہوں گی۔ پہلی جماعت دن کے وقت بچوں کے لئے اور دوسری جماعت رات کو تعلیم بالغان کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور اس کے باہمت مقامی حضرات کو مزید دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے جنہوں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر اس کار خیر کو شروع کیا ہے۔ سیکرٹری انجمن اہلسنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور

ایڈیٹر کی ڈاک

گرامی خدمت محترم المقام مکرمی جناب غازی صاحب زید

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مختصر اینکہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ جمعیۃ العلماء اسلام کے ایماء پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن بہاولپور و ملتان سانگھی ضلع سکھر سندھ میں بیس دن تک تفسیر سورۂ بقرہ کا درس دیا ہے۔

تیسرے چوتھے دن سے وہ فارغ ہوکر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کافی بیمار ہیں ان کی صحت بالکل ہی مختل ہے اور نہایت ہی کمزور ہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ باہر جاکر تبلیغ وغیرہ کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کر سکیں۔ نیز ہر سال شعبان کی ۳-۴ سے رمضان المبارک ۲۰-۲۵ تک باہر سے آنے والے اُستاد و طلبہ کے لئے ترجمۃ القرآن ہوتا رہتا ہے۔ اس کے لئے بھی دورۂ ترجمہ میں شریک ہونیوالے باہر سے جمع ہو رہے ہیں۔ بنا بریں مرکز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مولانا صاحب موصوف شعبان کی کسی تاریخ میں خانپور سے باہر جمعیۃ علماء اسلام کے کسی دورے میں شرکت نہ فرما سکیں گے۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا درخواستی مدظلہ نے فرمایا ہے۔ کہ میری طرف سے ترجمانِ اسلام کی آئندہ اشاعت میں یہ اعلان شائع فرما دیں کہ میری صحت بالکل ٹھیک نہیں اور شعبان میں دورۂ ترجمۃ القرآن کی مصروفیت بھی ہے۔ اس لئے کوئی صاحب جلسہ و مدرسہ تبلیغ وغیرہ کے لئے دعوت کے لئے نہ خطوط تحریر کریں نہ ہی اشتہارات جلسہ میں میرا نام شائع کریں۔ راقم الحروف محمد عبیداللہ

ٹانک شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کی شریعت کانفرنس

منعقدہ ۱۸ و ۱۹ فروری منجانب صدر استقبالیہ قاضی عطاء اللہ خطیب جامع مسجد ٹانک

خطبہ استقبالیہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد قابل احترام سامعین و ہمدردانِ ملت

آج کا یہ اجتماع بہار آفریں رشک خلد بریں ہے۔ آج عالمِ بالا کے مدبراتِ امور ملائکہ کارکنانِ محکمہ قضا و قدر حورانِ بہشتی و مقربینِ دربارِ ربانی محوِ حیرت ہیں کہ اس گئے گزرے زمانہ میں جبکہ شیطان اپنی پوری قوت و سطوت کے ساتھ ساری کائناتِ ارضی پر چھا رہا ہے۔ یہ نورانی چہروں والے بزرگ علماء کرام اور بھولی بھالی شکلوں والے سادہ دل عوام جن کے سینوں میں عشقِ خداوندی کے اُمنڈتے ہوئے طوفان عظمتِ قرآنی سے لرزتے ہوئے دل اسلام کی لُٹی ہوئی عظمت و وقار کو پھر دوبالا کرنے کے لئے غیر متزلزل ارادے، نہ فنا ہونیوالے جذبے لے کر اسی بستیٔ ویران میں کیسے جمع ہوگئے۔ آج یہ ویرانۂ ٹانک جہاں کبھی چغد و بوم کی نامانوس آوازیں اربابِ فکر و دانش کے دل و دماغ کو مشوش و پریشان کئے ہوئے تھیں ان نورانی و نیک سیرت قدوسیوں کلمات طیبات اسلام کے روح پرور و پرکیف نغمات سے رشک فردوس ہے۔ آج ہم اہالیانِ ٹانک اپنی خوش بختی پر جتنا ناز کریں کم ہے ع

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل

آج ان علماء ربانی انبیاء کے سچے جانشینوں کی آمد سے ٹانک کا ہر در و دیوار اس خطۂ ویران کا چپہ چپہ اخلاص و محبت کے پُر نور قمقموں سے جگمگا اٹھا ہے۔ ع

نازم بچشم خود کہ بروئیت فتادہ است

فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ہم اپنے معزز مہمانوں کی تشریف ارزانی کا محبت بھرے جذبات والہانہ عقیدت اطاعت و انقیاد کے وفادارانہ عہد کے ساتھ دل کی انتہائی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے بزرگوں سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے اس دور افتادہ بنجر و ویران علاقہ پر ہمیشہ کے لئے نظرِ شفقت فرماتے رہیں گے۔ ہمارا یہ علاقہ مملکتِ پاکستان کے آخری گوشہ پر واقع ہے۔ حکمرانوں کی عنایت سے یکسر محروم اور ترقیاتی دور کی صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت۔ کارخانوں اور ریلوں الغرض آمدنی کے سب ذرائع اس پر بند کئے گئے ہیں۔ یارانِ شاطر نے وطنیت و قومیت و علاقائی و لسانی تعصبات میں مبتلا ہوکر ہماری کسی فریاد کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا۔ ناقابلِ برداشت بھاری ٹیکسوں اور مالیہ سے ہماری ہڈیوں کی باقی ماندہ رطوبت بھی چوس رہے ہیں۔ ہمارے اس محبوب شہر کو ویران ہوئے گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے تا حال ویران

کھنڈرات میں گندگیوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ صحت عامہ روز بروز خراب ہو رہی ہے۔ لیکن محکمہ آبادکاری گویا یا تو خود صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو چکا ہے یا اسے دائرۂ انسانیت سے خارج غیر حساس حیوان سمجھ رکھا ہے۔ دیہات کے مفلوک الحال غربا کاشتکار اور شہر کا افلاس زدہ مزدور طبقہ غلہ کی گرانی سے آخری دم توڑ رہا ہے۔ بارہا احتجاج کے باوجود رزقِ خداوندی پر سیاہ دیو کی طرح قبضہ جمائے ہوئے محکمہ راشننگ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ ان حالات میں ہم اپنے بے رحم اور رنگ رلیاں منانے والے عیش پرست حاکمان وقت وزرائے مملکت کی غفلت شعاری سے روئیں تو کس کے آگے۔ فریاد کریں تو کس سے، باوجود ان تمام مصائب و پریشانیوں کے ہم اپنے غریب عوام پر بجا طور پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ غربت و بدحالی کے باوجود دین اور مذہب کے غیر فانی نہ مٹنے والے جوشیلے جذبات اپنے سینوں میں موجزن رکھتے ہیں۔ جب کبھی علماء حق نے انہیں دین اور مذہب اور خدا و رسولؐ کی نصرت کے لئے پکارا تو پروانوں کی طرح آوازِ حق پر سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے غیرتِ اسلامی سے بھرے ہوئے دل لے کر میدانِ عمل میں آدھمکے۔ آج بحمد اللہ جمعیۃ علماء اسلام کی دعوتِ حق پر آئینِ قرآن تختِ حکومت پر جلوہ گر کرنے کے لئے ناموس اسلام اور پیارے محمدؐ عربی کے لائے ہوئے قانونِ فطرت کو اُجاگر کرنے کے لئے تمام طاغوتی قوتوں سے باغی ہو کر اپنے محبوب رہنماؤں کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اور اُمنڈتے ہوئے سمندر کی طرح جوق در جوق حاضر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اور ہمارے ارادوں میں برکت دے اور ہم سے اپنے دین کی خدمت لے کر زمانہ رسالت کی نورانی کرنیں خلافتِ ربانی کے عدل، مساوات، شرافت و دیانت کی تابندہ شعاعوں سے ہمارے اس ظلمتکدہ کو منور کرے۔ آمین ثم آمین۔

امروٹ شریف ضلع سکھر (سندھ) میں

زیر صدارت جناب سید ابوالمنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف زیرِ اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدر جلسہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور جمعیۃ کی اہمیت سے واقف کرتے ہوئے جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ عوام پر گہرا اثر پڑا اور جوق در جوق جمعیۃ کے رکن بننے شروع ہو گئے۔ مقامی جمعیۃ کا انتخاب جدید کھلے اجلاس میں عمل میں لایا گیا۔ جمعیۃ الانصار کا شعبہ قائم کیا گیا۔ اور رضاکاروں کی بھرتی بھی شروع کی گئی۔ تمام حاضرین جلسہ نے سورۂ اخلاص پڑھ کر حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ کی روحِ پرفتوح کو ثواب بخشا۔

نئے سال کے عہدیدار۔ امیر:۔ الحاج سید ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی۔ نائب امیر:۔ حافظ مولوی عبدالمجید صاحب حفیظ امروٹی۔ ناظم اعلیٰ:۔ سید گلاب شاہ صاحب شیرانی۔ ناظم:۔ حاجی عبدالرزاق صاحب سومرو۔ ناظم محمد انور شیخ۔ خزانچی:۔ عیدن خاں۔ سالار جمعیۃ الانصار سید شفیع محمد شاہ صاحب امروٹی

دیگر اراکین مجلس شوریٰ۔ لعل بخش صاحب، محمد عمر صاحب، محمد رمضان صاحب، خان محمد صاحب، فقیر محمد صاحب، عبدالحکیم صاحب، عبدالخالق صاحب، بخشن خاں صاحب، الہدنہ صاحب عبدالمجید خانصاحب۔ قرار دادیں:۔

۱۔ یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کے سانحۂ ارتحال پر ان کے روحانی اولاد بالخصوص صدر جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کو تعزیت پیش کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے فوری طور پر قانون قرآنی نافذ کرنے کا پر زور مطالبہ کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس امروٹ شریف کی مقامی جمعیۃ علماء اسلام و جمعیۃ الانصار کو مرکزی جمعیۃ علماء سے ملحق کرتا ہے۔

۴۔ لاء کمیشن سے منکرین قرآن و حدیث کو خارج کرنے کے لئے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے

۵۔ یہ اجلاس ٹیونس اور الجزائر کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

جھنگ کی ــــــ مساجد میں

جمعہ کے اجتماعات میں حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے منظور کی گئیں۔ خطیب حضرات علماء کرام نے پُر وضاحت و مفصل تقریریں فرمائیں۔ تمام مسلمانوں نے پُرجوش نعروں کے ساتھ اتفاق رائے کا اظہار کیا۔

۱۔ واقعہ حسو بلیل کے مجرمین کی تحقیق کر کے انہیں کما حقہ سزا دی جائے۔ جلیل القدر خلیفہ ثانی کی توہین کو معمولی واقعہ نہ گردانا جائے۔ قانون کے ذریعے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹانے کی پوری آزادی دی جائے۔

۲۔ مختلف اضلاع میں راشننگ سسٹم جاری کر کے حکومت نے اپنا فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ مگر ضلع جھنگ کو محروم رکھنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ جھنگ میں بھی جاری کیا جائے

۳۔ مجلس تحفظ اسلام لاہور کی جدوجہد سے منتظمین اسلامی مجلس مذاکرہ کلوکیم کے الحاد پرور کاروائیوں کی روک تھام پر دلی مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسلام کے دوست نما دشمن پر ویزا وران کی طرح سے سوچنے والے مفکرین نے گمراہ کن مقالات پڑھ کر دین حق کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اس کے جواب میں علماء مصر و شام نے بروقت، برجستہ جواب دے کر حق واضح کر دیا۔ ہم علماء حق کی مساعی جمیلہ پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

۴۔ مسلمانان جھنگ صدر روشی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان خصوصاً حضرت مولانا احمد علی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب پر مکمل اعتماد کرتے ہیں جمعیۃ اسلام سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ شیخ محمد شریف نے پڑھ کر سنایا اور بعد نماز جمعہ سب حاضرین نے تائید کی۔

(مولانا غلام حسین صدر مجلس تحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنگ صدر)

گوجرانوالہ میں ۱۸، ۱۹ مارچ کو

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں اکابر جمعیۃ تشریف لا رہے ہیں۔

لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم، راولپنڈی، کیمل پور

میانوالی، سرگودھا، شیخوپورہ (شمالی پنجاب) کے اضلاع جمعیتیں مطلع رہیں۔ کہ ۱۹ مارچ صبح گوجرانوالہ میں ... کا انتخاب ہوگا۔ لہٰذا حسب دستور تمام ابتدائی جمـ... کے لیئے ارکان اور ضلعی جمعیتیں صوبہ کے لیئے ... کریں۔ جو گوجرانوالہ میں ۱۹ مارچ والے انتخابی اجـ... ہو سکیں۔ یہ ضلعی جمعیتوں کا کام ہے۔ کہ وہ اپنے ... اس انتخابی اجلاس میں بھیجیں۔ اور مرکزی دفتر میں ... بھیجیں۔ کہ ہمارے ضلع کے حسب ذیل اراکین ... اجلاس میں شامل ہو رہے ہیں۔

(عبدالواحد کنوینر برائے جمعیۃ علماء اسلام شمالی ...)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی سب کمیٹی ...

زیر صدارت مولانا لطف الرحمان امیر ضلع منـ... طور پر ضلع بھر کے لیئے ہفت روزہ مندرجہ ذیل پر... کیا گیا۔ علماء سرحد کا ایک وفد جلسہ ہائے عام میں ... جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور رفتار کار ... کر لے گا۔ ملک کے موجودہ مسائل پر بھی روشنی ... اراکین وفد مولانا عزیز الرحمان صاحب فاضل دیوبند ... علماء اسلام ضلع پشاور، ناظم اعلیٰ مولانا حمد اللہ جان ... امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ امیر ضلع ... لطف الرحمان صاحب، امیر سٹی مردان پیر مبارک ... صاحب و ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعزیز صاحب ہوں گے ... مردان کے جلسوں میں ان حضرات کے علاوہ حافظ ... صاحب اور مولانا عبدالقدوس صاحب ناظم اعلیٰ بھی ... فرمائیں گے تحصیل صوابی کے جلسوں میں مولانا عـ... صاحب و مولانا شمس الضحیٰ صاحب بھی شریک ...

پروگرام:۔

۵ مارچ شب جمعرات اجلاس عام بمقام تورڈھیری
۶ " " جمعہ " " " شاہ منصور
۷ " " بعد نماز جمعہ " " " کالو خاں
۷ " " شب ہفتہ " " " ڈاگئی
۸ " " اتوار " " " رستم
۹ " " سوموار " " " گجرات
۱۰ " " منگل " " " میاں خاں
۱۱ " " بدھ " " " تخت بھائی

حسب اعلان جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے ... امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات پر زیر صدا... مولانا لطف الرحمان امیر ضلع منعقد ہوا۔ جو قی مر... ائمہ کرام، علمائے عظام اور معززین شہر نے شر... مولانا آزاد کی روح پرفتوح کو ایصالِ ثواب کے لیئے د... ختم قرآن شریف اپڑھا گیا۔ مولانا عبدالعزیز ناظم اعلیٰ ... امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کو جذبہ عقیدت پیش ... ہوئے کہا۔ کہ دنیائے اسلام آزادی و حریت کے ... عظیم، مفسر قرآن اور تاجدار علم و عمل سے محروم ہو گئی ... ان کی جدائی سے تمام اسلامی دنیا مضطرب اور بے چین ... مولانا آزاد مرحوم ایک مدبر سیاسی رہنما ہی نہ تھے بلکہ ... بلند مرتبہ عالم اور مصنفین اسلام کی صف اول میں ...

جمعیۃ علمائے اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

سکھر میں عارضی انتخاب

زر مسجد میانی روڈ سکھر سندھ میں ضلع کی ابتدائی
ؤں کے نمایندوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں
ج ذیل عہدیداروں کا باتفاق رائے انتخاب عمل
یا۔

جناب حضرت مولانا محمد شاہ صاحب سجادہ نشین،
پیر شریف — امیر

جناب حضرت مولانا شیر محمد صاحب مدرسہ انوار العلوم،
— نائب امیر

حکیم محمد ابراہیم میانی، سکھر — ناظم اعلیٰ

محمد ابراہیم ناظم اعلیٰ سکھر

ضلع سبی بلوچستان میں

مولانا مولوی محمد انور خلف الرشید مولوی شیر محمد صاحب
امیر جماعت سکھر۔
قصبہ چک میں دو دن متواتر تقریریں فرمائی ہیں
جمعیت کے اغراض و مقاصد پر مکمل روشنی ڈالی عوام
الناس آپ کی تقریر سے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور
جمعیت کے ساتھ تعاون کا یقین دلایا۔ ایک رات آپ نے
بمقام سبی تقریر فرمائی۔

ازاں بعد مولانا علاقہ مری کے دورہ پر تشریف لے
گئے۔ مولانا مولوی مولا بخش مری نے جو جماعت اسلا
کے سرگرم رکن تھے۔ مولوی محمد انور صاحب کے سامنے
جماعت اسلامی سے تائب ہوئے اور اعلان کیا کہ جماعت
اسلامی سے میں اسلئے بیزار ہوا ہوں کہ جماعت اسلامی کا
اصول قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہے۔ حضرت مولانا
حکیم عبد اللہ جان سابق صدر جمعیت علمائے اسلام کوئٹہ
بلوچستان جو مودودی صاحب کے مشفقین سے تھے انہوں نے
بھی جماعت اسلامی کے غیر اسلامی رویہ سے ناراضی کا اظہار
کیا۔

مولانا عبد اللہ صاحب مبلغ جمعیت علماء اسلام
ضلع سبی کا قصبہ گلو تہر تحصیل سبی ندموئی شہر، ججک مزوی،
قصبہ غلام بولک اور ریلوے شیڈ سبی کے مقامات پر تقریریں
کیں۔ جمعیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور عوام
بہت متاثر ہوئے اور آئندہ انتخابات کے موقع پر جمعیۃ سے
تعاون کرنے کا یقین دلایا۔
مولوی محمد صدیق ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع سبی بلوچستان

پونچھ آزاد کشمیر کے نظماء متوجہ ہوں

پونچھ سٹیٹ میں جہاں جہاں جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں
قائم ہیں ان سب کو مستحکم کرتے ہوئے مناسب مقامات پر
مزید دیہہ وار شاخیں قائم کی جائیں اوائل شوال میں
سٹیٹ پونچھ جمعیۃ کا انتخاب ہوگا۔ اس لئے اس سے پہلے تکمیل
تنظیم ضروری ہے۔
مزید گذارش یہ ہے کہ "ترجمانِ اسلام" جو جمعیت
کا بہترین ترجمان ہے۔ اسکی توسیع اشاعت میں اعلیٰ پیمانہ پر
کوشش کیجائے۔ ماہ رمضان میں بندہ کراچی رہیگا۔ میری
عدم موجودگی کی وجہ سے تنظیمی کام رکنا نہیں چاہئے۔

خادم ملک و ملت
امیر الزماں ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام پونچھ آزاد کشمیر

موضع رغزہ میں

مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم ضلع تشریف
لیگئے وہاں رات کو زیر صدارت مولوی محمود صاحب
اعظم کوٹ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جلسہ عام ہوا۔
جس میں حضرت قاضی صاحب نے سوا گھنٹہ تقریر فرمائی اس
کے بعد علمائے علاقہ کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں مندرجہ
ذیل علماء کرام شریک ہوئے۔
(۱) مولانا سید سلیمان شاہ صاحب گحل (۲) مولانا محمود
صاحب اعظم کوٹ۔ (۳) مولانا غلام محمد صاحب رغزہ۔
(۴) مولوی خیر محمد صاحب مرتضیٰ، بارہ بجے میٹنگ ختم ہوئی۔
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

موضع اٹل شریف میں

مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم ضلع اور راقم الحروف
اٹل شریف لے گئے۔ وہاں رات کو جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے
ایک جلسۂ عام بڑی مسجد میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ
نظام الدین صاحب منعقد ہوا راقم الحروف نے اس موضوع
پر کہ خدا کی زمین کو خدا کی نافرمانیوں سے پاک کرنے کی فکر
ہمیں کتنی ہے اور سلف کو کتنی تھی لہٰذا ہمیں اپنی کوشش
اور فکر اس طرف زیادہ لگانی چاہئے۔ اس کے بعد حضرت
قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم ضلع نے اس موضوع پر کہ
مسلمان کی زندگی تب بہتر اور باعزت ہو سکتی ہے کہ اللہ
اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہے تقریر فرمائی۔
آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول کی دعوت اور تعلیمات کی طرف لوگوں کو بلاتی ہے۔
مسلمان چین اور آرام کی زندگی اس وقت گذار سکتا ہے۔
کہ اس کے سر پر قانون اسلام کا سایہ ہو نیز حالات حاضرہ
پر تبصرہ فرمایا۔
محمد امان اللہ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نائب امیر دورہ علاقہ ٹانک سرحد کیلئے

موضع درکی گئے جہاں شہر سے باہر آپ کا پرجوش استقبال
کیا گیا۔ بندوق کے فائر کئے گئے۔ زیر صدارت شیخ غلام حسین
جلسۂ عام ہوا۔ مولانا معراج الدین صاحب نے تقریر فرمائی
اس کے بعد قاضی مولانا عبد الکریم صاحب نے ایک جامع اور
بسیط تقریر کی اور ضرورت جمعیۃ کو واضح کیا۔ مختلف بستیوں
سے لوگ آئے تھے۔

ازاں بعد موضع شیر علی روانہ ہوئے۔ یہاں سے
استقبال کے لئے لوگ درکی آئے تھے۔ جس میں ملک محمود خان
نمبردار بھی شریک تھے۔ رات کو یہاں جلسۂ عام ہوا۔
پھر موضع کوپائی گئے۔ مولانا بہرام الدین صاحب کے ہاں
بہت سے لوگ جمع ہوئے۔ ان کے سامنے جمعیۃ کا پروگرام
رکھا جس پر لوگوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔

موضع نندور

زیر صدارت مولانا غلام بادشاہ صاحب جلسہ عام
ہوا۔ مولانا معراج الدین صاحب نے تقریر کی اس کے بعد
حضرت نائب امیر نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولانا پائیل
مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کیلئے
روانہ ہوئے۔ اسی طرح منزلنئی گئے۔ وہاں بڑے دھوم
دھام سے جلسہ عام ہوا لوگوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا
اس کے بعد دار العلوم لکی مروت اور معراج العلوم بنوں کے
جلسوں میں شریک ہوئے۔ یہاں سے جمعیت مفتی محمود
صاحب نائب صدر مرکزی جمعیت علماء اسلام ڈیرہ روانہ
ہوئے۔ وہاں پر دو حضرات نے تقریریں کیں۔ مولانا
عبد الحق صاحب امیر ضلع آنکھوں کے اپریشن کے لئے
بنوں گئے تھے اس لیے شریک دورہ نہ ہو سکے۔ احباب
ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی

بستی عثمان والی وغیرہ میں

جناب مولانا محمد یوسف صاحب مبلغ ضلع بہاولنگر
نے عقاید کے مسائل بیان فرمائے۔ اور سوبات بد کی
مذمت فرمائی جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت
کی اور حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی نیز آئندہ انتخابات
میں ووٹ کی قیمت پر تقریر فرمائی۔
بستی اکرم والی کے اکثر علماء بھی جمعیۃ میں شامل ہوئے۔
محمد یوسف نائب ناظم جمعیۃ بستی عثمان والی

گوٹھ منگرانی ضلع سکھر

جمعیۃ علماء اسلام کی شاخ قائم کیگئی۔ (۱) امیر حضرت مولانا
مہر اللہ صاحب (۲) ناظم حاجی رسول بخش صاحب (۳) ناظم حا
عبد الحمید صاحب (۴) خزانچی عبد الرحمٰن خاں صاحب منتخب ہوئے
ذیل کے حضرات کو مجلس شوریٰ کا ممبر بنایا گیا۔ ۱۔ ملا محمد ادریس
صاحب (۲) وڈیرہ امیر بخش خاں صاحب (۳) وڈیرہ جان محمد
صاحب (۴) وڈیرہ واحد بخش خان صاحب (۵) حاجی رسول
بخش خان صاحب۔ (۶) مولانا مطر اللہ صاحب (۷) وڈیرہ حاجی
جمعہ خاں صاحب (۸) وڈیرہ غلام مصطفیٰ خاں صاحب۔
(۹) عبد الرحمان خاں صاحب۔ یہ جمعیۃ جناب اعلیٰ حضرت سید
الحاج ابو المنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ

متفرق خبریں

واشنگٹن :- امریکی حکومت مسئلہ کشمیر کو داخل دفتر کرنے کا منصوبہ تیار کر رہی ہے بتایا جاتا ہے کہ امریکہ نے بھارت کے لئے جو نیا طرز عمل اختیار کیا ہے مسئلہ کشمیر کو ختم کرنے کی کوشش اس کا ایک نتیجہ ہے امریکی حکومت کو پر زور مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ پاکستان کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لے اور عارضی طور پر مسئلہ کشمیر کو ختم کر دے اگر یہ ممکن نہیں تو کم از کم ایسا فارمولا تلاش کرے جس سے تنازعہ کشمیر کے حل کو کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کیا جا سکے اسی اثناء میں معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر گراہم نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل مسٹر ہیمر شول کو بتایا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کی راہ میں ہمیشہ کی طرح عظیم مشکلات درپیش ہیں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جس سے کہ واقعی امید وابستہ کی جا سکے

مغربی پاکستان اسمبلی کی سیر

اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتے ہی مسلم لیگ کے قائد سردار بہادر خان کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں چونکہ کل ایوان میں موجود نہیں تھا۔ اور میری غیر موجودگی میں سید حسن محمود نے مسلم لیگ پارٹی اور مجھ پر الزام لگائے ہیں۔ اس لئے مجھے اپنی ذات کی صفائی میں تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔

وزیر اعلیٰ' ذاتی صفائی کا سوال وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں کسی کی ذات پر کوئی حملہ کیا گیا ہو، لیکن کل سید حسن محمود نے ایک سیاسی تقریر کی تھی، جس میں دو جماعتوں کے سمجھوتے کا ذکر کیا گیا تھا۔ اب اس سمجھوتے کے حسن و قبح کے بارے میں اگر وہ اپنی جماعت کی پوزیشن صاف کرنا چاہتے ہیں تو ان کو عوام کے پاس جانا چاہیئے، اسمبلی اس قسم کی صفائی کے لئے کوئی موزوں جگہ نہیں ہے،

سردار بہادر خان ! دو جماعتوں کے بارے میں ایوان میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سمجھوتے میں بعض خفیہ شقیں ہیں جن میں ون یونٹ کی مخالفت کا وعدہ کیا گیا ہے اور مخلوط انتخاب کو تسلیم کیا گیا ہے، یہ غلط ہے اس کے متعلق وضاحت ضروری ہے،

وزیر اعلیٰ، مجھے مسلم لیگ کے قائد سردار بہادر خان کے تقریر کرنے پر کوئی اعتراض نہیں، لیکن جب وہ تقریر کر چکیں گے تو پھر سید حسن محمود کو بھی تقریر کا موقع ملنا چاہیئے، اور ممکن ہے جی ایم سید صاحب نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر کی حیثیت سے بہت کچھ کہنا چاہیں، کھوڑو صاحب بھی ضرور کچھ کہیں گے۔ تو یہ سلسلہ کہاں جا کر رکے گا۔

سردار بہادر خان ! لیکن کل یہاں پر جھوٹ بولا گیا ہے

حسن محمود ! یہ لفظ واپس لیجئے،

ایک ری پبلکن رکن' جھوٹے عام طور پر زیادہ احتجاج کرتے ہیں،

وزیر اعلیٰ، اس قسم کی تلخ گفتگو کی ضرورت نہیں' میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی اس قسم کی صفائی کے لئے موزوں جگہ نہیں ہے،

اسپیکر، مسلم لیگ کے قائد سے، کوئی قاعدہ دکھایئے

سردار بہادر خان ! چونکہ میری ذات پر حملہ ہوا ہے اس لئے مجھے ذاتی صفائی کا موقع ملنا چاہیئے،

وزیر اعلیٰ ، صرف معاہدے کا ذکر ہوا ہے جو دو جماعتوں کے درمیان ہوا ہے، اس میں آپ کی ذات کہاں آتی ہے،

سردار بہادر خان : جھوٹ کا جواب ملنا چاہیئے'

حسن محمود ! یہ الفاظ واپس لو،

سردار بہادر ! اگر تم نے یہ بیان ایوان سے باہر دیا ہوتا تو میں تمہارے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا دعویٰ کرتا۔

حسن محمود ! میں یہی بیان ایوان سے باہر دینے کے لئے تیار ہوں اور دیکھوں گا کہ آپ کیا قدم اٹھاتے ہیں،

وزیر اعلیٰ ! سردار بہادر خان عدالت میں کیوں نہیں جاتے ،

سردار بہادر خان ! لیکن اس وقت موقعہ کیوں نہیں دیا جاتا وزیر اعلیٰ کو اگر پارلیمانی قواعد و ضوابط کا علم نہیں تو اس میں حزب اختلاف قصور دار نہیں ہے،

وزیر اعلیٰ ! مجھے اعتراف ہے کہ حزب اختلاف کے قائد کو پارلیمانی آداب آتے ہیں اور میں ان سے سیکھنے کے لئے تیار ہوں، لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس وقت اس قسم کی وضاحت کا موقع نہیں ہے۔

کھوڑو ! ہم ون یونٹ کے مخالف نہیں ہیں لیکن حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ہم یونٹ کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے ہم نے سندھ مسلم لیگ کونسل میں ایک قرارداد پاس کی اور مرکزی مسلم لیگ سے سفارش کی ون یونٹ کو ختم کرنے کے لئے قدم اٹھایا جائے ری پبلکن پارٹی نے خود ون یونٹ ختم کرنے کے لئے نیشنل عوامی پارٹی کے ساتھ معاہدہ کیا اور بعد میں ان کو دھوکا دیا ری پبلکن، ہم نے کوئی دھوکہ نہیں دیا

ری پبلکن پارٹی کے رکن مولوی اسلام الدین نے کہا اخبار میں مجھ سے یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ میں نے پیر سدید الدین سے کہا کہ وہ گدھے کی طرح رینگیں،

مخدوم زادہ نے مسلم لیگ پر سیاسی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ اس بجٹ کی منظوری سے صرف ری پبلکن پارٹی کو فتح ہی نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ اس سے مسلم لیگ کا سیاسی دیوالیہ پن بھی آشکارا ہو گیا ہے۔

چشم بد دور کیا ہمارے یہی نمائندے رُحَمَاءُ بَیْنَهُم کا نمونہ ہیں آئندہ اللہ تعالےٰ ایسے نمائندوں سے ہمیں بچائے جو تو تو میں میں میں وقت گذار کر قوم کو تباہی کے بھنور سے نکالنے کی کوشش نہیں کرتے

میٹرک کا امتحان ۳ مئی سے شروع ہوگا

لاہور ثانوی تعلیمی بورڈ نے میٹرکولیشن انٹرمیڈیٹ اور مشرقی زبانوں کے امتحانات کی نئی تاریخیں مقرر کر دی ہیں۔ اب میٹریکولیشن کا امتحان ۳ مئی کو شروع ہوگا انٹرمیڈیٹ کے امتحان کی تاریخ ۲۰ مئی مقرر کی گئی ہے، جب کہ کلاسیکی اور پاکستانی زبانوں کے امتحانات ۲۲ مئی کو شروع ہوں گے

برطانیہ کے ساتھ تجارت میں پاکستان کو خسارہ

لندن برطانیہ کے سرکاری طور پر شائع ہونے والے تجارتی اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ کے ساتھ تجارتی خسارہ میں سال رواں کے ماہ فروری میں پونڈ کا مزید اضافہ ہو گیا ہے اس طرح اس سال کی پاکستان کا خسارہ اب تک ۲۵ لاکھ ۰ ہزار پہنچ چکا ہے۔ خسر الدنیا والآخرۃ

کشمیر کے مسئلہ پر برطانیہ بھارت کا ساتھ

لندن - وزیر اعظم لون کے بیان پر مانچسٹر گارڈین نے نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے میں ان دھمکیوں پر سنجیدگی سے غور کرنا مشکل سمجھتے ہیں کہ اگر ہم کو بلیک میل نہیں تو مرعوب اس لئے ہماری ہمدردیاں بھارت کی طرف منتقل لیکن یہ کشمیریوں سے ناانصافی ہے اخبار نے یہ بھی بیان دے کہ مسٹر لون کی حیثیت قدرے نظر آنے یہ ان کا معاملہ ہے اور یہ فیصلہ کرنا ہمارا کام ہے مسئلہ پر کس کی حمایت کرتے ہیں پاکستان کی یا دونوں کی ؟

پاکستان مسلم لیگ کی صدارت کا

کراچی :- محترمہ فاطمہ جناح کے پاکستان کی صدارت قبول کرنے سے انکار پر مسلم لیگ کی لئے ابھی تک کوئی ایسی شخصیت نہیں ملی ہے جسے دونوں صوبے اور مسلم لیگوں کے گروپ منظور کر

عام انتخابات کی قطعی تاریخ مقرر کر

کراچی ملک بھر کے مطالبہ کے پیش نظر نے مرکزی کابینہ سے کہا ہے کہ عام انتخابات کی کوئی قطعی تاریخ مقرر کرے اور اس سلسلے جلد سرکاری اعلان کر دیا جائے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انتخابی کمیشن تیز رائے دہندوں کی ابتدائی فہرستوں کی تیاری کر فہرستیں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں اور ۲۵ اپریل کو جائیں گی جمعیۃ علماء اسلام کی ہر شاخ ووٹروں سے کہ وہ جمعیۃ کے نمائندوں کو ووٹ دیں گے

روس نے ½۱ ٹن وزنی راکٹ چھ

ماسکو :- سوویٹ یونین نے ڈیڑھ ٹن وزن کا ۲۱ فروری کو چھوڑا، جو ۲۹۴ میل کی ریکارڈ بلندی یہ راکٹ زمین پر مقررہ جگہ پر واپس آ گیا

پاکستان کا آرگن — مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی

ترجمانِ اسلام

زیرِ سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

جلد ۱ | ۷،۱۱ رشعبان المعظم ۱۳۷۷ھ مطابق ۲۷ر فروری ۳ر مارچ ۱۹۵۸ء موافق ۱۶/۲۰ر پھاگن ۲۰۱۴ بکرمی | شمارہ ۲، ۳۰، ۲

[مولا]نا ابوالکلام آزاد کی قرآن دانی پر شہادت

[م]رکزی جمعیۃ علماء اسلام کے صدر حضرت مولانا احمد علی صاحب [مدظلہ العالی] نے آج سے پینتیس سال پہلے ہمیں قرآنِ حکیم پڑھاتے [فر]مایا۔ قرآن سمجھنے والے اس وقت حقیقی معنوں میں تین [ہ]یں۔ ایک مولانا ابو الکلام آزاد دوسرے مولانا عبیداللہ [سندھی] اور تیسرے واں بھچراں ضلع میانوالی کے مولانا [حسین] علی۔

غازی خدابخش

[م]ولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیر سورۂ فاتحہ سے ایک ورق :-

نظامِ ربوبیت

لیکن سامانِ زندگی کی بخشائش میں اور ربوبیت کے عمل [میں ایک فر]ق ہے اُسے نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ اگر دنیا میں [...] عناصر کی ایسی ترکیب، اور اشیاء کی ایسی بناوٹ [...] ہے جو زندگی اور نشوونما کے لئے سود مند ہے، تو محض [...] موجودگی ربوبیت سے تعبیر نہیں کی جا سکتی۔ ایسا ہونا [...] الٰہی کی رحمت ہے، بخشش ہے، احسان ہے، مگر وہ [...] نہیں ہے جسے ربوبیت کہتے ہیں۔ ربوبیت یہ ہے کہ [ہم د]یکھتے ہیں، دُنیا میں سود مند اشیاء کی موجودگی کے ساتھ [...] بخشش و تقسیم کا بھی ایک نظام موجود ہے، اور فطرت [...] بخشتی ہی نہیں بلکہ جو کچھ بخشتی ہے، ایک مقررہ انتظام [...] منضبط ترتیب و مناسبت کے ساتھ بخشتی ہے۔ [...] نتیجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، ہر وجود کو زندگی اور بقا کے [لئے] جس جس چیز کی ضرورت تھی اور جس جس وقت، اور [...] جیسی مقدار میں ضرورت تھی، ٹھیک ٹھیک اسی طرح [...] وقتوں میں اور اسی مقدار میں اسے مل رہی ہے، اور [...] نظم و انضباط سے تمام کارخانۂ حیات چل رہا ہے۔

[...]ی بخشش و [تقس]یم کا نظام

زندگی کے لئے پانی اور رطوبت کی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پانی کے وافر ذخیرے [...]رف موجود ہیں۔ لیکن اگر صرف اتنا ہی ہوتا تو یہ زندگی کے [لئے] کافی نہ تھا۔ کیونکہ زندگی کے لئے صرف یہی ضروری نہیں [...] کہ پانی موجود ہو۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ایک خاص انتظام [...] خاص ترتیب، اور ایک خاص مقررہ مقدار کے ساتھ [مو]جود ہو۔ پس یہ جو دُنیا میں پانی کے بننے اور تقسیم ہونے کا [...] خاص انتظام پایا جاتا ہے۔ اور فطرت صرف پانی بناتی ہی نہیں، بلکہ ایک خاص ترتیب و مناسبت کے ساتھ بناتی اور ایک خاص اندازہ کے ساتھ بانٹتی رہتی ہے، تو یہی ربوبیت ہے اور اسی سے ربوبیت کے تمام اعمال کا تصوّر کرنا چاہئے۔ قرآن کہتا ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے جس نے پانی جیسا جوہرِ حیات پیدا کر دیا۔ لیکن یہ اسکی ربوبیت ہے جو پانی کو ایک ایک بوند کر کے ٹپکاتی، زمین کے ایک ایک گوشے تک پہنچاتی، ایک خاص مقدار اور حالت میں تقسیم کرتی، ایک خاص موسم اور محل میں برساتی، اور پھر زمین کے ایک ایک تشنہ ذرّے کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر سیراب کر دیتی ہے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْکَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ الخ (۲۳: ۱۸-۱۹)

ترجمہ۔ اور (دیکھو) ہم نے آسمان سے ایک خاص اندازے کے ساتھ، پانی برسایا۔ پھر اسے زمین میں ٹھہرائے رکھا، اور ہم اس پر بھی قادر ہیں کہ (جس طرح برسایا تھا اسی طرح) اسے واپس لے جائیں۔ پھر (دیکھو) اسی پانی سے ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کر دیئے جن میں بے شمار پھل لگتے ہیں، اور انہی سے تم اپنی غذا بھی حاصل کرتے ہو۔

تقدیرِ اشیا یہی وجہ ہے کہ قرآن نے جابجا اشیاء کے قدر اور مقدار کا ذکر کیا ہے۔ یعنی اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ فطرتِ کائنات جو کچھ بخشتی ہے ایک خاص اندازہ کیساتھ بخشتی ہے۔ اور یہ اندازہ ایک خاص قانون کے ماتحت ٹھہرایا ہوا ہے۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ (۱۵: ۲۱) ترجمہ۔ اور کوئی شے نہیں جس کے ہمارے پاس ذخیرے موجود نہ ہوں، لیکن (ہمارا طریقِ کار یہ ہے کہ) جو کچھ نازل کرتے ہیں، ایک مقررہ مقدار میں نازل کرتے ہیں۔

وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ (۱۳: ۸) ترجمہ اور اللہ کے نزدیک ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے

اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ (۵۴: ۴۹)

ترجمہ ہم نے جتنی چیزیں بھی پیدا کی ہیں ایک اندازے کے ساتھ پیدا کی ہیں۔

یہ کیا بات ہے کہ دُنیا میں صرف یہی نہیں ہے کہ پانی موجود ہے، بلکہ ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ موجود ہے یہ کیوں ہے کہ پہلے سمندر کی شعاعیں سمندر سے ڈول بھر بھر کر فضا میں پانی کی چادریں بچھادیں، پھر ہواؤں کے جھونکے انہیں حرکت میں لائیں۔ اور پانی کی بوندیں بنا کر ایک خاص وقت اور خاص محل میں برسادیں۔ پھر یہ کیوں ہے کہ جب بھی پانی برسے تو ایک خاص ترتیب اور مقدار ہی سے برسے؛ اور اس طرح برسے کہ زمین کی بالائی سطح پر اس کی ایک خاص مقدار بہنے لگے اور اندرونی حصّوں تک ایک خاص مقدار میں نمی پہنچے؟ کیوں ایسا ہُوا کہ پہلے پہاڑوں کی چوٹیوں پر برف کے تودے جمتے ہیں، پھر موسم کی تبدیلی سے پگھلنے لگتے ہیں پھر اُن کے پگھلنے سے پانی کے سرچشمے اُبلنے لگتے ہیں، پھر چشموں سے دریا کی جدولیں بہنے لگتی ہیں، پھر یہ جدولیں پیچ و خم کھاتی ہوئی دُور دُور تک دوڑ جاتی ہیں۔ اور سینکڑوں ہزاروں میلوں تک اپنی وادیاں شاداب کر دیتی ہیں؟

کیوں یہ سب کچھ ایسا ہی ہُوا؟ کیوں ایسا نہ ہُوا کہ پانی موجود ہوتا مگر اس انتظام اور ترتیب کے ساتھ نہ ہوتا؟

قرآن کہتا ہے: اس لئے کہ کائناتِ ہستی میں ربوبیتِ الٰہی، کارفرما ہے اور ربوبیت کا مقتضا یہی تھا کہ پانی اسی ترتیب سے بنے اور اسی ترتیب و مقدار سے تقسیم ہو۔ یہ رحمت و حکمت تھی جس نے پانی پیدا کیا، مگر یہ ربوبیت ہے جو اُسے اس طرح کام میں لائی کہ پرورش اور رکھوالی کی تمام ضرورتیں پوری ہو گئیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ کَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ کِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ (۳۰: ۴۸)

ترجمہ۔ یہ اللہ ہی کی کارفرمائی ہے کہ پہلے ہوائیں چلتی ہیں، پھر ہوائیں بادلوں کو چھیڑ کر حرکت میں لاتی ہیں پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اُنہیں فضا میں پھیلا دیتا ہے۔ اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ بادلوں میں سے مینہ نکل رہا ہے۔ پھر جن لوگوں کو بارش کی یہ برکت ملنی تھی مل چکتی ہے تو وہ اچانک خوش وقت ہو جاتے ہیں۔

غازی خدابخش، پرنٹر و پبلشر نے پنجاب پریس سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام لاہور سے شائع کیا۔

متفرق خبریں

جھنگ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حسو بلیل کے حادثے کے بعد مذہبی کارکنوں پر فرقہ وارانہ چپقلش کو روکنے کیلئے جو پابندیاں عائد کی تھیں، وہ سب کی سب واپس لے لی ہیں۔ جن مذہبی کارکنوں کو ضلع بدر کیا گیا تھا انہیں واپس آنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لیکن عام جلسوں اور ہتھیار لیکر چلنے پر ہنوز پابندی عائد ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انتباہ کیا ہے کہ اگر پھر کوئی دقت پیدا کی گئی تو پابندیاں دوبارہ عائد کر دی جائیں گی۔

حضرت عمرؓ کی مبینہ توہین کے مقدمے کی سماعت

حسو بلیل، ڈسٹرکٹ ٹربیونل نے جو سردار غلام فرید ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور چودھری مرتضٰے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر مشتمل تھا۔ مسٹر نذیر عباسی ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکول کے سابق ہیڈ ماسٹر اور ان کے پانچ ساتھیوں کو جن کا چالان، حضرت عمرؓ فاروق کے پتلے کی مبینہ توہین کے الزام میں غنڈہ ایکٹ کے ماتحت کیا گیا تھا ڈسچارج کر دیا۔ ٹربیونل نے کہا ہے کہ چونکہ مذکورہ ملزمان میں سے چار پر مقدمہ چلانے کی اجازت دی جا چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس ایکٹ کے ماتحت ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا۔ دوسرے مقدمے میں انہی ملزمان کے دو ساتھی شامل نہیں ہیں جن کے خلاف عدالت میں مقدمہ چلایا گیا ہے۔ اس لیئے مقدمہ کو خارج کیا جاتا ہے۔ ملزمان کے نام یہ ہیں:-

مسٹر نذیر عباس، مسٹر قیصر عباس، مسٹر اسرار حسین، اور مسٹر اقبال حسین۔ ان کے خلاف پولیس نے زیر دفعات ۱۵۹/۱۵۳ مقدمہ درج کیا تھا۔ یاد رہے کہ یہ مقدمہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا گیا۔ اور ملزمان اس وقت سے حراست میں ہیں۔ اور تاریخ کا دن ۵ مارچ مقرر ہے۔ استغاثہ کیطرف سے گواہوں میں مولانا محمد ذاکر۔ ایم۔ پی۔ اے خان محمد نمبردار اور مولانا عبدالکریم وغیرہ کو شہادت کے لیئے طلب کر لیا گیا ہے۔

چیف الیکشن کمشنر مسٹر ایف۔ ایم خاں نے آج یہاں ایک ملاقات میں غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا کہ اس سال نومبر کے پہلے ہفتے میں عام انتخابات ہوں گے۔ انہوں نے ان افواہوں کو بے بنیاد قرار دیا کہ انتخابات کو دوبارہ ملتوی کر دیا جائیگا۔ اور یہ بھی بتایا کہ ملک میں رائے دہندوں کی فہرستیں تسلی بخش طور پر پروگرام کے مطابق تیار ہو رہی ہیں۔ طریق انتخاب میں تبدیلی سے جو تاخیر ہوئی تھی وہ دور کر لی گئی ہے اور فہرستیں عنقریب مکمل ہو جائیں گی۔

چیف الیکشن کمشنر ان دنوں مغربی پاکستان کے مختلف حصوں کا دورہ کر کے فہرستوں کی تیاری کی رفتار کا جائزہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شیخوپورہ، سیالکوٹ، لائلپور اور بعض اور حصوں میں فہرستوں کا بڑا حصہ چھپنے کے لیئے دیدیا گیا ہے جہاں تک فہرستوں کی اصلاح، جانچ پڑتال، کمی بیشی اور آخری چھپائی کا تعلق ہے یہ کام بھی کمیشن کے مقررہ

مشرقی پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایف، ایم خاں نے کہا کہ جس وقت طریق انتخاب میں تبدیلی کے احکامات جاری کیئے گئے۔ صوبے میں عام انتخابات سے متعلق کام ساٹھ فیصد مکمل کیا جا چکا تھا۔ مجھے امید ہے کہ کام جو چالیس فیصد رہ گیا ہے وہ بہت جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ الیکشن کمیشن کے پاس کافی مالی وسائل ہیں۔ اور مرکزی حکومت نے اس امر کا یقین دلایا ہے کہ کمیشن کی تمام مالی ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی۔ آخر میں انہوں نے امید ظاہر کی کہ انتخابی حلقوں کی حد بندی کا کام جو چیف جسٹس مسٹر منیر کے سپرد کیا گیا ہے مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام شاخوں کے امتحان کا وقت قریب آ رہا ہے وہ انتخابات کیطرف خاص توجہ مبذول فرمائیں۔

خوراک کانفرنس میں صوبائی وزیر آبپاشی قاضی فضل اللہ نے اعلان کیا کہ غلام محمد بیراج کے علاقہ میں دو لاکھ سولہ ہزار ایکڑ اراضی مارچ کے آخر تک تقسیم کر دی جائے گی۔ مزید ڈیڑھ لاکھ ایکڑ اراضی نومبر تک تقسیم کے لیئے دستیاب ہو سکے گی۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ سرکاری اراضی، زمین سے محروم کاشتکاروں اور بے دخل شدہ مزارعین میں تقسیم کی جائے۔ کانفرنس میں یہ بھی تجویز پیش کی گئی کہ جلد سے جلد زیادہ زمین زیر کاشت کرنے کے لیئے ایک کل وقتی افسر مقرر کیا جائے جو لبستیاں لبسانے کا کام بھی کرے حکومت ایک ایسی تجویز پر بھی غور کر رہی ہے کہ صوبہ میں قابل کاشت افتادہ اراضی کی ترقی کے لیئے ایک محکمہ قائم کیا جائے۔

سوڈان کے سماجی امور کے وزیر نے اعلان کیا ہے کہ مصری فوج نے سوڈان کے نزاعی علاقے البور ماضی کو خالی کر دیا ہے۔ اور اس علاقے کے ڈپٹی گورنر نے مصری پرچم اتار دیا ہے۔

سوویٹ یونین عنقریب خلا کی تسخیر کے سلسلے میں کوئی حیرت انگیز کارنامہ انجام دینے والا ہے۔ غالباً وہ چاند پر راکٹ چھوڑے گا یا چاند کے گرد کوئی مصنوعی سیارہ بھیجے گا۔ توقع ہے کہ سوویت یونین کا دوسرا سیارہ بہت جلد گر پڑے گا لیکن سوویت یونین امریکہ سے ایک قدم آگے رہنا چاہتا ہے

گیارہ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے کے ٹیکسوں کا اعلان

آئندہ مالی سال کا بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے ٹیکسوں میں بھاری اضافے کا جو اعلان کیا ہے اس سے عوام مایوس اور دل شکستہ ہو گئے ہیں۔ لاہور کے لوگوں نے تمام اشیاء ضروری پر ٹیکسوں کی خبر ریڈیو پاکستان کی ۵ بجے شام کی خبروں سے سنی۔ کم آمدنی کے لوگوں نے ٹیکسوں کے اضافے کی خبر سن کر مستقبل پر شدید مالی تکلیف کے اندیشے کے ساتھ نظر ڈالی کیونکہ ٹیکسوں میں اضافے کا نتیجہ اشیاء کی گرانی کا باعث ہوگا۔ جن اشیاء پر ٹیکس لگائے گئے ہیں ان میں سگریٹ درآمدی سوتی اور اونی کپڑا، رنگ روغن، گھڑیاں، پلاسٹک کا سامان اور مشینیں اور پرزے شامل ہیں۔

ریل کے ٹکٹوں پر فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے لیئے ساڑھے

بار [illegible] کے لیے [illegible] سرچارج لگایا گیا ہے۔ لیکن سیزن ٹکٹ اس [illegible] گے۔ اس طرح ٹیلیفون اور ٹرنک کال پر [illegible] گیا ہے۔ کراچی کے سینماؤں میں ٹکٹوں پر تفریحی ٹیکس [illegible] گیا ہے۔ مہاجر ٹیکس مزید ایک سال کے لیئے [illegible] صنعتوں میں سرمایہ لگانے کیلئے جو رعایت دی جاتی [illegible] کر دی گئی ہے۔

(امام ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب حجۃ [illegible] میں انقلاب کے دو وجوہ میں ایک وجہ ٹیکس کی [illegible]

دنظمی ثانی تخمینوں میں انتخابات کے لیئے [illegible] رکھا گیا ہے۔ اور آئندہ سال کے بجٹ میں ڈھائی [illegible] کی مزید رقم رکھی گئی ہے۔ اس طرح انتخابات کے لیئے رکھی گئی ہے وہ ساڑھے پانچ کروڑ بنتی ہے۔

امریکی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ فرانس [illegible] تیونسی گاؤں ساکیت سیدی یوسف پر خوفناک بمبار [illegible] جہاز استعمال کیئے تھے۔ یہ جہاز فرانس کو معاہدہ نیٹو [illegible] دیے گئے تھے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی وزارت [illegible] طرف سے ایک اور اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا [illegible] حکومت امریکہ اس امر کے یقین کے لیئے ہر ممکن کوشش [illegible] گی کہ فرانسیسی آئندہ امریکہ کی طرف سے دیے ہوئے [illegible] کسی ملک پر حملے میں استعمال نہ کرے۔ امریکی حکومت [illegible] اعلان نے امریکہ کی پوزیشن بہت خراب کر دی ہے [illegible] وقت جب کہ امریکی نمائندے مسٹر رابرٹ مرفی [illegible] تیونس کے تنازعہ میں مصالحانہ کوششوں میں مصروف [illegible] یہ انکشاف انتہائی ناخوشگوار ہے۔ حکومت فرانس کا [illegible] کہ یہ ہتھیار ان الجزائری حریت پسندوں کو تباہ کرنے [illegible] لیئے استعمال میں لائے گئے جو تیونس میں مقیم ہیں۔ [illegible] سے حکومت امریکہ کو گہری تشویش لاحق ہے۔

حکومت پاکستان نے اس سال خشکی کے [illegible] حجاز جانے کی اجازت نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ [illegible] اس لیئے کیا گیا ہے کہ خشکی کا یہ راستہ طویل اور دشوار [illegible] ہے۔ ایک پریس نوٹ میں زائرین سے کہا گیا ہے کہ وہ [illegible] ٹرانسپورٹ کمپنیوں کی حوصلہ افزائی یا سرپرستی نہ کریں [illegible] خشکی کے راستے حجاز جانا چاہتی ہوں۔ اس سلسلے میں [illegible] انتباہ کرنے والی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گندم اور ٹرک سے لدے [illegible] ٹرک امرتسر سے جموں جا رہے تھے کہ مختلف دیہات [illegible] کے تقریباً ایک ہزار فاقہ کش باشندوں نے ان پر حملہ [illegible] یہ لوگ عرصے سے غلے کی شدید قلت کا سامنا کر رہے [illegible] اور ٹرکوں کی آمد کی خبر سن کر ان کے پہنچنے سے بہت [illegible] سڑک پر جمع ہو گئے تھے۔ فاقہ کش کشمیریوں نے ٹرکوں [illegible] حملہ کر کے تمام غلہ لوٹ لیا۔ اتنی دیر میں سرحد اور دوسرے [illegible] مقامات پر متعین ہندوستانی فوجی دستوں کو اس کی خبر مل گئی [illegible] فوراً مقام واردات پر پہنچ گئے۔ لوگ ابھی تک وہاں موجود تھے [illegible] نے تحقیق کئے بغیر ہی ان پر فائرنگ شروع کر دی جس سے [illegible] سے زیادہ افراد ہلاک اور تیس سے زائد شدید مجروح [illegible] ہوئے۔

۲۱ مارچ ۵۸ء

ترجمانِ اسلام

مدیر اعلیٰ: غلام غوث ہزاروی

ضلع جھنگ میں پابندیاں

...ستان کا امن ہر شخص کو مطلوب ہے۔ کون ...کہ ہمارا ملک خانہ جنگیوں، فرقہ بندیوں اور ...بندیوں کا شکار ہو کر رہ جائے۔ نزاعات و ...کی صورت میں ملکی استحکامات و ترقیات کی ...غور کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملا کرتا۔ اور اگر کوئی ...بانی حکومت اس مصیبت میں مبتلا ہو جائے ...کا خدا ہی حافظ۔

...ہیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں ...سے ہی باہمی کشمکش اور کھینچا تانی جاری ہے۔ ...ایک طرف مذہبی اختلافات کو ہوا دی جا رہی ...دوسری طرف سیاسی پارٹیاں اپنا اپنا اُلّو سیدھا ...کے لئے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلتی اور ...اقتدار کی کوششوں میں جائز اور ناجائز ذرائع ...سیانہ کرنا بھی روا نہیں رکھتی ہیں۔

زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ملک کا اُونچا طبقہ ...ئے اس کے کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس کر کے ...اتحاد کے ساتھ ملکی مسائل حل کرنے کی کوشش ...ان میں سے ہر گروپ اپنی اپنی ڈفلی الگ الگ بجا ...ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ ان کا محبوب مشغلہ یہ ...کہ ایک دوسرے کو بدنام کرنے۔ گرانے اور اس ...جگہ حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جائے۔ ...کے ارباب اقتدار جن کے کندھوں پر قدرت نے ...بڑے ملک و قوم کو چلانے اور اس کے نظم و نسق ...قائم رکھنے کی ذمہ داری کا بوجھ ڈالا ہوا ہے ان میں ...یہ زہر سرایت کر چکا ہے۔ بلکہ سچ پوچھیں تو تمام ...میں بے چینی اور خانہ جنگی کی ذمہ داری انہی پر ...ہوتی ہے۔ اور **الناس علیٰ دین ملوکهم** ...مطابق اہل ملک کا تشتت و افتراق انہی کے اعمال ...انہی کے سر پھٹول کا عکس ہے۔ اگر ہمارے عمال و ...اشتعال انگیزی اور موجبات نقض امن کو ایمانداری ...سے روکنا چاہیں تو ایسے نیک اقدامات کی راہ میں ...سی چیز حائل ہو سکتی ہے۔ اور پھر حسو بلیل ضلع جھنگ ...میت پور ضلع مظفر گڑھ کے واقعات پیش ہی نہ آتے ...اگر معمولی غفلت سے کوئی حادثہ ہو جاتا اور مقامی حکام ...فرض شناسی کا احساس کرتے ہوئے فوراً مداخلت ...کے حالات پر قابو پانے کی کوشش کرتے تو رائی کا ...پہاڑ اور بات کا بتنگڑ کبھی نہ بنتا۔ حسو بلیل کا واقعہ ...لیجئے۔ اگر مقامی حکام اس کو مقامی مسئلہ سمجھ کر فوراً اپنی ذمہ داری پر اس کے نتائج پر غور کرتے ہوئے مناسب قانونی اقدامات کر لیتے تو آج اس تماشا کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔

حکام نے خود تو کم توجہی سے کام لیا اور جب عوام نے قانونی کارروائی کرنی چاہی اس میں بھی مہینوں کی تاخیر نے ان عوامل کو بروئے کار آنے کا موقعہ دیا جو ایسی صورت کا لازمی نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت دیکر اصل حقیقت کے چہرہ سے پردہ اُٹھانے کے لئے کوئی آسانیاں بہم پہنچا دیں۔ اس کے بعد حسو بلیل کانفرنس کا روکنا چنداں قابل اعتراض نہ تھا اور حکومت کا نقض امن کے خطرات کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ کا نافذ کرنا بھی جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ۔ پابندیوں کی بھرمار لیڈروں کا شہر بدر کرنا اور علماء کا داخلہ بند کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ ۲۲-۲۳ فروری کو حسو بلیل میں کانفرنس کئے جانے کا اعلان تھا جو ۱۴۴ کی گولی سے مر چکی تھی۔ اُس دن پولیس نے شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ کوئی شخص اندر نہ آ سکے۔ تمام لیڈروں اور علماء دین کو نوٹس دیدیئے گئے کہ وہ ضلع جھنگ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ حتیٰ کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مرکزی رہنمایان حضرت مولانا احمد علی صاحب اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان کو بھی نوٹس دیئے گئے۔ جن کا وہاں تشریف لے جانا کسی طرح امن عام کے لئے مضر نہیں ہو سکتا تھا۔ خیر یہاں تک بھی حکام کو معذور سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو شہر بدر جو مقدمہ کی پیروی کرتے اور سُنیوں کی طرف سے مقدمہ کو کامیاب بنانے میں اپنا آئینی حق استعمال کرتے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

شیعوں کو شہر بدر کرنے سے بھی یہ بہتر ہے کہ ان کو اشتعال انگیزی سے ہمیشہ کے لئے روکنے کا انتظام کر دیا جائے۔ آخر میں ہم ارباب حکومت سے یہ کہیں گے کہ وہ قیام امن اور حالات کو قابو میں رکھنے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ سُنی عوام و خواص کی راہ سے ان تمام پابندیوں کو دُور کر دے جو مقدمہ کی پیروی کی سہولتوں میں خلل انداز ہو سکتی ہیں۔ اور اس طرح اس بات کے ذہن نشین ہونے کا موقعہ فراہم کرے کہ حکومت شیعہ سُنّی نزاعات میں حقیقت تک پہنچنے اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔

امام الہند کی وفات

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ذات اسلامی دُنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً محتاجِ تعریف نہیں ہے ہم حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم کے وہ الفاظ دُہرا دیتے ہیں جو آپ نے ۱۹۲۲ء میں جمعیۃ علماء ہند کے سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں حضرت مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت کی تائید کرتے ہُوئے فرمائے تھے۔ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ حضرت اعلیٰ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (قدس اللہ سرہٗ) نے فرمایا تھا کہ ابوالکلام وہ پہلا شخص ہے جس نے مسلمانانِ ہند کو جہاد کا بھولا ہُوا سبق یاد دلایا۔ اس امام المجاہدین کے مناقب کے بارہ میں کچھ لکھنا بے ضرورت ہے۔ جن کے لئے ہر دل بے قرار اور ہر آنکھ اشکبار ہے۔ جن کی علمی و عملی اور ملکی و مذہبی خدمات و احسانات کے سامنے ہر اُونچا سر جھک جاتا تھا۔ اور آج ان کی جُدائی کے صدمہ سے ملک کا ملک ماتم کدہ بنا ہُوا ہے۔

ہمیں مولانا مرحوم کی وفات پر مولانا کی خاطر اتنا صدمہ نہیں ہے۔ وہ تو مردِ حق آگاہ تھے۔ حق کی راہ میں عمر گزار دی حق کے لئے لڑے اور حق کی راہ میں وفات پا گئے۔ اور واصل بحق ہو گئے۔ ان کا آنا جانا مبارک۔ مرنا اور جینا کامیاب۔ قل انّ صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین ہمیں مسلمانانِ ہندوستان سے اظہار ہمدردی کرنا اور ان کو تسلی دینا ہے۔ ان کا ایک ایک سہارا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کے بعد حضرت شیخ العرب والعجم مولانا مدنی رحمہ اللہ کا وصال اور اور اب امام الہند کا سایہ اُٹھ جانا یہ مسلمانوں کے لئے معمولی صدمہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے قدوائی مرحوم وغیرہ ہمدردانِ قوم سے بھی وہ محروم ہو گئے ہیں۔ ہم ان تمام مرحومین و مغفورین کے لئے دعا کرتے اور مسلمانوں کو صبر و استقامت کی تلقین کرتے ہیں۔ ممکن ہے ان سہاروں کو اُٹھانے کے بعد اللہ تبارک تعالیٰ اپنی غیبی امداد سے مسلمانوں کو نوازے ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ وہی تمام اسباب کا مالک اور عزت و ذلت کا مختار مطلق ہے۔ وہ ہماری بگڑی بنا سکتا ہے۔ عجب کیا ہے کہ یہ بیڑا غرق ہو کر پھر اُچھل آئے ع

کہ ہم نے انقلابِ چرخ گرداں یوں بھی دیکھا ہے

وما ذالک علی اللہ بعزیز

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام داؤد خیل کی عظیم الشان معراج النبی صلعم کانفرنس

زیر صدارت مولانا غلام یٰسین منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا الحاج نذیر احمد صاحب چک ۱۳۲ سرگودھا اور بلبلِ پاکستان شیریں بیان حضرت پیر قاری سید غلام فخر الدین شاہ اور مقرر بے بدل جناب مولانا رضا محمد صاحب خطیب مسجد کینال کالونی نے نہایت ہی مؤثر انداز میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج شریف کے متعلق مفصل طور پر وضاحت فرمائی۔ لاؤڈ سپیکر کا اعلیٰ انتظام تھا۔ حضرات نعت خواں شیریں لسان نے بہترین نعتوں سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ دو روزہ جلسہ نہایت ہی شان و شوکت سے اختتام پذیر ہوا۔

احمد خاں بزاز ناظم جمعیۃ

لکی مروت ضلع بنوں میں فخرِ سرحد سید گل بادشاہ کی آمد

آپ کا شاندار استقبال دار العلوم لکی کے اساتذہ کرام و طلبہ اراکینِ جمعیۃ نے کیا۔ حضرت امیر نے پہلے دار العلوم لکی کا معائنہ کیا۔ رجسٹرات کی پڑتال کی۔ مطبخ ملاحظہ کیا۔ تعلیمی حالت کا جائزہ لیا۔ اور رائے بک میں مستحسن رائے تحریر فرمائی۔ اس طرح دفتر جمعیۃ کی کارروائی ملاحظہ فرما کر بیحد خوش ہوئے۔ رات کو زیر صدارت مولانا حمد اللہ صاحب نیازی امیر جمعیۃ دلو خیل جلسہ ہوا۔ پشتو نظم میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ حضرت امیرِ سرحد نے آئینِ اسلامی پر روشنی ڈالتے ہوئے مفصل و مدلل طریقہ سے یہ ثابت کیا کہ حکام پاکستان کے لئے کامیابی و فلاح صرف قرآنی آئین میں ہے۔ پاکستان اسی غرض سے بنایا گیا تھا اور اسی اسلامی آئین کے جاری کرنے سے ترقی کریگا۔ اور خواص و عوام میں قرآنی آئین کے نفاذ سے اطمینان پیدا ہوگا۔ حضرت مولانا نے جمعیۃ کی اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام کو اب جمعیۃ سے ہر قسم کا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور مخلص و دیندار حضرات کو الیکشن میں کامیاب بنانے کے لئے کوشش کرنا چاہیئے۔ تاکہ پاس شدہ حضرات کونسل میں آئین اسلامی کا مطالبہ کرتے ہوئے قوم کی بہبودی و صلاح کے لئے کوشاں ہوں۔ اور استحکام پاکستان کا باعث بنیں۔

پھر فرمایا کہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ کہیں تو شرابوں ڈنروں، ڈانسوں (ناچ) پر ہزاروں روپے خرچ ہوں۔ اور مروت کے مفلس لوگ پانی پینے کے لئے تڑپتے ہوں۔ دس دس پندرہ پندرہ میل تک نہ پانی کا انتظام ہے، نہ ڈاک کا نہ ہسپتال کا۔ اگر کہیں ہسپتال ہے تو اس میں دوا ندارد۔ لہٰذا حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ علاقہ مروت کے مفلس و غریب لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کرے۔ اور دیہاتوں میں ڈاک خانے ڈسپنسریاں کھولی جائیں۔ تاکہ عوام کے مصائب و تکالیف رفع ہو جائیں۔ جلسہ میں شہریوں کے علاوہ ہزاروں لوگ دیہاتوں سے بھی آئے ہوئے تھے۔ سالار جمعیۃ تحصیل لکی مولوی غلام نبی اور سالار جمعیۃ دلو خیل ہاشم خاں کی کوششوں سے کافی رضاکار باوردی نشان لگائے ہوئے انتظام جلسہ میں مصروف تھے۔ آخر میں تین قرار دادیں ناظم اعلیٰ مولوی محمد نواز صاحب نے پیش کیں۔ باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) الیکشن سے منکر حدیث غلام احمد پرویز وغیرہ جیسے افراد کو نکال کر ان کی جگہ صحیح عقائد کے جید علماء مقرر کئے جائیں اور آئینِ اسلامی جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

(۲) علاقہ مروت کے دیہات میں کنوئیں یا تالاب بنائے جائیں اور ڈاک خانے و ہسپتال کھولے جائیں۔ تاکہ عوام روزمرّہ کی زندگی میں مصائب کا شکار نہ ہوں۔

(۳) کرم گڑھی سکیم سے باقی ماندہ علاقہ کو جہاں تک ہو سکے سیراب کیا جائے۔ خواہ پمپ کے ذریعہ سیراب کرنے کا انتظام کیا جائے۔

اراکین جمعیۃ کی خصوصی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں امیرِ سرحد اور مولانا احمد علی شاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی اغراض بیان کرتے ہوئے اراکین کو تلقین کی کہ اخلاق حسنہ اور اوصاف جمیلہ اپنے اندر پیدا کریں اور حلم و صبر سے کام لیں۔ مندرجہ ذیل حاضرین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا فضل احمد صاحب صدر مدرس دار العلوم
۲۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم " "
۳۔ مولانا احمد علی شاہ صاحب مدرس مدرسہ عیسیٰ خیل
۴۔ مولانا محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء تحصیل لکی
۵۔ مولانا فضل اللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء " "
۶۔ مولانا محمد خاں صاحب نائب امیر " " " "
۷۔ مولانا سکندر خاں صاحب خازن " " " "
۸۔ مولانا غلام نبی صاحب سالار " " " "
۹۔ مولانا شیخ محمد یوسف " ناظم " " " "
۱۰۔ مولانا گل احمد صاحب رکن جمعیۃ " " " "
۱۱۔ مولانا محمد نواز صاحب " " " " "
۱۲۔ مولانا محمد صادق " " " " "
۱۳۔ مولانا شمس عالم " " " " "
۱۴۔ مولانا معز الحق " مدرس دار العلوم
۱۵۔ مولانا محمد گل " " "
۱۶۔ مولانا عبد السلام " " "
۱۷۔ مولانا حمید اللہ خاں صاحب صدر جمعیۃ الطلبہ
۱۸۔ مولوی عبد الحمید صاحب ناظم " "
۱۹۔ ہاشم خاں صاحب سالار جمعیۃ دلو خیل
۲۰۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب نیازی امیر " "
۲۱۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ " "
۲۲۔ ملک شاہنواز خاں صاحب سالار ضلع بنوں
۲۳۔ قریشی سید خاں صاحب رکن شوریٰ جمعیۃ تحصیل لکی
۲۴۔ امان اللہ خاں ملک رکن شوریٰ جمعیۃ ...
۲۵۔ مولانا غلام رسول صاحب ...
۲۶۔ مولانا اکبر زماں صاحب ...
۲۷۔ مولانا محمد ایاز خاں "
۲۸۔ مولانا حسین شاہ " "
۲۹۔ محمد افلس خاں صاحب بیگو خیل
۳۰۔ خلیفہ محمد کریم صاحب ناظم لکی جمعیۃ
۳۱۔ مولانا عبد الکریم جان صاحب سرخیل
۳۲۔ مولانا امام شاہ صاحب ...

حضرت امیر سرحد کو الوداع کہنے والوں کا ہجوم تھا کہ کوسوں سے ... تھا ... آسمان کو چھو رہی تھی۔

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کی خبر

جامعہ اسلامیہ کی لائبریری کے لئے محمد نصیر صاحب ہمایوں بی۔ اے ملک قومی ... نے مندرجہ ذیل کتب عنایت کی ہیں۔ یہ کتابیں ... راحت گل صاحب کے ذریعہ حضرت شیخ الجامعہ ... میں پیش کی گئیں۔

۱۔ علماء ہند کی شاندار ماضی
۲۔ دنیا و آخرت از علامہ تھانوی رح
۳۔ معظم علی از نسیم حجازی "
۴۔ مسئلہ خلافت از مولانا آزاد
۵۔ تذکرہ " "
۶۔ دو اسلام از غلام جیلانی برق
۷۔ اسلام اور عقلیات، اوّل از علامہ تھانوی رح
۸۔ " " " دوم " "
۹۔ زندگی از چوہدری افضل حق مرحوم
۱۰۔ آزادی ہند " "
۱۱۔ شعور " "

اراکین جامعہ حضرت قبلہ ہمایوں صاحب کے ... عطیہ پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور آپ کی ... کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ کا سالانہ اجلاس ... بتاریخ ۲۳ شعبان مطابق ۱۵ مارچ بروز ہفتہ منعقد ... میں پاکستان بھر کے علماء کرام اور بزرگانِ دین اپنے ... سے مستفیض فرمائیں گے۔

جامعہ اسلامیہ میں ترجمہ قرآن شریف ... اختتام پذیر ہوا۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا عبد الغفور؟ ... امسال ترجمہ قرآن شریف پڑھا رہے تھے جو ایک سال ... ختم کیا گیا۔ طلباء جامعہ اسلامیہ کے لئے ترجمہ قرآن ... میں شرکت ضروری ہے۔ اس مبارک موقع پر طلباء نے ... خرچ پر مٹھائی تقسیم کی۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا ... انہیں اس شرف سے مشرف کیا گیا۔

جامعۃ الطلباء جامعہ اسلامیہ کا سالانہ اجلاس ... کو منعقد ہوا۔ جس میں طلبہ نے مختلف زبانوں میں تقاریر کر کے اپنی خداداد قابلیت کا مظاہرہ کیا۔

موضع بازید خیل سرحد میں جمعیۃ

...مسند کی طرف سے ایک اجتماع مسجد مصدف خیل منعقد ہوا جس میں مولانا گل امیر صاحب، مولانا ننگر یا... نعت خواں اور لال خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ نے ...کی۔ مولانا گل امیر صاحب نے جامع اور مدلل تقریر کی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو ...اس کیا۔ حاضرین جلسہ نے جمعیۃ علماء اسلام کیساتھ ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد ...اتفاق پاس ہوئیں۔ (۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ ...تا ہے کہ موضع بازید خیل کی سڑک کو پختہ کیا جائے۔ ...) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (۳) پرویز ...منکر حدیث کو لاکمیشن سے نکال دیا جائے۔ جلسہ کے بعد ...خصوصی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں جمعیۃ ...تبلیغی اور تنظیمی مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔

احقر لال خاں ناظم جمعیۃ انصار اللہ

قرارداد تعزیت جمعیۃ علماء اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام لاہور کا یہ اجلاس خصوصی سردار ...عبد الرب نشتر اور حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات ...حسرت آیات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور ...مولانا کی وفات کو مسلمانانِ عالم کے لئے عموماً اور مسلمانانِ بھارت کے لئے خصوصاً ایک سانحہ عظیم تصور ...کرتا ہے۔ اراکین جمعیۃ علماء اسلام لاہور دست بدعا ہیں۔ ...کہ اللہ تعالٰی ہر دو مرحوم حضرات کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ ...دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نیز مسلمانانِ ...بھارت سے مولانا کی وفات پر پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ...ہے۔ عبد الفتاح امیر جمعیۃ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اجلاس خصوصی

زیر صدارت مولانا لطف الرحمان صاحب امیر ضلع منعقد ہوا ...مختلف مسائل پر غور و خوض کیا گیا۔ قرار پایا گیا کہ ضلع بھر میں ...عام اجتماعات کے پروگرام کے لئے مجلس عمومی کی منتخب کردہ ...سب کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔ مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے زعماء بالخصوص مولانا نور الحق صاحب نور ناظم اعلٰی و مولانا سیّد امام شاہ صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت حلقہ پشاور کو مبارکباد دیتا ہے کہ انہوں نے صحیح اسلامی خدمت کرتے ہوئے مرزائی ڈاکٹر سرور خاں موضع قلعہ باڑہ ضلع پشاور کا چیلنج قبول کرتے ہوئے اسلام کی حقانیت کا ثبوت پیش کیا جبکہ مرزائی میدان سے فرار ہو کر اسلام کی حقانیت کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ یہ اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کی دینی خدمات کو سراہتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس راولپنڈی کے ایک روزنامہ کی اس خبر پر اظہار تشویش کرتا ہے۔ کہ لاہور میں ایسا لٹریچر کھلے بندوں فروخت ہو رہا ہے جن میں شعائرِ اسلام اور انبیاء علیہم السلام کے خلاف زبانی طعن دراز کے علاوہ ان کی خیالی تصاویر بھی شائع کی گئی ہیں۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ غیر مسلم مصنفین کی دلآزار کتابوں کو فوراً ضبط کرے۔ نیز یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان ضروری سمجھتا ہے۔ کہ اگر ہماری حکومت نے اسلامی ننگ و ناموس پر غیرت نہ کی اور ان کتابوں کو ضبط نہ کیا۔ تو مسلمان یہی سمجھیں گے کہ اسلام کے نام پر حاصل شدہ ملک میں درپردہ اسلام دشمنی کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

حافظ محمد ایوب ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

اپنی مدد آپ ۔ انجمن اہل سنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور کے زیر اہتمام مدرسہ اسلامیہ حنفیہ کا افتتاح مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی لاہور میں حضرت استاد العلماء جناب مولانا رسول خاں صاحب نے فرمایا۔ فی الحال اس مدرسہ میں برائے قرآن مجید و دینیات دو جماعتیں ہوں گی۔ پہلی جماعت دن کے وقت بچوں کے لئے اور دوسری جماعت رات کو تعلیم بالغاں کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالٰی اس مدرسہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور اس کے باہمت مقامی حضرات کو مزید دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے جنہوں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر اس کارِ خیر کو شروع کیا ہے۔ سیکرٹری انجمن اہلسنت والجماعت لوہاری منڈی لاہور

ایڈیٹر کی ڈاک

گرامی خدمت محترم المقام مکرمی جناب غازی صاحب زید

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ مختصر اینکہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ جمعیۃ العلماء اسلام کے ایماء پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن بہاولپور و ملتان سانگھی ضلع سکھر سندھ میں بیس ۲۰ دن تک تفسیر سورۃ البقرہ کا درس دیا ہے۔

تیسرے چوتھے دن سے وہ فارغ ہو کر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ کافی بیمار ہیں ان کی صحت بالکل ہی مختل ہے اور نہایت ہی کمزور ہیں۔ وہ اس قابل نہیں کہ باہر جا کر تبلیغ وغیرہ کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کر سکیں۔ نیز ہر سال شعبان کی ۳-۴ سے رمضان المبارک ۲۰-۲۵ تک باہر سے آنے والے اُستاد و طلبہ کے لئے ترجمۃ القرآن ہوتا رہتا ہے۔ اس کے لئے بھی دورہ ترجمہ میں شریک ہونیوالے باہر سے جمع ہو رہے ہیں۔ بنابریں مرکز کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مولانا صاحب موصوف شعبان کی کسی تاریخ میں خانپور سے باہر جمعیۃ علماء اسلام کے کسی دورے میں شرکت نہ فرما سکیں گے۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا درخواستی مدظلہ نے فرمایا ہے۔ کہ میری طرف سے ترجمانِ اسلام کی آئندہ اشاعت میں یہ اعلان شائع فرما دیں کہ میری صحت بالکل ٹھیک نہیں اور شعبان میں دورہ ترجمۃ القرآن کی مصروفیت بھی ہے۔ اس لئے کوئی صاحب جلسہ و مدرسہ تبلیغ وغیرہ کے لئے دعوت کے لئے نہ خطوط تحریر کریں نہ ہی اشتہارات جلسہ میں میرا نام شائع کریں۔ راقم الحروف محمد عبید اللہ

ٹانک شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کی شریعت کانفرنس

منعقدہ ۱۸ و ۱۹ فروری منجانب صدر استقبالیہ قاضی عطاء اللہ خطیب جامع مسجد ٹانک

خطبہ استقبالیہ

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

امابعد قابلِ احترام سامعین و ہمدردانِ ملت

آج کا یہ اجتماع بہار آفریں رشک خلد بریں ہے۔ آج عالمِ بالا کے مدبراتِ امور ملائکہ کارکنانِ محکمۂ قضا و قدر و حورانِ بہشتی و مقربینِ دربارِ ربانی محوِ حیرت ہیں کہ اس گئے گزرے زمانہ میں جبکہ شیطان اپنی پوری قوت و سطوت کے ساتھ ساری کائناتِ ارضی پر چھا رہا ہے۔ یہ نورانی چہروں والے بزرگ علماء کرام اور بھولی بھالی شکلوں والے سادہ دل عوام جن کے سینوں میں عشقِ خداوندی کے اُمنڈے ہوئے طوفان عظمتِ قرآنی سے لرزتے ہوئے دل اسلام کی لُٹی ہوئی عظمت و وقار کو پھر دوبالا کرنے کے لئے غیر متزلزل ارادے، نہ فنا ہونیوالے جذبے لے کر اسی بستیٔ ویران میں کیسے جمع ہو گئے۔ آج یہ ویرانۂ ٹانک جہاں کبھی چغد و بوم کی نامانوس آوازیں اربابِ فکر و دانش کے دل و دماغ کو مشوش و پریشان کئے ہوئے تھیں ان نورانی و نیک سیرت قدوسیوں کلمات طیبات اسلام کے روح پرور و پُر کیف نغمات سے رشک فردوس ہے۔ آج ہم اہالیانِ ٹانک اپنی خوش بختی پر جتنا ناز کریں کم ہے ع

کہاں مَیں اور کہاں یہ نکہت گل

آج ان علماء ربّانی انبیاء کے سچّے جانشینوں کی آمد سے ٹانک کا ہر در و دیوار اس خطۂ ویران کا چپہ چپہ اخلاص و محبت کے پُر نُور قمقموں سے جگمگا اٹھا ہے۔ ع

نازم بچشم خود کہ بروبت فتادہ است

فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ہم اپنے معزز مہمانوں کی تشریف ارزانی کا محبت بھرے جذبات والہانہ عقیدت اطاعت و انقیاد کے وفادارانہ عہد کے ساتھ دل کی انتہائی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور ہم اپنے بزرگوں سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے اس دور افتادہ بنجر و ویران علاقہ پر ہمیشہ کے لئے نظرِ شفقت فرماتے رہیں گے۔ ہمارا یہ علاقہ مملکتِ پاکستان کے آخری گوشہ پر واقع ہے۔ حکمرانوں کی عنایت سے یکسر محروم اور ترقیاتی دور کی صنعت و حرفت۔ تجارت و زراعت۔ کارخانوں اور ریلوں الغرض آمدنی کے سب ذرائع اس پر بند کئے گئے ہیں۔ یارانِ شاطر نے وطنیت و قومیت و علاقائی و لسانی تعصبات میں مبتلا ہو کر ہماری کسی فریاد کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھا۔ ناقابلِ برداشت بھاری ٹیکسوں اور مالیہ سے ہماری ہڈیوں کی باقی ماندہ رطوبت بھی چوس رہے ہیں۔ ہمارے اس محبوب شہر کو ویران ہوئے گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے تا حال ویران

گندہ رات میں گندگیوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ صحت عامہ روز بروز خراب ہو رہی ہے۔ لیکن محکمہ آبادکاری گویا یا تو خود صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو چکا ہے یا اسے دائرۂ انسانیت سے خارج غیر حساس حیوان سمجھ رکھا ہے۔ دیہات کے غریب کاشتکار اور شہر کا افلاس زدہ مزدور طبقہ غلہ کی گرانی سے آخری دم توڑ رہا ہے۔ بارہا احتجاج کے باوجود رزقِ خداوندی پر سیاہ دیو کی طرح قبضہ جمائے ہوئے محکمہ راشننگ ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ ان حالات میں ہم اپنے بے رحم اور رنگ رلیاں منانے والے عیش پرست حاکمان وقت وزرائے مملکت کی خدمات عالیہ سے روئیں تو کس کے آگے۔ فریاد کریں تو کس سے، باوجود ان تمام مصائب و پریشانیوں کے ہم اپنے غریب عوام پر بجا طور پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ غربت و بدحالی کے باوجود دین اور مذہب کے غیر فانی نہ مٹنے والے جوشیلے جذبات اپنے سینوں میں موجزن رکھتے ہیں۔ جب کبھی علماء حق نے انہیں دین اور مذہب اور خدا و رسول کی نصرت کے لئے پکارا تو پروانوں کی طرح آوازِ حق پر سر دھڑ کی بازی لگانے کے لئے غیرتِ اسلامی سے بھرے ہوئے دل لے کر میدانِ عمل میں آ دھمکے۔ آج بحمد اللہ جمعیۃ علماء اسلام کی دعوتِ حق پر آئینِ قرآن تختِ حکومت پر جلوہ گر کرنے کے لئے ناموس اسلام اور پیارے محمد عربی کے لائے ہوئے قانونِ فطرت کو اُجاگر کرنے کے لئے تمام طاغوتی قوتوں سے باغی ہو کر اپنے محبوب رہنماؤں کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اور اُمنڈتے ہوئے سمندر کی طرح جوق در جوق حاضر ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اور ہمارے ارادوں میں برکت دے اور ہم سے اپنے دین کی خدمت لے کر زمانہ رسالت کی نورانی کرنیں خلافتِ ربانی کے عدل و مساوات، شرافت و دیانت کی تابندہ شعاعوں سے ہمارے اس ظلمتکدہ کو منور کر دے۔ آمین ثم آمین۔

امروٹ شریف ضلع سکھر (سندھ) میں

زیر صدارت جناب سید ابوالمنیر محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدر جلسہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور جمعیۃ کی اہمیت سے واقف کرتے ہوئے جمعیۃ میں داخل ہونے کی اپیل کی۔ عوام پر گہرا اثر پڑا اور جوق در جوق جمعیۃ کے رکن بننے شروع ہو گئے۔ مقامی جمعیۃ کا انتخاب عمل میں لایا گیا جمعیۃ الانصار کا شعبہ قائم کیا گیا۔ اور رضاکاروں کی بھرتی بھی شروع کی گئی۔ تمام حاضرین جلسہ نے سورۂ اخلاص پڑھ کر حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ کی روحِ پُرفتوح کو ثواب بخشا۔

نئے سال کے عہدیدار۔ امیر: الحاج سید ابوالمنیر محمد شاہ امروٹی۔ نائب امیر: حافظ مولوی عبدالمجید صاحب حفیظ امروٹی۔ ناظم اعلیٰ: سید گلاب شاہ صاحب شیرانی۔ ناظم: حاجی عبدالمنان صاحب سومرو۔ ناظم محمد انور شیخ۔ خزانچی: میر دین خان۔ سالار جمعیۃ الانصار سید شفیع محمد شاہ صاحب امروٹی۔

کیا اراکین مجلس شوریٰ: جناب بخش صاحب، محمد عمر صاحب، محمد رمضان صاحب، خان محمد صاحب، فقیر محمد صاحب، عبدالحکیم صاحب، عبدالخالق صاحب، بخشن خان صاحب، اللہ داد صاحب، عبدالمجید خان صاحب۔ قرار دادیں:۔

۱۔ یہ اجلاس حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ اور شیخ الہند حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزادؒ کے سانحۂ ارتحال پر ان کے روحانی اولاد بالخصوص صدر جمعیۃ علماء اسلام مرکزیہ کو تعزیت پیش کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے فوری طور پر قانون قرآنی نافذ کرنے کا پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔

۳۔ یہ اجلاس امروٹ شریف کی مقامی جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ الانصار کو مرکزیہ جمعیۃ علماء سے ملحق کرتا ہے۔

۴۔ لاء کمیشن سے منکرین قرآن و حدیث کو خارج کرنے کے لئے یہ اجلاس حکومت پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔

۵۔ یہ اجلاس تیونس اور الجزائر کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

جھنگ کی ـــــ مساجد میں

جمعہ کے اجتماعات میں حسب ذیل قرار دادیں بالاتفاق طے منظور کی گئیں۔ خطیب حضرات علماء کرام نے پُر وضاحت و مفصل تقریریں فرمائیں۔ تمام مسلمانوں نے پُرجوش نعروں کے ساتھ اتفاق رائے کا اظہار کیا۔

۱۔ واقعہ جسونبیل کے مجرمین کی تحقیق کر کے انہیں کما حقہ سزا دی جائے۔ جلیل القدر خلیفہ ثانی کی توہین کو معمولی واقعہ نہ گردانا جائے۔ قانون کے ذریعے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹانے کی پوری آزادی دی جائے۔

۲۔ مختلف اضلاع میں راشننگ سسٹم جاری کر کے حکومت نے اپنا فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے مگر ضلع جھنگ کو محروم رکھنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ جھنگ میں بھی جاری کیا جائے۔

۳۔ مجلس تحفظ اسلام لاہور کی جدوجہد سے متفقین اسلامی مجلس مذاکرہ کو تعلیم کے الحاد پرور کارروائیوں کی روک تھام پر دلی مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسلام کے دوست نما دشمن پرویز دماغ کی طرح سے سوچنے والے مفکرین نے گمراہ کن مقالات پڑھ کر دین حق کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی اس کے جواب میں علماء مصر و شام نے بروقت برجستہ جواب دے کر حق واضح کر دیا ہم علماء حق کی مساعی جمیلہ پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

۴۔ مسلمانان جھنگ صدر متفقہ طور پر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان خصوصاً حضرت مولانا احمد علی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب پر مکمل اعتماد کرتے ہیں جمعیۃ اسلام سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ شیخ محمد شریف نے پڑھ کر سنایا اور بعد نماز جمعہ سب حاضرین نے تائید کی۔

(مولانا غلام حسین صدر مجلس تحفظ ناموس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جھنگ صدر)

گوجرانوالہ میں ۱۸، ۱۹، ۱۰ مارچ کو

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلعی کانفرنس ہو رہی ہے جس میں اکابر جمعیۃ تشریف لا رہے ہیں۔

۵ مہدے گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم، راولپنڈی، کیمل پور، میانوالی، سرگودھا، شیخوپورہ (شمالی پنجاب) کے صدر و ناظم جمعیتیں مطلع رہیں۔ کہ ۱۹ مارچ صبح گوجرانوالہ میں ناظم کا انتخاب ہوگا۔ لہٰذا حسب دستور تمام ابتدائی جمعیتیں اپنے اراکین اور ضلعی جمعیتیں صوبہ کے لئے اراکین نامزد کریں۔ جو گوجرانوالہ میں ۱۹ مارچ والے انتخابی اجلاس میں شریک ہو سکیں۔ یہ ضلعی جمعیتوں کا کام ہے۔ کہ وہ اپنے اراکین اس انتخابی اجلاس میں بھیجیں۔ اور مرکزی دفتر میں بھی اطلاع بھیجیں۔ کہ ہمارے ضلع کے حسب ذیل اراکین صوبہ کے اجلاس میں شامل ہو رہے ہیں۔

(عبدالواحد کنوینر برائے جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی سب کمیٹی کا اجلاس

زیر صدارت مولانا لطف الرحمان امیر ضلع منعقد ہوا جس میں طور پر ضلع بھر کے لئے ہفت روزہ مندرجہ ذیل پروگرام طے کیا گیا۔ علماء سرحد کا ایک وفد جلسہ ہائے عام میں مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد و رفتارِ کار سے روشناس کرائے گا۔ ملک کے موجودہ مسائل پر بھی روشنی ڈالے گا۔ اراکین وفد مولانا عزیز الرحمان صاحب فاضل دیوبند صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور، ناظم اعلیٰ مولانا حمد اللہ جان صاحب امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ امیر ضلع مولانا لطف الرحمان صاحب، امیر سٹی مردان پیر مبارک شاہ صاحب و ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعزیز صاحب ہوں گے تحصیل مردان کے جلسوں میں ان حضرات کے علاوہ حافظ محمد ... صاحب اور مولانا عبدالقدوس صاحب ناظم اعلیٰ بھی شرکت فرمائیں گے تحصیل صوابی کے جلسوں میں مولانا عبدالواحد صاحب و مولانا شمس الضحیٰ صاحب بھی شریک وفد ہوں گے۔

پروگرام:۔

۵ مارچ شب جمعرات اجلاس عام بمقام تور ڈھیری تحصیل ...

۶ مارچ	جمعہ	شاہ منصور
۷ مارچ	بعد نماز جمعہ	کالو خاں
۷ مارچ	شب ہفتہ	ڈاگئی
۸ مارچ	اتوار	رستم
۹ مارچ	سوموار	گجرات
۱۰ مارچ	منگل	میاں خاں
۱۱ مارچ	بدھ	تخت بھائی

حسب اعلان جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے زیر اہتمام امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کی وفات پر زیر صدارت مولانا لطف الرحمان امیر ضلع منعقد ہوا۔ ہوتی مردان کے ائمہ کرام، علمائے عظام اور معززین شہر نے شرکت کی۔ مولانا آزاد کی روح پُرفتوح کو ایصالِ ثواب کے لئے دو دفعہ ختم قرآن شریف پڑھا گیا۔ مولانا عبدالعزیز ناظم اعلیٰ نے امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ دنیائے اسلام آزادی و حریت کے ایک عظیم مفسرِ قرآن اور تاجدارِ علم و عمل سے محروم ہو گئی۔ ان کی جدائی سے تمام اسلامی دنیا مضطرب اور بے چین ہے مولانا آزاد مرحوم ایک مدبر سیاسی رہنما ہی نہ تھے بلکہ بلند مرتبہ عالم اور مصنفین اسلام کی صفِ اول میں ...

تقسیم ہند کے بعد مولانا آزاد مرحوم کی ذات
مسلمانانِ ہند کا سہارا تھی چنانچہ ان کی وفات سے
مسلمانانِ ہند یتیم ہو گئے۔

۱۔ یہ اجلاس حضرت امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد
حضرت آیات پر اظہار غم و حزن کرتا ہے۔ درگاہ
العزت میں دست بدعا ہے کہ حق تعالے مرحوم کے
بریں عطا فرمائے۔ جمیع مسلمانوں کو صبر جمیل عطا کرے

۲۔ یہ اجلاس ریڈیو پاکستان کے اس رویہ پر
افسوس کرتا ہے کہ اس نے امام الہند مولانا ابوالکلام
جیسی عظیم المرتبت شخصیت کی وفات کا اعلان مختصر الفاظ
کرنے ہوئے اپنے بخل کا ثبوت دیا ہے۔

حافظ محمد ایوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

جمعیۃ العلماء بنوں کا یہ ہنگامی نمائندہ اجتماع

مولانا ابوالکلام آزاد فخر علماء کی وفات کی خبر ہر ایک
کے لیے رنج دہ تھی جمعیۃ علماء بنوں کے زیر اہتمام
جلسہ منعقد ہوا۔ حسن اتفاق سے امیر جمعیۃ سرحد
سید گل بادشاہ صاحب اور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام
قاضی عبدالکریم صاحب بھی بنوں میں تشریف فرما،
انہوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی اس نمائندہ اجلاس
مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

مسلمانان بنوں کا یہ عظیم الشان نمائندہ اجتماع جمعیۃ
کے ذریعے سے اس لقین اور عقیدہ کا اظہار ضروری
ہے کہ امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ
حقیقی معنوں میں اسلامی سیاست کے امام، قرآن مجید
بہترین مفسر، نہ صرف اہل اسلام بلکہ پوری انسانیت
سچے ہمدرد اور صحیح خیر خواہ تھے۔ ہم بلا تردد و تذبذب
اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا آزاد کی وفات پر
انسانیت کو حق ہے کہ خون کے آنسو بہائے مسلمانوں
یہ اجتماع باملِ سوزاں و چشم گریاں تمام عالم سے عموماً اور
علماء ہند و مسلمانان ہند سے خصوصاً تعزیت کرتا ہوا
ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر اللہ
لاکھوں ہزاروں رحمتیں برسائے۔ آپ نے عمر کے ہر
لمحہ میں بندگان خدا کی جو سچی خدمت کی ہے۔ اللہ
اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور مسلمانان ہند
کے لئے ان کا صحیح جانشین اور سچی خدمت کرنے والا
نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ عظیم الشان اجلاس
امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر
رنج و غم کا اظہار کرتا ہے حضرت مولانا عالم
اسلام کے بہت بڑے مفکر، مدبر عالم تھے۔ ہندوستان
کی کے عظیم المرتبہ رہنما تھے۔ یہ اجلاس مولانا
کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ اللہ تعالے
کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور تمام مسلمانان ہذا
میں جمعیۃ العلماء کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتا ہے

شریف اللہ خادم جمعیۃ العلماء بنوں۔

مولانا عبدالحنان صاحب حقانی واپس

امیر جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی و رکن مجلس عاملہ،
مرکزیہ دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لہٰذا احباب
ان سے آئندہ راولپنڈی کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مینجنگ ایڈیٹر

سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام یک

روزہ کانفرنس بتاریخ ۱۷ مارچ ۵۸ء بروز سوموار
منعقد ہو رہی ہے جس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب
صدر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا شمس الحق صاحب
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ، حضرت
مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام
شرکت فرمائیں گے۔

از دفتر جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان سرگودھا
المعلن محمد صادق۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

بقیہ پروگرام دورہ وفد مرکزی رہنمایان جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور از ۶ مارچ تا ۲۰ مارچ ۵۸ء

تاریخ قمری	تاریخ انگریزی	مقام
۱۴ر شعبان	۶ر مارچ	ملتان
۱۵ر "	۷ر "	حاصل پور منڈی
۱۶ر "	۸ر "	چشتیاں
۱۷ر "	۹ر "	بہاول نگر
۱۹ر "	۱۰ر "	بہاولپور
۲۰ر "	۱۲ر "	رحیم یار خاں
۲۱ر "	۱۳ر "	احمد پور شرقیہ
۲۲ر "	۱۴ر "	لاہور ملتوی
۲۳ر "	۱۵ر "	جہلم
۲۴ر "	۱۶ر "	منٹگمری
۲۵ر "	۱۷ر "	سرگودھا
۲۶ر "	۱۸ر "	
۲۷ر "	۱۹ر "	
۲۸ر "	۲۰ر "	شیخوپورہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی مجلس شوریٰ

کا اجلاس بمقام ٹانک زیر صدارت مجاہد اعظم حضرت مولانا
غلام غوث صاحب منعقد ہوا۔ امیر علاقہ سرحد سید
گل بادشاہ صاحب بھی اعزازی طور پر شریک اجلاس
رہے۔ علاقہ کے قریباً چالیس علماء کرام اور مخلصانِ جمعیۃ
نے شمولیت کی۔ مندرجہ ذیل فیصلے ہوئے۔

(۱) جمعیۃ کی تنظیم کو مستحکم کرنے کے لئے علاقہ کا دورہ
کیا جائے (۲) جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور انتخابی منشور
کو بصورت پوسٹر شائع کیا جائے۔ (۳) شہر ڈیرہ میں تقرر دفتر
کی ذمہ داری حاجی عطا اللہ خاں صاحب نے لی (۴)
ترجمان اسلام کے سات پرچے علاقہ میں جاری کرائے گئے۔
ضلعی دفتر کے اخراجات کے لئے مستقل معاونین
نے نام لکھائے۔ عبداللطیف کلاچوی

ضلع رحیم یار خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کا قیام

غلہ منڈی رحیم یار خاں شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کا
ضلعی دفتر قائم ہو چکا ہے۔ ضلع رحیم یار خاں کی تمام ماتحت
شاخوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس
کرتے ہوئے دفتر کو مضبوط بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ تمام
خطوط وغیرہ بنام ناظم دفتر محمد عبدالکریم آنے چاہئیں۔

محمد عبدالکریم ناظم دفتر ضلع جمعیۃ
ضلع رحیم یار خاں بہاولپور ڈویژن

ردِ مودودیت پر کتابیں

تصنیفات دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور یوپی :-

نام کتاب	قیمت
جماعت اسلامی اور اسلامی دستور	۰ — ۴ — ۴
مولانا مودودی اور اسلامی تحریک	۰ — ۸ — ۴
" " "	۰ — ۱۰ — ۱
" " "	۰ — ۱۰ — ۰
" " "	۰ — ۰ — ۱
جماعت کے دینی رجحانات	۰ — ۴ — ۲
مودودی گائیڈ	۰ — ۸ — ۳
جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث	۰ — ۰ — ۱
ایمان و عمل	۰ — ۴ — ۱
مکتوبات ثلٰثہ	۰ — ۶ — ۰
مکتوبات ہدایت	۰ — ۱۲ — ۰
ایضاح فتاویٰ	۰ — ۸ — ۱
مودودی مذہب	۰ — ۹ — ۰
مودودی دستور	۰ — ۱۲ — ۰
بے باک محاسبہ	۰ — ۱۲ — ۰
حقیقتِ معراج	۰ — ۶ — ۰
تنبیہسات	۰ — ۵ — ۰

زیادہ کتابیں منگوانے والے اصحاب کو معقول
کمیشن دی جائے گی۔ ملنے کا پتہ :-

حافظ احمد ناظر ادارہ ردِ مودودیت پنج پیر شکارپور ضلع سکھر

ضلع مردان کے مذہبی دارالعلوم سیف الاسلام میں

کالوخاں۔ آزادی ہند کے عظیم مفکر مولانا آزاد کی یاد
میں اساتذہ و طلبہ دارالعلوم، مقامی علماء اور معززین کا ایک اجتماع
منعقد ہوا۔ مولانا گل رحمٰن صاحب ناظم دارالعلوم نے مولانا کی
شخصیت پر بصیرت افروز تقریر کی، آپ نے فرمایا کہ حضرت مولانا
آزاد صرف علمی دنیا کی قابل رشک شخصیت ہی نہ تھے بلکہ جنگ
آزادی کے سپہ سالار تھے۔ آج مولانا کا داغِ مفارقت عالم
اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے ختم قرآن مجید کے بعد صدر
مدرسین مولانا مظفر شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔ اور مولانا کے
عقیدت مندوں اور ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی
کا اظہار فرمایا۔

(گل رحمٰن ناظم دارالعلوم سیف الاسلام کالوخاں)

پاکستان کے مختلف علقوں کی طرف سے مولانا آزاد کو خراج عقیدت

جہلم - حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی خبر وفات سنتے ہی مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے طلباء و اساتذہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا۔ اور حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ ناظم اعلیٰ جمیعۃ نے مولانا مرحوم کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا اس پُر خطر دور میں انگریزوں جیسی جابر طاقت سے نبرد آزما ہوئے۔ جبکہ آزادی کے نام لیواؤں کی سزا پھانسی تھی۔ اور آخر دم تک نہایت استقلال سے مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ تمام خطرناک طوفان سے گزرتے ہوئے منزل مقصود پر پہنچے اور پھر زندگی کے آخری ایام میں بھارت کے مسلمانوں کی بالخصوص بڑی خدمت کی۔ اور اس بے لبسی کی حالت میں ان کی زبردست ڈھارس بنے رہے۔ حضرت مولانا مدنی قدس سرہٗ کی وفات کا غم ابھی دلوں میں باقی تھا۔ کہ مولانا آزاد کی وفات سے غم میں مزید اضافہ ہوگیا۔ در اصل اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان مقصد کے لئے ان بزرگوں کو پیدا فرمایا تھا وہ کام سرانجام دے کر اس جہان فانی سے عالم بقا کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اور پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل اور ہم تمام کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین

ناظم شیخ عبدالرشید جمیعۃ علماء اسلام جہلم

مولانا آزاد کی وفات حسرت آیات کی خبر پر شہر میں سنسنی پھیل گئی۔ حضرت مدنی رحؒ کی رحلت کے بعد مولینا آزاد کی وفات ناقابل تلافی محسوس کی جارہی ہے ایصال ثواب کی غرض سے ختم قرآن پاک کرایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مولانا کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

محمد ابراہیم قاری ناظم دفتر ختم نبوت سکھر

گوجرانوالہ - جمیعۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے سانحہ ارتحال کو پوری قوم مسلمہ کے لئے غم و رنج کا موجب سمجھتا ہے۔ آزادیٔ ملت میں مولانا کی خدمات نہ مٹنے والے حروف میں سمجھی جائیں گی مولانا کی علمی و سیاسی بصیرت پوری قوم کے لئے سرمایۂ صد افتخار تھی۔ افسوس ہے کہ ہم آج اس عظیم المرتبہ شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں۔ یہ اجلاس اس سانحہ عظیم میں مسلمانان ہند اور مولانا کے اقربا سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحم فرمائے۔ آمین - محمد یوسف ناظم اعلیٰ جمیعۃ علماء اسلام گوجرانوالہ

انجمن اہلسنت والجماعت (رجسٹرڈ) چوہڑ کانہ منڈی

کا ایک اجلاس خصوصی زیر صدارت عبدالمجید فاروقی صاحب منعقد ہوا اور حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی۔

انجمن مذکور کا یہ اجلاس حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کو برصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں کے لئے ایک ایسا عظیم نقصان سمجھتا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔ دُعا ہے اللہ تعالےٰ ہندوستان کے مسلمانوں کو استقامت بخشے اور امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی قبر کو نورانی کرے۔

شیخ نذیر حسین جنرل سیکرٹری

قابل توجہ ڈپٹی کمشنر بنوں

مسلمانان ضلع بنوں نے اپنے ڈپٹی کمشنر سے ایک عظیم الشان اجتماع کے ذریعے اپیل کی ہے۔ مسجد ضلع کچہری کی توسیع کی اشد ضرورت ہے۔ سردی ہو یا گرمی، بارش ہو یا آندھی نمازیوں کی بہت بڑی تعداد جگہ کی تنگی کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوتی ہے۔ لہٰذا ڈپٹی کمشنر صاحب اس کار خیر کی طرف جلد توجہ مبذول فرمائیں۔ ضلع بنوں کے غریب مسلمان ممنون ہوں گے اور اللہ تعالےٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائینگے۔

تھر یچانی ضلع سکھر سندھ میں حادثہ

مدرسہ قاسم العلوم کے مقفل حجرہ کو کسی حاسد نے بارہ بجے رات آگ لگادی۔ اس میں طلباء کے سامان خورد و نوش اور رہائش کے علاوہ پندرہ قرآن مجید اور دیگر مذہبی کتب بھی تھیں۔ نقصان کا اندازہ ایک ہزار سے زائد کا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے حاسدوں کے حسد سے بچائے۔

کار خیر میں حصہ لینے والے حضرات اس مدرسے کی امداد کی طرف توجہ مبذول فرمائیں۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

مولوی محمد حسین تھر یچانی

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کا سالانہ جلسہ

اور امیر محترم حضرت صدر مرکزیہ کا پروگرام ۱۴، ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۵۸ء جمعہ ہفتہ اتوار کو سالانہ آٹھواں جلسہ ہوگا۔ اور ۱۶ مارچ رات کو آخری اجلاس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہٗ صدارت و خطاب فرمائیں گے۔

فاضل رشیدیہ ناظم اجلاس رشیدیہ

خوشخبری

جنگ آزادی کے پُرانے رہنما اور کہنہ مشق صحافی مولانا غلام ربانی لودھی، مرکزی جمیعۃ علماء اسلام کے آرگن "ترجمان اسلام" کے دفتر میں تشریف لائے۔ ہم نے ان سے قلمی جہاد میں معاونت کی استدعا کی۔ چنانچہ انہوں نے جو کچھ تحریر فرمایا درج ذیل ہے۔ تاکہ قارئین کرام اس سے محظوظ

ہوں۔ اور اپنے فرائض کی ذمہ داری کو محسوس
الحمد للہ مولانا نے وعدہ فرمایا کہ میں اس قلمی
باقاعدہ حصہ لیتا رہونگا۔

غازی

۲۵ مارچ ۱۹۵۸ء کو میں اتفاقیہ طور پر لاہور
باہمی کشاں کشاں دفتر "ترجمان اسلام" میں
۹ بجے سے ذرا پہلے آیا تو دفتر کو بند پایا۔ اور
دوبارہ آیا تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا غلام غوث
قبلہ ابھی لائل پور روانہ ہوگئے ہیں۔ ع
یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور
الحمد للہ کہ غازی صاحب کی زیارت ہوگئی
بھی بے انتہا ہوا۔ کہ ملت بیضا کے عظیم مجاہد
مجھ سے دو سو میل دور رہتے ہیں ملاقات کا
ہوا۔ لیکن ملاقات سے جو سبق حاصل ہوا
اظہار کئے دیتا ہوں۔ کہ کسی ضعیف اور غافل
کو غازی صاحب سے تقرب یا ملاقات کی
چاہیئے۔ کہ بے عملی پر بہت ڈانٹتے ہیں۔
انسان اور بالخصوص مسلمان کو ان ڈانٹنے
اداؤں پر قربان ہونا چاہیئے۔ کہ وقت کی سب
ضرورت کی طرف بُلاتے ہیں۔ اور چاہتے
علمائے اسلام کے مرکزی نظام کے ضبط کے
ہر فرد کو اپنا حصۂ جہاد ادا کرنا چاہیئے۔ ایک
آسکتا ہے کہ سارا جہان اور سارے جہان
ہمارا پاکستان بھی ہلاکت آفرین فتنوں سے
ہوجائے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ وقت آگیا
سے غافل انسان کو بھی احساس ہو جائے
ملت کے مفاد کو پس پشت ڈال کر سفیہا
خسارے کی تجارت تھی لیکن وہ ایسا وقت
پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس
دہشتناک صورت حالات پر جمیعۃ علماء
نگاہ دور بین پہنچ چکی ہے۔ اور وہ اس
مصروف ہے کہ آگ میں کودنے والے
کو آگ سے ہٹائے۔ اور اس مشقت
کو جمیعۃ کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ کیونکہ اس
پہل کرنے والے گروہ کا جو رتبہ عند اللہ
وہ اظہر من الشمس ہے۔

معائنہ

دین پسند نواب محمد نعیم خاں
سکولز نے مدرسہ معراج النبی بنوں
فرمایا۔ الحمد للہ اسے ایک معیاری
چنانچہ انہوں نے رائے بک میں نہایت اچھی
تعالےٰ سے دعا ہے کہ دوسری درسگاہوں
میں دینی درسگاہیں بنائے۔

انجمن حمایت اسلام

کا چونسٹھواں سالانہ جلسہ اسلامیہ کا
لاہور کے میدان میں ۱۴ مارچ سے ۱۶
تک جاری رہے گا۔

جلد ۱ | ۹ ر ۱۳ ر رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۳۰ جنوری ۳ ر فروری ۱۹۵۸ء موافق ۱۸ ر ۲۲ ر ماگھ ۲۰۱۴ سمہ بکرمی | شمارہ ۶۴-۶۵

لمعات

(ابوالوقت ناسوتی)

حدود اللہ

قومی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کے قائد مسٹر چندریگر نے فرمایا :

سب جانتے ہیں کہ کوڑے لگانے کی سزا ان متمول لوگوں کے دلوں میں وحشت پیدا کر سکتی ہے جو پس پردہ سمگلروں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ لیکن متذکرہ حلقوں کے دباؤ کے تحت اس سزا کو منسوخ کر کے ملک نون نے کہا ہے کہ یہ سزا وحشیانہ تھی۔

فرض کیجئے کہ کل کی طرح آج پھر مسٹر چندریگر وزیر اعظم بن جاتے ہیں۔ اور عوام ان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جب تک حدود اللہ کو نافذ نہیں کیا جائے گا نہ سمگلنگ بند ہوگی اور نہ چوری اور ڈاکے بند ہوں گے مگر پھر یہی چندریگر منہ کی شیپ بگاڑ کر یہ کہہ رہے ہوں گے یہ سزائیں وحشیانہ ہیں اور آج کل کے مہذب زمانہ میں ان کا رواج مناسب نہیں۔ گویا قوم سے غداری، سمگلنگ، چوری اور ڈاکہ تو بڑے مناسب کام ہیں۔ اور اگر نامناسب ہیں تو صرف ان کی سزائیں نامناسب ہیں۔ فیروز خاں نون ہوں یا آئی آئی چندریگران بھلے آدمیوں کی سمجھ میں اتنی آسان سی بات بھی نہیں آسکتی کہ لوہا لوہے ہی سے کاٹا جا سکتا ہے۔ "جیسا نامناسب کام کوئی کرے گا ویسی ہی نامناسب سزا اسے ملے گی۔ تو وہ اس کام سے ہٹے گا۔ اگر لاکھوں روپے کا مال غبن کر کے ایک دو سال قید ہی کی سزا پر معاملہ طے ہو جاتا ہے تو کون ہے جو ساری زندگی کے عیش کی خاطر ایک دو سال کو بُرا سمجھے گا؟ آخر کب تک حدود اللہ کو ان بودی دلیلوں سے ٹالا جائے گا؟

چھلنی نے چھاج سے کہا

گوجرانوالہ میں میاں مشتاق احمد گورمانی نے ایک تقریر فرمائی اور اس میں حکمران طبقہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

آزادی اتنا آسان اور ہلکا بوجھ نہیں جسے چند مخصوص طبقہ کے لوگ اُٹھا سکیں اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ اس بارِ عظیم کے نیچے دب جائیں گے۔

میاں مشتاق احمد کا وزن اور حدود اربعہ لوگوں کو یاد ہوگا کہ وہ غیر منقسم ملک میں کس تن و توش کے مالک تھے۔ مگر جب ملک تقسیم ہوا اور میاں صاحب نے تن تنہا آزادی کا بوجھ اُٹھایا اور برابر نو دس سال تک وہ اسے اُٹھائے رہے تو آج دیکھئے ان کی کیا حالت ہو گئی ہے بوجھ بھاری ہو گئے۔ پچھلے سوٹ نکال کر درزی کو درست کرنے کے لئے دیئے گئے۔ تو وہ بجائے درست کرنے کے ایک ایک کے دو سوٹ بنا لایا۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ آزادی کا بوجھ بھاری نہیں۔ مخصوص طبقہ کے "چند خاص لوگوں کو" میاں صاحب کی حالت سے سبق لینا چاہیئے۔ اور جلد از جلد اپنی کرسیاں خالی کر کے میاں صاحب کے حوالے کر دینی چاہئیں ایسا نہ ہو چند دنوں کے بعد انہیں بھی اپنے سوٹ درست کرانے کی ضرورت پڑ جائے۔

پھر میاں صاحب نے فرمایا :

کسی سیاست دان کی ایک غلطی سے پورے ملک کے آٹھ کروڑ انسانوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ آپ نے کہا پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور جمہوری آئین کسی آمر کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور اس میں ڈکٹیٹر شپ کی کوئی گنجائش نہیں۔

لیکن میاں صاحب بھول لیتے ہیں۔ جمہوری آئین کسی آمر کو تسلیم نہیں کرتا، یہ صحیح ہے مگر اس وقت تک جب تک وہ آمر میاں صاحب کو تسلیم نہیں کرتا، اگر آمر میاں صاحب کو تسلیم کرنے لگ جائے تو جمہوری آئین بھی آمر کو تسلیم کرنے لگ جائے گا۔ اور پھر میاں صاحب ذرا یہ بھی تو فرمائیں۔ کہ وہ سیاست دان اور آمر کس کی دریافت ہے؟ کہیں خود میاں صاحب نے ہی تو اسے عوام کے سر پر مسلط نہیں کیا تھا؟ یہ الگ بات ہے کہ اب وہ آمر عرب کا روایتی اونٹ بن کر میاں صاحب کو خیمے سے باہر کر گیا۔

میاں صاحب نے یہ نیک مشورہ بھی دیا :

حکمران طبقہ کو جلد از جلد اپنے اختیارات عوام کو منتقل کر دینے چاہئیں۔

میاں صاحب کے مشورہ سے اس گئے گزرے زمانے میں بھی حکمران طبقہ چشم پوشی نہیں کر سکتا البتہ میاں صاحب کا اپنا نہ سالہ کام اُس طبقہ کے سامنے ہے۔ انشاء اللہ اس کی روشنی میں جتنی جلدی ہو سکا یہ اقتدار عوام کے سپرد کر دیا جائے گا۔ مگر میاں صاحب جانتے ہیں کہ انتقالِ اقتدار کا معاملہ کتنا صعب و مشکل معاملہ ہے یہ ہوتے ہوتے ہی ہوگا۔ سائنسی علم کی طرح سیاسی علم بھی دریا ہے۔ اس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے بھی صدیاں درکار ہوتی ہیں پاکستان کے لوگ لاکھ سیاسی شعور رکھتے پھریں جب تک وہ سیاست کے داؤ پیچ میں ماہر نہیں ہو جاتے۔ اقتدار انہیں منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ اقتدار تو فی الحال نون، چندریگر، دولتانہ، گورمانی اور ایسے ہی چند گنے چنے ہاتھوں میں بدلتا رہے گا۔ میاں صاحب اس مشورہ کی بجائے کچھ دن چلّہ کا انتظار کریں، نئے تجربوں اور مشوروں میں ان کا بھی نقصان ہے اور ان کے یارانِ سرپل کا بھی خواہ مخواہ وہ اپنے ہمسر چھاجوں میں چھلنی بننے کی کوشش کیوں فرما رہے ہیں۔ باقی رہے عوام تو انہیں خدا کے سپرد فرمائیے۔

اُڑتی سی اِک خبر ہے زبانی طیور کی

میاں مشتاق احمد گورمانی نے اپنے وطن مالوف کے کسی گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا :

بھائیو میں پچھلے دنوں بہت مصروف رہا اور اسی لئے اب تک آپ کی خدمت میں نہ پہنچ سکا۔ اب کچھ فرصت ملی ہے تو حاضر ہو گیا ہوں۔

سُنا ہے اس پر حاضرین میں سے ایک سادہ لوح دیہاتی نے اُٹھ کر میاں صاحب کی خاطر حاضرین سے دُعا کی استدعا کی کہ حضرات آپ میاں صاحب کے لئے فرصت کی دُعا کریں۔ تاکہ اب انہیں ہمیشہ ہمیشہ فرصت رہے اور ہم ہر روز نہیں تو ہر ہفتے یا ہر ماہ ان کی زیارت سے شرف اندوز ہوتے رہا کریں۔ اس دیہاتی کی دُعا تو خدا جانے قبول ہو یا نہ ہو میاں صاحب ضرور دل میں کہتے ہوں گے ع

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

میاں صاحب تو پھر الیکشن کا پانسہ لے کر ان کے پاس پہنچے تھے اور دیہاتی ہیں کہ مارے پیار کے میاں صاحب

کو ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھنا چاہیے ہیں۔ ...
دیکھا جائے تو دیہاتی بیچارے بھی حق پر ہیں۔ انہوں نے
ایک موٹا مسٹنڈا مشتاق احمد گورمانی پال پوس کر شہروں
میں بھیجا تھا گو کوتوال ہی بنا کر بھیجا تھا۔ مگر شہر کے غم
نے اسے ایسا گھلا دیا کہ اب وہ کانٹا سا باقی رہ گیا
ہے۔ بھلا وہ شہر جو پھول کو کانٹا بنا دیں وہ شہر بھی
کہیں رہنے کے قابل ہیں۔ میاں صاحب کے لئے
اب بہتر یہی ہے کہ وہ دیہاتی بھائیوں کا ساتھ دیں۔
اور اپنی صحت کو ٹھیک کریں۔

بڑے باپ کی بیٹی

ایک جج کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو اس نے ایک
ملزمہ کو سزا دیتے ہوئے کہا:

تم دنیا کے عظیم مدبر کی (جو بقید حیات ہیں)
بیٹی سہی مگر قانون کی نظر میں کوئی فرق نہیں
اگر تم پچاس ڈالر جرمانہ نہیں دو گی تو دس
روز کے لئے جیل جانا پڑے گا۔

یہ دنیا کے عظیم مدبر وہی مسٹر ونسٹن چرچل ہیں۔
جو دوسری جنگ عظیم کے زمانہ میں برطانیہ عظمیٰ کے
وزیر اعظم تھے اور ملزمہ ان کی ایک ایکٹریس صاحبزادی
ہیں جس نے شراب پی کر بد مستیاں نہیں بلکہ خرمستیاں
کی تھیں۔ مس چرچل کو گرفتار کر کے پانچ گھنٹے جیل میں
بھی رکھا گیا۔ اس خبر سے مس چرچل کے تو صرف پچاس
ڈالر کھل گئے مگر ان کے عظیم باپ کی عزت ایسی خاک
میں ملی کہ اب مس چرچل چراغ رخ زیبا لے کر بھی اسے
نہیں ڈھونڈھ سکے گی۔ کیا یہی وہ تہذیب لطیف ہے۔
جس پر ہمارے حکمران غش ہیں؟ اور کیا یہی وہ ثقافت
عظمیٰ ہے جس کی طرف آپا اپوا کی بیٹیاں اپنی پاکستانی
بہنوں کو بلا رہی ہیں؟

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردا! ؎

بگلا بھگت کا دام فریب

ربوہ کے بگلا بھگت اب تک تو محیط اسلام
کے ساحل پر کنڈی ڈال کے بیٹھے تھے اور کبھی کبھار
کسی اکا دکا مچھلی کو ہڑپ کر لیا کرتے تھے۔ مگر اب اس
نے بہت بڑے دام فریب ڈالنے کا اعلان کیا ہے۔
اب وہ مہاجال لے کر ساحل محیط پر پہنچنے والے ہیں۔
اور اب ان کی نظر ساری مچھلیوں پر ہے۔ یہ جال،
کنڈی اور مہاجال ہمارے الفاظ نہیں ہیں۔ خود ربوہ کے
بگلا بھگت کے الفاظ ہیں۔ ۱۱۔ جنوری ۱۹۵۸ء کا الفضل
ملاحظہ ہو۔

اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے
کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے۔ کنڈی ڈالنے
سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے۔ لیکن اگر
...
اس میں آجاتی ہیں۔ ہم ابھی تک کنڈیاں
ڈالتے رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک ایک
مچھلی ہی ہمارے ہاتھ میں آتی رہی ہے لیکن
اب مہاجال ڈالنے کی ضرورت ہے۔

سچی بات کہتے ہیں کبھی کبھی جھوٹے کے منہ سے بھی
نکل ہی جاتی ہے۔ ربوہ کے بگلا بھگت نے جان بوجھ کر
کبھی سچ نہ بولا ہوگا۔ مگر بے جانے بوجھے یہ تو وہ سچی بات
کہہ گزرے ہیں۔ قادیانیت کو اب تک ہم دام فریب
کہتے رہے مگر ہماری بات کا فضل حسینی طبقہ کے لوگوں کو
یقین نہیں آتا تھا۔ لو اب تو نادانستہ وہ خود ہی بول
اٹھے ہیں کہ ہم جال ہی نہیں مہا جال ڈالنے والے ہیں
جال میں پھنسانا محاورے میں فریب دینے کو کہتے ہیں
اور جال کا فارسی ترجمہ دام ہے۔ کیا اب بھی کسی شک و
شبہ کی گنجائش ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

تفنن برطرف حقیقتاً اگر مرزا محمود کے اس دعویٰ
کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں فوراً ان کے بڑے بھائی کا
یہ دعویٰ یاد آ جاتا ہے۔ اس نے بھی تو یہی کہا تھا:
لَاُغْوِیَنَّہُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ **میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔**
مگر جیسے رحمت خداوندی وہاں ہمارے آڑے
آئی تھی۔
اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ۔ میرے
بندوں پر تیرا غلبہ نہیں ہو سکے گا۔
یہاں بھی ضرور آڑے آئے گی۔ میاں محمود
مہاجال کے مہاپاپ کا تجربہ بھی کر دیکھیں۔ انشاء اللہ
یہ مہاجال کا تجربہ اس ٹمٹماتی ہوئی شمع فریب کی آخری
بھڑک ثابت ہوگی۔

حکومت کی طرف سے چٹھی اور اس کا جواب

نمبر ۱۳۱(۴۵) ایچ پی II/ ۵۷
حکومت مغربی پاکستان
ہوم ڈیپارٹمنٹ سول سیکریٹریٹ
مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۸ء

مکرمی مولانا احمد علی صاحب شیرانوالہ گیٹ لاہور
مجلس اتحاد اسلامی کا اجلاس ۳۰۔ جنوری بروز جمعرات
بوقت گیارہ بجے صبح سیکریٹریٹ کے کمیٹی روم میں منعقد ہوگا۔
امید ہے کہ آپ اس میں شرکت فرما کر اراکین مجلس کو اپنے
گراں قدر مشورہ سے مستفید فرمائیں گے۔

مرسلہ
ا۔ظ۔ فاروقی برائے کنوینر مجلس اتحاد اسلامی
و ہوم سیکریٹری حکومت مغربی پاکستان

۲۴۔ جنوری ۱۹۵۸ء

محترم المقام زید عزکم
از احقر الانام احمد علی عفی عنہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں مجلس اتحاد اسلامی سے اس لئے مستعفی ہو...
کہ اہل السنت والجماعۃ کے نقطۂ نگاہ سے آج تک اس...
اتحاد اسلامی سے کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوا۔ اہل ال...
والجماعۃ والے حضرات کا مطالبہ تھا کہ شیعہ حضرات کو...
کے وقت کے لائسنس ہی رہنے دیئے جائیں۔ مزید نہ...
جائیں۔ لیکن اہل السنت والجماعۃ کا یہ مطالبہ منظور نہ ہو...
بے شمار مزید لائسنس شیعہ حضرات کی اعانت کی خاطر دیئے...
اہل السنت والجماعۃ کا مطالبہ تھا کہ شیعہ حضرات اس...
امام باڑوں میں مرثیہ خوانی کریں۔ اگر شاہراہوں پر نکلیں...
تبرا بازی نہ کریں۔ تاکہ اہل السنت والجماعۃ کے دل مجروح
نہ ہوں۔ . . . . اہل الس...
والجماعۃ کا یہ مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ اور شیعہ حضرات...
بازاروں اور سڑکوں پر وہ اودھم مچایا۔ کہ خدا کی پناہ...
علی الاعلان تبرا بازی کی گئی۔ اہل سنت والجماعۃ...
مطالبہ تھا کہ شیعہ حضرات اپنے امام باڑوں میں جو...
کریں۔ مگر ایسے طریقوں سے کریں کہ امام باڑوں...
آواز باہر نہ آنے پائے۔ تاکہ اہل سنت والجماعۃ
کے دل مجروح نہ ہوں۔ یہ مطالبہ بھی تسلیم نہیں...
گیا۔ ان وجوہ کی بنا پر مجلس اتحاد اسلامی میں...
بے معنی خیال کرتا ہوں۔ جبکہ ہماری آواز کی کوئی...
نہیں ہے۔ فقط۔

ضروری اطلاعات

۱۔ ترجمان اسلام ہر دوشنبہ کو شائع ہوتا ہے جب
سے جاری ہوا ہے بفضل ایزدی کسی ہفتے ناغہ نہیں...
۲۔ اگر آپ کو کسی ہفتے میں کوئی شمارہ موصول
نہ ہو تو آپ آئندہ ہفتے کے اندر اطلاع دیں۔ آپ
کو شمارہ بھیج دیا جائے گا۔
۳۔ آپ ترجمان اسلام کا چندہ پیشگی بذریعہ منی
آرڈر بھیجنے کی کوشش کیا کریں۔ ورنہ وی۔ پی۔ منگوانے
سے آپ کو سات آنے زائد ادا کرنے پڑیں گے۔
۴۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نام اور مفصل
پتہ خوشخط لکھا کریں۔ نیز چٹ نمبر (خریداری نمبر)
حوالہ بھی ضرور دیں۔
(مینجنگ ایڈیٹر)

نظام اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا ارشاد ہے کہ اپیل
از طرف حضرت صدر مرکزیہ مدظلہ العالی کو خاص اہمیت
دی جائے۔ اور مرکز کو مالی پریشانیوں سے نجات دلانے
کے لئے سعی اتم کی جائے۔
اس اپیل کو جمعیۃ کی ہر شاخ اپنے دفتر میں نمایاں
جگہ پر آویزاں کرے۔ (ناظم دفتر مرکزیہ)

...جنوری، ۳ فروری سنہ ۱۹۵۸ء

ترجمانِ اسلام

مدیر اعلیٰ غلام غوث ہزاروی

مذہبی آزادی اور سنّی مسلمانوں کی دل آزاری

حکومت کے لئے لمحۂ فکریہ

جب سے فرنگی دجل و فریب کا جادو چلا ہے مسلمان دینی علوم اور اسلامی اعمال سے بیگانہ ہوتے چلے گئے اور اب نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ قرآن کی آیت پڑھ کر جو دھوکا چاہے دے لے۔ کوئی نہیں پوچھنا الحمے میاں آیت کو تمہاری بکواس سے کیا تعلق ہے۔ مثلاً قرآن کی آیت ہے لَا تُفْسِدُوا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا (زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ)

یار لوگوں نے انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے اس آیت کو ہر اس مجاہد مسلمان کے خلاف استعمال کیا جو فرنگی کافر کے غلبہ و استیلاء کے خلاف اپنی جان و مال اور عزت و آبرو خطرہ میں ڈال کر لڑ رہا تھا۔ جس کے ایک ایک قدم پر اللہ تعالےٰ کے ہاں سے اجر و ثواب کی امید بلکہ حسب وعدۂ خداوندی یقین تھا۔ فرنگی جادو نے جہاد کا نام فساد رکھوا دیا۔

سب سے زیادہ قرآن کی جس آیت کریمہ کے مطلب غلط استعمال کرکے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی وہ یہ آیت کریمہ ہے۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے) جس کا خدائی مفہوم یہ ہے کہ جبراً کسی کو مسلمان نہیں بنایا جاسکتا۔ اور نہ ہی زبردستی کوئی مسلمان ہوسکتا ہے۔ ڈر کے مارے کوئی کلمۂ اسلام پڑھ لے لیکن دل میں کفریہ عقائد بھرے ہوں اس جبریہ اسلام سے مومن ہونے کا ...... کوئی معنی ہی نہیں۔ یہی آیت سے مراد ہے۔ چنانچہ پوری آیت یوں ہے۔ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (دین میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ ہدایت اور گمراہی میں پوری پوری تمیز ہوچکی ہے) فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی (توجو شخص ماسوا کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے تو اس نے پکڑ لیا حلقہ مضبوط)

ظاہر ہے کہ یہ آیت جبراً کسی شخص کو مسلمان بنانے سے روکتی ہے لیکن اس کا یہ معنی قطعاً نہیں ہے کہ ہر شخص کو مذہبی معاملات میں مکمل آزادی حاصل ہے۔ جو چاہے کرے جو چاہے نہ کرے۔ اسلامی حکومت میں غیر مسلم رعایا تو اپنے مذہب پر عمل کرنے کے لئے آزاد ہے لیکن کسی مسلمان کے لئے اس کی گنجائش نہیں ہے۔ کہ وہ خدائی احکام کا پابند نہ رہے اور شراب پیئے۔ ننگا ناچے۔ زنا کرے۔ جوا کھیلے۔ چوری اور ڈاکہ ڈالنے اور قتل و غارت اور ظلم و تعدی کے لئے اس کو کھلی چھٹی مل جائے۔ اگر آیت کا یہ مطلب لیا جائے تو پھر جرائم کی سزا مقرر کرنے اور حدود و قصاص جاری کرنے کا کوئی معنی ہی نہیں رہتا۔ بلکہ پھر تو انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی بھی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ جو شخص جو مذہب چاہے اختیار کرے۔ اور جن اخلاق و اعمال کو پسند کرے قبول کرے۔ اسلام لانے کے لئے اسلام میں کوئی جبر نہیں ہے۔ لیکن اسلام کو قبول کر لینے کے بعد اسلام کے تمام احکام کی پابندی اس پر لازم ہو جاتی ہے حتی کہ پھر اس کو یہ گنجائش بھی نہیں ہے کہ وہ اسلام کو ترک کرکے مرتد ہوجائے۔ اور اگر اسلام ... نکل جانے کی کوئی سزا نہ ہو تو پھر زنا۔ چوری اور قتل وغیرہ کی سزا بالکل بے معنی ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اس کا تو یہ مطلب ہوگا کہ اسلام کے بعض حکموں کی خلاف ورزی کی تو سزا ہو اور پورے اسلام کی خلاف ورزی کی کوئی سزا نہ ہو۔ پھر تو ایک زانی یا کسی گناہ کا مرتکب سزا تجویز کئے جانے پر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے سارا ہی اسلام چھوڑ دیا ہے۔ لہٰذا مجھے بری کر دیا جائے۔

بہر حال اسلام نے جرائم کی روک تھام کے لئے زیادہ زور معاشرے کی اصلاح اور خوفِ خدا کی فضا پیدا کرنے پر رکھی ہے۔ لیکن اختلاف طبائع اور شہوات کے شدید تقاضوں کے پیش نظر جرائم پیشہ کو سزائیں دینے کی تجویز بھی کی ہوئی ہے۔

ایک عرصہ سے آیت کریمہ لا اکراہ فی الدین کو اسلام چھوڑنے اور مرزائی یا عیسائی ہونے کے جواز کے لئے استعمال کیا جاتا رہا۔ لیکن اب تو اس آیت پر بھاری ظلم شروع ہے اس کو اعتقادی آزادی کے ... تمام بدکاریوں کے جواز کے لئے استعمال کیا جانے لگا ہے۔ ہمارے نئے وزیر اعظم فیروز خاں نون نے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ ہم لا اکراہ فی الدین کی روشنی میں اسلامی احکام جاری کرنا چاہتے ہیں۔ خدا جانے یہ جاری کرنا چاہتے ہیں یا آیت کے زور سے اسلامی پابندیوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

ملک میں سیاہ کاریوں اور بداعمالیوں کا عرصہ سے سیلاب آرہا ہے۔ لیکن دوسروں کی دل آزاری کا سلسلہ اب ماضی قریب سے شروع ہوچلا ہے۔ اس سلسلہ میں سُنّی مسلمانوں پر بڑا ظلم ہو رہا ہے ان کے بزرگوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ سر بازار ان کے پتلے بنا کر ان کی توہین کی جا رہی ہے۔ لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی۔

مسجد میں نماز جمعہ کے بعد حضرت عمرؓ کی اس طرح توہین کی گئی۔ سُنّی مسلمانوں نے عدالت میں استغاثہ دائر کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک حکومت نے مقدمہ چلانے کی اجازت نہیں دی۔ اگر اس طرح کی مذہبی آزادی دی گئی تو ملک کے امن و امان کی خیر نہیں ہے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرکے ان شرارت پسندوں کی شرارت کا انسداد کرے۔

مودودی صاحب کا انجام

گھر کے بھیدی

اخبار نوائے وقت کے نمائندے نے مولانا اصلاحی صاحب سے پوچھا کہ ۱۹۴۱ء میں آپ لوگ جو مودودی کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ اب ان میں سے کتنے باقی رہ گئے مولانا موصوف نے جو اب جماعت اسلامی کی رکنیت سے بھی مستعفی ہو چکے ہیں۔ جواب میں فرمایا کہ اب صرف ایک دو آدمی تبرک کے لئے رہ گئے ہیں۔ باقی نکل چکے ہیں۔ اخبار ترجمان اسلام نے کسی پہلی اشاعت میں ایک بڑی فہرست شائع کی تھی۔ کہ کن کن ارکان و امراء نے جماعت اسلامی کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد سے اب تک یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ارباب عقل و دانش کے لئے اب وقت آگیا ہے کہ وہ جتنا جلد ہوسکے چودھویں صدی کے ... مجتہد (مودودی) کے دام تزویر کے حلقوں کو کاٹ کر باہر نکل آئیں۔ کیونکہ وہ مذاہب اربعہ اور اہل حدیث سے علاوہ ایک چھٹا فرقہ بناتا چلا جا رہا ہے۔

جس کا قلم قطعاً بے ... ہے۔ آج اس کو تنہا چھوڑ کر بھاگنے والوں کی فہرست میں آپ کو سعید ملک صاحب لاہور۔ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی۔ سلطان احمد صاحب کراچی۔ غازی عبدالجبار صاحب راولپنڈی۔ مولوی عبدالغفار حسن صاحب سیالکوٹ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف لائل پور وغیرہم حضرات سر فہرست نظر آرہے ہیں۔ یہ اصحاب اسلامی جماعت کے ذمہ دار امیر اور بنیادی کارکن تھے۔ اور مودودی پتنگ کو اڑانے اور چڑھانے والے یہی حضرات تھے۔ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ مودودی ڈکٹیٹر ہے۔ فسطائیت کا داعی ہے جمہوریت کا مخالف ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم پہلے کہتے تھے کہ جو شخص صحابہ کرامؓ کی مبارک آراء کو حق شناسی کا معیار نہیں سمجھتا اس کی نگاہ میں اور کون جچ سکتا ہے۔ آپ لوگوں نے اس کی اندھی محبت میں علماء دین اور صلحاء امت کو گرانے کی کوشش کرتے ہوئے اس کو احبار یہود کا درجہ دیدیا۔ اب ہزاروں سادہ لوح اردو داں اس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ان کو اپنے گرد جمع دیکھ کر اس کا دماغ اور پرواز کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلوکیم میں اس نے اپنے مقالہ میں صاف کہہ دیا کہ

باقی بر صفحہ ۹ کالم ۳

؏ قوم کو جس سے شفا ہو وہ دوا کونسی ہے

از قلم نظام الدین کھوسو انہر واہ ضلع جیکب آباد (سندھ)

ایک ہندی مسلمان بزرگ کا قول ہے کہ "وہ قومیں جنکی تاریخ ورکھنے کے قابل تھی انہوں نے بھلا دی اور وہ قومیں جن ے اسلاف کی تاریخ ذکر کے قابل نہ تھی انہوں نے اسے بلایا نہیں دنیا میں سرفراز ہوئیں"

ے ناموں ہم میں پہلے رہتے تھے۔ جو دکھاتے تھے دست وطبع کا زور ہمارے سلف جب علمی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کرتے تھے تو ساتھ ہی فنون حرب وحرفت کی تربیت گاہوں میں ی حصہ لیتے تھے ایسے مدرسوں کے فارغ شدہ نوجوانوں ں سے ایک سترہ سالہ نوجوان غازی محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ تھے جس نے سندھ پر اسلامی حکومت کی طرف سے پہلا فیصلہ ن حملہ کیا تھا تو اسکا استقبال دیبل کے ہندوؤں نے تیر تلوار سے کیا جب سندھ فتح ہوا تو ایک قلیل عرصہ کے اندر یک غیر ملک وغیر مذھب کا یہ نوجوان غیروں میں ہر دلعزیز وگیا۔ جب وہ اطاعت امیر کے عمل میں سندھ سے جا ہا تھا تو آہوں اور آنسوؤں سے وہی ہندو اسکو الوداع ہ رہے تھے۔ اس لئے کہ اس نے ایک تاریکی میں گھرے ہوئے ملک کو (جس میں ظالم مظلوم پر حاوی تھا اور بھائی جین کا فرق منافحت نہ سمجھا گیا تھا) اسلام کے چراغ سے روشن کیا تو اس اجالے میں آکر سندھ کے باشندوں نے افسوس کیا کہ واقعی اسلام حق ہے۔ اور ہماری فلاح و بہبود اسلام ہی کر سکتا ہے۔ اس کے بعد سندھیوں پر کبھی بھی غیر مسلم نے حکومت نہیں کی۔ جب ۱۸۴۳ء میں نگریزوں نے ٹالپور بلوچ حکمرانوں سے سندھ غصب کیا اسی وقت سے لیکر ۱۹۲۷ء تک مسلمانوں نے کبھی آرام نہیں لیا۔ سندھ کے مشہور معروف حضرت مولانا امروٹی رح کی قربانیاں زندہ مثال ہیں اسی بزرگ ہستی کی جستجو سے آج ہم پاکستانی ہیں اور سندھ مرکز پاکستان ہے۔ ترجمان اسلام کے پڑھنے والے حضرات کو یہ بخوبی معلوم ہوگا کہ مولانا عبید اللہ سندھی بھی اسی ہستی سے وابستہ تھے۔ ور اب بھی ہمارے صدر محترم مد ظلہ العالی اسی برگزیدہ شخصیت کے خلفاء میں سے ہیں۔

ہجرت کی تحریک کے زمانہ میں حضرت صاحب کے حکم پر کئی ہزاروں مسلمانوں میں سے اس بندہ کے والد بزرگوار اور اسکے چچا بھی لاکھوں کی زمین کو ہزاروں کی قیمت میں بیچ کر سفر کیلئے تیار ہو کر امروٹ شریف پہنچ گئے تھے۔ اس وقت ہمارے درمیان حضرت صاحب کی صحبت سے فیضیاب ہونیوالے حضرات کی کافی تعداد موجود ہے جو اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں۔ اور باوجود اس تعلیم کے جمعیۃ علماء اسلام میں آکر کام کرنے سے تساہل کرتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت ملک کی حالت ابتر ہے۔ کوئی ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کی جسارت نہیں رکھتا۔ کوئی مسلمان اپنے کو اپنے گھر میں محفوظ و مامون نہیں سمجھتا۔ عوام مسلمان کی کمائی کو چند مفاد پرست انسان شیر مادر سمجھ کر پی رہے ہیں ؎

قیامت ہے کہ انسان نوع انسان کا شکاری ہے

یہ جو سب کچھ ہو رہا ہے کیا ہم چپ سادھ کر اپنے اوپر ظلم برداشت کرتے رہیں۔ اپنے اوپر خود ظلم کرنے کے مصداق ہے۔ اپنے گھر کو محفوظ کرنا اور سنوارنا ہم پر لازم ہے۔ کوئی جانور بھی اپنے گھر کو گندا اور بھیانک دیکھنا پسند نہیں کرتا ہے۔

میرے محترم علماء! اپنے ملک کو سنوانے کیلئے میدان میں آیئے اور خدمت کیلئے کمربستہ ہو جایئے غریب ناسمجھ مسلمانوں کی دستگیری کیجئے۔ خیر کرنے اور حق چلانے میں کوئی شکست نہیں۔ قوم کو معالجوں کی ضرورت ہے۔ شریعت اسلام ایک واحد شافی نسخہ ہے۔ اس نسخہ کو استعمال میں لانے کیلئے عوام کو آمادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ؎

مذہب کی خرابی ہے نہ اخلاق کی پستی
دنیا کے مصائب کا سبب اور ہی کچھ ہے

پاکستان کے باشندے اسلام پر فدا ہیں اور علماء کی بات کو غور سے سنتے ہیں۔ اور کئی مثالوں کے علاوہ آج کل (دسمبر میں جیکب آباد میں گھوڑوں کی منڈی میں کچھ خرابیوں کے خلاف مولانا مولوی خدا بخش صاحب نے احتجاج کیا اور نمائش گاہ کے دروازہ پر کھڑا ہو کر مسلمانوں کو آگاہ کیا تو کئی بندگان خدا نے ستیاگرہ میں شرکت کی جس سے خرابیوں کا انسداد ہو گیا۔ اسیطرح مسلمان عوام کو ہمنوا بنانے میں کامیابی ہو گئی) کی مثال بھی سامنے ہے۔

میں جیکب آباد کی اس نمائش میں ہونیوالے حالات پر روشنی ڈالتا لیکن افسوس کہ مضمون لمبا ہو جائے گا۔ اس لئے معذور ہوں۔

اپنے ضلع کے علماء کرام کو یہ دوبارہ اپیل کرتا ہوں کہ پوری طرح عملی میدان میں آکر اپنے ضلع کا نمونہ پیش کریں۔ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیگا کہ ہم جمعیۃ علماء اسلام میں کام کرنیکی ہمت کرینگے۔ اور دستور اسلام کے نام سے پاکستان کو بلند و بالا بنا ئینگے۔

ا ... القیوم صاحب پوپلزئی کی پر مغز تقریر ... سمیر
... رائے عام کا احترام کرتے ہوئے قانونی کمیشن
... میں حدیث خصوصاً خدام محمد پرویز کو نکال دیا
... ۳ سو روپے کے نوٹوں پر تاج اعظم کی
... آئندہ نہ چھاپی جائے ۴ مال روڈ لاہور کی ایک
... میں خنزیر کے گوشت کی فروخت کو قانوناً بند کر
... مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے ۵ جمعیۃ علماء اسلام
... اسلامی اور صدر جمہوریہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا
... اس کا شکریہ ادا کیا گیا کہ اسلامی مذاکرہ میں غلام احمد
... پرویز کو شریک نہ کیا گیا۔
الراقم عبدالحق خازن جمعیۃ مستہتم مدرسہ رشید دارالفیوض نمبر ۲

... سے بلوچستان اور خدمت دین

سرزمین بلوچستان میں ایک انتہائی گمنام زمین ۔ گر گیبنہ
... جو کہ تہذیب و تمدن اصول انسانیت اور تعلیم و طرز
زندگی غرض ہر لحاظ سے پسماندہ اور خصوصاً مذہبی تعلیم
کا تو خدا حافظ تھا۔

جس میں تقریباً محرم ۱۳۷۶ھ سے خدا کا ایک موفق
بندہ نے جو حضرت مولانا مدنی نور اللہ مرقدہ کے
جام صحت سے سرشار اور قدمبوسی سے سرفراز ہے۔ ایک
دینی درسگاہ قائم کر رکھی ہے جس میں مختلف اطراف
سے تشنگان علوم آکر قال اللہ و قال الرسول کے بادہ
سے سرشار ہو کر اسلام کی خدمت کے لیے تیار ہو رہے
ہیں۔ مدرسہ میں کافی تعداد کے مسافر اور غریب الوطن طلبہ
کا ہجوم جمگھٹا رہتا ہے۔ قیام و طعام جلانے کی لکڑی روشنی
صابون اور درسی کتب وغیرہ ضروریات زندگی کا مدرسہ میں
مناسب اور حسب دلخواہ انتظام ہے۔ متعلم اور مدرس
حضرات بحمدہ تعالیٰ سب خوش ہیں۔

کارکنان مدرسہ کتب درسیہ کے متعلق حضرت مولانا
احمد علی صاحب لاہوری مدظلہ کے بے حد ممنون ہیں کہ
انہوں نے فارسی کے چھوٹے چھوٹے کتابوں سے لے
کر جلالین شریف تک تمام کتابوں میں سے دو دو نسخے تقریباً
مدرسہ کو عنایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوح
کا سایہ بلند پایہ کو عالم اسلام پر دیر تک قائم و دائم
رکھے۔ نیز مدرسہ جناب قاری گل محمد صاحب کا بھی
شاکر ہے۔ انہوں نے بھی کتابوں کے سلسلہ میں ممتاز
تعاون کیا ہے۔ مگر دورہ کی کتابیں مدرسہ میں بالکل،
صفر ہیں۔

میں تمام متمول و دیندار حضرات سے خصوصاً کتب خانے
والے احباب سے آپ کے توسل سے گذارش کرتا ہوں
کہ حسب المقدور کتب حدیث سے اس دینی خدمت میں
مدرسہ اور ممبران مدرسہ کا تعاون فرما کر اپنے لیے زاد راہ
تیار کریں۔ خدا کرے کہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب
لاہوری کی یہ بیش بہا امداد آل پاکستان کے سرمایہ دار
و دیندار حضرات کے لیے باعث رشک و موجب اقتدا
بنے وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ
بندہ مولوی علی محمد ... جمعیۃ علماء اسلام ... مدرسہ ...

پروگرام دورہ وفد مرکزی رہنما جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان لاہور

برائے پنجاب شمالی وجنوبی

حضرات السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بموجب مرکزیہ،
منیر ۱۱ ماہ شعبان المعظم ۱۳۷۷ھ میں درج ذیل مقامات پر
مرکزی رہنماؤں کا دورہ تجویز کیا گیا ہے۔ آپ حضرات اپنے
اپنے مقامات پر جلسہ جمعیۃ کو کامیاب بنانے کا انتظام
کریں جس میں علاقہ بھر کے علماء ماتحت جمعیتوں کے
نمائندے اور بادرد دی رضا کار شامل ہوں۔ اپنی طرف سے
اشتہارات شائع کر کے ان جلسوں کا پروپیگنڈہ کیا جائے
اور مرکزی ضروریات کے لیے زیادہ سے زیادہ رقم جمع
کر کے امیر وفد کی خدمت میں تھیلی پیش کی جائے۔ اپنا
دفتری نظام بہتر بنا کر رجسٹرات کی پڑتال کرائی جائے
امید ہے آپ حضرات اس دورہ کو کامیاب بنانے میں
مرکز کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ اس دورہ میں
حسب ذیل حضرات ارکان وفد ہوں گے۔ مگر ان سب
حضرات کا ایک مقام پر ہونا ضروری نہیں ہے۔
حسب ضرورت و گنجائش وقت حاضری ہوگی۔

(۱) حضرت مولانا احمد علی صاحب صدر مرکزیہ (۲)
حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی رکن عاملہ مرکزیہ (۳)
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب صدر مرکزیہ (۴) حضرت
مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ (۵) حضرت مولانا عبدالواحد
صاحب ناظم مرکزیہ (۶) محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ (۷)
حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی رکن
عاملہ (۸) حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی رکن عاملہ
(۹) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی رکن عاملہ
(۱۰) علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر (۱۱) مولانا قائم الدین
صاحب مبلغ تنظیم۔

تاریخ ہجری	تاریخ انگریزی	دن	مقام
۳۰ رجب	۲۰ فروری	جمعرات	میانوالی
یکم شعبان	۲۱ ″	جمعہ	کیمبلپور
۲ ″	۲۲ ″	ہفتہ	راولپنڈی
۳ ″	۲۳ ″	اتوار	گجرات
۴ ″	۲۴ ″	پیر	سیالکوٹ
۵ ″	۲۵ ″	منگل	لائل پور
۶ ″	۲۶ ″	بدھ	جھنگ
۷ ″	۲۷ ″	جمعرات	ٹوبہ ٹیک سنگھ
۸ ″	۲۸ ″	جمعہ	خانیوال
۹ ″	یکم مارچ	ہفتہ	خان گڑھ
۱۰ ″	۲ ″	اتوار	شجاع آباد
۱۱ ″	۳ ″	پیر	علی پور
۱۲ ″	۴ ″	منگل	مظفر گڑھ
۱۳ ″	۵ ″	بدھ	ڈیرہ غازیخاں
۱۴ ″	۶ ″	جمعرات	ملتان
۱۵ ″	۷ ″	جمعہ	حاصل پور منڈی ضلع بہاولپور
۱۶ ″	۸ ″	ہفتہ	چشتیاں منڈی ضلع بہاولنگر
۱۷ شعبان	۹ مارچ	اتوار	بہاولنگر
۱۸ ″	۱۰ ″	پیر	بہاولپور
۱۹ ″	۱۱ ″	منگل	خانپور
۲۰ ″	۱۲ ″	بدھ	رحیم یار خاں
۲۱ ″	۱۳ ″	جمعرات	احمد پور شرقیہ
۲۲ ″	۱۴ ″	جمعہ	لاہور
۲۳ ″	۱۵ ″	ہفتہ	جہلم
۲۴ ″	۱۶ ″	اتوار	سرگودھا
۲۵ ″	۱۷ ″	پیر	خوشاب
۲۶ ″	۱۸ ″	منگل	منٹگمری
۲۷ ″	۱۹ ″	بدھ	اوکاڑہ
۲۸ ″	۲۰ ″	جمعرات	گوجرانوالہ
۲۹ ″	۲۱ ″	جمعہ	شیخوپورہ

پروگرام روانہ خدمت ہے۔ آپ ابھی سے
تیاریاں شروع کر دیں۔ مقاصد جمعیۃ کی وضاحت انتخابی
منشور کی اشاعت اور مرکزی فنڈ کی مضبوطی اور تنظیم رضاکاران
کی پختگی دفتری نظام کی باقاعدگی اس وفد کے اغراض ہیں
گے۔ ان کو خوب ذہن نشین کر لیجئے۔ والسلام
محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ ناظم مرکزیہ

بقیہ مودودی صاحب کا انجام

خلفاء راشدین رض کے فیصلے بھی کوئی قانونی حیثیت نہیں
رکھتے۔ (اخبار تسنیم ۲ جنوری) ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے
ہیں کہ بعد از خرابی بسیار ہی، تاہم ان حضرات نے گھر کے
بھیدی کی حیثیت سے مودودی صاحب کا پردہ چاک
کر دیا۔

اور اب اس کا انجام سب کو آنکھوں سے نظر آ رہا
ہے۔ وہ بھی خالص اسلامی تحریک کی علمبرداری سے گرتے
گرتے اس مسلم لیگ کی سطح پر آگر اس سے سمجھوتہ کرنے
لگا ہے جس کے خلاف مسلسل بارہ برس تک لکھتا
رہا۔ پہلے لکھا کرتا تھا کہ کسی کلیدی اسامی پر غیر مسلم
فائز نہیں ہو سکتا۔ اب کہہ رہا ہے کہ جداگانہ کے چور
دروازے سے ضرور ہندوؤں کو اسمبلی کے اندر لا کر
ان کو وزیر بنایا جائے۔ رازوں میں شریک کیا جائے
ان سے اسلامی قانون کی تشریح کرائی جائے۔
خدا تعالیٰ کسی کا خاتمہ خراب نہ کرے۔ آمین

نوٹوں پر تصویر کیوں؟

جامع مسجد حاصل پور منڈی ضلع بہاولپور کے اجتماع عظیم میں اہالیاں کی جانب سے نوٹوں پر تصویر کے متعلق حکومت سے پر زور مطالبہ کیا کہ حکومت تصویر والے سو روپے کے نوٹوں کو واپس لے۔ اگر سکہ پر بفرض محال ترمیم کی ضرورت ہے۔ تو نوٹوں پر کسی تاریخی عمارت یا قدرتی مناظر میں سے کسی غیر ذی روح کا نقشہ چھپوائے کیونکہ مندرجہ بالا فعل اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی اسلامی روایات کے خلاف ہے۔

اسکی ایک ایک کاپی اخبارات وزیر اعظم کی خدمت میں بھیجی گئی ہے

(شاہ محمد ناظم اعلیٰ جمعیۃ حاصل پور منڈی)

نوشہرہ صدر میں جلسہ

نوشہرہ صدر مسجد بابا کرم شاہ میں حضرت مولانا حافظ شاہ زرین صاحب خطیب اور جناب ڈاکٹر لطاف گل صاحب (ہومیوپیتھ) رکن جمعیۃ علماء اسلام نے پر از حقائق تقریریں فرمائیں پھر بالاتفاق جلسہ عام میں مندرجہ ذیل تجویز پاس ہوئی۔

مسلمانان نیا محلہ و صدر بازار نوشہرہ صدر کا یہ نمائندہ اجلاس جناب نواب خاں صاحب ٹھیکہ دار کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے مسجد بابا کرم شاہ میں سبیل اور غسلخانے دوبارہ تعمیر کرائے۔ اور ٹھیکہ دار صاحب موصوف اور دیگر اصحاب و خواتین کیلئے دعا کرتا ہے جنہوں نے اس مسجد کی ضروریات میں حصہ لیا۔ یہ اجلاس تمام صاحب استطاعت مسلمانوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ باقی ماندہ کام نیر چھاؤنی نوشہرہ کی عیدگاہ کی تعمیر کی طرف توجہ فرما کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور دو جہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام چانارکی ضلع نوابشاہ

کے زیر اہتمام تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار الرحمٰن دریا خاں مری اور دوسرے علماء بکثرت شریک تھے۔ جلسہ میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسہ عزیزیہ رتو ڈیرو ضلع لاڑکانہ نے احکام الہیہ بیان کرنے کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی۔ اس کے بعد مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے لوگوں کو جمعیۃ میں داخل ہونیکی ترغیب دی چنانچہ اس وقت پچاس افراد جمعیۃ میں داخل ہوگئے۔

مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے

صدر:۔ مولانا الحاج اسداللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ دار التوحید فیض آباد۔

ناظم:۔ مولانا گل محمد صاحب۔ خازن:۔ الحاج محمد صاحب

قریہ واریاسہ تعلقہ گڑھی یاسین ضلع سکھر

میں حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ امروٹ شریف کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت نے جمعیۃ کی ضرورت پر تقریر کرتے ہوئے اس میں داخل ہونے کیلئے ترغیب دی۔ چنانچہ کئی افراد جماعت اسلامی سے تائب ہو کر جمعیۃ میں شامل ہوگئے مندرجہ ذیل عہداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر:۔ مولانا الحاج القاری میر محمد صاحب۔

نائب صدر[1]:۔ مولانا نیک محمد صاحب۔

نائب صدر[2]:۔ مولانا علی احمد صاحب۔

ناظم:۔ وڈیرہ نور محمد صاحب۔

خزانچی:۔ محمد عثمان مجاہد۔

گوجرانوالہ میں ناظم مرکزیہ کا ورود

لاہور۔ مولانا محمد عبدالقادر قاسمی ناظم مرکزیہ ۱۶ جنوری شام کو گوجرانوالہ پہنچے ۱۷ جنوری صبح کو مسجد محلہ جنڈ میں آپ نے درس قرآن پاک دیا جمعیۃ کے حسابات کی پڑتال کی۔ قبل از جمعہ جامع مسجد میں پون گھنٹہ حالات حاضرہ اور مقاصد جمعیۃ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ پاکستان میں جسقدر بے حیائی بے دینی پھیل رہی ہے جس کے نتیجہ میں ضروریات زندگی کی تنگی اور مختلف شکلوں میں عذاب الٰہی سامنے آرہا ہے۔ اسکی جتنی ذمہ داری ہمارے حکام اور وزراء پر ہے اس سے زیادہ باشندگان پاکستان پر بھی عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے ہی ووٹوں سے ان عہدوں پر پہنچے ہیں انکی خلاف اسلام حرکات کے ہم بھی ذمہ دار ہیں۔ اب اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی قسمت کا فیصلہ عامۃ المسلمین کے ہاتھ میں ہے۔ اگر منشور جمعیۃ علماء اسلام کے مطابق خدا ترس۔ دیندار نمائندے منتخب ہو گئے۔ تو پاکستان حقیقی معنی میں پاکستان ہو جائے گا۔ ورنہ دین کا رہا سہا وقار بھی ختم ہو جائیگا۔ علماء اور سامعین نے جمعیۃ کے منشور سے اتفاق کرتے ہوئے اپنی ہر قسم کی قربانی کا یقین دلایا۔ مولانا عبدالواحد صاحب جامع مسجد نے لاکیشن کے ممبران پر نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ عوام کے مطالبہ کے باوجود ہماری حکومت نے ان منکرین حدیث و قرآن کو لاکیشن میں رکھا ہوا ہے۔ جو جمہوری روایات کے بالکل خلاف ہے ہم انشاء اللہ اسلامی قوانین کیلئے اپنی مساعی جاری رکھینگے اور ان کے پاس کردہ قوانین کو ٹھکرا دینگے۔ حاضرین نے آپ کی پرزور تائید کی۔ بعد نماز جمعہ مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی اور مولانا عبدالواحد صاحب اور دیگر معززین شہر نے جمعیۃ کے رضاکار انصار الاسلام کی پریڈ دیکھی بہت ہی قلیل عرصہ میں رضاکاروں کی اسقدر مستعدی جناب ملک محمد سلیم صاحب سالار انصار الاسلام جمعیۃ گوجرانوالہ کی پرخلوص مساعی کا نتیجہ ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ رضاکار بہترین سپاہی ثابت ہونگے۔ ۱۸ جنوری صبح کو ناظم مرکزیہ نے مسجد چھڑہ منڈی میں درس قرآن دیا۔ جس میں مقاصد جمعیۃ بھی بیان کئے۔ اہل محلہ نے جمعیۃ کی ممبر سازی قبول فرمائی۔ اور نوجوان طبقہ نے تنظیم انصار الاسلام میں شمولیت کر کے اسلام پسندی کا ثبوت دیا۔

ماہ فروری میں یہاں دو روزہ جمعیۃ کانفرنس ہو رہی ہے جس کے متعلق عوام اور رضاکاروں میں کافی جوش و خروش پایا جاتا ہے۔

آپ بعد دوپہر واپس دفتر مرکزیہ لاہور تشریف لا...

ناظم دفتر

حضرت مولانا محمد شفیق صاحب فاضل دیوبند

ناظم جمعیۃ علماء اسلام جنوبی ہشتنگر نے جامع... چارسدہ میں ایک اجتماع عظیم سے پون گھنٹہ... کیا۔ اور حدیث نبوی کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْ... عَنْ رَّعِیَّتِہٖ کی تشریح کرتے ہوئے حاکم و... کے حقوق و فرائض پر بالتفصیل روشنی ڈالی ا... اقتدار کو مشورہ دیا کہ غیر اسلامی امور کی سر... اجراء سے گریز کر کے جبار و قہار کے مواخذ... اپنے آپ کو بچائیں۔ اس کے بعد ذیل کی قرا... بالاتفاق منظور کی گئیں۔

پہلی قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ... کالجوں میں قوم کی بچیوں کو غیر اسلامی طرز و طریق... ناچ اور گانا سکھانا ممنوع قرار دیا جائے دوسر... میں مطالبہ کیا گیا کہ جمہوریہ اسلامیہ پاکستان... ممالک کے وفود کو یہ اجازت ہرگز نہ دی جا... کہ وہ ثقافت۔ فنون لطیفہ۔ احساسات لطی... لطیفہ وغیرہ کے ناموں سے اپنی تہذیب و... پروپیگنڈا اور خلاف شرع امور کا ارتکاب... حیائی کا مظاہرہ کریں۔ اور پاکستانی رقاصہ... کل مشرقی افریقہ میں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی... کو فوراً واپس بلایا جائے۔

خان گڑھ (بہاولپور) میں احتجاج

حسب پروگرام اعلان مرکزی جمعیۃ علماء اسلام... خان گڑھ میں مجلس مذاکرہ کی بری باتوں کے... احتجاج کیا گیا۔ اور سر ظفر اللہ کی دعوت پر... خان گڑھ نے اظہار رنج کیا

قادر بخش ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام...

ایک مرزائی کا قبول اسلام

میں تمام حضرات کو بذریعہ اخبارات مطلع کرتا ہوں کہ... نے ابھی ابھی مرزائیت اختیار کی تھی یعنی ۱۲-۵-۹... کو مرزا بشیر الدین... بیعت کی تھی بیعت کے بعد میں کامونکی آیا تو مجھے مولوی محمد... خادم جو میرے مخلص دوست بھی ہیں ملے۔ میں نے... تبادلہ خیالات کیا اور انہوں نے مجھے اچھی طرح سمجھایا... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور جو... کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج... اور چونکہ مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کیا ہے وہ بھی دائرہ اسلام... خارج ہے۔ میں نے اب مرزائیت سے توبہ کر لی ہے میں بشیر الدین...

حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صدر حاصب

ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام ضلع پشاور نے رشکی کنڈ رخیل قاسم علی بیگ بہار گمرٹی کا تبلیغی اور تنظیمی دورہ فرمایا۔ مسلمانان سرحد کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد منشور اور پروگرام سے روشناس کیا۔ اور مسلمانوں سے جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن کو مستحکم اور مضبوط بنانے کی اپیل کی۔

محمد عثمان نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام

...پیہ باتفاق رائے مقرر ہوئے۔ جس کا کام یکم رجب المرجب ۱۳۸۰ھ سے شروع ہوگا۔ مبلغ کا سفر خرچ وغیرہ دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور مبلغ ہر ماہ میں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ چھٹی گزار سکتا ہے۔ اور ناظم دفتر ضلع بہاول نگر مولانا صادق علی شاہ صاحب بمشاہرہ پچاس روپے باتفاق رائے مقرر ہوئے۔

۶۔ نشر و اشاعت۔ تبلیغی دورہ برائے تعارف جماعت اور اہمیت کے لئے ایک وفد تیار کیا گیا۔ جس کے ارکان مندرجہ ذیل منتخب ہوئے۔

(۱) حضرت مولانا محمد شریف صاحب صدر جمعیۃ

طلبا کا ہوا۔ صدر مجلس نے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وہی ہونا چاہیئے جو جمعیۃ علماء اسلام کا ہے۔ وہ دینی مقاصد کے لئے میدان میں اتر چکی ہے۔ اس سے پورا پورا تعاون کیا جائے۔ رضا کارانہ خدمات اس کے حوالے کر دی جائیں۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد وحید یہ ہے کہ پاکستان میں قانون الٰہی کا غلبہ اور شریعت محمدیہ کو جلد از جلد نافذ کرایا جائے۔ اس کے لئے جمعیۃ علماء نے ملک کی رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لئے اپنی جدوجہد شروع کر دی ہے۔ آخر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ضلع بہاول نگر

اجلاس زیر صدارت جناب الحاج مولانا قادر بخش صاحب بہاول نگر میں منعقد ہوا۔ جس میں ہر قائم شدہ شاخ کے صدر نے شرکت کی۔ اور مندرجہ ذیل امور پر غور و خوض ہوا۔

(۱) جائزہ کارروائی

سابقہ شاخوں نے حسب وعدہ پوری کوشش سے کام کیا اور شاخیں قائم کیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

حلقہ فقیر والی ۔ ۱

چک ۳۷ مدرسہ تعلیم القرآن

۲۔ چک ۴۹ بنگلہ میاں والہ

حلقہ بہاول نگر ۔ ۳

موضع رانے والہ ۔ ۴

ڈیاں غفار والیاں ۵

ڈھاباں کلاں ۶ کوٹ نمبر محمد ڈھانی کلو کی۔

حلقہ منچن آباد ۔ ۷

قادر پور پیٹھان و بلوچاں ۸ موضع چکوکا ۹ موضع چک سید علی۔

حلقہ میکلوڈ گنج ۔ ۱۰

مدھانی والا۔

۲۔ حلقہ علاقہ چشتیاں

کام نہیں ہوسکا۔ لہٰذا وہاں ایک روز پہنچ کر جماعت کی جائے گی۔

۳۔ رضا کاروں کی بھرتی کرنا اور وردی تجویز کرنا۔ ہر شاخ کا صدر یا ناظم آئندہ اجلاس میں اپنے ہمراہ کم از کم ایک ایک رضا کار مع وردی مخصوصہ لائے۔

۴۔ مالی امداد کے لئے بھی کہا گیا۔ جس میں کچھ شاخوں نے مالی امداد کی۔

۵۔ تقرر اسامیاں۔ مبلغ جماعت مولانا محمد یوسف

ضلع بہاول نگر (۲) مولانا بشیر احمد صاحب ناظم جمعیۃ ضلع بہاول نگر (۳) حضرت مولانا قادر بخش صاحب بہاولنگری (۴) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

بندہ بشیر احمد ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان ضلع بہاول نگر۔

بشیر احمد

مرسلہ حضرت مفتی محمود صاحب — نائب صدر مرکزیہ

مرثیہ شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ

دموع العین فاضت من عباد — وأظلمت المدارس فی البلاد

وجلبة الدموع غروب شمس — أضاء بنورها من فی البعاد

وما کفنت یا مدنی فردا — تکفنت البریة بالحداد

لموتک تذرف الأعیان دمعا — فتذرف نهافی کل ناد

سقیت الناس أبحار العلوم — رأینا على منها کل صاد

وقد قاسیت الاماً باسر — یفوق عنائه خرط القتاد

نزلت بدار أسر مستقیما — سموت به إلى السبع الشداد

ولست من الذین مضوا وماتوا — فللمشتاق ذکرک خیر زاد

فیا أسفا على قطب الزمان

وشیخ الهند بنیان الرشاد

از مولانا عبد الرحمٰن صاحب بنوی متعلم دورۂ حدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان

امیر:- مولوی شاہنواز صاحب سکنہ درکی۔

ناظم اعلیٰ:- مولوی حافظ منیر اعظم صاحب سکنہ چودھوان۔

نائب امیر:- مولوی سید بادشاہ صاحب سکنہ نندو۔

نائب ناظم:- مولوی عبد المتین صاحب سکنہ ملازئی۔

ناظم دفتر:- مولوی نادر خان صاحب سکنہ گل امام۔

خازن:- مولوی نیاز محمد صاحب سکنہ وزیرستانی۔

مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل مجلس شوریٰ منتخب ہوئی۔ عطاء اللہ شیرانی۔ عبد المجید سکنہ گنڈی عاشق محمد اشرف سکنہ ٹانک۔ گل بادشاہ سکنہ نندو۔ حافظ محمد رمضان سکنہ حیات گرھہ۔ صاحب جان سکنہ شین نمبر۔ غلام احمد سکنہ روڑی۔ حافظ صاحب جان سکنہ عیسے خان۔ عبد الباری سکنہ مرتضیٰ۔ عبد القادر سکنہ کلاچی۔ عبد اللطیف سکنہ بلول خیل۔ جلال الدین سکنہ بلول خیل گل زمان سکنہ کلاچی۔ محمد اکرم سکنہ ٹانک۔ محمد ہارون سکنہ بلول خیل۔ حافظ عبد الکریم سکنہ کلاچی۔ حافظ پیر غلام سکنہ کلاچی۔ عبد الحلیم سکنہ کلاچی۔ عبد الرشید سکنہ کورٹ امل۔

جمعیۃ طلباء اسلام نجم المدارس کی تنظیم

حضرت مہتمم مدرسہ کی زیر صدارت ایک اہم اجتماع

نوٹ

بعض احباب کی طرف سے شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں کہ ہمیں پرچہ باقاعدہ نہیں ملتا۔ ہم رجسٹر اور چٹ پر آپ کا پتہ درست پاتے ہیں۔ آپ اپنے مقامی ڈاکخانہ سے تحقیق کریں۔

(منیجر)

مُتفرق خبریں

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلز نے معاہدہ بغداد کے، منظور کردہ منصوبوں کو مالی امداد کے لئے امریکہ کی جانب سے ایک کروڑ ڈالر کے عطیے کا اعلان کیا۔

وزیراعظم پاکستان ملک نون نے معاہدہ بغداد کونسل کے اجلاس میں جو بند کمرے میں ہوا کشمیر کا مسئلہ اٹھایا۔ یہ موقع اس وقت پیدا ہوا جب سرکردہ مندوبین نے طبقاتی تنازعوں پر بحث کی۔ ان مسائل میں فلسطین، الجزائر اور قبرص کے مسائل کو نمایاں حیثیت تھی۔ ملک نون نے کہا کہ کشمیر اور اس قسم کے تمام تنازعے اس علاقے میں امن و استحکام قائم رکھنے کے لئے فی الفور طے کئے جائیں۔

معاہدہ بغداد کے سکرٹری جنرل طوی خالدی نے اعلان کیا کہ معاہدۂ بغداد کے ایک ممبر ملک کے خلاف جارحانہ اقدام سب ممبر ممالک کے خلاف جارحانہ اقدام کے مترادف ہوگا۔ وزیراعظم پاکستان ملک نون نے اس بات پر زور دیا کہ معاہدہ کے ملکوں کو زیادہ مالدار شرکا سے امداد کی توقع پر ہی انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ پاکستان اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہونے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔

علامہ مشرقی رہا کردیئے گئے

خاکسار رہنما علامہ عنایت اللہ مشرقی راولپنڈی سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے۔ وہ پچھلے تین ماہ سے پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند تھے۔

انتخابی کمیشن اس سال مارچ کے آخر تک انتخابی فہرستوں کی تیاری اور اشاعت مکمل کرلے گا۔ اگلے چار ماہ میں کمیشن انتخابات کی آخری تاریخ کا اعلان کر دے گا۔ کمیشن کے قریبی حلقوں کا کہنا ہے کہ نومبر ۱۹۵۸ء تک انتخابات کروانے کا وعدہ پورا کیا جائے گا۔ کمیشن نے اضلاعی حکام کو اطلاع بھیج دی ہے کہ وہ آئین کے مطابق فہرستوں کا کام مکمل کریں۔

کراچی میں تین دھماکوں سے کھڑکیاں دروازے بج اٹھے اور لوگ اپنے گھروں سے نکل بھاگے۔ یہ دھماکے شاہِ افغانستان کی آمد پر عظیم فضائی مظاہرے کی آخری ریہرسل کے دوران کئے گئے جٹ طیاروں نے آواز سے زیادہ رفتار سے پرواز کی۔ یہ تکلیف دہ اسراف ہے۔

صدر سکندر مرزا نے کہا کہ فی الحال ہمارا انتظام تعلیمات قومی ضروریات کے مطابق نہیں۔ دس سال ہو گئے یہ نظام کب درست ہوگا۔

ماسکو ریڈیو کے مبصر نے کل رات معاہدۂ بغداد کی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے ترکی کو متنبہ کیا کہ اگر اس نے اپنے علاقے میں امریکی میزائل کے اڈے قائم کرنے کی اجازت دی تو جنگ کی صورت میں اسے سب سے پہلے نقصان پہنچے گا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا کہ اگرچہ بھارت آئندہ دو چار سال میں ایٹم بم بنانے کے قابل ہو جائے گا لیکن وہ نہ تو ایٹم بم بنائے گا نہ استعمال کرے گا۔ اگر وہ نہ بنائے گا تو کس طرح اُسے معلوم ہوگا کہ وہ بنانے کے قابل ہوگیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ امن دُنیا میں ایک نازک دھاگے کی طرح لٹک رہا ہے۔ چنانچہ اگر کسی ایشیائی ملک کو ایٹمی ہتھیار دیئے گئے تو بہت خطرناک اور تباہ کن حالات پیدا ہو جائینگے۔ لیکن کیا کشمیر پر غاصبانہ قبضہ قائم رکھنے سے خطرناک اور تباہ کن حالات پیدا نہیں ہونگے۔

مولانا مودودی امیر جماعت اسلامی کی آمرانہ پالیسی کے خلاف احتجاج کے طور پر جماعتِ اسلامی کے کئی ذمہ دار ارکین ہر روز مستعفی ہو رہے ہیں اور اس وقت تک سینکڑوں افراد جماعت اسلامی کی پالیسی پر سنگین الزامات عائد کر کے جماعت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

کل پاکستان جموں و کشمیر مہاجر فیڈریشن نے ڈاکٹر گراہم سے اپیل کی ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر کا دورہ کریں۔ اور بچشم خود صورتِ حال کا معائنہ کریں۔ اور ایک واضح رپورٹ سلامتی کونسل کو پیش کریں۔

> ### گوجرانوالہ میں
>
> جمعیتہ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیرِ اہتمام عظیم الشان دو روزہ کانفرنس ۱۴ اور ۱۵ فروری کو منعقد ہوگی جس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر [illegible] سابق صوبہ سرحد اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب سابق وزیر معارف قلات اور دیگر اکابرین امت شرکت کر رہے ہیں

کراچی اور کابل کے درمیان آج سے براہِ راست ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔

جمعیتہ العلماء ہند کے ترجمان روزنامے الجمعیتہ نے کہا ہے کہ بھارت کے مسلمان اقتصادی بحران کا شکار ہیں اور انہیں ملازمتوں کے معاملے میں نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ اداریہ میں کہا گیا ہے کہ آندھرا میں مسلمانوں کو ملازمتوں سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اور تجارت کے دروازے ان پر بند کر دیئے گئے ہیں۔ اتر پردیش کے مسلمان جن کا گزارہ سرکاری ملازمتوں اور زمینداری پر تھا اقتصادی بدحالی میں مبتلا ہیں۔ مقابلے کے امتحانوں میں مسلمان کہیں نظر نہیں آتے۔ حال ہی میں دہلی ریلوے نے آٹھ سو اشخاص بھرتی کئے۔ جن میں سے صرف تین مسلمان تھے۔ یہ نہایت مایوس کن صورتِ حال ہے۔ روزنامے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملازمتوں میں مسلمانوں کی روز افزوں کمی کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے ایک بڑے اختیارات

[illegible] (ترجمانِ اسلام) ہم لوگ لادینی حکومت کا اور ہے مہا سبھائی حکومت)

مسٹر احمد صدر شعبہ آرٹ پنجاب یونیورسٹی نے ننگی تصویریں شائع کرنے کے مقدمے میں خواجہ محمد [illegible] کارپوریشن مجسٹریٹ کی عدالت میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں زیرِ بحث تصویریں عریاں نہیں ہیں اور ان میں دیکھنے والوں کے دلوں میں بُرے تاثرات پیدا کرنے کا رجحان نہیں ہے۔ ان تصویروں کا مقصد طرز اور بناوٹ کا حسن ظاہر کرنا ہے۔ اور دیکھنے والوں کے دلوں میں طرز اور بناوٹ کے حسن کا تاثر پیدا کرنا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ پاک و ہند کا بیشتر آرٹ عریاں ہے۔ میرے طلبا اکثر ایسے آرٹ دیکھتے ہیں جو عریاں ہیں۔ یاد رہے کہ سول لائن پولیس نے مسٹر یعقوب بیگ کی دکان لاہور بک ڈپو پر چھاپہ مار کر عریاں تصویروں کے ۱۳ البم برآمد کئے تھے۔ جن کے متعلق پولیس کا خیال تھا کہ یہ عوام کے اخلاق پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ لیکن ایک لیکچرار پنجاب یونیورسٹی شعبہ آرٹ نے بھی ان تصاویر کو عریاں قرار نہیں دیا اور کہا کہ مختلف ملکوں میں عریانی کا تصوّر مختلف ہے۔ عریانی کا کوئی کم سے کم معیار ایسا نہیں جس پر سب قومیں متفق ہوں (ترجمانِ اسلام۔ کیا یہ پاکستان ہے یا کوئی بت خانہ ہے۔ کیا یہاں آذری ملت رہتی ہے یا ابراہیمی ملّت)

شیخ عبداللہ نے محاذِ استصواب رائے کو یقین دلایا ہے کہ اگرچہ مَیں اس مرحلے پر محاذ کی صدارت قبول نہیں کر سکتا۔ لیکن محاذ کو میری پوری پوری حمایت حاصل رہے گی۔ کیونکہ مجھے بذاتِ خود یقین ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل منصفانہ اور آزاد استصواب رائے ہے۔

معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل میں عراق کے وفد کے لیڈر جنرل نوری السعید نے دھمکی دی ہے کہ معاہدہ بغداد کی کونسل نے مسئلہ فلسطین کو سلجھانے کی کوشش نہ کی تو عراق معاہدۂ بغداد سے الگ ہو جائے گا۔

حکومت پاکستان اور اسلامی حکام نے مطالبہ کیا ہے کہ مہاجرین کشمیر آمدہ مقبوضہ کشمیر کی قحط سالی اور بھوک کی وجہ سے اس علاقہ سے ہجرت کر کے پاکستان میں پناہ کی غرض سے آتے ہیں ان مہاجرین اور ان لوگوں کو یہاں پہنچ کر فوری طور پر رہا کر دینا چاہیئے۔ اس قسم کے مہاجرین بُرے حالات میں پاکستان کے علاقے میں پناہ کی غرض سے آتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ معاش کا کوئی معقول انتظام ہونا چاہیئے۔

سوویٹ روس کے ممبران پارلیمنٹ کے وفد کے ایک رکن مسٹر بوندرو نے ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کو خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ سوویٹ حکومت نے پچھلے سال حکومت پاکستان کو دعوت دی تھی۔ کہ پاکستانی وکلاء کا ایک وفد روس بھیجا جائے تاکہ وہ وہاں کا عدالتی نظام کا مطالعہ کر سکیں۔ لیکن حکومت پاکستان نے اس دعوت کا کوئی جواب نہیں دیا۔ (ترجمان اسلام۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ اپنی خارجہ پالیسی میں توازن قائم رکھے)

غازی خدا بخش پرنٹر پبلشر نے پنجاب پریس لاہور سے چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔